

عمر بن الخطاب و عمر بن الخطاب و عمر بن الخطاب



محمد بن عبد الله و محمد بن عبد الله و محمد بن عبد الله



بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد و سپاس خدا عزوجل و نعت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ نبی مرسل و منقبت
 شیر خدا علی مرتضیٰ علیہ التحیۃ و التثانی و تحریب ایمہ ہدیٰ اراکین شریعت نعر اکہتا ہی فقیر حقیر سید
 منظر علی اسیر کہ درینولا اکثر و دستان صادق الولا و دشمنایان با صدق و صفا فقیر خالو
 میں جمع ہوئے او بیشتر تذکرہ اشعار اردو اور آیات فارسی کا اور مسائل علم عروض اور توانی کا
 بایک دیگر زبان چنانچہ صحیفہ رشیدہ اعلیٰ کتاب معیار الاشعار تصنیف عالم کامل فخر اجد و امثل رئیس الحکما
 اسناد الکلام محقق طوسی علیہ الرحمہ کہ اسی صناعت میں ہوا و اس پر بعض کلاسے اصحاب غفلت و
 براعت فرما عنی ہو لوی سید اللہ صاحب فی حاشیہ لکھا ہے اور انصاف کو بالاسے طاق رکھ کر چکا
 اعتراض کیے ہیں اور شرح شیخ محمدی علی زکی مشہور ملک الشعر کی بھی ہر بار صحبت میں پڑا گیا
 بعض مطالب زیادہ حاشیہ اور شرح سے ذہن میں آئے اور معلوم ہوا کہ بعض مقامات کتاب سے
 محنت سے بھی رہ گئے ہیں لہذا یہ تکلیف بعض اصحاب اور مفاد و کان حقاً طلبنا ضرر و نقصان
 اصحاب و کتب حدیث اردو میں بطریق ترجمہ لکھے اور نام اسکا زر کمال عیار و درجہ عیار و کمال

اور کہیں کہیں عبارت حاشیہ و شرح بھی بعینہ لکھ دی اسلئے کہ دریافت کرنا اوسکا مبتدی کو سہل ہو
اور جس جس مقام میں عبارت متن چبیدہ اور حاشیہ و شرح میں بسبب عدم فہم کے خلاف واقع ہو گیا
مستقیموں میں بحال اوسکا منکشف ہو جائے طرز تحریر یہ ہے کہ ہم اشارہ عبارت متن کا اور لے
عبارت اپنے ترجمے سے اور حے نشان عبارت حاشیہ کا اور شین علامت شرح کی و بالذکر النوفیق
ہم الحمد للہ الشاکرین والصلوٰۃ علی محمد سید المرسلین وآلہ الطاہرین سب تعریفیں ثابت
واسطے خدا تعالیٰ کے تعریفیں شکر کرنے والوں کی آورد و کلام نازل ہوا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے جو سردار انبیاء مرسل کے ہیں اور اوپر انکی اولاد کے جو طاہرین معلوم ہو کہ محل شاکرین
مفعول مطلق ہے اور منصوب اور حمایین مقابلہ نعمت کا ضرور نہیں ہے اور شکر میں مقابلہ نعمت کا
ضرور ہے پس جو حمد کہ مقابلہ نعمت ہے البتہ فضل حمد ہے اور انسان نعمت الہی سے کسی وقت خالی
نہیں علی الخصوص وقت تالیف کہ قوت تالیف بھی عمدہ نعمت الہی ہے حمد ستودن اور ستائش
اور صلوة دعا اور رحمت اور آمرزش اور آل بالمد فرزند ان تینوں نعمت منتخب سے ہم ابا بعد ان محضی
در علم عروض و قوافی شعر تازی و فارسی کہ بالتمام بعض دوستان مرتب کردہ شدہ آثار معیار الاشعار
نام نہادہ آمدت یہ ایک سالہ مختصر علم عروض اور علم قوافی شعر عربی و فارسی میں ہے کہ بالتمام
بعض دو ستون کے مرتب کیا گیا اور نام اوسکا معیار الاشعار علم عروض بالفتح نام ایک علم کا ہے
کہ میزان شعر موزون اور ناموزون ہر منتخب سے اور عروض کر سول یعنی عروض اور صلا اوسکا
مخروف یعنی عروض علیہ کسی واسطے کہ اشعار کو اس پر عرض کرتی ہیں کہ موزون ناموزون سے
جدا ہو کذا فی القاموس اور وجہ تسمیہ عروض سالہ سیفی وغیرہ رسالہ اسے عروض میں بکثرت لکھو
ہیں مگر بہتر سب سے یہی ہے جسکا ذکر ہوا اور قوافی جمع قافیہ اور قافیہ بمعنی ازپی رونندہ سے
اور اوسکو قفوسے کیا ہے بمعنی ازپی رنن جو بیشتر یہ قافیہ پیچھے باقی الفاظ پہلے پیچھے اکثر باقی الفاظ
واقع ہوتا ہے گویا پیچھے اونکے جاتا ہے لہذا قافیہ نام رکھا اور اصطلاح میں عبارت ہے
اوس سب سے جو تکرار پاؤں الفاظ متشابهہ الاواخر میں یا ایک لفظ متغایر المعانی میں اور آخر صریح
یا ابیات کذا فی الغیث اور رسالہ عطای و دیگر رسائل قافیہ اور معیار بالکسر بیانہ و اندازہ و جانچی
مگر قافیہ زروسیم و آلہ راست گزشتن تر از و منتخب اوسکشف سے ہم دایم مختصر مشتمل ہر حصہ و درود

مقدمہ در بیان ماہیت شعر و ذکر صناعتی کہ شعر را بدان تعلق باشد و آن سہ فصل سہت فصل اول در حد
 شعر و تحقیق آن است اور اس مختصر میں ایک مقدمہ اور دو فن ہیں مقدمہ بیان ماہیت شعر میں اور ذکر
 صنائع میں کہ شعر سے تعلق رکھتے ہیں اوسمیں تین فصلیں ہیں فصل اول تعریف اور تحقیق شعر میں
 مقدمہ بالفہم ہم کسر وال مشد پیش روندہ ہے یا وہ مطلب جو بیشتر کہا جائے واسطے آسانی مطالب
 آئندہ کے کذا فی المدار و المویذ و المنتخب و الخیات و ماہیت کسر و تشدید تہمتانی بمعنی حقیقت شی
 مستعمل ہے اور یہ مصدر جہلی ہے ترشیدہ اہل منطق اور اہل حکمت کا اور معنی لغوی ماہیت کہ حیثیت
 این سخن میں مرکب موصولہ اور لفظ ہی سے کسر اور فتح یا ضمیر مونث واحد اور یار مشد علامت جہلی جو
 اور تا مصدر سی مگر یا لفظ ہی بہت اجتماع یا ات حذف ہوئی ہے کذا فی الخیات اور صناعت کسر اول
 پیشہ اور کام اور اصطلاح میں اطلاق اوسکا علم پر شائع ہے کذا فی الصراح و المنتخب و الکشف اور حد
 بنق و تشدید وال حائل میان دو چیز اور نہایت اور کنارہ ایک چیز کا اور اصطلاح منطق میں تعریف شی بذات
 جیسے کہ تعریف انسان کی حیوان ناطق بخلاف رسم کے کہ وہ تعریف ہے بضرایات جیسے کہ تعریف
 انسان کی باشی ضاحک غناث سے ہم شعر نزد منطقیان کلام مخیل موزون باشد و در عرف جمہور کلام
 موزون مقفے ^{۱۲} شعر نزدیک منطقین کے کلام مخیل متغییل ہے اور عرف جمہور میں نیز نزدیک شعر کے
 کلام موزون بوزن عروضی اور مقفے ہے کلام سخن گفتن و سخن متغییل سے اور مخیل خیال کردہ شدہ جس سے
 تشکیل ہو مقفے وہ کلام جو قافیہ رکھتا ہو اور معنی ان لفظوں کے آئندہ متن میں مفصل مرقوم ہیں ^{۱۳}
 صاحب حاشیہ نے یہ شبہ کیا ہے کہ مخیل موزون باید دانست کہ وزن نزد منطقیان از امور
 مقصودہ بالذات نیست آری از امور مقصودہ بالعرض است کہ معین و مفید نحوی از تشکیل باشد کہ
 مقصود بالذات است و از یہی کہ شیخ در منطق الشفا آورد لا نظر للمنطقی فی شی من ذلک اللہ فی کونہ کلاماً ^{۱۴}
 و در جہا دیگر گفته اند لا یبظر للمنطقی فی الشعر من حیث ہو مخیل و لہذا البعض قد ما وزن را داخل حد شعر کردہ اند
 چنانکہ محقق خود را اساس الاقتباس میگوید بعضی قد ما کلام مخیل را شعر گفته اند اگرچہ وزن حقیقی در حد شعر
 چنانکہ بعضی اشعار چنان است و در دیگر لغات قدیم مانند جہری و سربانی و فرس ہم وزن حقیقی اعتبار
 کردہ اند و اعتبار وزن حقیقی اولیٰ و عرب را بودہ دیگر اہم متابعت ایشان کردہ اند و نظر جناب صاحب
 بہ حسن وزن و اعتبار بہت اعتبار کنند کہ بعضی اصنافی تشکیل کنند و صناعت منطق باحث بالذات

از تخمیل شعرست و بالعرض از دیگر احوال تم کلامہ اور صاحب شرح نے اوسکا جواب یوں لکھا ہے ش
 باید دانست کہ شعر جزوی از اجزای منطق است زیرا کہ قیاس را از علم منطق پرستج نفع قسمت کرده اند و شعر ہم
 جزوی از همان اجزای پنجگانه است و این بہت مناسبت تخمیل است تم کلامہ پس کیفیت جواب کی خاطر ہے
 اس وجہ سے کہ یہ عبارت خارج از بحث ہے اور اعتراض سے بالکل تعلق نہیں کھتی بہر کیفیت فقیر نے
 اس باب میں قصہ مولوی عبدالرزاق صاحب کی خدمت میں لکھا اور مولوی صاحب موصوف نے جواب
 اوسکا یوں لکھا بھیجا کہ فی الواقع شعر در اصطلاح منطقین کلام مجمل کہ باعث انبساط نفس یا انقباض باشد
 ہست پس مراد از لفظ موزون عرف عام یعنی دلچسپا گزشتہ نہ متعارف صرفیان و عروضیان پس بن شبہ
 شبہ محض ہست و پس آدرجناب سید علی محمد صاحب خلع اللہ شیعہ جاب قبلہ و کعبہ مجتہد العصر و الزمان ادام اللہ فیوضہم
 نے اس جگہ یہ عبارت تحریر فرمائی ہے کہ کجی اطلاق تخمیل کا اوس مقام پر ہوتا ہے کہ ایک شی انسان کے
 خیال میں گزری چنانچہ یہ معنی لغوی ہیں اور کجی تخمیل سے یہ مراد ہوتی ہے کہ اثر کرے سخن نفس میں
 از وسع انقباض یا انبساط کے چنانچہ یہ معنی اصطلاحی ہیں اور وزن کے معنی لغت میں معتدل کے بھی
 آئے ہیں چنانچہ کتاب مجمع البحرین میں تفسیر آیہ وافی ہدایہ و انبتنا فیہا من کل شی موزون لکھا ہے اور عرف عام
 میں کہتے ہیں موزون اور بنا بر صطلح جمہور شعر کے ایک ہیات ہے تالیع نظام حرکات و سکونات ویر
 کی چنانچہ انشاء اللہ تعالیٰ معلوم ہوگا جب یہ مہم ہو ا پس معلوم ہو کہ یہ شبہ جب ہوتا ہے کہ تخمیل اور
 وزن کے معنی اصطلاحی ہوں اور اگر تخمیل سے مراد معنی لغوی ہوں اور موزون سے مراد معتدل و معنی
 تمام عبارت کے یہ کہیں کہ شعر بنا بر اہل منطق کے کلام مجمل یعنی خیال کردہ شدہ اور معتدل ہوں میں
 تطویل یا احوال مضمر و مفہم مطالب ہیں اور یہ کلام البتہ اثر کرے نفس میں بہ انقباض یا بہ انبساط یا یہ کہ
 تخمیل کے معنی اصطلاحی ہوں مگر تجرید کریں اوس سے معانی کو بعد از ان اوس لفظ کو ذکر کریں کہ وہ لالت کو
 اول معنوں پر چنانچہ و نقض شعر سنہ جلو و الذین لایہ بین تجمل کی ہی پس بنا بر این اعتراض مذکور مرفوع او
 شبہ مطلق مرفوع ہے قائل نقل اللہ بحدیث بعد ذلک امر اتم اور فقیر کے ذہن میں یہ آتا ہے
 کہ اس تکلف اور تاویل کی حاجت نہیں شعر کے واسطے وزن ضرور ہے اویسی وزن فارسی چو در بیان
 نشر و نظم کے ورنہ کلام مجمل و وزن میں چنانچہ حق تعالیٰ فرماتا ہے ما علمناہ اشعر یعنی نیا موخیم و شبہ
 صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اشعر شک نہیں کہ کلام خدا میں کجی شعر سے مراد کلام موزون ہے اور منطق کو

۱۱۲
 ۱۱۳
 ۱۱۴
 ۱۱۵
 ۱۱۶
 ۱۱۷
 ۱۱۸
 ۱۱۹
 ۱۲۰
 ۱۲۱
 ۱۲۲
 ۱۲۳
 ۱۲۴
 ۱۲۵
 ۱۲۶
 ۱۲۷
 ۱۲۸
 ۱۲۹
 ۱۳۰
 ۱۳۱
 ۱۳۲
 ۱۳۳
 ۱۳۴
 ۱۳۵
 ۱۳۶
 ۱۳۷
 ۱۳۸
 ۱۳۹
 ۱۴۰
 ۱۴۱
 ۱۴۲
 ۱۴۳
 ۱۴۴
 ۱۴۵
 ۱۴۶
 ۱۴۷
 ۱۴۸
 ۱۴۹
 ۱۵۰
 ۱۵۱
 ۱۵۲
 ۱۵۳
 ۱۵۴
 ۱۵۵
 ۱۵۶
 ۱۵۷
 ۱۵۸
 ۱۵۹
 ۱۶۰
 ۱۶۱
 ۱۶۲
 ۱۶۳
 ۱۶۴
 ۱۶۵
 ۱۶۶
 ۱۶۷
 ۱۶۸
 ۱۶۹
 ۱۷۰
 ۱۷۱
 ۱۷۲
 ۱۷۳
 ۱۷۴
 ۱۷۵
 ۱۷۶
 ۱۷۷
 ۱۷۸
 ۱۷۹
 ۱۸۰
 ۱۸۱
 ۱۸۲
 ۱۸۳
 ۱۸۴
 ۱۸۵
 ۱۸۶
 ۱۸۷
 ۱۸۸
 ۱۸۹
 ۱۹۰
 ۱۹۱
 ۱۹۲
 ۱۹۳
 ۱۹۴
 ۱۹۵
 ۱۹۶
 ۱۹۷
 ۱۹۸
 ۱۹۹
 ۲۰۰

غرض اور بحث قضایا محکمہ نہ ہو نظم ہو خواہ شعر کہ لفظ اہل شعر کی اور سے نزدیک بھی علاحدہ علاحدہ ہے
 شعر فقط کلام مجمل ہے اور نظم کلام مجمل موزون جو اہل شعر غرض کے نزدیک ہے اور بحث وزن سے کام اہل عروض کا
 ہے نہ کام اہل منطق کا جیسا کہ شکرانہ بے ذکر اسکا علم میں ہو گا فقہ کو غرض اور بحث اور اسکی حلال اور
 حرام میں ہوگی مگر جب تفریق لغت کی فقہ سے وہ ہے ہی نہیں، لغت کی کر لگا جو اہل موسیقی نے کی ہے
 اگرچہ اسکو غرض اور بحث اس سے نہیں ہے وہ کام اہل موسیقی کا ہے پس محقق علیہ الرحمہ تفریق شعر و
 قمرائے ہیں کہ شعر نزد منطقیان مجمل موزون ہے غرض اور بحث منطق بیان نہیں کرتے اور شک نہیں کہ اگر
 قید موزون کی نہ ہو شعر بھی نظم میں داخل ہو جائے کہ کوئی کلام تجزیل سے خالی نہیں نظم ہو خواہ شعر و حال
 اہل منطق کا اس باب میں یہ ہے کہ متقدمین اور نہیں دو فرقے ہیں بعضوں نے فقط کلام مجمل کو شعر کہا ہے
 اور انکو اپنے مطلب سے مطلب ہے اور فرقہ ثانی نے وزن کو معتبر جانا ہے تا فارق ہو در میان شعر اور
 نظم کے چنانچہ یہ دعویٰ ہمارا عبارت محترفات سے کہ لفظ بعضی قدما وزن را داخل حد شعر نکرده اند و بابت
 اساس الاقتباس سے کہ بعضی قدما کلام مجمل یا شعر گفته اند اگرچہ وزن حقیقی مذکور شدہ باشد صاف پیدا ہے
 کہ اسے کہ جب کہا بعض قدما نے اعتبار نہیں کیا لازم آئے کہ بعض دیگر نے اعتبار کیا ہے اور متاخرین
 اہل منطق کا یہ حال ہے کہ کل وزن کو اعتبار کرتے ہیں بلکہ قافیہ کو بھی چنانچہ عبارت شرح
 تجریدی یہ ہے متن والشعر من الصناعات وهو عند القدامی کلام مجمل وعند المتجددین کلام موزون مساوی الارکان
 المقفی المشرح الشعر صناعة من الصناعات وهو عند القدامی کلام مجمل لقصی النفس لسطا وقضا اما المتجددین
 فالشعر عندہم کل کلام موزون مساوی الارکان متفاد و سمری جگہ شرح یکو مین یون کھا ہو والشعر التام سجا کی
 بالکلام المجمل وبالوزن وبالنظم المناسبتہ ان قاضیہا و الکلام سجا کی اما بالفاظ او بالمعانی او بہما اور وزن
 کی بھی کئی صورتیں ہیں وزن صری اور وزن موسیقی اور وزن عروضی اور سوا اسکے اعتدال بھی ایک وزن ہے
 چنانچہ عبارت شرح تجریدی یہ ہے و اما فی الامم القدیمة من الیونانیین والعربانیین واسرانیین سلم
 بنقلوا عن قدامیہم شعرا سوزنا بہذہ الاوزان العروضیۃ بل باوزان بالشعر شبة وقوافیہا غیر متقفۃ
 اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ قدما جگہ نزدیک شعر فقط کلام مجمل ہے وہ بھی اعتدال کو داخل حد
 جانتے ہیں وہ بھی ایک وزن ہیں لیون سے نزدیک مثال کے پیدا ہے کہ شعر کو وزن سے
 چاہہ نہیں اور اہل منطق بھی اسکو داخل حد جانتے ہیں ہر چند غرض اور بحث اور کلام مجمل سے ہے پس

معلوم ہوتا ہے یا مطلب شاعر کا کچھ اور تھا مگر بیان درست نہ ہو سکا بہر کیف یہ مقام خندان وقت طلب نہیں ہے ہم وہیں الفاظ مہمل یعنی راو اگرچہ سب جمع وزن وقافیہ باشند از قبیل شعر شمرندست یہ فقرہ عطف ہے اوس قول پر کہ شعر بی الفاظ قصود نہ تو ان کو یعنی جیسے شعر نے الفاظ نہیں ہوتا اسطرح الفاظ مہمل یعنی کو اگرچہ ہوزون اور مفعلی ہوں قبیل شعر سے نہیں کہتے مہمل لغت میں لغت اول اور میم ثانی مفتوح فرد گذشتہ شدہ اور متروک اور بیکار رندار اور کشف اور غیاث سے اور اصطلاح میں جو کلام کہ معنی نہ رکھتا ہو ایک مذکر سے میں لکھا ہے کہ کسی امیر نے کسی شاعر سے کہا کہ دو چار شعر ایسے کہو کہ فقط الفاظ جمع ہوں اور معنی اونسے کچھ نہوں تا سامع اشتباہ میں پڑیں اوس بزرگ نے اتباعاً للاحرف البیہ تین شعر کہے ایک وہیں سے یہ ہے ۷ روزی کہ در بدخشان رخ بر خیاں بندودہ فالودہ و مشقی ظلال بارگرد و پس ایسے کلام مہملی کو شعر کہا جاسیے ہم حکم ہدایات اہل جہنم و ہزل کہ بر الفاظ مہمل مشتمل باشند و در نظم ایراد کنند حکم الفاظ معنی دار باشند ازان جہت کہ مراد ایشان کتبہ ایشان ازان الفاظ حاصل آید پس کلام شعر اور غیر شعر اسباب سے جنس ست اور حکم ہیودہ گویند اہل جہنم اور اہل ہزل یعنی ہیا کون او گستاخون کا کہ مشتمل بالفاظ مہمل ہوں اور نظم میں دار و کرین حکم الفاظ معنی دار کا ہے اس جہت سے کہ ہر ادا کی موافق اونسے قصہ کے ان الفاظ سے حاصل ہو پس کلام شعر اور غیر شعر کو سب سے جنس ہے ہدایان لغت میں لفظتین اور ذوال مجہد معن ہیودہ کہ مت بیوشی مرض میں کہ ذاتی المنتخب المصرح والغیاث اور مجون لغت میں بالضم کالمذول یعنی بیاباکی پس اگرچہ ہدایان کلام بیوشی اور ہزل معن ہیودہ ہے عذرا الاصطلاح میں ہزل اور ہدایان دونوں کلام مسخرگی کو کہتے ہیں جیسا کہ کلام جعفر زلی کا کہ مشہور ہے اور اشعار میر انشا اللہ خان کے ہجو مولوی فائق بین شعر جو خوش گفت فائق شاعر غرآہ کہ چون ذہن من ذہن رسانا باشد ہر مقام شعر چہرہ افتدہ تشدد بد صیغہ چہرہ انباشدہ نقل اسکی زبانی مولوی فائق کے یوں ہے کہ میں نے ایک شعر کہی دونوں میں کہتا تھا اوس میں نظیر مشد و تھا میر انشا اللہ خان نے اعتراض کیا اور مرزا قتیل بھی اس میں شریک اونسے ہوئے میں نے سند قاموس وغیرہ کتب لغت سے لکھ لی میر انشا اللہ خان نے خفیف ہو کر چند شعر میری جو میں کہے میں بھی ایک سالہ اول دونوں کی ہجو میں لکھا کہ جواب ترکی شکر شاعر کا ہے شعر جو ان رسالہ واقع و غل و شاعر ست لائین جہانم و شکر یک گز و فاش

اور اسکے مناسبت کے عدد میں اور قدر میں کہ نفس اوسکے دریافت کرتے سے ایک لذت مخصوص
پاتا ہے کہ اوسکو اس جگہ ذوق کہتے ہیں پس مناسبت مذکور کی یہ ہے کہ مثلاً حروف و حرکات
اور سکناات و وزن مصرعون میں برابر ہوں اگرچہ حرکات مختلف ہوں اور کہیں ایک ساکن اور
کہیں دو ساکن ہوں اور مناسبت مفرد کی یہ ہے کہ مثلاً و ض میں غلن ہو ر ضرب میں غسلان
یا عوض میں غلن ہو ر ضرب میں غلن ہو۔ بہت سی خارج نہیں جسوقت ایسی حرکات اور سکناات مناسب
کثرت اور کیفیت میں واقع ہوگی اونسے ایک شکل پیدا ہوگی کہ اوسکا نام وزن ہے اور اس وزن
کے اور اک سے نفس جو لذت اٹھائے گا اوسکو ذوق کہیں گے ہم و وضوع آن حرکات و
سکناات اگر حروف باشند آتوا شعر خوانند الا آتوا البقاع خوانند چنانکہ فطرت نفس را اور اک آتوا ہیئت
تدخلی غلیم ست و باین سبب بعضی مردم در ہر یکے از شعر یا القاع بحسب فطرت صاحب ذوق باشند
و بعضی نباشند و از صنف دوم بعضی را اسکا ان تحصیل آن باشند بکتاب و بعضی را نباشد و عادات را ہم
و ان باب مدخلی تمام و باین سبب اوزان اشعار و ایقاعات مستعمل بحسب اختلاف اعم مختلف است
ست اور محل عرض اون حرکات و سکناات کا اگر حروف ہوں اوسکو شعر کہتے ہیں اور اگر سوا حروف
یعنی اصوات خواہ سیر و غیرہ ہوں اونکو القاع کہتے ہیں اور فطرت نفس کو اوسکے اور اک میں دخل تمام
ہے ایسی سبب سے بعضے آدمی بحسب فطرت شعر یا القاع میں صاحب ذوق ہوتے ہیں اور بعضے
نہیں ہوتے اور قسم دوم سے یعنی جو صاحب ذوق نہیں ہوتے اونہیں سے بعضو کو اسکا تحصیل
بکتاب ہے اور بعضو کو اسکا تحصیل بکتاب بھی نہیں ہے اور عادات کو بھی اس میں دخل تمام
ہے اور اسی باعث سے اوزان شعر و ایقاعات مستعملہ موافق اختلاف اعم کے مختلف ہیں مثلاً
اکثر اوزان عرب میں مستعمل اور خوشماہین عجم میں مستعمل اور خوشماہین ایران و بیشتر اوزان عجم میں مستعمل اور خوشماہین عرب میں
مترک ہیں القاع لغت میں واقع کرنا اور جنک میں ڈالنا ہے منتخب سے اور مطلق سو سستی
میں مال اور ابل کلام کے نزدیک مطلق صوت حرفی ہو یا غیر حرفی اگر محقق علیہ الرحمہ کو اس جگہ
بیان ذیل شعر منقول ہے نہ تعریف الیاء لہذا وزن کو منقسم کیا طرف شعر اور القاع یعنی مال کے
ہم و وزن اگرچہ از اسباب تخیل است و ہر وزن بوجہ از جوہ تخیل باشند اگرچہ ہر تخیلی وزن
باشد اما اعتبار تخیل دیگر است و اعتبار وزن دیگر و نیز اعتبار وزن از ان جهت کہ وزن است دیگر

۹
بکال جامعہ عربیہ اسلامیہ

و از ان جهت که اقتضای تخفیل کند دیگر است و وزن اگر چه اسباب تخفیل سے ہے کسواسطے کہ وزن سے بھی ایک ذوق جدید طبیعت کو حاصل ہوتا ہے اور ہر موزون کسی وجہ سے تخفیل ہے یعنی ہر کلام موزون رضا اور غلط وغیرہ تاثرات سے خالی نہیں اگرچہ ہر تخفیل موزون نہیں ہے کسواسطے کہ تخفیل نہ ہو بھی حاصل ہے مگر اعتبار تخفیل کا اور ہے کہ وہ تابع تاثر سخن ہے نفس میں اور اعتبار وزن کا اور ہے کہ یہ تابع نظام ترتیب حرکات و سکنات ہے اور اعتبار وزن کا اس جهت سے کہ وزن ہی اور ہے اور اس جهت سے کہ اقتضای تخفیل کرتا ہے اور ہر کہ بوجہ وزن او کو موزون کہتے ہیں اور بوجہ تخفیل کلام تخفیل پس وزن خاص اور تخفیل عام ہے کہ کوئی کلام موزون تخفیل سے خالی نہیں اور کلام تخفیل شریک ہے ہم و باتفاق وزن از فصول ذاتی شعر است الا انکہ ہیاتھا باشد کہ تناسب آن تمام نباشد و نزدیک باشد تمام مانند اوزان خسرو اینها و بعضی لاسکو ہیا و شاید کہ بعضی اعم اثر السبب مشابہت اوزان شعر شمرند و بعضی بسبب عدم تناسب حقیقی شعرند پس ازین جهت در اعتبار وزن باشد کہ خلاف اقتضا است اور باتفاق حکما اور شعر کے وزن فصول ذاتی شعر سے ہے یعنی شعر کو تمیز دیتا ہے اور جدا کرتا ہے شعر سے گراوس وزن کی صورتیں ہیں کہ مناسبت او سکی تمام نہوا و نزدیک ہوسا تہ مناسبت تمام کے مانند اوزان خسروانی اور بعضی اوزان آواز لاسکوی کے اور بھی بعضے لوگ او کو بسبب مشابہت کے اوزان شعر سے جانتے ہیں اور بعضے بسبب عدم تناسب حقیقی کے وزن شعر سے نہیں جانتے پس اس جهت سے کبھی اعتبار وزن میں اختلاف پڑتا ہے پس لاسکوی بفتح سین و کاف و کسر و واو اور یا معروض نام ایک جیسے جانور کا ہے کہ خوش آواز ہوتا ہے جہاں گیری سے اور بران سے اور خسروانی ایک کمن ہے مصنفات بار بدمطرب سے کہ شعر بھیج ہے مدح خسرو پر ویزین جہاں گیری سے اور بران قاطع سے ش خسروانی عبارت ازان است کہ نقیبان پیش سلاطین سہرا یزد و لاسکوی منسوب باشد لاسکو نام شخصیکہ از قوم ترک زندان وضع بود کہ تصنیف اسے جاہلانہ میکرد و بنام جہان طبع شہرت یافت کنون گفتہ ہر کہ باشد آواز لاسکوی خوانند الی آخر وہم کلامہ ظاہر ایہ معنی ایجاد می بین کہ جہاں گیری اور بران وغیرہ کتب لغت میں پائے جنین جاتے ہم و اما قافیہ تشابہ او اخر او و ار باشد و اما از تشابہ ایجاد حسرت خاتمہ است یا اختلاف کلمات مقاطع یا آنچه در حکم مقاطع باشد و لفظ یا در معنی است و اما قافیہ تشابہ او اخر معیار لایع کاسے اور مراد تشابہ سے متحد ہونا صرف قافیہ کا معنی رکھتا ہے

و غیرہ کا ساتھ امتلاف کلمات آخر کے یادہ کلمے جو حکم آخرین ہوں لفظ میں یا معنی میں پس کلمات آخر
 وہ قافیہ ہیں کہ جنکے بعد ردیف نہ ہو اور حکم کلمات آخرین وہ قافیہ ہیں کہ جنکے بعد ردیف ہو یا قافیہ بعد
 قافیہ کے ہو جیسے یہ بیت ساقی ازان باد و منصور دم درگ و در ریشہ من صور دم پس اگر بعد قافیہ
 کے تمام بیت ردیف ہو وہ بھی حکم آخرین داخل ہے جیسے یہ بیت زہر بہر تیان نثار کردم بہر
 بہر تیان نثار کردم بہر جاننا چاہیے کہ یہ تین صورتیں ہیں لائق قافیہ ہونے کے ایک قافیہ کار کا ساتھ
 مار کے کہ اس میں اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً اور معاً دوسرا قافیہ زبان کا
 ساتھ لسان کے اس میں اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات کے لفظاً نہ معاً تیسرا قافیہ
 چشم کا معنی آنکھ کے ساتھ چشم کے معنی امید کے اس میں اتحاد حروف خاتمہ ہے ساتھ اختلاف کلمات
 کے معاً نہ لفظاً ح تحت عبارت تشابہ اور نوشتہ کہ این قول باعتبار اکثرست چہ گاہی ہمہ بیت جز
 قافیہ و ردیف نہ باشد فافہم ہم و مراد از دورا و درینجا یا مصرعہا است کہ قافیہ دران اعتبار کنند چنانکہ
 در مثنوی یا بیت ای نام چنانکہ در قطعہ او قصیدہ است اور مراد دور سے یہاں وہ مصرعہ ہیں جنہیں
 قافیہ ہو جیسے مثنوی میں یا ابیات نام جیسے قطعون اور قصیدوں میں یعنی اشعار مثنوی اور مطلعہا
 قصیدہ اور غزل میں کہ دونوں مصرعون میں قافیہ ہوتا ہے او کو دور کہتے ہیں اور باقی ابیات قصیدہ
 اور غزل اور قطعہ میں کہ مصرعہ آخر محل قافیہ ہیں وہ دونوں حقیقہ اور تمام بیت کو یعنی دونوں مصرعوں
 بسبب شمول قافیہ کے مجازاً دور کہتے ہیں ہم و باشد کہ ہم در بعضی مصرعہا ہم در بیٹھا اعتبار کنند
 چنانکہ در رباعیات و اورامہات اور کبھی بعض مصرعون میں اور بیتوں میں اعتبار کرتے ہیں چنانکہ
 رباعیوں میں اور اورامہ میں پس اورامہ جمع و م معنی مستند و سبب یعنی رباعی میں مصرعہ اول اور ثانی
 ہم قافیہ ہے اور بیت اخیر مثال رباعی کے سلیم کتابہ رباعی پنج بستہ جہان پس ز تاثیر ہوا ہ شد
 موج آب ہجو موج خار اہ و در صفحہ پیشکی لفظ گردید الف و از بسکہ شدہ فخر ز تاب سراہ اور مشرود و
 بھی قافیہ مقبر ہوتا ہے جیسے ابن حسام کہتا ہے بیت آن کیست کہ تقریر کن حال گدراہ و حضرت
 شاہی و در غزل بلبل چہ خبر باد صبا را جز ناہ و ہی ہم و باشد کہ دور ہا کہ اجزای یک بیت باشد اعتبار
 کنند مانند مسطرات چہارخانہ وغیرہ آن است اور کبھی دونوں میں کہ اجزا ایک بیت کے ہوتے ہیں
 اعتبار کرتے ہیں مانند مسطرات چہارخانہ وغیرہ کے پس مسطرات چہارخانہ وہ بیت ہے کہ جس میں چار قافیہ

حرف اول و ثانی
 و ثانی و ثانی
 و ثانی و ثانی

اوس وزن کی بنسبت البتہ تخفیف ہے اور کبھی بحسب کثرت وقت حرکات کی ہر مصرع میں کہ فعلوں
مطابق عمل میں حرکتیں زیادہ ہیں اور فعلوں فعلوں میں اوس سے کم ہم ولا محالہ وزن گران تر بنتے
مانند آن خاص تر تو اندوہ و مشکا در تازی کہ حرکات بیشتر استعمال افتد شعر گفتن برونی کہ در ادوار آن
وزن حرکات بیشتر باشد آسان تر بود و برانچہ حرکات کمتر باشد رکعت تر پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت باشد و دون بعضی بطبع و باین سبب بسیار سحر است کہ خاص شدہ بہت بعضی لغت
و در لغات دیگر اگر بران شعر گویند در دایت نظر آنرا موزون نشمرند و اورا محالہ وزن ثقیل ثقیل
میں خاص تر ہے مثلاً عربی میں کہ حرکات بیشتر ہوتے ہیں شعر کہنا اوس وزن میں کہ اوس مصرع میں
حرکات زیادہ ہیں آسان تر ہے اور جس زبان میں کہ حرکات کمتر ہیں تنکف پس بعضی اوزان مناسب
بعضے لغت کے ہیں سو بعض کی طبیعت میں اور اسی سبب سے اکثر بحرین خاص ہیں بعضی زبانوں میں
اگر اوزان بانوں میں اوس وزن پر شعر کہیں بدست نظر میں ناموزون معلوم ہوں شک نہیں کہ اکثر
اوزان عرب میں مانوس اور فارسی میں غیر مانوس ہیں ہم و ہمہرین قیاس و رقافی چہ باشد کہ اندک
نشاہی در لغت گران تر محسوس باشد و در لغت سبکتر نامحسوس مثلاً ضرب و سلب و تازی قافیہ را
شاید و در پارسی از جهت اختلاف را و لام شاید است اور یہی قیاس کیا چاہیے قافیہ میں
اس واسطے کہ کھڑا اسان شاہ بھی لغت گران ترین یعنی عربی میں محسوس ہوتا ہے اور لغت سبکتر ہیں
یعنی فارسی میں نامحسوس مثلاً قافیہ ضرب و سلب کا عربی میں چاہیے اور قافیہ میں سبب اختلاف
را و لام کے شجائیہ کے واسطے کہ اختلاف ردن کا باوصف قویہ المخرج ہونے کے لغت سبکتر
میں یعنی زبان فارسی میں جائز نہیں اور اگر کسی نے جائز رکھا ہے داخل عیب ہے ح قولہ اندک
نشاہی یعنی در لغت زیریں و گران نشاہی طویل ہم میان دو لفظ محسوس و معتبر می شود مثل تناسب و
تناسب میان ضرب و سلب اگر حرف ردی را و لام را قرار دہند میتواند زیر کہ ہر دو حرف مذکور جهت
جست و مخرج تناسب دارند لیکن تناسب تام و کامل نیست الی آخرہ ش عجب است از صاحب
کہ در قافیہ ضرب و سلب را و لام را ردی قرار دادہ زیرا کہ بالفاق جمهور ردی حرف آخر اصلی از
کلمہ مقدرہ قافیہ بیاید پس اگر لام را ردی باشد یا بی ضرب و سلب چہ باشد ردی ہر دو حرف
حروف میان لفظ کہ ہم قریب قرار دہند کلامہ او یا اس جگہ حق بجانب شارح ہے کہ محقق علی المرتضیٰ

رسالہ قافیہ میں جس جگہ بیان روی ہے یہ عبارت کبھی ہے روی حرفی است مگر کہ بنائی قافیہ
 بروی است دہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد نسبتش بحرف روی کنند مثلاً قصیدہ راکہ ضرب سلب
 قافیہ باشد بای خوانندم فصل سوم و نو کر صناعتہا کہ شعر را بآن تعلق باشد چون این
 قواعد محمدیہ گوئیم تا کلام کہ بجای جنس است بحث از نفس الفاظ آن تعلق بصناعات خوبان دارند
 و از معانی آن تعلق بصناعات ارباب معانی از عموم علمائے ادب جب یہ قاعدے مقرر ہوئے
 اب کہی میں ہم کہ کلام جو اس جنس سے ہے اس کے نفس الفاظ سے تعلق بصناعات خوبان ہو یعنی اہل لغت اس کو جاننے میں
 اور معانی کی بحث متعلق بصناعات ارباب معانی ہو یعنی عموم علمائے فن علیہ رحمۃ اللہ و کلام کو بجای جنس لکھا اس کی وجہ
 پہلے اس کے تحریر ہونے پر اور پھر لکھا جاتا ہے کہ قافیہ سے کلام جو جنس سے ہے کہ جنس کلی ہے اور بحث اس کی مفہوم سے
 ہوتی ہے ذہن میں در بیان کلام سے مراد الفاظ ہیں اور الفاظ سے بحث امر خارجی ہے پس یہ کلام
 لفظی جنس حقیقی نہیں بلکہ مفہوم اس کا جنس حقیقی ہے اور لغت زبان قوم کو کہتے ہیں اور زبان
 قوم میں تعلیل اور تصریف صرفی اور ترکیب نحوی دونوں شامل ہیں یعنی شعر میں امتیاج صرف و
 دونوں کی چلتی ہے اور معانی کی بحث متعلق بعلم معانی ہے بحسب مناسب آن بود کہ بعدہ فیہرہ مود
 و از ہیات کلماتش من حیث التعلیل و التصریف و التصریف و از ترکیب آن بعلم نحو بل در عبارت شیخ
 نیز کہ ابن کلام محقق ترجمہ کنند احتیاج فن نحو مذکور است شایر اد صاحب میزان بحکم ذکر کردن
 علم صرف و نحو کہ بر محقق علامت محض ہیجاست لکھا لا تخفی تم کلامہ مگر فقیر نے یہ شہرہ صاحب میزان
 مولوی عبدالرزاق صاحب جامع علوم معلول و منقول کی خدمت میں لکھ دیا مولوی صاحب نے
 یہ عبارت جواب میں لکھی کہ نزد فقیر در صناعت لغت خود داخل است زیرا کہ بحث خوبان از ہیئت کلمہ است
 و بحث نحو از علم اب است انہم از ہیئت کلمہ است و ہم ہیئت اند شد کہ در صناعت ارباب معانی داخل شود
 کہ ہر چند ارباب از ہیئت لفظیست اما استفادہ معنی از ان می شود فقط آب کہتے ہیں ہم کہ نشان اس
 اعتراض کا یہ ہے کہ اطلاق علم لغت کا علم خود صرف پر نہیں ہوتا اور یہ باطل ہے اس سبب سے
 کہ اطلاق لغت کا علم صرف اور نحو پر کلام عزیمت میں واقع ہوتا ہے کتاب مختصر المعانی میں یہ عبارت ہے
 و اما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ اعم من ذلک اور معلول میں یہ عبارت ہے
 و اما قال متن اللغۃ یعنی معرفۃ اوضاع المفردات لان اللغۃ فی لفظ علی صحیح و اقسام العلوم العشر

ہتے اور یہ عبار کما غنی دالت کرتے ہیں مطلوب پر ہم وار تحیدات و ترنیات ہر دو کہ از جملہ عودین
کلام باشد تعلق بصنا علمے کہ بآن خاص است اور تحنیات اور ترنیات لفظ و معنی یک یک عودین
کلام سے ہیں تعلق او کا بصنائات خاص ہے کہ تحقق علیہ الرحمہ خوبان فرماتے ہیں ہم مانند علم خطابت
و علم بیان و علم ترسل و علم محاسن و بدائع سخن کہ آرا علم صنعت خوانند و علم تعرف معایب و خلیاے
آن کہ آرا علم نقد خوانند است مانند علم خطابت کے اور خطابت ایک علم ہے کہ اوس میں اشخاص
محققہ ہم مثل انبیاء اور صلحا اور حکما کے بحث کرتے ہیں کہ کس آیت اور کس حدیث اور کس قول کے کون را کو
ہیں اور جس کے راوی معتبر پائی ہیں او سکو ترجیح دیتے ہیں اور مانند علم بیان کے اور علم بیان ایک علم ہے
کہ اوس میں ایراد معنی و احوال سے بطریق مختلفہ و صنوح دالت میں بحث کرتے ہیں اور غرض اشعار
معنوی سے ہے اور مانند علم ترسل کے اور ترسل ایک علم ہے کہ اوس میں حال کا تب و کتب و کتب
سے من حیث الادب و الناسبات بحث کرتے ہیں اور مانند علم محاسن اور بدائع سخن کے اور علم محاسن
اور بدائع سخن ایک علم ہے کہ اوس سے طریقے تحسین کلام کے حاصل ہوتے ہیں مثل ترصیع و تحفیس
کے کہ او سکو علم صنعت کہتے ہیں اور مانند علم تعرف اور شناخت خل کی کہ او سکو علم نقد کہتے ہیں
کہ اوس میں سرقات شعر و غیرہ ذکر کرتے ہیں غرض یہ کہ شاعر کو ان سب علموں میں دخل چاہیو
ہم و اما تخیل بحث ازان تعلق یعنی خاص از علم منطق و اردو است و اما تخیل تعلق او سکا علم منطق ہی
ہے یعنی جب تک علم منطق سے آگاہی نہ ہو بحث تخیل سے نہیں ہو سکتی ہم و اما وزن بحث از ادب است
آن و از استعلاش در ایقاعات تعلق یعنی خاص و اردو از علم موسیقی و از استعلاش در اشعار مطلقاً
تعلق بموضع خاص و اردو ہم ازان فن از علم موسیقی کہ مشتمل باشد بر تفصیل اوزان شعر و از استعلاش
در اشعار حسب مطلق خاص باہل ہر تعلق بصنائع مقرر و اردو کہ آرا علم عروض خوانند است و اما
وزن بحث او سکی ماہیت میں ادب و اسکے استعمال میں یعنی حرکات و سکنات میں از روی ایقاعات
کے متعلق ایک فن خاص یعنی علم موسیقی سے ہے اور استعمال او سکا اشعار میں جو زبان ہو تعلق ایک
موضع خاص کہتا ہے اوسی فن سے یعنی علم موسیقی کہ مشتمل ہوتا ہے اوزان اشعار پر مثلاً موسیقی ہر
کہتے ہیں فن فن بر وزن استفعل اور استعمال او سکا اشعار میں حسب اصطلاح خاص ہر زبان
میں متعلق بصنعت مقرر ہے کہ او سکو علم عروض کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ عروض ہر فن کا موضوع ملاحظہ

موضوع ہے اور عروض تازی اور فارسی میں بلکہ مگر البتہ مناسبت ہر دم و اما قافیہ بحث اوزان ہم پہنچنا
 منسب و تعلق دارد کہ آنرا علم قوافی خوانند و اما قافیہ بحث اوس سے بکی ساتھ صناعت مفرد
 یعنی فن علم ہر کے تعلق رکھتی ہے کہ اوسکو علم قوافی کہتے ہیں ہم دین دو صناعت یعنی علم عروض
 و علم قوافی در لغات مختلف باشد چنانکہ گفتیم بحسب اسباب مذکورہ و این جملہ تعلق باہیت شعر
 دارد و بعد از ان علم اقسام و الازاع شعر و علم صنعتها و بدائع کہ در شعر افتد و علم نقد شعر از جملہ صناعات
 بود کہ تعلق بعارض شعر داشته باشد و چون این معانی مقرر شد و تقریر علم عروض شروع کنیم
 و بالمد التوفیق است اور یہ دو صنعتیں یعنی علم عروض اور علم قافیہ زبانون میں مختلف ہیں بسبب
 اسباب مذکورہ کے یعنی بحسب ثقلات اور خفت کے جیسا کہ بیان اوسکا ہو چکا اور یہ سبب یعنی
 کلام اور تحصیل اور وزن اور قافیہ تعلق باہیت شعر سے رکھتے ہیں اور علم اقسام اور الازاع شعر کا
 جیسے مثنوی اور غزل اور قصیدہ اور مسمط اور قطعہ اور ترجیع بند اور رباعی اور فردا و رستہ اور غیرہ
 اور علم صنائع اور بدائع کہ شعر میں آتا ہے اور علم نقد شعر یہ سبب صنعتیں تعلق بعارض شعر
 سے رکھتے ہیں اور جب یہ معانی مقرر ہوئے شروع کرتے ہیں ہم علم عروض میں رح قولہ این
 جملہ تعلق باہیت شعر دارد میگویم کہ اگر مراد از جملہ ہمہ علوم سابق الذکر است از خفت و بلاغت
 و غیر ہا پس این قول صحیح نیست زیرا کہ منجمہ علوم مذکورہ علم محاسن و بدائع سخن و علم نقد باہیت شعر
 تعلق ندارد بل بعارض ان کہا ہوا نظر ہو و عجبا نیست کہ علم صنائع و نقد را اولاً ہم ذکر ساختہ و تعلق
 بناہیت گفتہ و سن بعد ان ہر دورا تعلق بعارض نیز فرار دادہ و اگر مراد از جملہ علم عروض و قافیہ
 این سخن صحیح است لیکن لغت نیز تعلق باہیت شعر دارد و چہ مادہ شعر ہمین الفاظ واقع می شود
 و مادہ ہر چیز داخل در ان چیز بیاید مگر آنکہ گویند چون تعلق عروض و قافیہ باہیت شعر است
 از تعلق دیگر ہذا این ہر دورا مبا لغت باہیت شعر خصوص ساختہ ہم کلامہ قتال کس قدر مطلب تر
 اور مطلب حاشیہ میں بغایت ہے اور قطع نظر بعارض کہ تہمت بھی شریک ہے مثنوی علیہ الرحمہ
 نے علم صنائع اور نقد کو کہاں باہیت شعر سے کہا ہے ہم فن اول و علم عروض و ان
 وہ فصل بہت **فصل اول** در اشارت باجزای اقبالی شعر و ان جسد و حرکات بہت
 علم اقسام و صناعات مہینت مقرر شدہ بہت کہ حدوث اوزان از فقرات و اشارت

و از سکونت متناسب کہ میان آن فقرات افتد فن اول علم عروض میں اور وہ دس فصلیں
ہیں فصل اول اشارت اجزای اولی شعر میں کہ وہ حروف اور حرکات ہیں پس حروف و حرکات
شعر میں جزو اول ہیں اور جزو ثانی جو اوّل سکونٹ ہونے میں بھی سبب اور تداور فاصلہ اول گاہیک
آگے ہوگا یہاں بیان حروف و حرکات کا ہے کہ علم القیاع میں فن موسیقی سے یہ بات تفریحی
ہے کہ وزن فقرات متتابع اور سکونات متناسب سے پیدا ہونے ہیں فقرات دہ آوازین ہیں
ناخن زدن کے درپے سے پیدا ہوں اور سکونات جمع سکون کہ درمیان اول فقرات کو واقع ہوں
اور متناسب یعنی زمانہ سکونات کا درمیان میں برابر اور ہم مقدار ہو پس یہی درپے ہوا حرکت
اور متناسب ہونا سکونات کا شعر میں وزن ہے اور موسیقی میں القیاع اور علم القیاع ایک علم
ہے کہ اوس میں آواز ہائے معروضہ الحركات والسکنات سے بحث کرتے ہیں اور موسیقی
نام علم سرود ہے اور یہ لغت سریانی ہے اور کبھی بخند چہارم کہ یا تختانی سے استعمال کرتے
ہیں اور موسیقی کہتے ہیں بہار عجم اور مصطلحات سے اور زبان یونانی میں معنی سخن ہے
اور ابتدا موسیقی کی حکیم فیساغورس سے ہے اور بعض کہتے ہیں کہ آواز مرغ فقس سے ہے کہ
اوسکو موسیقار بھی کہتے ہیں حکماء نے استخراج کیا ہے کذا فی الغیث اور فقرات تسمیع فقرہ
بمعنی ناخن زدن چوب وغیرہ پر کہ اوس سے آواز نکلی اور فقر ہفت معنی انگشت زدن سے
منتخب سے ہم چون خواہند کہ ازان عبارت کنند باز ای فقرات حروف متحرک ایراد کنند
خاصہ حرف ہائے کہ از اطلاق نفس از مخرج آن حرف بعد از جس تمام حادث شود مانند تا
وطات جو چاہیں کہ اول فقرات متتابع اور سکونات متناسب سے عبارت کریں بمقابلہ
فقرات کے حروف متحرک لایں علی الخصوص وہ حرف کہ اپنے مخرج سے بعد کشش کثیرہ کے
پیدا ہوں مثل تے اور طوے کے کہ ان میں بخریک زیادہ ہے از ابرکسر اول یعنی مقابلہ
و برابر کشف او کنند سے اور ایراد بکسر اول یعنی فرد آور دن صراح اور منتخب سے اور اطلاق
بالکسر روان کرنا اور رکنا قید سے کنز اور منتخب سے اور نفس بفتح تنیم اور وہ جذب نسیم سے
راہ بینی سے یا مونہ سے واسطے ترویج قلب اور دفع بخار کے اور پھر اوسی راہ سے کلنا اوکا
اور نیمہ اندر جانا اور باہر آنا دم کا ایک نفس سے ہم باز اسکنات حروف ساکن خاصہ حروف

غنہ و آنچه محتمل در ازی و کوتاہی زمان سکون تواند بود مثلاً گویند تن تن است اور بقای سکنت
 کے حروف ساکن لاین علی الخصوص حروف غنہ و غیرہ جہین احتمال در ازی اور کوتاہی زمانہ سکون
 کا ہو سکتا ہے یعنی زمانہ سکون کو اوسین چاہین در از کرین چاہین کوتاہ مثلاً کمین تن تن پس
 لفظ تن تن میں دونوں حرف تبا بجا سے نفرات آوردونون بجا سے سکنت ہیں غنہ بالضم
 و تشدید نون آواز بینی غیاث سے اور حرف غنہ جو ضیوشم سے نکلنے ہیں مثل نون اور میم ساکن کے
 کہ دون میں احتمال در ازی اور کوتاہی زمانہ سکون کا ہے ہم اما درون شعر جو متحرک از ہر جنس کہ
 باشد بجا ہی نفرات باشد و حروف ساکن بجا ہی سکنت است و اما وزن شعر میں حرف متحرک
 ج طرح کے ہوں مضمونم خواہ مفتوح خواہ مکسور بجا ہی نفرات ہیں اور حرف ساکن بجا ہی سکنت
 ہم دور علوم دیگر تفریر کردہ اند کہ حروف در اصل دونوع ہست یکی مصوت و یکی مقصوت و مصوت
 یا مقصوت ہست یا محدود و مقصور حرکات باشد مانند ضمہ و فتحہ و کسرہ و محدود حروف مدکہ اخوات آن
 حرکات باشد چہ ہر یک از اشباع کیے ازان حرکات تولد کند و حروف مصمت باقی حروف است
 است اور علوم دیگر میں یوں کہا ہے کہ حرف اصل میں دو طرح پر ہیں مصوت اور مقصوت اور
 مصوت کی کجی دو قسم ہیں مقصور اور محدود پس مصوت مقصور حرکات کو کہتے ہیں یعنی زبر زیر
 پیش اور مصوت محدود حروف مد کو کہتے ہیں کہ اخوات اونکے حرکات ہیں کسوا سلع کہ اشباع
 ضمہ سے واو اور اشباع فتحہ سے الف اور اشباع کسرہ سے یے پیدا ہوتی ہے اور سوا انکے
 سب حرف مصمت ہیں پس مصوت بتشدید و کسرہ واو یعنی آواز دہندہ اور ظاہر ہے کہ آواز لفظ
 میں حرکات حروف سے پیدا ہوتی ہے اور مصمت بضم میم اور سکون صاد و فتح میم دوم اور تاک
 فوقانی آگندہ میان خلاف مجوف متغلب و شرح نصاب اور کنز سے کذا فی الغیاث اور بسبب
 استحکام اور استقلال کے کہ حروف مصوت سے انہیں زیادہ ہے مصمت نام رکھا اور حروف مدہ
 حروف علت ہیں کہ خود ساکن اور حرکت ماقبل موافق ہو جیسے دان اور دین اور دون پس اگر
 خود متحرک ہوں جیسے صور اور سیر جمع صورت اور سیرت کی یا حرکت ماقبل کی موافق ہو جیسے دور
 یعنی گردش اور دیر یعنی تجانہ حروف مد ہونگے اور اخوات جمع آخر مراد مناسبت ہے اس واسطے
 کہ بجا ہی تن میں لامحالہ مناسبت ہوتی ہے اور ان حروف اور ان حرکات میں بھی مناسبت ہو

کہ او نہیں سے پیدا ہوتی ہیں بہشباع ہم دو او و الف و یا ہر یک با شترک بر دو حرف است
 یکے مصوت کہ حروف مذکور است و آن حروف جز ساکن نتواند بود و دیگر مصمت کہ ہم متحرک بود و ہم
 ساکن اندر او و یا ظاہر است و اما و الف مصمت را ہمزہ نیز خوانند و او و او و الف و یا ہر یک
 با شترک حرکت دو قسم ہر پین ایک مصوت کہ حروف مدین اور وہ سوا ساکن کے نہیں ہو سکتے
 دوم مصمت کہ متحرک بھی ہوتے ہیں اور ساکن بھی لیکن و او و یا میں متحرک یا و سکون ظاہر ہے
 مگر الف میں مشکل پس اس جگہ الف مصمت کو ہمزہ کہیں گے حاصل مطلب یہ کہ الف اور و او و یے
 دو طرح پر ہیں مصوت اور مصمت پس مصوت جسکو مدودہ کہتے ہیں جیسے نور اور دور اور میر اور پیر
 اور دار اور زار یہ سوا ساکن کے نہیں ہوتے اور مصمت وہ بھی دو طرح پر ہیں ساکن اور متحرک
 پس مصمت ساکن جیسے یوم اور ویل کہ بسبب عدم مناسبت حرکت تا قبل کے غیر مدہ بین
 اور مصمت ساکن ہیں اور تا قبل الف ہمیشہ فتح ہوتا ہے غیر مدہ ممکن نہیں اور مصمت متحرک و او جیسے
 و لد و لدان و دود اور یے جیسے یئر یئر یا رعالیش اور الف میں مشکل ہے کہ الف ہمیشہ ساکن ہوگا
 پس اگر متحرک ہوگا و سکو ہمزہ کہیں گے الف نہ کہیں گے اصل میں اور لغت میں معنی الف کے
 یون لکھے ہیں کہ الف بفتح اول و کسر لام معنی مرد جو او و رخی اور بقولے مرد نے زن اور نام ایک
 حرف کا حرف تہجی سے اور وہ ایک خط مستقیم ہے کہ در میان لفظ کے یا آخر لفظ میں ساکن
 واقع ہوتا ہے بے صغٹہ زبان اور اگر وہ خط مستقیم ابتدا سے لفظ میں متحرک ہو یا در میان یا آخر
 میں بے صغٹہ زبان واقع ہوا و سکو ہمزہ کہتے ہیں مگر عرف اور محاورہ عربی اور فارسی میں ساکن اور
 متحرک دونوں کو الف کہتے ہیں کذا فی الفیثا ہم و بحرف مصمت تنہا ابتدا نتوان کرد و گاہ بعد از مدہ
 حرف مصوت مقابل او شود و مجہول را حرف متحرک خوانند و الف اور حرف مصمت سے ابتدا
 کلام نہیں ہو سکتی اسوا سنے کہ ابتدا بسکون محال ہے مگر آنکہ ایک حرف مصوت یعنی حرف مقصود
 جسکو حرکت کہتے ہیں او س سے سنے اور مجموع کو یعنی او س حرف اور حرکت کو حرف متحرک کہتے
 ہیں ہم پس اگر مصوت مقصود را ابتدا حرف متحرک را بحرف بیش نشرند و آنرا مقطع مقصود خوانند تا نہ
 چہت پس جو مصمت سے سنے و اگر مصوت مقصود ہو یعنی حرکت اس صورت میں حرف متحرک کو
 زیادہ ایک حرف سے لگنیں گے اور و سکو مقطع مقصود کہیں گے تا بعد صحت کے یعنی جب مصوت مصمت

سے ملے اور سکی دو صورتیں ہیں ایک مقصورہ دوسرا محدود نہیں جب مصمت مقصورہ سے ملے گا
ایک گنا جائے گا جیسے چہ کہ اس میں ایک حرف متحرک ہے اور حرف باقیہ واسطے انظار حرکت
کے ہے نہ شمار حرف میں اور جب محدود سے ملے گا دو حرف ہونگے بیان اوسکا آگے ہے ہم و اگر
محدود باشد مقدار فضل محدود را بر مقصور حرفی ساکن شمرند و مجموع را حرفی متحرک و حرفی ساکن شمرند
و آن را مقطع محدود خوانند و حرف مصمت کہ از مصوت مجز و باشد ہم ساکن شمرند است اور اگر محدود
یعنی حرف مصمت حرف مد سے ملے مقدار فضل محدود کو ایک حرف ساکن گنتے ہیں اور مجموع کو
ایک حرف متحرک اور ایک حرف ساکن کہتے ہیں پس حقیقت میں یہ حرف تین ہوئی ایک مصمت
اور ایک مصوت اور حرکت مقصورہ کہ وہ بجائے ایک حرف متحرک کے ہے تیسرا ساکن چو شباع سے پیدا ہوا
اور مجموع کو مقطع محدود کہتے ہیں جیسے اا و ای کہ حرف مدہ ہیں اور جو حرف مصمت کہ مصوت سے
خالی ہو وہ بھی ساکن ہے کسواسطے کہ حروف بدون حرکات کے پڑے نہیں جاتے ہم و چون تحقیق
حروف متحرک و ساکن کردہ شد گوئیم کہ در زبان عربی حروف مصمت بست و ہست است و حروف مصوت
شش تہ مقصورہ کہ از حرکات سہ گانہ گویند و از حروف نمی شمرند و سہ محدود کہ از ا حروف در خوانند
ست اور جب تحقیقات حروف متحرک اور حروف ساکن کی ہو چکی اب کہتے ہیں ہم کہ عربی میں حروف
مصمت اٹھائیس ہیں اور حروف مصوت پتہ تین و انہیں مقصورہ ضمیمہ کہتے ہیں کہ شمار حرف میں نہیں
ہیں اور تین محدود کہ او کو حروف مد کہتے ہیں یعنی الف و و او و یا حرکت ماقبل موافق پس اگر
مدہ نہوں وہ بھی شامل مصمت ہیں اور الف اگر ساکن ہو گا مدہ ہو گا اور اگر متحرک ہو گا اوسکو ہمہ کہیں گے
مگر حرف واحد ہے بحالت سکون مصوت اور بحالت تحریک داخل مصمت نہ خارج اٹھائیس جو جیسا کہ
صاحب حاشیہ نے لکھا ہے صحیح قولہ بست و ہست حرف ہست بابت است کہ ہمگی حروف ہجاست و
حرف ہست لیکن چون مصنف علیہ السلام در اینجا کلام در حروف مصمت ساختہ و الف مصمت نیاست مگر بعد
از آنکہ ہمزہ گرد پس الف را نہا ساقط ساختہ آری سے ہماں ہمزہ را گاہی مجازاً الف گویند و ازین امر
خارج شدن الف از حروف علی الاطلاق لازم نمی آید چہ داخل ہست در مصوتہ ہم کلامہ ہم و در زبان پارسی
از جمہ حروف بست و ہست گانہ مصمت ہست حرف ساقط باشد و آن تا و حاد و صاد و ضاد و ط و ظ و عین
و قاف ہست و ہج حرف مصمت دیگر درین اخیست نہاد است و آن با و حیم و ذ و ق و ک و گ و ف ہست

اور پارسی میں ان اٹھائیس حروف صحت سے آٹھ حرف ساقط ہیں اے اور سے اور صا د اور ضا د اور
 ٹو سے اور ظو سے اور عین اور قاف مشعر بہشت حرفت است آنکہ ناید در زبان فارسی پندھا و صا و ضا و
 طا و ظا و عین و قاف جدا اور سبب یہ ہے کہ زبان فارسی میں یہ حرف مخارج سے جدا نہیں ہو سکتے
 اور پانچ حرف صحت فارسی میں زیادہ ہیں وہ پے اور چیم یعنی چے اور ژے اور تے اور کف ہر
 انہیں جارج صحت ہیں اور تے کہ اکثر نے اسکو کجی داخل کیا ہے حاشیہ میں لہجہ اوسکا در میان بار
 فارسی اور فاکے لکھا ہے اگر شرح میں لہجہ اوسکا در میان فا و او لکھا ہے الا حق یہ ہے کہ لہجہ اوسکا
 سوا زبانان فارس کے غیر سے ادا نہیں ہو سکتا ہم دو حرف مصوت ممد و د کہ کی ازان حرفی است
 کہ میانہ ضمیر و فتح باشد چنانکہ در لفظ شور افتد کہ تازی مالح باشد دیگر حرفی کہ میان کسرہ و فتح باشد
 چنانکہ در لفظ شیر افتد کہ تازی اسد باشد و این حرف تازی نیز لکھا در زند و آن را مالہ خوانند اما
 از اصل لغت فقیر ندرت اور دو حرف مصوت ممد و د کہ انہیں سے ایک حرف ہو کہ در میان تھے
 اور فتح کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور میں کہ تازی میں اسکو مالح کہتے ہیں اور دو حرف
 در میان کسرے اور فتح کے واقع ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شیر میں کہ تازی میں اسکو اسد کہتے ہیں
 اور یہ حرف تازی میں بھی مستعمل ہے اسکو مالہ کہتے ہیں مگر اصل لغت سے نہیں جانکر مطلب یہ
 کہ جب واو اور یا مدہ واقع ہوں اور حرکت ماقبل کو پڑھیں اسکو مد و ت کہیں گے یہ عربی
 اور فارسی دونوں زبانوں میں واقع ہوتی ہیں جیسا کہ لفظ شوری میں شورہ اور لفظ شیر میں جو وودہ
 کے معنی پر ہے اور جب اوس حرکت کو پڑھیں اسکو جھوا کہیں گے یہ فارسی میں واقع
 ہوتا ہے جیسا کہ لفظ شور میں یعنی نکین اور لفظ شیر میں یعنی اسد گر ایسی صورت یا تازی میں
 بھی ہے اسکو مالہ کہتے ہیں جیسا کہ رکاب سے رکب اور حساب سے حبیب لیکن یہ اصل
 لغت میں نہیں ہے بلکہ تصرف ہے ہم و از قبیل این دو حرف حرفی ثالث باشد میان ضمیر و کسرہ
 کہ در دیگر لغت ہا لکھا در زند و تازی در لفظ قیل و امثال آن استعمال کنند و گویند کسرست
 باشما مضمنا ماد فارسی نیست اور فن قبل ان دو حرفوں کو حرف تیسرا بھی ہے در میان
 ضمیر اور کسرے کے کہ اور زبانوں میں مستعمل ہے مثل سنس کرت کے اور زبان تازی لفظ
 قبل میں اور اوسکی امثال میں مثل بیج کے استعمال کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ کسرہ جو اور

بعض کی دیتا ہے ہم و حرفہائی دیگر باشد کہ ہم از ترکیب دو حرف حادث باشد مثلاً چنانکہ از ترکیب کی
از حرف مد با غنہ نون در لفظ دون و دان و دین باشد و امثال این افتد کہ بروزن و وودا و دی باشد
ت اورا در حرف ہین کہ ترکیب دو حرف سے پیدا ہوتے ہین جیسا کہ ایک حرف مد کی ترکیب
سے ساتھ نختے کے نون پیدا ہوتا ہے لفظ دون اور دان اور دین میں اورا و سکی امثال میں جیسے
خوان اور زین اور زبان میں کہ بروزن دو اور دا و دی اور خوا و زنی اور زبان میں اور افتد عبارت
میں بمعنی واقع شود ہے ہم و چنانکہ از ترکیب کی از حرفی کہ مخجج آن آخر کام باشد با حرف واو باشد
در لفظ خوش و در بعضی لغات عجم در لفظ درغوش کہ سبائی درویش گویند در لفظ کونس کہ بجائے
بس گویند واقع باشد و دلیل بر آنکہ ہر کی ازین حرفہا یک حرف ہست آنست کہ در وزن سبائی یک حرف ہست
مثل خوان کہ در کتابت مشتمل بر چار حرف ہست و در لفظ مرکب از دو حرف ہست چہ بروزن خواست
ت اور جیسا کہ ترکیب ایک حرف سے متخلعہ حرف کہ مخجج اول کا آخر کام ہے ساتھ حرف دا و
کے لفظ خوش میں ابوج بعضی لغات عجم کے لفظ درغوش میں کہ بجائے درویش کہتے ہین
اور لفظ کونس میں کہ سبائی کہتے ہین واقع ہوتا ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک ان دونوں
حرفوں سے ایک حرف ہے یہ ہے کہ وزن میں بجائے یک حرف ہے مثل لفظ خوان کہ کتابت میں
مشتمل چار حرف ہے اور بولنے میں مرکب دو حرفوں سے اس واسطے کہ بروزن خواہے مطلب یہ کہ
جب یہ نخے اور غین کہ مخجج ان کا شروع حلق ہو اور کاف کہ مخجج او سکا آخر کام ہے اور شروع
حلق اور آخر کام میں چندان فرق نہیں جب ساتھ دا و کے ترکیب پائیں گے ایک حرف شمار کیو جائیگا
اورا و س و او کو و او محدود کہیں گے اورا و س حرکت کو فتوح مائل بضمتہ مثل خودا و رغوئیلہ اور خوارزم اور
خواجہ اور خواست وغیرہ کی اور ضمتہ مائل یکسر و درغوش میں لہذا قافیہ خود ساتھ شد اور رد دونوں کے
درست سے ح آخر کام یعنی حرف حلق ہر چند امثالہ میں لفظ کونس بھی شامل ہے اور کاف حرف حلق
نہیں ہے اور اسی جگہ با حرف واو باشد گویا حرف واو باشد لکھا ہے اور خیال معنی کا نہیں کیا ہر
ہم و چنانچہ حرکتی باشد از ترکیب و حرکت چنانکہ حرکت حرف مرکب درغوش کہ مرکب از ضمتہ و فتح ہست
و حرکت حرف مرکب درغوش کہ مرکب از ضمتہ و کسر ہست و دلیل بر آنکہ ہر یکے ازین حرکت ایک حرکت
آنست کہ ایک حرف را یک حرکت ہیش تو اند بود شائد سیطرہ ایک حرکت ہر کہ ترکیب و حرکت

چہا ہوتی ہے جیسا کہ حرکت حرف مرکب کی لفظ خوش میں کہ وہ حرکت مرکب ضمے اور فتنے سے ہے
 اور حرکت حرف مرکب کی درغواش میں کہ مرکب ضمے اور کسرے سے ہے اور دلیل اس بات پر کہ ہر ایک
 ان حرکتوں سے ایک حرکت ہے یہ ہے کہ ایک حرف پر ایک حرکت سے زیادہ نہیں ہو سکتے کیونکہ
 وہ حرف یا مفرد ہم و درپارسی حرکتی دیگر است کہ آواز پہنچ کر ام ازین حرکات سے گانہ یعنی ضمہ و فتح و کسرہ
 نسبت متوازن کر دو آواز حرکت مجہول و حرکت مختلسہ خوانندہ مانند حرکت حرف را در لفظ پارسی کہ بروزن
 فاعلن است و باشد کہ این حرکت در ابتدای کلمات افتد و اگر کسی آواز از قبیل حرکات نشمر و بسبب آنکہ
 بسکی از حرکات مذکور منسوب نیست با او در عبارت مضائقہ نیست اما در شعر آواز از قبیل حرکات با تیز
 بدلیل وزن است اور پارسی میں ایک حرکت اور سے کہ او بسکو حرکات سے گانہ سے یعنی ضمے فتح
 کسرے سے نسبت نہیں دے سکتے او بسکو حرکت مجہولہ اور حرکت مختلسہ یعنی ربودہ کہتے ہیں مثل حرکت
 حرف را کی لفظ فارسی میں کہ بروزن فاعلن ہے اور کبھی یہ حرکت ابتدائے کلمات میں آتی ہے اور
 اگر کوئی او بسکو من قبیل حرکات شمار کرے اس سبب سے کہ ساتھ کسی حرکات سے گانہ کے منسوب
 نہیں ہے پس اگر وہ عبارت یعنی تلفظ میں کے مضائقہ نہیں ہے ورنہ شعر میں یعنی تقطیع میں او بسکو
 من قبیل حرکات شمار کیا چاہیے بدلیل وزن کہ وزن میں وہ حرف کہ جس پر یہ حرکت ہوتی ہے
 متحرک واقع ہوتا ہے جیسے کہ اسے لفظ پارسی بچا سے عین متحرک فاعلن ہے اور اختلاس کے
 معنی سابق میں لکھے گئے ہیں اور ابتدائین واقع ہونا حرکت مختلسہ کا مثل ابتدا بسکون ہے کہ البتہ
 اور ہونا او سکار باندانوں سے ممکن ہے ہم و غرض ازین تفصیل آنست کہ تا بر حروف مفردہ و مرکبہ و
 فرق میان ہر دو و بر حروف متحرک و ساکن و فرق میان ہر دو و وقوف افتد و معلوم کر دو کہ حرکت حرف
 بمشابلہ انضمام حرفیست با او است اور غرض اس تفصیل سے وہ ہے کہ لوگ حروف مفردہ اور حروف مرکبہ
 سمجھیں اور ان دونوں میں فرق جانیں اور حروف متحرک اور حروف ساکن کو سمجھیں اور ان دونوں میں
 فرق جانیں اور معلوم کریں کہ حرکت حرف کی بمنزلہ ملنے ایک حرف کے اس حرف سے ہے و وقوف
 بیضتین جانینا اور آگاہی اور استادہ ہونا کشف اور منتخب اور لطائف اور صراح سے کذا فی المناہج
 پس مطلب حروف مرکبہ سے یہ ہے کہ کتابت میں دو حرف ہوں اور تقطیع میں ایک حرف
 جیسا کہ لفظ خود اور خوش میں اور مفرد وہ حرف ہر چو ایسا نحو ح مکن حرف مرکبہ پر یہ عبارت

لکھی ہے کہ مثل شور و شیر و دروغ و غیرہ کہ تفصیل میں درمستق گذشت جاننا چاہیے کہ شور اور شیر
میں حرف کر کے کہاں ہے ہم و باسے مقصود شوقیم گوئیم اصناف حرکات مذکور وزن شعر کی حکم
دارد و حروف کہ اجزائی کلمات انما متحرک اندیا ساکن است اور طرف مقصود کے جانین ہم اور کہین ہم
کہ اصناف حرکات مذکور وزن شعر میں ایک حکم رکھتے ہیں اور حروف کہ اجزا کلمات کے ہیں یا متحرک
ہوتے ہیں یا ساکن پس اصناف حرکات سے مراد ضمیمہ فتح کسرہ ہے یعنی مقابل موزون جو موزون
ہو اوس میں مطابقت متحرک کی متحرک سے اور ساکن کی ساکن سے چاہیے نہ مطابقت ضمیمہ کی ضمیمہ
سے اور فتح کی فتح سے اور کسرے کی کسرے سے یا اصناف حرکات سے مراد مفردہ اور مرکبہ
اور مختلفہ و تانہ میں یہ بی وزن میں ایک حکم رکھتے ہیں ہم و برعروضی نیست کہ ماہیات حروف
و حرکات اعداد بشناسد و بر اصناف ان ہر یک و قوت یا بد چہ ان کا لغوی است ایچہ اور ضروری است
انست کہ میان حرف مفرد یا ایچہ بجای مفرد یا شد از مرکبات و میان حروف مؤلف فرق کند و ہمچنین میان
حرف متحرک و حرف ساکن فرق کند است اور عروضی پر واجب نہیں ہے کہ حقیقت حروف اور حرکات
اور ان کے اعداد کو جائے کہ اصل میں لفظ کیا تھا اور بعد تعلیل کے کیا رہا اور اس کے اصناف سے
واقف ہو کہ یہ ہمزہ ہے اور یہ معتل کسوا سٹے کہ وہ کا الہ لغت کا ہے جو کچھ کہ عروضی کو ضرور ہے
یہ ہے کہ در میان حرف مفرد کے جیسے شین لفظ شد میں یا جو کچھ کہ بجائے مفرد ہو مرکبات سے
جیسے خاودا و لفظ خود اور خوش میں اور در میان حروف مؤلف کے جیسے الف لفظ آمد میں اور را
لفظ فرخ میں کہ کتابت میں ایک حرف ہے اور وزن میں دو فرق کرے اور اسطرح در میان حرف
متحرک اور حرف ساکن کے فرق جانے ہم و علامات حروف و حرکات در وضع کتابت مختلف باشند
تا میان حروف مختلف و حرکات مختلف تیز کنند و علامت سکون کی چہ سکون بیک صفت پیش نیست
و اگر چہ اسباب ان مختلف بہت اما نزدیک عروضیان حرف متحرک را مطلقاً ایک علامت است چہ
عروضی را یا تیز میان حروف مختلف و حرکات کاری نیست و ان علامت دائرہ خرد باشد بدین شکل
و حرف ساکن را ایک علامت و ان خطی خرد مستقیم باشد بدین شکل او الداعلم است اور ان
الفتش حروف اور حرکات کی کتابت میں مختلف ہیں اسوا سٹے کہ حروف مختلف اور حرکات مختلف
میں تیز پیدا ہو اور علامت سکون کی ایک ہی ہے سب کے نزدیک اسلئے کہ سکون ایک ہی طرح پر

ہوتا ہے اگرچہ سبب سکون کے مختلف ہیں کہ کبھی سکون وقف سے اور کبھی تصرف اور تعلیل صرفی سے اور کبھی بنظر وضع لغوی ہوتا ہے لیکن نزدیک عروضیوں کے حرف متحرک کی مطلقاً ایک علامت ہے اس واسطے کہ عروضی کو اختلاف حروف و حرکات سے کام نہیں اور وہ علامت متحرک کی دائرہ چھوٹا ہے اس شکل پرہ اور حرف ساکن کی ایک علامت ہے اور وہ خط چھوٹا مستقیم ہے اس شکل پر اولیٰ العلم لجانا چاہیے کہ الف کو علامت سکون اس واسطے مقرر کیا کہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور اسے ہوز کو علامت متحرک اس واسطے ٹھہرایا ہے کہ ہوز زبان عرب اور فارس میں علامت متحرک ہے عربی میں کہ قال اللہ تعالیٰ مَا أَصْنَعُ عِزِّي مَالِيَهُ بَلَّغْتُ عَنِّي سُلْطَانِيَهُ نہیں یہ سبب علامت فتحہ ناقیل ہے اور خود حالت وقف میں اور فارسی میں جیسے رسمہ دور ہمہ اور کہ اور چہ میں کہ ہے محض پراخی انہما حرکت ہے اور لفظ میں داخل نہیں جس جگہ شباغ نہوا اور بعضے رسالوں میں علامت متحرک شکل بیہم بھی ہے کہ خط نسخ میں سریم اشکل صفریہ نہ تھی کھاجاتا ہے **فصل دوم** در کیفیت اعتبار حرف متحرک و ساکن در شعر و اشارت بہ تقطیع شعر و فصل گذشتہ معلوم شد کہ اجزای اولیٰ شعر متحرک و ساکن بہت اکثرون گوئیم کہ مراد درین موضع از حروف متحرک و ساکن حروف ملفوظ است نہ حروف مکتوب و بسیا حروف بہت کہ مکتوب بہت و ملفوظ نیست مانند الف در کتابت تازی کہ بعد از او آواز نویند و او کہ در آخر اسم عمر و نویند و ہمزہ وصل کہ در انہای کلمات متصل یکدیگر ہفتہ و الف در آخر لفظ نادہ غیر حالت وقف و در پارسی مانند او و عطف کہ در میان دو کلمہ نویند و حرف یا و ہا کہ در آخر کے و چونہ نویند و او در آخر دو و تو و امثال آن **فصل سوم** در کیفیت اعتبار حرف متحرک و ساکن شعر میں اور تقطیع شعر میں فصل گذشتہ سے معلوم ہوا کہ پہلے اجزای شعر کے حرف متحرک اور حروف ساکن ہیں اب کہتے ہیں ہم کہ اس جگہ مراد حروف متحرک اور حروف ساکن سے حروف ملفوظ ہیں نہ حروف مکتوب اور بہت سی حروف ہیں مکتوب ہیں ملفوظ نہیں مانند الف در کتابت تازی میں کہ بعد از او آواز نویند کہتے ہیں اور مانند او کے کہ آخر لفظ عمر و میں کہتے ہیں اور مانند ہمزہ وصل کہ در میان کلمات متصل یکدیگر واقع ہوتا ہے اور مانند الف کے آخر لفظ انان میں جب موقوف نہوا اور فارسی میں مانند او و عطف کے کہ در میان دو کلموں کے کہتے ہیں اور مانند یا و ہا کے کہ آخر کی اور چہ اور نہ میں کہتے ہیں اور مانند او کے کہ آخر دو و تو وغیرہ میں

لکھتے ہیں جاننا چاہیے کہ عروضیوں کو لفظ میں اور حروف سے کام ہے جو لفظ میں آئے ہیں
حروف مکتوبی غیر ملفوظی سے علاوہ نہیں ہیں وہ مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں مثل الف آخر انما کو ہے
اور اس الف کو اس واسطے لکھتے ہیں کہ فارق ہو درمیان واو جمع اور واو عطف کے اور جس جگہ
صیغہ میں ملا ہوا ہوتا ہے وہاں اگرچہ خیال التباس نہیں مگر طرہ الالباب لکھتے ہیں پس واو ملا ہوا صیغہ
میں جیسے آمنوا میں اور علاحدہ جیسے فاعل و امین اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں واو آخر لفظ عمرو
اور وجہ اس واو کے لکھنے کی یہ ہے تا یہ عمر منصرف عمر بضم عین و فتح یم جو غیر منصرف ہوا اس سے
ملتبس نہ ہو اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں ہمزہ وصل ہے کہ درمیان کلمات کے واقع ہوتا ہے
جیسے واقتلو ہم میں اور مکتوبی غیر ملفوظی عربی میں الف آخر لفظ انا ہے غیر حالت وقف میں جیسے
ظہیری کہتا ہے مصرع بدعوی انا صدیق اکبر آوردہ اور حالت وقف میں یہ الف ملفوظ ہوگا
اور فارسی میں مکتوبی غیر ملفوظی واو عطف کا ہے درمیان دو کلموں کے جیسے آمد و شد اس مصرع میں
مصرع کو چار میں روز آمد و شد رہتی ہے اور آیا اور الفظ کی اور چہ اور نہ میں شاید زمانہ قدیم میں
کتابت اس کاف کی بصورت کے تھی ورنہ اس زمانے میں کوئی اس طرح نہیں لکھتا اور واو لفظ دو واو
تو میں جیسا خواجہ حافظ نے کہا ہے ^{الکاف کان} مشعر صبا بہ لطف بگو آن غزال رعنا را کہ سر کبوتر بیا بان
تو واو مارا چہم و چین بسا حروف است کہ ملفوظ است و مکتوب نیست مانند واو کہ و یا کہ در تازی و الف
اللہ و سموات و ہمزہ جبریل و تنوینات و تشدیدات چہ حرف مشدد مرکب از دو حرف باشد اول ساکن
دوم متحرک و در پارسی مانند الف و زب آس و تشدید آ رہے اور اس طرح بہت سے حرف
ہیں کہ ملفوظ ہونے میں مکتوب نہیں ہونے میں مانند واو کہ اور یا سے پہلے کے عربی میں یہاں تک
کہ خاقانی نے تحفۃ العراقرین میں قافیہ کیا ہے مشعر کردلو انصب در ایوان ہو بہ تحت لوا آدم
آسن و نہ ہو اور الف اللہ کا بعد لام کے اور الف سموات کا بعد میم کے اور ہمزہ جبریل کا
اور کتابت جبریل کی یون ہی صحیح ہے ہر چند بعض ایک شو مشدد بڑا کہ لکھتے ہیں اور تنوینات اور
تشدیدات اس واسطے کہ حرف مشدد مرکب از دو حرف سے ہوتا ہے اول ساکن دوسرا متحرک اور
نون تنوین بحقیقت حرف جدا گانہ ہے اور پارسی میں مانند الف ممدودہ کے لفظ آب اور آس
میں اور مانند حرف مشدد کے آسے میں کہ ان سبب میں ایک حرف لکھا جاتا ہے اور دو حرف

ملفوظ

ملفوظ ہوتے ہیں ہم و ہدائے تشدید در پارسی در دو موضع آورند یکی در اصل کلمہ چنانکہ در لفظ غرندہ و برکت
گویند دیگر آنکہ میان دو کلمہ افتد چنانکہ در حرفت اول از محطوط یا مضاف الیہ یا کلمہ کہ بامی امر و میثم نمی
بر و سابق بود چنانکہ در لفظ بکن و کن یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید مانند داود و تو و دای
سہ و نہ و کہ و چہ و لالہ و پردہ و در غیر امثال این مواضع تشدید ^{قوی نام کلمہ} بود و در ہیج کہ ام ازین مواضع تشدید
واجب نبود اگر بیارند ہم رو بود و بر جملہ چندان کہ در لغت پارسی تشدید کمتر آوند بہتر باشد چہ تشدید
در ان لغت اصلی نیست و چون فرق میان حروف ملفوظ و مکتوب ظاہر شد اجزای شعر معین گشت
ست اور معلوم ہوا کہ تشدید پارسی میں دو جگہ لائے ہیں ایک اصل کلمہ میں جیسا کہ لفظ غرندہ
اور بر آن میں کتے ہیں مثال لفظ غرندہ کے نظامی کتاب ہے شعر بتیرہ بغریں آدچو ابرہ
بغریہ ہر سو چو بانگ ہنر برہ بتیرہ بر وزن کبیرہ یعنی نقارہ ہر بان سو مثال لفظ بران کی نظامی
کتاب ہے شعر یکے را بغر مود تا زان گروہ بہرید مسرہو یکپارہ کوہ اسی طرح ہی تشدید لفظ پرین
کی نظامی کتاب ہے شعر چہ بران شود نامہ اسوی مرد من آن نامہ را بر کشایم زورہ اور سطح
ہی تشدید لفظ دریدن کی نظامی کتاب ہے شعر بدید خفتان ز رہ پارہ کردہ عمل ہیں کہ فواد
با خارہ گردہ و دوسری تشدید دو کلموں کے در میان میں لائے ہیں جیسا کہ حرف اول میں محطوط
وہ محطوف علیہ کا آخر حرف ٹکھرا حرف عطف سے کچھ کام نہیں جیسے ترسیم اوہ و گوہر اور
چپ و راست نظامی کتاب ہے شعر زیر را یہ و گوہر تر کویم بدان جانور داد و نری عظیم اور
خسر و کتاب ہے شعر تھخہ آور دہمہ کرد راست شد و صفت آراستہ از چپ و راست اور حرف
اول میں مضاف الیہ سے وہ مضاف کا حرف آخر ٹکھرا جیسے در سخن اور ستم سپ اور جم گشت
نظامی کتاب ہے شعر سخی زبان را رطب نوش دادہ و در سخن را صدف گویش دادہ اور نظامی کتاب ہے
شعر ز ستم ستوران دران بہن دشت زمین شش شد و آسمان گشت بہشت اور نظامی
کتاب ہے شعر بہ تیروی بازو بگم کندہ در آور و گردن کشان را بہ نہرہ اور اسطر صفت موصوف
میں سعدی کتاب ہے شعر و چون دروم وانا مثال زہر طلاست کہ ہر کجا کہ رفتہ و قہر قہریش و اندہ
در شرف کتاب ہے شعر و در وقت بسکہ ہی دہم بخور و نظر اشک ز چشم جویش چرخ آید
برون یاد و کہ کہ بے امر کے اور سیم نمی کا اوس پرہ و بان کی تشدید جیسا کہ لفظ

لیکن ممکن میں مثال اسکی یہ بیت ہے شعر کج و کمن اسی بت خوشترام چمن رحم و غریب
 لطف دوام یہ بھی دو کلموں کی مثال ہے یا ایسا حرف اوس کلمے مطابق ہو کہ تلفظ میں نہ آئے
 مانند و او کے دو اور نو میں اور مانند کے سہ اور نہ اور کہ اور چہ اور لا اور پردہ میں مثال اسکی وہی
 صبح ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے وارہ مشبہہ میں لکھا ہے صبح باد و تبین دو تو بتا ہم کیا ہر برون
 سرچ مستفعل مستفعل مفعولات ہ تشدید باللفظ میں اور لفظ بتا میں یہ بھی دو کلموں کی مثال ہے
 دوران مقاموں کی تشدید قبیح ہے اور کسی مقام میں ان مقاموں سے تشدید واجب نہیں ہے
 اگر لائین تو روا ہے اور بالجمہ تشدید جتنی فارسی میں کتر لائین بہتر ہے اسواسطے کہ تشدید سخت
 فارسی میں اصلی نہیں ہے اور جب فرق در میان حرف لفظ اور کتب کے معلوم ہوا اجر اسے
 معین ہوئے تمام ہوا ترجمہ اور مطلب عبارت متن کا اب کہتے ہیں ہم کہ اس جگہ شرح اور حاشیہ
 میں تازہ تازہ مضامین نظر آئے لہذا عبارتیں اونکی بعینہ لکھ دیں کہ ناظرین کے ملاحظہ ہو گز جائیں
 ح زیر لفظ غرندہ اور بران لکھا ہے کہ بچنیں در خرم محقق علیہ الرحمہ لکھتے ہیں کہ ان مقاموں میں
 تشدید چاہیں لائیں چاہیں نہ لائیں پس لفظ خرم بندون تشدید چھین دیکھا اور اس عبارت میں
 کہ یا حرفی بروی سابق بود کہ در لفظ نیاید ضمیری کی طرف بای امر او یہ ہم نمی کی پھیری ہو اور خیال
 معنی کا نہیں کیا ہر چند وہ ضمیر طرف کلمے کے پھرتی ہے اور اس عبارت پر چنانکہ در حرف اول از محطو
 یا مضاف الیہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح تو چنانکہ در حرف اول از محطو یا مضاف الیہ این قاعدہ
 و کتابی بنظر فقیر رسیدہ و مثالش نیز بدست نیامد ہر کہ برین قانون و مثالش ظفر یاد و در ہواش
 کتاب افزودہ منتیر جان ناتوان ہند اما شاید مراوش از حرف اول محطو حرفی قبل انہو
 یعنی حرف عطفت و از اول مضاف الیہ جزو اولش و مثال آرزو و ثناء و دید و او و قرار دادہ آید لیکن
 ایضی ہم فریبست نہ محقق اور اس عبارت پر کہ یا کلمہ کہ بای امر و یہ ہم نمی برو سابق بود چنانکہ در لفظ
 لیکن و کمن یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی و اول کلمہ اش واقع شدہ بخوبی لیکن و حرام ہو لیکن مخفی
 نہانہ کہ تخصیص بای امر زائد است بل در اورایش نہ یافتہ شدہ و مثل شہ و شہا و صلہا شب بود
 و شب بانبل در بای عربی و فارسی ہم ادغام دیدہ شدہ مثل شہر اصلا شب پر ہل در غیر ان تفر مثل
 بحر اصلا بحر ہم کامہ و کز اش حقیقت تشدید در حرف اول از محطو یا مضاف الیہ این است

در محطو

کہ وادعطف راجح اول سطوح حرف آخر مضائق الیہ تشدید مایہ نیزند اما مثال تشدید و معطوف جب تک
درین شعر کہ از شنوی است بعینت مرد و انشمنند و نادر کی است بد فرق اندر مرد و ان پس انکی
و اما در مضائق الیہ چنانکہ گویند غلام زید به تنبع تازی بطریقہ غلام الرجل و بای امر و میم نمی راجح حرف
ما بعد مذم سازند چنانکہ درین شعر کوہ کوہ کبر کن گر تو هستی آوجی ہذا کہ شیطان را بود کبر و نمی ہم کلام
پس یہ شعر محققات شنوی سے ہے قابل اعتبار نہیں اور اگر ہو تو مثال تشدید در میان کلمہ کے ہے
ہم و از فصل گذشتہ معلوم شدہ است کہ حرف مرکب اردو حرف را یکی بیش نباید گرفت اور
فصل گذشتہ سے معلوم ہوا ہے کہ حرف مرکب و در حرفی مخلوط التلفظ کو مثل خود اور مثل در غولش کہ حرف
سے زیادہ نہ لیا جا ہے ہم و بدانکہ اول شعر حرفی ساکن نہ تواند بود چہ ابتدا بساکن منتفع یا متعذر بود
ت اور جان تو کہ ابتدا شعر کے حرف ساکن سے نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ ابتدا بسکون زبان
و عجم میں بالاتفاق محال ہے کہتے ہیں کہ لغت سنس کرت اور فشتو اور انگریزی میں ابتدا بسکون
ہے پس جب اہل عرب و عجم اول زبانوں میں کلام کرینگے اور کرنا اونکے لہجے کا ان سے متعذر ہوگا
اور متعذر کبیر ذال حمزہ مشدود یعنی دشوار ہے منتخب و کنز اور قیاس سے ہم در میان شعر
زیادت از یک ساکن نیست چہ حروف ساکن چون متوالی شوند سخن را از یکدیگر بریدہ گردانند
و وزن باطل شود و نیز در قطع آوردن آن در اثنا ہی سخن اقتضای کلفت کند اور در میان
شعر کے زیادہ ایک ساکن سے نہیں واقع ہوتا اس واسطے کہ حروف ساکن متوالی سخن کو یکدیگر سے
بریدہ کر لے ہیں اور وزن باطل ہوتا ہے اور بولنا اولیٰ کا اقتضای کلفت کرتا ہے یعنی وزن و نمی
میں چہ بیان شعر کے دو ساکن نہیں آتے اور اگر آتے ہیں ایک متحرک ہو جاتا ہے بمقابلہ موزون
مگر آخر صریح میں ہم ہوتا زہی زیادت از دو ساکن جمع نشود و در اثنا ہی سخن انتظامی ساکنیں بیشتر
از اجتماع کی از حروف مدیاد و غام افت چنانکہ در بسیار یا باغۃ چنانکہ اندر تہم و ہچکد ام و در اشک
شعر چار ہر خودت اور کلمات عربیہ میں زیادہ دو ساکن سے جمع نہیں ہوتے اور اثنا سخن میں
الانتظامی ساکنیں اکثر جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ ادغام کیے ہوتا ہے جیسا کہ نقطہ سار
میں جمع ہونے ایک حرف مد سے ساتھ فنس کے ہوتا ہے جیسا کہ اندر تہم میں اور یہ کوئی آکا
سخن یعنی من غرضی میں حال نہیں پس انتظامی ساکنیں ہر دو ساکن ایک دوسرے کو دیکھا

اذی المتعجب والکفر والنفیث امر او غام بالکس کھانا ایک چیز کا بے چہانے کے اور لگام دینا گھور کو
 اور ایک حرف کو دوسرے حرف سے ملا کر اذی المتعجب والنفیث تصریح یہ کہ عربی میں دو ساکن
 جمع ہوتے ہیں اثنا سے سخن میں نہ وزن عروضی میں اور وہ دو مقام ہیں ایک یہ کہ بعد مدہ کے
 او غام واقع ہو جیسے لفظ سارین کہ الف مدہ کے بعد را رشددہ واقع ہوئی ہے اول ساکن دوسرے
 متحرک پس دو ساکن جمع ہو کر اول الف ساکن دوسری سے ساکن اور دوسرا مقام یہ ہے کہ بعد مدہ کے
 غمۃ واقع ہو جیسا کہ لفظ انذر تہم میں اصل سکی انذر تہم تھی جب الف اول متحرک اور دوسرا ساکن چہا
 گیا دو ساکن جمع ہوئے اول الف دوم ساکن دوسرا تون غمۃ ساکن ح قولہ انذر تہم اصلہ انذر تہم
 چون در ہذہ ثانیہ تہیل معنی بین بین گیرندای میان مخج ہمزہ ولفش خوانند پس گویا کہ ساکن شد
 و سکون ساکن ثانی یعنی تون ظاہر است پس اجتماع ساکنین متحقق شد تم کلامہ پس جو لفظ گویا ساکن
 شد خلاف مقام نظر آیا کس واسطے کہ بیان عین ساکن چاہیے لہذا سینے رقعہ مولوی عبدالرزاق صاحب
 کی خدمت میں لکھا مولوی صاحب نے اس کے جواب میں یہ عبارت لکھ بھیجی کہ قراءۃ انذر تہم ہر چند
 وجہ مرقوم است اول ثقیل ہر دو ہمزہ دوم ابدال ہمزہ ثانیہ بالف سوم تخفیف ہمزہ ثانیہ بایقام حرکت چہارم
 زیادت الف میان ہمزتین و تخفیف ثانیہ بین بین پنجم حذف ہمزہ استفہام مع حرکتش ششم حذف ہمزہ
 استفہام و نقل حرکتش بسوی تنوین سو اوہم و اما در پارسی اجتماع دو ساکن بسیار بود و باشد کہ زیادت
 از دو ساکن نیز جمع آید و باشد کہ بعضی ازان بحقیقت ساکن نبود و لکن مجہول الحکمتہ باشد اما دو ساکن
 چنانکہ در کار و مرد افتد و اما فارسی میں یعنی اشانی کلمات فارسی جمع ہوتا دو ساکنوں کا جمع
 مثل کار و بار کے اور کبھی زیادہ دو ساکنوں سے بھی جمع ہوتے ہیں یعنی تین ساکن جیسے گوشت اور
 پوست میں اور چار ساکن جیسے خواست میں لیکن حق یہ ہے کہ واو اور الف مخلوط اللفظہ خواست
 میں مجاے حرف واحد مرکب ہے پس زیادت تین ساکن سے ممکن نہیں اور کبھی اون تین ساکنوں میں
 بھی بعض بحقیقت ساکن نہیں ہوتا مجہول الحکمتہ ہوتا ہے مثل لفظ پارسی کے کہ رہے پر حرکت ہو وہ
 لیکن دو ساکن جیسے کار و مرد میں ہین وجہ اسکی یہ ہے کہ تالعت فارسی کی اعراب پر نہیں پسند
 جمع ہونا ساکنوں کا بھی اوس میں موجب کلفت نہیں مگر وزن میں ہوا فلت ہوزون و ایک ہے
 ساکن رہے گام و چون ا مثال میں در ثانی شراعتہ حرف اول ساکن و دوم متحرک ہا یہ شمر د

چہ وروزن در مقابل متحرک افتد مثلا کارکن یا مردزن بروزن فاعلن باشنہن بیج تفاوت و آنا سہ
 حرف چنانکہ در لفظ راست و بخت و مورد باشند و جمیع شہ حرف اول از امثال این کلمات از حروف
 مد بود پس اگر حرف آخر متحرک نشود بعضی ازین سہ حرف را بجای دو حرف بکار دارند کی ساکن
 و دیگر متحرک و یک حرف در عبارت بزدند مثلا است گو بروزن فاعلن گویند و بعضی ہمہ حروف
 در عبارت آندنا راست گو بروزن مفتعلن شود و اگر چہ بروجہ اول از گرائی خالی نبود اما دوم گرائی تر
 باشد و شعرا بیشتر بروجہ اول استعمال کنند است اور جب امثال انکی اثنا سہ شعر بین واقع
 ہوتی ہے یعنی وزن عروضی میں حرف اول کو ساکن اور دوسرے کو متحرک کرتے ہیں اسوئے
 کہ وزن میں مقابل متحرک کے متحرک چاہیے مثلا کارکن یا مردزن کو بروزن فاعلن کہتے ہیں
 نے تفاوت لیکن جب تین حرف ساکن جمع ہوں جیسے لفظ راست اور بخت اور مورد میں ہیں
 اور حرف اول انکا ہمیشہ حرف مد سے ہوتا ہے پس اگر آخر انکا متحرک نہو بعض ان تینوں حرفوں کو
 مقام دو حرفوں کے استعمال کرتے ہیں ایک ساکن دوسرا متحرک اور ایک حرف کو عبارت
 میں حذف کرتے ہیں مثلاً راست گو کو بروزن فاعلن کہتے ہیں حرف تا کو حذف کرتے ہیں
 اور بعض سب حرفوں کو عبارت میں لاساتے ہیں اور راست گو کو بروزن مفتعلن کہتے ہیں ہر
 پہلی وجہ بھی یعنی راست گو بروزن فاعلن ثقالت سے خالی نہیں مگر وجہ دوسری یعنی راست گو
 بروزن مفتعلن تر ہے اور شعرا نے اکثر وجہ اول اختیار کی ہے پس قول محقق مردزن
 یا بمعنی بروزن کیسے یا بحذف عاطف بمعنی مردزن کیسے اور مرد بضم اول اور سکون ثانی جہ
 اور ثالث اور دال بمعنی نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو آس کہتے ہیں اور پتے اوسکے نہایت
 سبز ہوتے ہیں اور طراوت رکھتے ہیں اور ذوائن کلام تمجستے ہیں اور بسبب سبزی کے
 اور طراوت کے اوسکو لطف اور گیسو سے محبوب سے نسبت دیتے ہیں اور بمعنی مرد و گیس
 بھی آیا ہے کہ فی البران ہمہ و اگر حرف آخر متحرک شود خالی نہو و نہانکہ بعد از وی متحرکی دیگر آید
 یا ساکنی آید اگر متحرکی آید چنانکہ گویند مثلاً راست و کثر در صورت و زویدان کثر حرف و عبارت گرائی تر
 بود از آردون ہمہ بخلاف صورت اول و جب نسبت کہ در صورت اول دو حرف باز ای حرفی متحرک
 افتاد و حرف متحرک بحقیقت ہم دو حرف است اما اینجا دو حرف باز ای حرفی ساکن ہی افتاد ہے عبارت

از ان بروزن مفتعلن ہر چند از گرائی خالی نیست اما بروزن فاعلن بسیار گران تر باشد و بر صورت
 شعر وجہ اول را اختیار کرده اند **ت** اور اگر حرف آخر انکا متحرک ہو اس میں دو صورتیں ہیں
 کہ بعد اس متحرک کے یا حرف ساکن آئے گا یا حرف متحرک آئے گا مثلاً کہین رہت و کر کہ وادو عاطفہ بجا
 حرکت کے ہے تے براہ بعد اس تا سے متحرک کے کاں کر کہ کا متحرک آیا ہے اس صورت میں
 حذف کرنا ایک حرف کا عبارت میں نفیل تر ہے سب کے قائم رکھنے سے یعنی او سکوبر وزن مفتعلن
 کہین گے نہ بروزن فاعلن اور یہ شکل خلاف صورت اول کے ہے کہ رہت گو بروزن فاعلن
 بہتر تھا اور راست و کر بروزن مفتعلن بہتر ہے اور سبب اسکا یہ ہے کہ صورت اول میں یعنی
 راست گو کو بروزن فاعلن کہنے میں دو حرف بمقابلے ایک حرف متحرک کے پڑے یعنی سین
 اور تے کہ دونوں ساکن ہیں بمقابلے میں متحرک فاعلن کے واقع ہوئے اور حرف متحرک بھی حقیقت
 میں دو حرف ہیں ایک حرف مصمت اور ایک حرف مقصور یعنی حرکت میں کی پس دونوں مقابلے میں
 برابر ٹھہرے اور اس جگہ یعنی راست و کر کو بروزن فاعلن کہنے میں دو حرف بمقابلے ایک حرف
 ساکن کے پڑتے ہیں یعنی الف اور سین راست و کر کا بمقابلے الف فاعلن کی پڑتا ہی پس رہت
 و کر کو بروزن مفتعلن کہنا اگر چہ گرائی سے خالی نہیں مگر بروزن فاعلن کہنا ثقیل تر ہے کس واسطے کہ
 حال بروزن فاعلن کہنے کا بیان ہو چکا اور بروزن مفتعلن کہنے میں دو حرف ساکن یعنی الف اور
 سین رہت و کر کا بمقابلے ایک حرف ساکن اور ایک حرف متحرک کے پڑتا ہے اور وہ تے اور تے مفتعلن
 کی ہے اس صورت میں شعر نے بیشتر وجہ اول اختیار کی ہے کہ رہت و کر کو بروزن مفتعلن کہتے
 ہیں اور یہ وجہ اول کہنا نظر بہ عبارت اخیرہ ہے ہم و اگر بعد از حرف متحرک حرفی ساکن آید پھر گو نہ کہ
 لفظ راستی مثلاً حکمش جان بود کہ در دو حرف ساکن متوالی گفتہ آمد و بر صورت گفت زائل
 شود و این حکم اجماع حکم وقوع این حرفی است در میان شعر اما اگر در آخر شعر افتد ہر جہول الحکمۃ
 بود ساکن شعر نہ و یک ساکن و دو ساکن در آخر اشعار اعتبار کنند و اگر زیادت ہو آں اشعار
 ہو و در حکم حذف باشد نیست حکم حرف ساکن **ت** اور اگر بعد اوس حرف متحرک کے
 بعد راست اور یخت وغیرہ میں یا الفعل متحرک ہو اسے ایک حرف ساکن آئے پس اسکا لفظ راستی
 میں ہے حکم اسکا وہی ہے کہ دو حرف ساکن متوالی میں بیان کیا گیا کہ بروزن فاعلن ہوگا اور

ساکن رہیگا دوسرے حرف ساکن کو متحرک کرینگے اور کلفت باقی نہیں رہے گی اور یہ احکام حرفوں کے
 جو بیان کیے تب جاری ہونگے جب یہ حرف در بیان شعر کے پڑیں مگر حیثیت یہ کہ حرف آخر شعر میں
 پڑینگے یعنی یہ حرف آخر شعر میں پڑیں یا وہ کلمے کہ جن میں یہ حرف ہوں آخر شعر میں پڑیں جو حرف
 کہ مجهول الحرف ہوگا وہ ساکن شمار کرینگے جیسے سے لفظ پارس میں مجهول الحرف ہے وہ ساکن
 ساکن شمار کرینگے اور ایک ساکن اور دو ساکن آخر اشعار میں اعتبار کرتے ہیں ایک ساکن جیسے لفظ
 شود اور دو دین ہے اور دو ساکن جیسے لفظ کرد اور مردین ہیں اور جو ساکن لے زیادہ ہے
 اسکا اعتبار نہیں حذف ہوگا جیسا کہ سوخت اور ساخت اور خواست اور پارس میں یہاں تک
 بیان حروف ساکن کا تھا اب حال حروف متحرک کا سنو ہم اہا حروف متحرک متوالی اور شعرازی زیادہ
 از چار مستعمل نداشتند و چارم بطریق زحف افتد و گران غمزدت لیکن حروف متحرک متوالی
 شعرازی میں زیادہ چار سے مستعمل نہیں جانتے اور چوتھا بطریق زحف کے پڑتا ہے مثل
 فَعِلْتَن کے کہ مستفعلن سے بعد ضبن اور طے کے بنتا ہے مگر اسکو بھی ثقیل جانتے ہیں زحف
 بالفتح چلنا کوک کا بزائو اور چلنا حیوان کا بشکم راحف وہ تیر کہ زمین پر گر کے نشانے پر ہونے
 زحاف بالکسر گرنا اور ساقط ہونا شعر میں ایک حرف کا دو حرفوں سے کذا فی المنتخب و مستعمل
 میں زحاف بہت ہے ہم دو شعر پارس میں زیادہ از سہ مستعمل نیست و سہ متحرک متوالی ہم اہم اصلی بنا
 و بطریق زحف افتد و تخفیف را تسکین اوسط جائز دارند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید و اخیر بی شعری
 نہ بتازی و نہ بفارسی متحرک نشاید چنانکہ اولش ساکن نشاید و این جملہ باید کہ مقرر باشد تا در قطع
 اشعار اعتبار کرد و شود و اور شعرازی میں زیادہ تین حرف متحرک متوالی سے مستعمل نہیں
 ہیں لیسب زحف زبان فارسی کے وہ بھی اصلی نہیں ہوتے بطریق زحاف کے پڑتے ہیں مثل
 فَعِلَاتَن کہ نا علالتن سے بعد ضبن کے بنتا ہے اور اس میں بھی تخفیف کے واسطے تسکین اوسط
 جائز ہے جیسا کہ بعد اسکے بیان ہوگا چنانچہ اشعار میں جہاں وزن فَعِلَاتَن یا فَعِلَتَن کا حرکت میں
 واقع ہوگا وہاں ساکن کرنا اوسط کار و اسے اور اس مقام پر کلمہ ساکن الاوسط کا لانا درست ہے
 اگر وزن میں فعل نہ پڑے شہد ہو کہ ہر کلمہ تسکین اوسط جائز ہے بلکہ بعض مقام پر تسکین اوسط
 جائز نہیں جیسا کہ رمضان کو ہیکون میثم کہیں گے اور آخر کسی شعر فارسی اور تازی کا متحرک پنچا ہے

جیسا کہ اول شعر ساکن سچا ہے اور سب قاعدے چاہیے کہ یا دیون تا القطیع میں کام آئیں اور معتبر ہوں ہم و قطع شعر عبارت است از تحلیل شعر بارگانی کہ ازان مولف باشد و برابر کردن حروف ہر کنی با حروف اصلی آن رکن بحدف زوائد غیر ملفوظ و اگرچہ مکتوب باشد و انمبات اپنے ملفوظ باشد و اگرچہ مکتوب نباشد است اور قطع شعر کی عبارت ہے تحلیل شعر سے اوسکے ارکان ہو کہ یہ یعنی برابر کرین الفاظ شعر کو اوسکے رکون سے اور مقابل کرین حروف ہر لفظ کو ساتھ حروف اصلی اوس رکن کے اور حذف کرین زوائد غیر ملفوظ کو اگرچہ مکتوب ہوں اور ثابت رکھین جس دوف ملفوظ کو اگرچہ مکتوب نہوں تحلیل کھولنا ایک چیز کا اور کسی جگہ اور ترنا اور فانی کرنا کسی چیز کا اڑانے سے اور اصطلاح معاینہ دو حصے کرنا ایک چیز کا یا زیادہ کذا فی الحیاث ہم مثلاً قطع این بیت بنام خداوند جان و خرد و گزین برتر اندیشہ پر گزرد و بدیع نوال نوشتہ اند بنامی خداون و جانو خرد گزی برتر ندی شبرنگ و زو فو لن فو لن فو لن فو لن فو لن فو لن فعل فو لن فعل فو لن فعل فو لن فعل ت مثلاً قطع اس بیت کی اس طرح لکھی ہے بنامی فو لن خداون فو لن و جانو فو لن خردو فو لن گزی بر فو لن ترندی فو لن شبرنگ فو لن و زو فو لن ہم و ازینجا معلوم می شود کہ تا سحر او در نہا و ارکان کن ندانند قطع ممکن نباشد چہ این بیت ہچنانکہ برین وزن کہ فو لن فو لن فو لن فعل دوبار قطع توان کرد برین وزن نیز کہ مفاعیل مستفعل فاعل و دو قطع توان کرد برین وزن نیز کہ فو لن مفاعیل مستفعل و بار ہم قطع توان کرد تا ندانند کہ کد ام بحر است و ارکان آن چیست میان اپنے قطع حقیقی بود و اپنے وزن بود تا نہ قطع بود امتیاز ممکن نباشد است اور یہاں سے معلوم ہوتا کہ جب تک بحر و کد اور او سکے اوزان و ارکان کو بخانین قطع ممکن نہیں ہر اسو اس طرح کہ اس بیت کی قطع صحیح ہو و زو فو لن فو لن فو لن فعل دوبار کہ بحر متقارب ہے کرتے ہیں بروزن مفاعیل مستفعل فاعل و دوبار بھی قطع کر سکتے ہیں اور بروزن فو لن مفاعیل مستفعل و دوبار بھی قطع ہو سکتی ہے جب تک بنجانین کہ یہ کون بحر ہے اور ارکان اسکے کیا ہیں امتیاز قطع حقیقی اور غیر حقیقی میں ممکن نہیں ہر فصل سوم در اجزای ثانیہ شعر کہ از حروف متحرک و ساکن مولف شود فصل تیسری اجزای ثانیہ شعر میں کہ حروف متحرک اور حروف ساکن سے تالیف دیے جاتے ہیں معلوم ہو کہ فصل اول میں محقق علیہ الرحمہ نے اجزای ثانیہ کا اجزائے اولیٰ شعر کے حروف اور حرکات ہیں لہذا اس فصل میں فرماتے ہیں کہ اجزای ثانیہ شعر کے مولفات حروف متحرک و ساکن ہیں اور یہ تالیف کی طرح ہوتی ہے وہ حرفی اور

سہ حرفی اور چہار حرفی اور پنج حرفی لکھا فرماتے ہیں اول تالیفی کہ نہ جیسا کہ صاحب میزان نے قیاس کیا ہے اور لکھا ہے جس حوالہ اجزائی ثانیہ یعنی باعتبار لغت والا باعتبار عروض ہمیں اسباب و او تاد اجزائی اولیٰ است و لہذا گفتہ اول تالیفی کہ تم کلامہ قابل ہم اول تالیفی کہ حروف را ممکن بشود تالیف نہ و و حرف بود و آن مؤلف را سبب خوانند و لا محالہ حرف اول متحرک باید پس اگر حرف دوم ساکن بود آنرا سبب خفیف خوانند و آن مساوی مقطع محدود باشد و اگر متحرک بود آنرا سبب ثقیل خوانند است پہلی تالیف کہ حروف سے ممکن ہوتی ہے دو حرف کی تالیف ہے اور اس مؤلف کو سبب کہتے ہیں اول و لا محالہ حرف اول متحرک چاہے کہ ابتداء البکون محال ہے پس اگر حرف دوم ساکن ہو وہ سبب خفیف ہے اور مساوی مقطع محدود کی ہے یعنی حرف معصمت باندہ مثل او و او ای کے اور اگر حرف دوم متحرک ہو اس کو سبب ثقیل کہتے ہیں کہ واسطے کہ ایک متحرک اور ایک ساکن کا ملنا خفیف ہے اور دونوں متحرکوں کا ملنا بنسبت اس کے البتہ ثقیل ہے اور سبب ثقیلین رس کہ ذنی منتخب اور وجہ تسمیہ یہ ہے کہ عرب بیت شعر کو گھر سے نسبت دیتے ہیں اور گھر عرب کا بیشتر خانہ پیشی ہوتا ہے کہ رس اور بیخ طوقیام پذیر ہوتا ہے لہذا ان اجزاء کا سبب اور تدا نام رکھا کہ قیام شعر کا ان سے ہے ہم دور اصل شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست از جهت آنکہ چون سبب ثقیل بحر زوی دیگر بیوند سے متحرک یا زیادہ متوالی شود و وقوع آن در شعر فارسی چنانکہ گفتیم از اعتدال خارج است اور اصل شعر فارسی میں یعنی ارکان عروض فارسی میں کہ وہ فعلن اور فاعلاتن اور مقامیلن اور مستقطن اور مفعولات ہیں سبب ثقیل مستعمل نہیں ہے اس جهت سے کہ جب سبب ثقیل کسی جزو اور سے ملے گا تین متحرک متوالی یا زیادہ تین سے جمع ہونگے اور وقوع اس کا شعر فارسی میں جیسا کہ کہا ہم نے اعتدال سے خارج ہے اور یہی وجہ ہے کہ حکم اور نشود وغیرہ میں تشکیلات وسط کر لیتے ہیں صاحب میزان نے لفظ اصول سے چشم پوشی کی اور اپنے زعم میں یہ معنی ٹھہرائے کہ لغت فارسی میں سبب ثقیل نہیں آیا لہذا یہ حاشیہ لکھل حوالہ در شعر فارسی سبب ثقیل مستعمل نیست محض نماز کہ اہل فن گفتہ اند کہ ہا در تحت لفظ ہمہ و رسمہ و امثال آہنا بکتابت محض برای اظہار حرکت است در تلفظ دخل ندارد پس ترکیب آہنا محض از دو حرف متحرک است و آن سبب ثقیل است بل بعضی از لغات عروضیان نیز مثل شمس قیس صاحب معیار بحر و مولانا جانی جانی برین معنی تصریح کر دہ اند و انچہ مصنف ملام در وجہ عدم استعمال سبب ثقیل میفرماید کہ وقوع سبب ثقیل حرکت

متوالی کہ از اجمل سبب ثقیل و متحرک دیگر مقصور بہت از اعتدال خارج بہت و حوالہ با قبل ساختہ عجب بہت
چہ انچہ سابق آوردہ ہمین قدر بہت کہ در شعر فارسی زیادہ از سہ متحرک مستعمل نیست و ان کلام خود مجوز متحرک
ثالثہ است و انچہ گفتہ سہ متحرک متوالی ہم اصلی نباشد حدیثش آنست کہ در اصل اخاعیل و قفاعیل نیغہ
در وزن یافتہ نمی شود الا بعد زحاف و این معنی منافی وقوع سبب ثقیل نیست یا آنکہ کہ اکملہ مفروضہ مثل بر
حرکات ثالثہ متوالیہ یافتہ نمی شود اما انتفاع اجتماع سہ حرکت از ترکیب با کلمہ دیگر زبان لازم نمی آید
الاسبابری از کلمات مثل دل من و کلمہ بحرکات ثالثہ موجود تم کلامہ اور شرح میں بھی اس قول کو رد
کیا ہے چنانچہ یوں لکھا ہے شش عجب بہت از فہم صاحب میزان کہ انتقائی سہ متحرک متوالی را از قولہ
نسبت با فاعیل و قفاعیل خود میگوید و باز راہ کمی میرود الی آخرہ ہم و تالیف دوم از سہ حرف بود و از
و تد خوانند و ہر سہ متحرک نشاید چنانچہ گفتہ آمد و حرف اول لامحالہ متحرک باشد پس اگر دوم ساکن بود
سوم متحرک باید چہ دوساکن نشاید کہ در اثنای سخن جمع شود و آن موکلف را و تد مفروق خوانند و اگر
دوم متحرک بود سوم ساکن آنرا و تد مجموع خوانند و تالیف تین حرفوں سے ہوتی ہے
اوسکو و تد کہتے ہیں پس تین حرف متحرک بچا ہے جیسا کہ کہا گیا کہ توالی سہ حرکات اصول فاعیل
میں نہیں اور حرف اول لامحالہ متحرک ہوگا کہ ابتدا بسکون محال ہے پس اگر دوسرا ساکن ہو تیسرا
متحرک چاہیے اسوا سطلے کہ دوساکن اثنای سخن میں جمع نہیں ہوتے اور اوس موکلف کو و تد مفروق
کہتے ہیں اور اگر دوسرا متحرک ہو تیسرا ساکن اوسکو و تد مجموع کہتے ہیں وجہ تسمیہ و تد کہ لغت میں
بمعنی میخ ہے مثل وجہ تسمیہ سبب ہے کہ بیان اوسکا ہو چکا اور وجہ تسمیہ مفروق یہ کہ فرق در میان
دو متحرکوں کی بسبب سکون کی ظاہر ہے مثل قال اور باع اور گفتہ اور رفتہ کے اور وجہ تسمیہ
مجموع یہ کہ دو حرکتیں متوالی جمع ہوتی ہیں مثل دعا اور دو الکی اور اس جگہ جاننا چاہیے کہ
بعض عروضیان پارس نے سبب کو تین قسم پر کہا ہے خفیف اور ثقیل اور متوسط سبب متوسط ایک
حرف متحرک دوساکن جیسے کار و بار و تسیطرح و تد کو بھی تین قسم پر کیا ہے مجموع اور مفروق اور
کثرت و تد کثرت دو متحرک اور دوساکن جیسے نہان اور عیان اور قاصد کو بھی تین قسم پر کہا ہے
صغریٰ اور کبریٰ اور عظمیٰ فاصلہ عظمیٰ پانچ متحرک ایک ساکن جیسے لنگنمش مگر دافضین پڑھا ہے
کہ حاجت اعتدال زداید کی نہیں ہے ہم و تالیف زیادہ ازین مغل باشد تالیف از دو و یا سہ سہ

از هر دو پس اول تالیفی که شعر را باشد اسباب باشد یا از او تا دو مثال هر چهار به پارسی است
 بر سبب خفیف سبب ثقیل عمد و مذموم و مفروق یعنی بد مجموع و علامات هر یکی از دو اثر بر قیاس
 آنچه گفتیم معلوم باشد و اسباب و او تا دو از اجزای نخست چه اجزای اولی که حروف و حرکات اند
 بشعر خاص نیستند و تالیف زیادہ اس سے فارسی میں نخل اور منجر ہوتی ہے طرف دو
 دو اور تین تین کے یا طرف دو تین کے یعنی طرف اسباب کے یا طرف او تا دو کے یا طرف سبب
 اور تہ کے پس اول تالیف کہ شعر میں ہوتی ہے اسباب یا او تا دو سے ہوتی ہے اور مثالین
 چاروں کی یعنی سبب خفیف اور سبب ثقیل اور مذموم و مفروق کی فارسی میں یون یون میں
 بر سبب خفیف سبب ثقیل عمد و مذموم و مفروق یعنی بد مجموع اور علامت ہر ایک دو اثرین جیسا کہ
 کہا ہے معلوم ہوگی یعنی کہا ہے کہ الف مقابل ساکن کے اور دائرہ کو چک مقابل متحرک کو پس
 جس جگہ کہ دو دائرے اور بعد اسکے الف ہو تو مجموع ہے اور اگر الف در میان دو دائرے کے
 ہو تو مذموم و مفروق ہے اور اگر فقط دو دائرے ہوں سبب ثقیل ہے اور اگر ایک دائرہ اور ایک الف
 سبب خفیف ہے اور ہم اسباب او تا دو کو اجزا کہتے ہیں اس واسطے کہ اجزائے او کے کہ حروف و حرکات
 ہیں شعر کے لیے خاص نہیں ہیں لغات اور قراءت میں بھی ہوتے ہیں پس حقیقت میں یہ بھی اسباب
 و او تا دو اجزائے شعر ٹھہرے نخل بعظم اول و حار حملہ مفتوح و تشدید لام کشادہ ہوتے والا کہ انی انی
 و الخیات اور صاحب میزان نے لکھا ہے ح قولہ تالیف از زیادہ ازین قول انکار فاصلہ معلوم
 می شود چه معتبر بخشش از اہم و اجزای اولی شمار کردہ اند تم کلامہ معلوم ہو کہ یہ غلط فہمی ہو کہ اس طرح کہ
 محقق علیہ الرحمہ نے یہاں تک احوال مولفات فارسی کا بیان کیا اور البتہ اصول فارسی میں فاصلہ
 نہیں اور بعد اسکے جب مولفات تازی بیان کیے دونوں فاصلوں کو تازی میں لکھ کر لکھا کہ ہر دو
 تازیان تالیفات اول باشند یعنی فاصلوں کی تالیف تازی میں مولفات فارسی سے جدا گانہ
 اور تالیف ثانی ہے ہم در عروض تازی و نظم کہ از چار حرف بود متحرک و چارم ساکن فاصلہ صغر
 خوانند مثالش فعلن و آن مولف از دو سبب بود اول ثقیل دو و خفیف و مولفی را کہ از پنج حرف
 بود چہا متحرک و پنجم ساکن فاصلہ کہرے خوانند مثالش فعلشن و آن مولف از سببی ثقیل بود کہ
 مجموع بود ہر دو تازیان تالیفات اول باشند و عروض تازی میں وہ مولف کے چار حرف

ہو تین متحرک اور چوتھا ساکن اور سکوفاصلہ صغریٰ کہتے ہیں مثال اوسکی فعلین ہے اور وہ تالیف
 دو سبب سے تھی فارسی میں اول ثقیل دوم خفیف اور وہ مولف کہ پانچ ہوتے ہو چار متحرک اور پانچ ساکن
 اور سکوفاصلہ کبریٰ کہتے ہیں مثال اوسکی فعلین ہے اور وہ تالیف ایک سبب ثقیل اور ایک دو مجموع
 سے تھی فارسی میں اور یہ دونوں تالیفین فاصلوں کی تالیف اول سے نہیں ہیں یعنی تالیف فاصلہ
 مولفات فارسی سے علاحدہ ہے اور تالیف ثانی ہے حاصل یہ کہ بعضے عروضیوں نے فاصلہ کو
 معتبر جانا ہے اور بعضوں نے نہیں جانا ہے محقق علیہ الرحمہ اس جگہ قول فیصل لکھتے ہیں کہ تالیفین
 تین ہیں ایک دو حرف کی دوسری تین حرف کی، تیسری چار حرف اور پانچ حرف کا اور ان
 تینوں کی دو قسمیں ہیں اول تالیف اول و دوم کہ وہ مشترک ہے پارسی اور تازی میں اور دوسری
 تالیف چار حرفی اور پانچ حرفی کی کہ وہ خاص ہے تازی میں پس اعتبار فاصلے کا فارسی میں سچا ہے
 کہ جب اصول فارسی میں سبب ثقیل نہیں ہے تین حرکتیں کیونکر ہوگی اور اثنا عشر فارسی میں جو
 آجاتی ہیں اعتدال سے خارج ہیں یعنی اصول فارسی سے باہر ہیں اور اعتبار فاصلے کا تازی میں
 چاہیے کہ اصول تازی میں فاصلہ داخل ہے مثل متفاعلن اور متفاعلن کے کہ اس میں متفاعلاً اور علتن
 فاصلہ ہے پس تالیف چار حرفی اور پانچ حرفی تالیف ثانی ہے اور تازی میں معتبر ہے بعضوں نے
 فاصلے کو فاصلہ بضاد سمجھ لکھا ہے اور بعضوں نے فرق در میان دونوں فاصلوں کے بصدا و حملہ اور
 ضاد و حمہ کیا ہے اور بعضے قائل بفاصلہ ثالث ہوئے ہیں اور اوسکو فاصلہ عظمیٰ کہتے ہیں پانچ
 متحرک اور ایک ساکن مگر یہ نہایت ناپسندیدہ ہے اور اس مقام پر صاحب میزان نے یہ حاشیہ
 لکھا ہے ح قولہ در عروض تازی الی آخرہ وجہ تخصیص اعتبار فاصلہ در عروض تازی معلوم نہیں شود
 بل بسیاری از عروضیان بحکم نیز قائل ہر دو فاصلہ بودہ اند و بعضی منکر آری فرق اینقدر است کہ در
 آغا میل فارسی فاصلہ صغریٰ ہم متعل نیست بخلاف عربی کہ در ان فاصلہ صغریٰ متعل مثل متفاعلن
 در متفاعلن و متفاعلن اما اینقدر کافی نیست چہ برین تقدیر اعتبار فاصلہ کبریٰ را بھی ہم غیر
 محذو کلام در انکشاف نسبت موزونات است و شک نیست کہ اعتبار اسباب وادوات و مخفی از فاصلہ
 ویرانی و نلن ہمہ موزونات کافی نیست و لہذا انھن عبد از غلیل وجودش را منکر گردیدہ و گفتہ کہ
 فاصلہ صغریٰ بحقیقت سبب ثقیل و خفیف است و فاصلہ کبریٰ سبب ثقیل و دو مجموع است پس فاصلہ

از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و غایت تالیف ال در جانب خلیل و پیرانش که قابل بوجود کلام
 بوده اند آنکه چون خلیل بنامی اوزان عروضی بطور وزن حرمت ننهاد و بکنند فاعلین و لام را و بهر حال
 بکار برده و در کلام عرب کلمه چهار حرفی با سه حرکت متوالی در پنج حرفی با چهار حرکت متوالی نیز یافته می شود
 نه زیاده از آن مثل قرس و مضطکند برای وزن این هر دو را فاعله قرار دادند و از پنج است که در دایره
 متعلقه در حفظ متغایرین و فاعلین شروع از سبب خفیف کرده بجز ثانی است بر نیامد و ندینی از فاعلین وزن
 تن مفاعل و فاعلین است بجز حرکت آخر قرار داده اند اما این قول مخدوش است باینکه اگر مدار اعتبار
 اجزای اولیه شعر بر اوزان مختلفه هلیه عرب است پس بسیار است از ثانی در باقی و خماسی مثل جمفر
 و برتن و در هم و قحط که اجزای مذکوره و زانش نمیتواند شد و عدم الفکاک بجز از سبب خفیف مذکور نیز دلیل
 عدم ترکیب از سببین نیست چه آن سبب عدم استعمال است بل مصنف علام از بعضی عروضیان الفکاکش
 را هم نقل کرده و وزنش فاعلا تا ک آورده که سیاقی آورد و سر حاشیه به کها پیس ح قوله هر دو
 نه اوزان تالیفات اول اشارت است بعد از احتیاج اعتبار فاعله تم کلامه پس فاعل بصیر بنظر هر
 که اس حاشیه کو مطلب کتاب سے کیا واسطه اور ایک جگہ کہتے ہیں کہ ازین قول انکار فاعله معلوم
 می شود اور دوسری جگہ کہتے ہیں کہ وجه تخصیص فاعله در عرض تازی معلوم نمی شود و تیسری جگہ
 کہتے ہیں اور خود قائل ہوتے ہیں کہ در عربی فاعله صغری استعمال است چون جگہ کہتے ہیں کہ اعتبار
 فاعله کبری را و جی بهم نہیں سدا پنجون جگہ کہتے ہیں کہ سه حرکت متوالی و چهار حرکت متوالی در عرب
 استعمال است چھٹی جگہ کہتے ہیں کہ فاعله را از اجزای اولیه قرار دادن معنی ندارد و حال آنکہ محقق علیا
 فاعله کو تالیف ثانی کہا ہے ساتوین جگہ کہتے ہیں کہ وجه عدم الفکاک بجز از سبب خفیف و در دایره
 عدم استعمال است کیا بجز غیر مستعمل و اثر سے سے نہیں نکالے بلکہ نکال کر غیر مستعمل کہہ دیتے ہیں ایک
 حاشیہ کا یہ حال ہے پس لیے کلام بخود انہ معلوم ہوتے ہیں اور یہ عبارت دوسری حاشیہ کی
 کہ ہر دو از ان تالیفات اول ہستند اشارت است بعد از احتیاج اعتبار فاعله پس قائل ہے
 کہ کوئی کے فلاں کس آنکہ نہیں کہتا و دوسرا کہے یہ اشارہ ہے طرفت بینائی کے کہ برعکس نہیں تمام
 زنگی کا خور ہم و عادت عروضیان آن باشد کہ دین موضع ابیات حرکت ازین اجزاء از کسین
 از سبب خفیف تازی طبیعت از معنی یا این الذی یاد عمل خبر پنجون جگہ کہتے ہیں کہ

صاحب شمع کے ذہن میں یہ مطلب گذرا ہذا یہ لکھا شمع لفظ مکفوف باہر ج غلطی کا سبب ہے
 زیر کہ فقط مخفق فاعیل مفعول بہ مکفوف آن فاعیل باشد کہ بر وزنش مفعول آید و در اینجا مفعول
 بکار است تم کلامہ حال آنکہ تخفیف اول رکن میں نہیں آتا تخفیف کو بعضوں نے بنجا و نون مجتہد لکھا ہے
 اور بعضوں نے بنجا و ہاء اور باے موحده کما سیاتی محمد بن قیس لکھتا ہے کہ تخفیف ہم خرم است
 لیکن حکیم آنکہ در اشعار عرب خرم خبر و ابتدای مصارع و اندازند چون عجم کہ در جملہ اجزای بیت جائز
 آشتہ اندازند اور غیر ابتدا تخفیف خوانند تم کلامہ اور فارسی میں شعر سبب خفیف تنہا کا یہ ہے
 علیت یاری کر من دوری جویدہ عشقش ز می من تا کی پویدہ ز می من ای طرف من اور تقطیع
 چار بار فعل بکون میں ہے اور سبب خفیف تنہا سے شعر محال ہے اس واسطے کہ فارسی میں
 حرکتیں تین سے زیادہ نہیں ہوتی ہیں اور عربی میں زیادہ چار سے پس گنجائش تحریک تمام نحو
 کہان مگر نہ کہ مثال اوسکی عربی میں یوں ہے وَلَدٌ کَبِکٌ وَجَدَ اَثَرَ بَکٍ فَجَمَدَ وَطَلَبَ بَرَكَةً
 شیمک معنی یہ ہیں کہ تیرے فرزند نے تجھے پائی نشان تیری بہتوں کی پس سی کی اور طلب
 کی برکت تیری خصلتوں کی اور فارسی میں نثر یوں ہے سپر تو زچہ نشدہ ز پی ہنر تو کہ ہنر تو بدہ
 ز برکت پدر تو ترجمہ یہ ہے فرزند تیرا کیوں ہوا پیر و تیرے ہنر کا کہ ہنر تیرا ہے برکت سے
 تیرے باپ کی اور داد اور ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے ہے معتبر نہیں رکض بالفتح و ضا و جمہ
 پاؤں ہلانے لگھوڑے کا اور دوڑنا کشت سے اور صراح سے اور گھوڑے کا دوڑنا سحر الجواہر سے
 کذا فی الغیاث شیم کبیر اول و فتح ثانی عادیں اور خوجہ شیم کذا فی الغیاث ہم و از و تد مجموع تبارک
 شمع ظلاً لماً و لماً و لماً سقی لکفت خالید و اطعمہ و جزوین و دیارسی چنین شعر چہر آب
 نذر ہم از نگار من کہ بی گنہ بروں شد انگار من و جزوین و دیارسی چنین شعر چہر آب
 تنہا سے شعر عربی میں یوں ہے شعر جو قومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں پس دزار ہوا اور دزار ہوا
 اور دزار ہوا یہ امر کہ پانی پلا یا دست خالہ سے اور کھانا کھلایا رجزوین یعنی مفاعلن مفاعلن مفاعلن
 مفاعلن مفاعلن مفاعلن اور فارسی میں شعر و تد مجموع تنہا کا یہ ہے بیت جو قومہ متن ہے پس
 نگار من شعر مذکور میں معنی نگار خود ہے رجزوین جیسا کہ بیان کیا گیا یا ہرج مقبوض رکن اصلی مفاعلن
 ہے قبض سے با پنجواں حرف کر گیا مفاعلن ہوا تو ہم نہ کہ محقق علیہ الرحمہ نے شعر عربی کو ہرج مقبوض

کیونکہ کہا سوا سٹے کہ عربی میں ہرچ مسدس مستعمل نہیں ہے ہمیشہ مخجرواتی ہے یعنی مربع بخلاف فارسی کہ
 ہم واز و تہ و مرقق تنہا بتازی شعر لا اری من القواد قعد ذرا لک ہ ان یملک نحو شاولن یسواک +
 لکفوف و پارسی شعر انچاز ہم بروی من رسیدہ سپح آفریدہ در جہان ندیدہ + مل کفوف و حروف
 او اخر الاحمالہ ساکنہ کردہ تا شعر نو اندو بد چنانکہ گفتیم ت اور شعرو تہ مرقق تنہا سے عربی میں یہ ہے
 جو مرقومہ متن سے معنی اسکے یہ ہیں نہیں دیکھتا ہوں میں دل سے جسوقت دیکھتا ہوں نہیں سمجھتا کہ میل
 کرے وہی دل طرت کسی آبو برہ کے سوا تیرے مل کفوف ہے رکن اصلی فاعلاتن ہے کہتے سے
 نون گر گیا فاعلاتن بضم تار ہا پس وزن اس شعر کا چہ باز فاعلات ہے اور فارسی میں یہ شعر ہے
 جو مرقومہ متن سے اور لفظ بت شعر مذکور میں بمعنی محشوق ہے مل کفوف ہے جیسا کہ بیان کیا اور حروف
 او اخر عروض ضرب میں الاحمالہ ساکن ہونگے تا شعر کہ سکین جیسا کہ کہا ہے سوا سٹے کہ او اخر ابیات
 ہمیشہ ساکن ہوتی ہیں اور اسکا بیان فصل دوم میں ہو چکا ہے کما قال آخر بیت شعر تہ تازی و نہ ہا پستی
 تہ ترک نشاید ہم واز فاصلہ صغری تازی شعر اریث بجا حاضر ہم اثر اید و سمیت لعا پیہم خبرا +
 رکض مخبون و پارسی بیت سہری صنادل و جان نہی + لیکان بہری نہی نہی رکض مخبون
 ت اور شعر فاصلہ صغری تنہا کا عربی میں یہ ہے جو مرقومہ متن سے معنی اوسکے یہ ہیں آیا و کہا
 تو نے واسطے اونکے حاضر کی کوئی اثر اور سنی تو نے واسطے اونکے غائب کی کوئی خبر رکض مخبون ہر
 فعلن تجریک میں چار بار قطع اس بیت کی ہے اور فارسی میں بیت فاصلہ صغری تنہا سے یہ ہے
 جو مرقومہ متن سے معنی یہ کہ لیے جاتا ہے تو اے محشوق دل بندے کا اور جان بندے کی
 بوسہ ہو ٹھونکا اگر بندے کو ندے گا تو بچوٹے گا تو رکض مخبون ہے یعنی فعلن چار بار ہو گیا کہ
 غلام او عبد کشف و رویہ سے اور ہر ان میں بفتح اول اور سراج میں بکی بفتح اول کذا فی الغیاث
 و لیکان ای لب ہا ہم واز فاصلہ کبری تازی شعر و قیل متع خیر طلب + و کل متع خیر
 تودہ + رجز مخبول و پارسی شعر صندم من زبر من بروی + دلک من نہری ہشوی + رجز
 مخبول و بیشتر ازین ابیات ناخوش بہت خاصہ بیت اخیر بیت مثال فاصلہ کبری تنہا کہ
 عربی میں یہ ہے جو مرقومہ متن سے پس شعر مذکور میں فعلن بروزن غیب یعنی گمراہی و گمراہی
 غریب اور تودہ بضم تا و رجز ہمزہ ہے ترجمہ شعر کا یہ ہے کہ بہت سی گمراہیاں ہیں

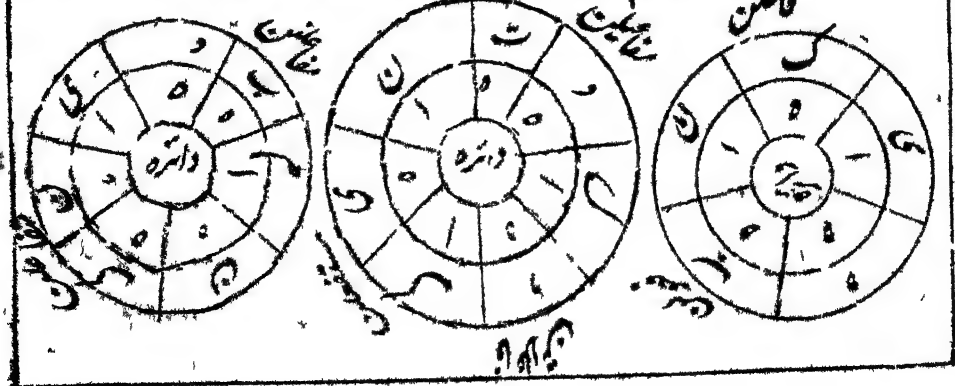
ہین کہ منع کرتی ہین خیر مطلوبہ کو اور بہت سی جملہ یان ہین کہ منع کرتی ہین خیر درنگ کو نیز چھوڑ
ہے رکن اصلی سے فعل جن سے سین گرا اور بٹے سے فے گری متعلق رہا فعل جن سے اس کے مقام پر
لائے اور فارسی میں مثال اوسکی یہ ہے جو بیت مرقومہ متن ہے معنی اوس کے یہ ہین اور مشتق
میرے میرے نزدیک سے بجا تو دل میرا نہ لیجا تو اور بجا تو بشوئی آخر میں واسطے تاکید مضمون
باقبل کے ہے اور یہ نہ جرح قبول ہے جیسا کہ بیان کیا گیا اور اکثر ان میتوں میں ناخوش ہین خصوصاً
بیت آخرم **فصل چہارم** در ارکان شعر کہ مولف بود ازین اجزا خلیل احمد کہ عروض تازی
استخراج کردہ است عبارت از ارکان شعر بالفاظی کردہ است کہ از لفظ فعل مشتق باشد چنانکہ
اہل موسیقی بلفظی کنند کہ از تا و نون مولف باشد و باین سبب ارکان شعر را فاعیل و تفاعیل و فاعیل خاندہ
و ارکان شعر بعضی بطبع آید و آنرا اصول خوانند و بعضی شہان و کنز اسطرع خوانند **فصل**
ابن احمد نے کہ عروض تازی نکالا ہے ان ارکان کی عبارت بنائی ہے اول لفظ موش کہ لفظ
فعل سے مشتق ہین جیسے اہل موسیقی مثلاً تننا اور تونی وغیرہ کو تا و نون یعنی تن سے عبارت کرتے
ہین اور اسی سبب سے ارکان شعر کا نام فاعیل اور تفاعیل رکھا ہے کہ فعل سے مشتق ہین اور
ارکان شعر کے بعضے موافق طبیعت کے ہوتی ہین اور انکو اصول کہتے ہین اور بعضے ایسے نہیں ہوتے
یعنی موافق طبیعت کے نہیں ہوتے طائر ہے کہ جب حاف سے رکن اصلی متغیر ہوگا الفاظ مایطوع
تخلین گے اور انکو فروغ کہتے ہین ہم وہر رکن کہ از تکرار جزوی باشد ملذ بود و باین سبب باغی
و سد اسی را کہ از تکرار سباب تنہا یا از او تا و تنہا بود از اصول شعر ندوہر رکن کہ دراز شود ہم کنند
نہود از جملت آنکہ اقضای مالاٹ کنند و ازین سبب یادہ از سباعی در اصول مستعمل نیست پس
اصول یا خماسی بود یا سباعی و خماسی مولف از سببی و دو تہمی بود اگر سبب خفیف بود و در مجموع
از ان دو تالیف ممکن باشد یکی آنکہ و تہ مقدم بود و مرکب ہر وزن فعلوں بود و دوم آنکہ سبب مقدم
و مرکب ہر وزن فاعلن بود و این ہر دو در شعر تازی از اصول اند و در شعر فارسی دوم مستعمل نیست
و دیگر تالیفنا ممکن کہ در خماسی اختہ و دین شش نوع باشد از اصول شعر نیست اور جوہر رکن کہ
تکرار ایک جزو سے ہے گا ملذ یعنی لذت بخش نہ ہوگا اس سبب سے کہ باغی کو جیسے فعلن اور
سد اسی کو جیسے مفعولن اور فاعلن کہ تکرار سباب یا او تا و سے بنت ہین اصل شعر سے

نہیں گنتے ہیں اگرچہ مشتقات فعل سے یہ بھی ہیں اور جو رکن کہ دراز ہو وہ بھی گزرتا ہوگا اس
جست سے کہ اقتضائے ملالت کرتا ہے لہذا زیادہ سبب سے اصول میں مستعمل نہیں کیا
پس اصول یا خماسی ہوگے جیسے فاعل اور فاعلن سبب عامی ہوگا جیسے مفعولن اور فاعلن وغیرہ
اور خماسی مولف ایک سبب اور ایک دند سے ہوتا ہے پس اگر سبب خفیف ہو اور دند
مجموع اوس سے دو تالیفین ممکن ہیں ایک یہ کہ دند مجموع مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن
ہوگا اور دوسرے یہ کہ سبب خفیف مقدم ہو وہ مرکب بروزن فاعلن ہوگا اور بعد و فاعلن یعنی فاعلن
اور فاعلن شعر تازی میں اصول سے ہیں اور شعر فارسی میں دوسرا یعنی فاعلن مستعمل نہیں ہے پس اصول شعر فارسی
یہ بھی نہیں ہے اور تالیفین اور بھی ایک سبب اور ایک دند سے ممکن ہیں کہ خماسی میں واقع ہوتی ہیں وہ
آٹھ ہیں اونہیں چہ تالیفین جو اور ممکن ہیں اونکو اصول سے نہیں جانتے نہ عربی میں نہ
فارسی میں پس اندر وے احتمالات عقلی کے بنائے خماسی میں سبب اور اور تا دوسرے آٹھ
صورتیں ہو سکتی ہیں چار تقدیم سبب خفیف یا فاعلن سے دند مجموع یا مفروق پر اور چار تقدیم
دند مجموع یا مفروق سے سبب خفیف یا فاعلن پر پس اونہیں دو صورتیں جیسا کہ مصنف نے
بیان کیا مستعمل ہیں باقی چہ ناستعمل آسواسطے کہ تالیف دند مجموع ساتھ سبب فاعلن کی تقدیم
و تاخیر دونہیں ناخوش ہیں کس لیے کہ تقدیم سبب فاعلن میں توالی چار حرکت لازم آتی ہے
اور تاخیر سبب فاعلن میں حرف آخر کلمہ متحرک ہوتا ہے یہ دو توالی ہیں اور تالیف سبب
فاعلن کے ساتھ دند مفروق کی بھی بد ہے کس لیے کہ تقدیم اور تاخیر دونہیں آخر کلمہ متحرک
ہوتا ہے پس یہ دونوں بھی روا نہیں اور تالیف سبب خفیف کے ساتھ دند مفروق کی پس
تقدیم سبب میں فاعلی قیاحت ہے متحرک آخر کی اور تقدیم دند مفروق میں جہت صورت فاعل
سبب کے ساتھ فاعلن کی ہے اور نہ نازیبا ہے ح قولہ و این ہر دو در شعر تازی لازم اصول اند
یعنی من حیث المجموع والا اول دند شعر فارسی ہم از اصول است تم کلامی جگہ داخل ہونا فاعلن کا
اصول فارسی میں ثابت ہے پس حاشیہ تفصیل حاصل ضم و اسبب عامی مولف از دو سبب یک دند
باشد و از اسباب ہر دو فاعلن شاید پس اگر ہر دو خفیف ہو دو دند مجموع تالیف ازان سبب ہوتا
اول آٹھ دند ہر دو سبب مقدم ہو دو رکن بروزن مفعولن ہو دو م آٹھ میان ہر دو سبب ہوتا

وآن بروزن فاعلان بود سوم وندان ازہر دو سبب متاخر بود و آن بروزن مستفعلن بود
 و اما رکن سباعی معنی ہفت حرفی مولف دو سبب و را یک و تد سے ہوتا ہے اور سچا ہے کہ دونوں
 سبب نفیل ہوں بسبب توالی حرکات اربعہ کی البتہ اگر ایک سبب نفیل اور ایک سبب خفیف
 ہو مضائقہ نہیں جیسے متفاععلن اور متفاععلن میں پس اگر دو سبب خفیف ہوں اور ایک تد مجموع
 تالیف اول سے تین طرح پر ہو سکتی ہے اول تقدیم و تد مجموع دو سبب خفیف پر یہ بروزن متفاععلن
 ہو اور دوسرا تد مجموع درمیان دو سبب خفیف کے یہ بروزن فاعلان تھہرا تیسرا تاخیر و تد
 مجموع کے دو سبب خفیف سے یہ بروزن مستفعلن تیسرا پایا ہم و اگر تد مفروق ہو دوسرے نوع
 دیگر تالیف تو اندہ اول بروزن فاعلان دوم بروزن منس قفع کن سوم بروزن مفعولات و
 اول و دوم این صنف در لفظ مانند دوم و سوم صنف گذشتہ است و در کتابت بعضے فرق کنند
 با آنکہ اجزای صنف دوم از یک دیگر منفصل نوسند و این شش رکن از اصول اند و ہر قوہ تالیف دیگر
 سباعی ممکن بود کہ در شعر فارسی از اصول شش رکن سبب گرانی آن است اور اگر تد مفروق ہو اس سے
 سبکی تین طرح کی تالیفین ہو سکتی ہیں اول بروزن فاعلان دوم بروزن منس قفع کن سوم
 بروزن مفعولات وزن پہلا اور دوسرا اس قسم کا مانند وزن دوسری اور تیسری قسم گذشتہ کے
 ہے لیکن کتابت میں بعضے فرق کرنے ہیں اس طرح کہ اجزای قسم دوم کو یک دیگر سے منفصل اور
 جدا لکھتے ہیں اور یہ چہ رکن اصول سے ہیں اور اٹھارہ تالیفین اور اس سباعی کی ممکن ہوئی
 ہیں کہ شعر فارسی میں ان کو اصول سے نہیں گنتے سبب گرانی اور ثقالت کے پس از روے
 احتمالات عقلی کے بنائے سباعی میں تقدیم اور تاخیر اور توسط اسباب اور اوتاد سے چوبیس تالیفین
 ہو سکتی ہیں مثلاً دو سبب خفیف جب تد مجموع سے مقدم ہوں یہ ایک صورت ہوئی اور جب
 تد مجموع دو سبب خفیف پر مقدم ہو یہ دو صورتیں ہوئیں اور جب تد مجموع درمیان دو سبب خفیف
 کے واقع ہو تین صورتیں ہوئیں اور جب تد مفروق بجائے تد مجموع کے ان تینوں صورتوں
 آیا چہ صورتیں ہوئیں اور جب دو سبب نفیل بجائے دو سبب خفیف کے ان چہ صورتوں میں
 بارہ صورتیں ہوئیں اب دو صورتیں ان اسباب کی اور میں ایک سبب خفیف مقدم اور سبب نفیل
 موخر اور دوسرے سبب نفیل مقدم اور سبب خفیف موخر پس جیسے دو سبب خفیف یا دو سبب

جب دونوں دتدولنے سے بارہ صورتیں نکلیں جیسی ہی ان دونوں کے انعام سے ساتھ دونوں
 دتدولنے کے کچھ بارہ صورتیں اور نکلیں اور یہ بارہ اور بارہ جو بیس تالیفین ہوئیں پس چہ تالیفین
 انہیں سے تازی اور فارسی میں اصول ہیں باقی اٹھارہ تباہا فارسی میں اصول سے نہیں بسبب
 ثقالت کے مگر عربی میں ان اٹھارہ سے دو تالیفین اور استعمال اور اصول سے ہیں جیسا کہ محقق علیہ
 الرحمہ فرماتے ہیں ہم اما و تازی دو تالیف از جملہ پنج مولف بود از و تدی مجموع و سببی ثقیل
 و سببی خفیف یا مولف از و تدی مجموع و فاصلاً صخر سے ہم از اصول شمرند آن مفاعلتن و مفاعلت
 پس ارکان اصلی در پارسی ہفت است بحقیقت پنج در لفظ و آن فاعلن مفاعلتن و فاعلتن مستفعلن
 و مفعولات مست و در تازی وہ بحقیقت و ہشت در لفظ چہ فاعلن و مفاعلتن و مفاعلتن ہم از اصول اند
 ست مگر عربی میں دو تالیفونکو اول تالیفون سے جو ایک و تدی مجموع اور ایک سبب ثقیل اور ایک
 سبب خفیف سے ہیں یا مولف ایک و تدی مجموع اور فاصلاً صخر سے ہیں اصول سے گنتے ہیں
 اور وہ دونوں مفاعلتن اور مفاعلتن ہیں پس ارکان اصلی پارسی میں سات ہیں بحقیقت فاعلن
 مفاعلتن فاعلتن مستفعلن فاعلن مست فاعلن مفعولات اور پنج لفظ میں کسواسطے کہ فاعلن
 اور مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہیں تلمظ میں اور تازی میں دس ہیں بحقیقت فاعلن مفاعلتن
 فاعلتن مستفعلن مست فاعلتن مست فاعلتن مفعولات مفاعلتن مفاعلتن اور اٹھ لفظ میں کہ بیان کجا
 فاعلتن مستفعلن متصل اور منفصل متحد ہیں تلمظ میں ہم دعرو ضمایان را عادت باشد کہ استخراج
 این ارکان از یکدیگر بفک و ترکیب بیان کنند و در دوائر وضع کنند یک دائرہ ہست فاعلن فاعلتن
 و بر دوائر ہست مفعولات متحرک و ساکن و بازاری آن حروف این کلمہ کہ ہی کن تا اگر آغاز از باقی
 ہی کن بر حوالی دائرہ برگردد بر وزن فاعلن و اگر آغاز از کاف کنی کن ہی باشد بر وزن فاعلتن
 اور عادت عروضیوں کی یہ ہے کہ استخراج ان ارکان کا یکدیگر سے بفک و ترکیب بیان کرنا
 یعنی پہلے جدا کرتے ہیں حروف کو پھر ملا تے ہیں اور یہ بفک و ترکیب دوائر میں وضع کر کے
 ہیں ایک دائرہ واسطے فاعلن اور فاعلتن کے اور دوس میں لکھتے ہیں علامتین متحرک و ساکن
 کی علامت متحرک کو دائرہ کو چک اور علامت ساکن کی الف اور مقابل حروف کے یہ کلمہ
 لکھتے ہیں ہی کن تا اگر بے سے شروع کریں تو ہی کن حوالی دائرہ پر پھر سے بر وزن فاعلن ہو

اور اگر کات سے شروع کرے تو کن بھی حوالی دائرہ پر پھرے بروزن فاعلن ہونک بفتح
و تشدید جدا کرنا دو چیز کا یکدیگر سے منتخب اور طالعین اور صراح سے کذا فی الغیث ہم و
دیگر دائرہ ہمت مفاعیلن و مفعولات و مستفعلن و فاعلاتن و برو باید نوشت علامات متحرکات
و ساکنات این کلمہ دو تن یکدل تھا ابتدا از ہر متحرک کہ کنی کی ازین ارکان در تہامی دور حاصل آید
و کیفیت الفکاک ارکان از یکدیگر روشن شود و چنان بہتر کہ درین موضع دو دائرہ آورند یکی ہمت
و تد مجموع و دیگر ہمت و تد مفروق تا اجزای اولی از حال خود بگرد و سبب جزوی از تد نہ شود
و یا بر عکس و دائرہ دیگر ہمت مفاعیلن متفعلن نہند و برو نو یسند بدی نکتم تا ہر دو کن از
خواندہ شود و صورت این است اور دوسرا دائرہ واسطے مفاعیلن مفعولات
مستفعلن فاعلاتن کے ہے اوس میں لکھا چاہیے علامات متحرکات اور ساکنات اس کلمے کے
دو تن یکدل بدون تلفظ و او کے لفظ دو میں تسلیے کہ جس متحرک سے شروع کرے تو ایک
ان اسکان سے تہامی دور میں حاصل ہو اور کیفیت الفکاک ارکان کی یکدیگر سے ظاہر ہو اور
بہتر یہ تھا کہ دو دائرے اسکے مقرر کرتے ایک واسطے و تد مجموع کے اور ایک واسطے و تد مفروق
کے تا اجزائے او لے یعنی سبب اور تد اپنی حال سے نہ پھرتے اور سبب جزو تد کا اور تد
جزو سبب کا نہوتا تھا مفاعیلن مفعولات میں اگر کاتے مفاعیلن سے شروع کریں مفعولات کہیں
کہ مفاعیلن جزو تد تھا اب سبب ہو گیا اور مفعولات کہ سبب خفیف تھا اب جزو تد مفروق ہو گیا
و قس علی ہذا پس انقلاب اسباب و اوتاد میں لازم آیا اگر عرضی ایسا نہیں کرتے چاہیوں ارکان
کا ایک ہی دائرہ لکھتے ہیں اور ایک دائرہ واسطے مفاعیلن اور متفعلن کے مقرر کیا ہے اور
اوس میں لکھتے ہیں بدی نکتم اس واسطے کہ دو نو کن اوس سے پڑھ جائیں اور صورت دائرہ کی یہ جیسا کہ



فصل ہفتم در بحر با دو وائے و کف بحر از یکدیگر بحر از تکرار ارکان خمیز و ارکان راجحون
 چند بار تکرار کنند بشرطی کہ محتدل بودند دراز محل و نہ بس کوتاہ محل وزن مصرعی حاصل آید و از دو مصرع
 بیت آید و از ابیات قطعہ یا قصیدہ یا غیر آن و کثرین عددی تکرار را دو باشد و بیشتر چهار و زیادت ازین
 بسبب درازی مستعمل نباشد پس مثنی از چهار رکن بود یا از شش یا از ہشت رکن مگر در مواضعی کہ یاد
 کردہ شود **فصل** با پنجین بحر و نین اور وائے و نین اور کف بحر مین یکدیگر سے بحرین تکرار
 ارکان سے پیدا ہوتی ہیں یعنی تعدد ارکان سے اور ارکان کو چہ بکئی بار تکرار کریں بشرطیکہ وہ
 تکرار محتدل ہو یعنی مرغوب طبع نہ دراز محل یعنی ملال آورندہ اور نہ بہت کہ تاہ محل یعنی خلل اندازندہ
 پس وزن ایک مصرع کا حاصل ہوتا ہے اور دو مصرعوں سے ایک بیت ہوتی ہے اور بیتوں سے
 قطعہ یا قصیدہ حاصل ہوتا ہے یا مثل اس کے جیسے مثنوی اور رباعی ہے اور کثرین عدد و واسطے
 تکرار کے دو ہیں اور متوسط تین اور اکثر چار اور زیادہ اس سے بسبب درازی کے مستعمل نہیں ہے
 پس ایک بیت چار رکن سے ہوگی یعنی مریع یا چہرہ رکن سے مسدس یا آٹھ رکن سے یعنی مثنی
 جس جگہ کہ بیان اور نکا آئے گا معلوم کیا جائیے کہ یہ قول اکثر یہ ہے اور یہ اور ان مرغوب طبع
 ہیں اور ابیات موجد اور ششے عربی مین اور شانزدہ رکتی بلکہ زیادہ فارسی مین اگر چہ کبھی کمی ہیں
 مگر مرغوب طبع نہیں ہیں محل بضم میم اول و کسر میم ثانی و تشدید لام طول کنندہ غیاث سے بحر بفتح
 اول و سکون ثانی در بای شور اور جوی بزرگ اور مجازاً بمعنی وزن شعر مشابہت یہ کہ جیسا اور یا
 شامل ہے باتواع جو اہر و نباتات بحر عرض بھی شامل ہے باتواع شعر یا یہ کہ جیسا کوئی دریا یا
 حیران اور سرگردان ہوتا ہے جو شخص بحر عرض مین پڑتا ہے متفکر اور حیران ہوتا ہے بھت
 تغیرات ارکان کے کذا فی الغیاث اور مصرع بدون الف بمعنی تختہ در کہ اسکو تختہ در اور طبقہ در
 بھی کہتے ہیں اور اصطلاح مین نیمہ بیت و جہ مشابہت ظاہر ہے کہ جیسے دو طبقوں سے ایک دروازہ
 ہوتا ہے ویسے دو مصرعوں سے ایک بیت منتخب اور ہمار عجم اور سالہ عروض سیفی سے اور قصیدہ
 بمعنی مغز سطر اور اصطلاح شعرا مین وہ نظم کہ دونوں مصرع بیت اول کے مصارع ثانی ابیات
 سے ہم قافیہ ہوں اور وہ نظم کثر نیزہ بیتوں سے نہ غیاث سے اور قطعہ کسر اول اور سکون
 ثانی تکرار ہونے کا اور اصطلاح شعرا مین دو بیتین یا زیادہ او نین مطلع ہو یا نہ پس گویا وہ ایک تکرار

تصویر کے کا ہے مدار اور کشف اور بہار عجم سے آہ بعضے فصاحت و متاخرین نے قطعے کو بافتخ
 ہی کہا ہے کہ ان فی الخیات ہم و خلط ارکان متشابہتہ یا یکدگر شبہہ بود بکرار پس بجزا از تکرار رکنی
 بسیط بود یا از خلط دور کن متشابہ و خلط میان دور کن متشابہ یا یکدگر شود یا بہ کیفیت آما بہ کم چنانکہ
 فاعلن را با مفاعیلن باشد چہ ہر یکے مولف از و تدری مجموع و سببی خفیف است الا انکہ کی از دیگر
 بسببی خفیف بیشتر است و همچنین فاعلاتن فاعلن و مستفعلن فاعلن آما کیفیت چنانکہ مستفعلن را
 با مفعولات باشد چہ تالیف ہر یکے از دو سبب خفیف و یک و تداست آلا انکہ تدریعی مجموع است
 و تدریعی مفروق و همچنین مس تفع لن را با فاعلاتن و همچنین فاع لاتن را با مفاعیلن و تحلیل احمد تدری
 . خلط خماسی و سباعی کردہ است پس سباعیات بسیط پس خلط سباعیات یا یکدگر و ختم بخماسیات
 کردہ است اور خلط ارکان متشابہ کا ایک دوسرے سے مثل تکرار ایک کن کے ہے
 یعنی جیسے تکرار فاعلن کی جیسی ہی تکرار فاعلن مفاعیلن کی کہ مفاعیلن شبہہ فاعلن کی ہے
 پس بجزا تکرار ایک کن بسیط یعنی ایک کن واحد سے ہوتی ہے یا خلط دور کنوں متشابہ سے
 اور خلط در میان دور کن متشابہ کے یا کم ہونے میں ہوتا ہے یا کیفیت میں یعنی ایک رکن کی
 حروف دوسرے سے کم ہوں یا حرکات میں دور کنوں کے فرق ہو لیکن تشابہ بھی حروف
 جیسے فاعلن کو ساتھ مفاعیلن کے ہے بجز طویل میں اسواسط کہ دونوں و تہ مجموع اور سبب خفیف
 مولف میں البتہ دوسرے میں ایک سبب خفیف زیادہ ہے اسطر ح تشابہ فاعلاتن کا ساتھ
 فاعلن کے ہے بجز مد میں اور تشابہ مستفعلن کا ساتھ فاعلن کے بجز بسیط میں فاعلاتن تشابہ کیفیت
 جیسا کہ تشابہ مستفعلن کا ہے ساتھ مفعولات کے سر لعل اور منسرح اور مقضب میں اسوا
 کہ تالیف انکی دو سبب خفیف اور ایک تدری سے ہے فقط فرق اتنا ہے کہ ایک میں و تہ
 مجموع ہر اور ایک میں و تہ مفروق اور سطر ح تشابہ کیفیت مس تفع لن مفصل کا ہے ساتھ
 فاعلاتن کے بجز محذوٹ میں اور تشابہ کیفیت فاع لاتن مفصل کا ساتھ مفاعیلن کے بجز مضارع
 میں اور تحلیل ابن احمد نے ابتداً خلط خماسی اور سباعی کے ہے دائرہ مختلفہ میں بعد اس کے
 سباعیات بسیط کو ملا یا ہے دائرہ متلفہ میں بعد اس کے خلط سباعیات کا یکدگر کیا ہے
 دائرہ مشتبہہ میں اور خاتمہ کیا ہے خماسیات بسیط پر دائرہ متلفہ میں بسیط قطع جائی فراخ

وگسترده شده اور وہ چیز کہ فراخ ہو اور اصطلاح میں جو چیز کہ غیر مرکب ہو یا وہ چیز کہ جزو و سکا
 مشابہ گل ہو جیسا کہ آب اور آتش اور خاک اور ہوا علاحدہ علاحدہ کذا فی الغیاث خلط بافصح
 لانا منتخب سے ہم انہی خمسہ و سباعی مانند فاعلین و مفاعیلین مولف از پنج جزو باشد و این را کوٹا
 شمرد و عادت چنان رفتہ کہ بحر در دائرہ ہچنان کہ از ارکان طبیعی ہند کہ تغیر باورہ نیافتہ باشند و
 بعد از ان بعلل و تغیرات ارکان غیر طبیعی از اسباب بر آئینند عدد ارکان نیز بر تمام ترین و ہی ایراد
 کنند تا بحذف بعضی از ان دیگر وجوہ مستعمل بر آئینند لیکن خمسہ و سباعی کا خلط مانند
 فاعلین اور مفاعیلین کے کہ دونوں مولف پانچ جزوہ سے ہیں فاعلین میں دو جزو و مفاعیلین
 اور مفاعیلین میں تین جزو و مجموعہ اور دو سبب بنیافت اور اسکو عرضی کوٹا جانتے ہیں بخلاف
 خمسہ و سباعی کا خلط سباعیات سے کم ہے اور عادت عروضیوں کی یہ ہے کہ بحر دائرہ میں
 جیسے ارکان طبیعی سے یعنی ارکان سالم سے مقرر کرتے ہیں کس واسطے کہ تغیر نے ارکان سالم میں
 راہ نہیں پائی ہے اور بعد اسکے بسبب علل اور تغیرات یعنی زحافات کے ارکان غیر طبیعی یعنی
 مراحفہ اون ارکان سالم سے پیدا کرتے ہیں ویسے ہی عدد ارکان کے بھی تمام و کمال دائرہ
 میں ایراد کرتے ہیں اسلئے کہ بعض کو اون میں سے دور کر کے اور اوزان مستعمل پیدا کریں یعنی جزو
 اور مشطور اور منہوک مجزوا یک رکن کم مشطور دو رکن کم منہوک ثلث وزن کا باقی رہتا ہے علل کثیر
 اول و فتح لام اسباب اور بیماریان جمع علت اور اصطلاح میں حافات کذا فی المنتخب والغیاث
 ہم فاعلین مفاعیلین را کر کردہ اند و اگر ایک مصرع شمرہ و لا محالہ تیشش شش باشد و چون مصرع
 اژان در دائرہ وضع کنند تا آخر بول متصل شود شاید کہ بہر کی از اجزای پنجگانہ ابتدا کنند پس ازین
 دائرہ پنج بحر بر خیزد برین وزن فاعلین فاعلین فاعلین و این بحر اطویل نام کردہ چودہ لغت
 نامی ازین دراز تر بحر نہایت پس فاعلین کو کر کیا ہے اور اسکو ایک مصرع گنای
 اور یقیناً بیت اوسین ششم ہو گی اور جب ایک مصرع اسکا دائرہ میں وضع کرتے ہیں اسکو
 کہ آخر اول سے متصل ہو چاہیے کہ ساتھ ہر ایک اجزای پنجگانہ کے ابتدا کریں پس اس دائرہ
 سے پانچ بحر نکلتی ہیں چلی اس وزن پر فاعلین فاعلین فاعلین اس بحر کا طویل نام
 رکھا ہے اسواسطے کہ لغت نامی میں اس سے دراز تر بحر نہیں ہے ہاں مدید اور سہیل اگرین

اسکے برابر ہیں لہذا اولکاجکی نام دید اولب یطرکھا گر لبط سے دراز ترین سے طویل دراز
اور نام ایک بحر کا ہے اور یہ بحر اشعار عرب سے نطق رکھتی ہے شعر فارسی اس بحر میں کیا پ
ہے اس واسطے کہ فارسی میں مطبوع نہیں ہے اور اصل اس بحر کی فحولن مفاعیلین ہے چار بار
اور اس بحر کو اس جہت سے طویل کہتے ہیں کہ واضع علم عروض نے بخلاف اس بحر کے
بعض بحر کو مسدس وضع کیا ہے اور بعض کہ شمس ہیں بسبب حافات کے کوتاہ بھی ہوئے ہیں
اور مجزوب بھی آتے ہیں اور بعض کہتے ہیں کہ اس بحر کی ارکان میں او تاد مقدم ہیں اسباب اور
و تد طویل ہے بنسبت سبب کے اور عوام کہ بحر رمل شانزدہ مکی کو طویل کہتے ہیں خطا ہے
کذا فی الغیث ہم بت انچہ ابتدا ایش از جزو دوم باشد از وزن مذکور برنگونہ لن مفاعی لن فحو
لن مفاعی لن فحو برین وزن کہ فاعلاتن فاعلن فاعلاتن فاعلن و این را دید نام کردہ است
دوسرے وہ کہ ابتدا جزو دوم سے کرین یعنی فحولن کہ رکن اول سے اس کے لن سے شروع کرین
اس طرح پر لن مفاعی لن فحولن مفاعی بر وزن فاعلاتن فاعلن فاعلاتن
فاعلن اس بحر کا نام دید رکھا ہے اور جو لن مفاعی لن فحو نامستعمل تھا اسکی جگہ پر فاعلاتن فاعل
مستعمل لائے اور دید اس واسطے نام رکھا کہ یہ بھی کشیدہ ہے مثل طویل کے ہذا فی الغیث
ہم سچ انچہ ابتدا از جزو سوم باشد برین وزن کہ مفاعیلن فحولن مفاعیلن فحولن و برین وزن
بتنازی شعر یافتہ اند و ہر ائی گوید بہا رسای برین وزن اندک شعر دیدہ ام و این را مقلوب طویل
نام کردہ است تیسرے وہ کہ ابتدا اسکی جزو سوم سے کرین یعنی مفاعی کہ جزو اول رکن
دوم سے اس وزن پر مفاعیلن فحولن مفاعیلن فحولن اس وزن پر تنازی میں شعر نہیں پایا اور اگر
کسی نے بطریق مثال کوئی شعر کہا حکم اسکا حکم الندا کا بعد دوم کا ہے چنانچہ امر و القیس نے یہ
شعر کہا ہے شھر الا یا عین فابکی علی فقدنی ملکینی و انا فی لمائی بلا حیدر و محمد و خلیف
بلا د و اوصیعت تلا و ا و قد کنت قدیم انا عجز و محمد و اور ہر ائی کہتا ہے کہ فارسی میں
میں اس بحر میں چند شعر دیکھے ہیں او نہیں سے ایک یہ ہے شھر نگار دل ربائی ربو و انا
دل من و من بیدل چگونہ ازو پس ستانم و اور اسکا نام مقلوب طویل رکھا ہے اور ظاہر ہے
کہ یہ عکس طویل ہے ہم کو انچہ ابتدا از جزو چہارم باشد برین وزن کہ مستفعلن فاعلن مستفعلن

افعال علم و دان را بسیط نام کرده است چہارم یہ کہ ابتدا جزو چہارم سے ہو یعنی غی سے کہ جزو دوم
 یعنی دوم ہے اس وزن پرستفعل فاعل مستفعل فاعل اس کا نام بسیط رکھا ہے اس واسطے کہ نیکی
 گسردہ اور دراز مثل طویل کے ہے ہمہ اچھے ابتدا از جزو پنجم باشد برین وزن فاعل فاعلان فاعل
 فاعلان و برین وزن ہم تباری شعر نیافتہ اند و بعضے این دو بحر مہمل اعرض و عمیق نام نہادہ اند
 پنج بحر کہ ازین دائرہ ممکن است پانچوین وہ کہ ابتدا جزو پنجم سے ہو یعنی لن سے کہ جزو سوم کن
 دوم ہے اس وزن پر فاعل فاعلان فاعل فاعلان مگر اس وزن میں ہی تازی میں شعر نہیں پایا
 اور بعضوں نے ان دونوں بحر و مہمل کا نام اعرض اور عمیق رکھا ہے یعنی مقلوب طویل کو عریض
 اور اس بحر کو کہ مقلوب مدید ہے عمیق کہتے ہیں اور بعضوں نے اول کو مستطیل اور ثانی کو ممتد
 کہا ہے یہ ہیں پانچ بحرین کہ اس دائرے سے نکلنا اول کا ممکن ہے کس واسطے کہ فاعل فاعلان
 میں پانچ جزو ہیں اور ابتدا سے ہر جزو سے ایک بحر نکلی پانچ بحرین ہی ہوئیں چھٹی بحر کا نکلنا ممکن
 نہیں اور دوسرا فاعل فاعلان مکرر ہے مکرر سے کیا کام ہم دہر جگہ جو زین ابرہ در زبان فارسی متروک
 و اچھے گفتہ اند بر منوال شعر عرب گفتہ اند از وجہ تشبہ بالیشان و این دائرہ مختلفہ خوانند و مصرعے
 گفتہ اند کہ درین دائرہ نہند تا ہمہ بحر انان بر توان خواند و فلک از یکدگر تصور افتد و ان مصرع وزن
 طویل این است بحرین بر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ و بر وزن مدید بحر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ
 مہ بن درنگر گہ مقلوب بحر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ مہ بن درنگر گہ مقلوب بحر گزرای مہ بن
 مہ بن درنگر گہ گہ مہ بن درنگر گہ و صورت دائرہ این است اور سب بحرین اس دائرہ بحر کی
 زبان فارسی میں متروک ہیں جو کچھ کہ فارسیوں نے ان بحر و مہمل میں کہا ہے از روئے تقلید
 اور تشبہ عرب کے کہا ہے اور اس دائرے کو دائرہ مختلفہ کہتے ہیں کہ اسکے ارکان میں اختلاف ہے
 ایک سیما می اور دوسرا خاص می اور ایک مصرع کہا ہے کہ اس دائرے میں کہتے ہیں اور پانچ بحر
 اس سے پڑھ سکتے ہیں اور جدائی بحر کی یکدگر سے اس میں معلوم ہوتی ہے اور مصرع وزن
 طویل میں یون ہے مصرع بحرین بر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ و بر وزن فاعل فاعلان
 فاعل فاعلان مدید یون ہے مصرع بحر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ مہ بن درنگر گہ فاعل فاعلان
 فاعل فاعلان و بر وزن مقلوب طویل یون ہے مصرع بحر گزرای مہ بن درنگر گہ گہ مہ بن درنگر گہ

بر وزن مفاعیلن فاعیلن فاعیلن اور بر وزن بسیط یون ہے مصرع ای مہ بن در نگر گمہ
گمہ بن برگز جہ بر وزن مستفعلن فاعلن مستفعلن فاعلن اور بر وزن عیقن جسکو بحر محل کہا ہوا یون ہے
مصرع مہ بن در نگر گمہ بن برگز ای جہ بر وزن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
تجلی مصرع بھی محل نکلا اور محل شعر نہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے یہ مصرع کتاب میں نہ لکھا اگرچہ وزن
دائرے سے نکلتا ہے دائرہ مختلفہ یہ ہے

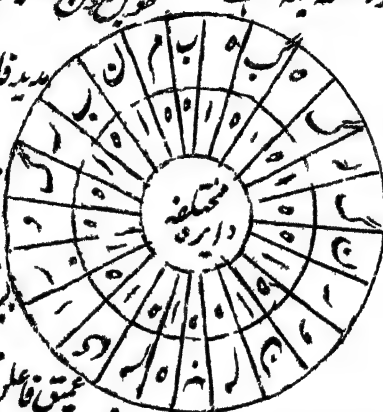
مطلوبہ یون مفاعیلن ۴ بار

مدید فاعلن فاعلن ۴ بار

مطلوبہ یون مفاعیلن فاعیلن ۴ بار

بسیط فاعلن ۴ بار

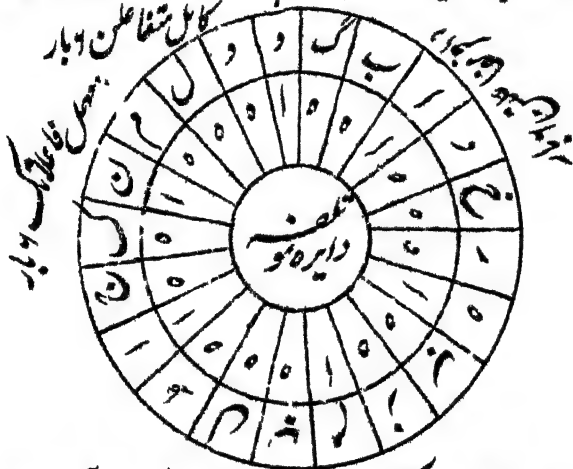
عیقن فاعلن فاعلن ۴ بار



ہم وانا پنجہ از سبایات بسیط خیز و ابتدا بولفت از و تد مجموع وفاصلہ کردہ است و مصرعی
از تکرار یک رکن سہ بار بکار داشتہ اند و لامحالہ بیت مسدس باشد پس اگر ابتدا بولت کنند برین
وزن آید مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن و این بحر را دافرا نام نہادہ است و اگر ابتدا بفواصلہ کنند
برین متفعلن متفعلن متفعلن و این بحر را کامل نام نہادہ است و پارسی گویان گفتہ اند ابتدا
بسبب خفیف کہ درین ترکیب ست ہم ممکن ست برین وزن باشد فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
و این وزن ہم محل است و انا جو بحرین کہ سبایات تنہا سے پیدا ہوتی ہیں غلیل ابن
احمد نے ابتدا او یمن اوس بولفت سے کی ہے کہ جسکی تالیف و تد مجموع اور فواصلہ سے ہے
اور ایک مصرع اوس میں تکرار ایک رکن سے تین بار عرضیوں نے استعمال کیا ہے اور
مصرع میں تین رکن ہوئے بیت لامحالہ مسدس ہوگی پس اگر ابتدا و تد سے کریں یہ وزن ہوگا مفاع
مفاعلتن مفاعلتن اور اس بحر کا نام دافرا رکھا ہے اس واسطے کہ اس بحر میں حرکات اور بحروں سے
زیادہ ہیں اور اگر ابتدا فاصلہ سے کریں یہ وزن ہوگا متفعلن متفعلن متفعلن اور اس کا نام
کامل رکھا ہے اس واسطے کہ اس میں بھی حرکات اور بحروں سے زیادہ ہیں اور بحر دافرا اس بیت سے
کامل پر مقدم ہوتی کہ و تد اوس میں مقدم ہے اور پارسی گویوں نے کہا ہے کہ ابتدا بسبب خفیف

بھی کہ اس ترکیب میں ہے ممکن ہے اس وزن پر فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک فاعلاتک
 فاعلاتک فاعلاتک یہ وزن بھی محمل اور متروک ہے بسبب تحرک آخر کے اور یہ قول پارسی گوینا
 ہے اہل عرب کے نزدیک ابتدا سبب خفیف سے نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ متفا اور علتی دونوں
 ان کے نزدیک فاصلے ہیں نہ مرکب دو سببوں سے نہ قولہ و فارسی گویا ان آہ ازین قول معلوم
 شد کہ در عرب ابتدا از سبب خفیف درین ترکیب ممکن نیست چہ علتی را فاصلہ صغری قرار دادہ اند
 نہ مرکب از سببین والا شروع از سبب خفیف نیز میگردند و ہذا قال کثیر من المحققین لیکن از مابقی
 محققان بشد کہ اعتبار فاصلہ را چہ در فارسی و چہ در عربی اصلاً وجہی بہم نہیں رسد و عدم شروع از
 سبب خفیف بجمت نامستعمل بودن بگرد کو راست نہ از جهت عدم امکان والدعا علم تم کلام
 پس در تمام اعتبار فاصلہ عربی میں مابقی سے بموجب عبارت اس کتاب کے کہان محقق ہوا
 بلکہ مختلف علیہ الرحمہ جایا کہتے جاتے ہیں کہ فاصلہ عربی میں معتبر ہے ایک جگہ لکھا کہ تازی میں
 نہیں متحرک اور چہارم ہاکن کو فاصلہ صغری کہتے ہیں اور چار متحرک پنجم ساکن کو فاصلہ کبری
 کہتے ہیں اور دوسری جگہ لکھا کہ یہ دو تالیفین مفا علتی اور متفا علتی مثل تالیفات اول نہیں
 ہیں یعنی اسباب اور اتاد سے نہیں ہیں تیسری جگہ لکھا کہ یا مولف از وزن مجموع و فاصلہ صغری
 جبکہ محشی نے غلط پڑھا اور بجائے یا حرف تردید کے نہا فنیہ لکھا اور اس جگہ بھی محقق علیہ الرحمہ نے
 فرمایا کہ یہ سبب اعیات مولف و وزن مجموع اور فاصلے سے ہیں اور ابتدا سبب خفیف اس دائری میں
 ممکن نہیں نزدیک اہل عرب کے کہ اس واسطے کہ مفا علتی اور متفا علتی میں فاصلہ ہے سبب نہیں
 مگر پارسی گوالبتہ ابتدا سبب کر سکتے ہیں کہ اصل عروض فارسی میں فاصلہ نہیں ہے اور وجہ
 عدم شروع سبب کہ عدم استعمال کو محشی نے لکھا ہے یہ بھی غلط فہمی ہے کہ مجوز استعمال کو دور
 نکال کر متروک لکھ دیتے ہیں چنانچہ بیان بھی اس وزن کو نکال کر محمل لکھ دیا ہم و بیت ازین
 دائرہ بر وزن وافر چنین بود ع گبول من کجا طلبم ز بہر خدا و بر وزن کامل چنین باشد
 ع دل من کجا طلبم ز بہر خدا گبول و بر وزن محمل چنین باشد ع من کجا طلبم ز بہر خدا گبول
 و این دائرہ را دائرہ موقوفہ خوانند و در فارسی بر بحر این دائرہ ہم شعر گفتہ اند الا اپنے ہوجہ تشبہ عرب
 بہ شکیف گفتہ اند و صورت دائرہ این بہت است اور بیت اس دائرے سے بر وزن وافر گویا

مصرع جو مرقومہ متن ہے نقطع اوسکی یہ ہے بگو دل من مفاصلتن کجا طلبم مفاصلتن زہر خدا
مفاصلتن اور بروزن کامل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے نقطع اوسکی یہ ہے دل من
کجا متفاصلتن طلبم زہر متفاصلتن رخصدا بگو متفاصلتن اور بروزن مہل یون ہے مصرع جو مرقومہ متن
ہے نقطع اوسکی یہ ہے من کجا بطل فاعلا تا تک بزم زہر خ فاعلا تا تک و ابگو دل فاعلا تا تک
اور اس دائرے کو متعلقہ کہتے ہیں بسبب تلاف ارکان کے کہ سباعی ہیں اور حرکات اور
سکنات میں برابر اور فارسی گوئیوں نے ان بحرون میں بھی شعر نہیں کہے ہیں اور جو کچھ
بہ تکلف کہا ہے بہ تشبیہ و تقلید عرس کہا ہے اور صورت دائرہ متعلقہ کی یہ ہے

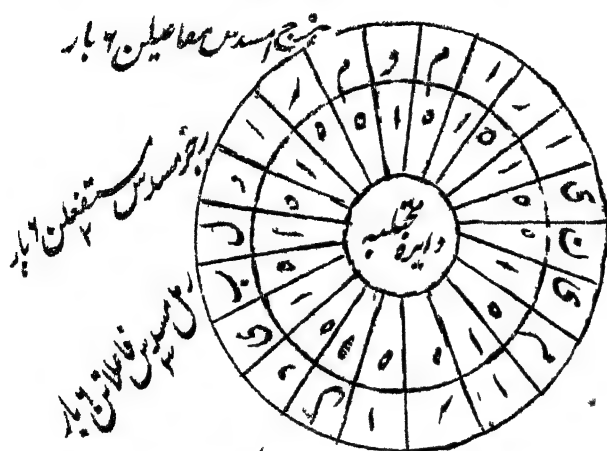


ح قوله بیت ازین دایره مخفی نمائند که در اینجا و ما بعد آنچه در مسئله بجور آورده مصراعهاست بیت
پس اطلاق بیتها برین مصاریع باعتبار آنست که بانضمام مصاریع ثوابی بیت ها خواهند گردید
تم کلامه ظاهر است که اس تاویل کی کچھ حاجت نہیں کہ اس سلسلے کہ محقق علیہ الرحمہ نے پہلے عرض
عین کہ عبارت مصرع سے ہے لکھ کر ان مصرعون کو لکھا ہے ہم و بعد ازین آنچه از رکن سباعی
مولف از دو مجموع و دو سبب خفیف آید و تا زبان یک مصراع از تکرار یک رکن سه بار آورده اند
و پارسیان از تکرار یک کن چار بار پس بیت تباری مسدس باشد و پارسی شمن و اگر ابتدا
نمودند کنند برین وزن آید فاعیلین سه بار یا چهار بار و آخر از پنج خوانند و اگر بسبب اول کنند
برین وزن آید ستفعلن سه بار یا چهار بار و آخر از بحر خوانند و اگر بسبب دوم کنند برین وزن آید
فاعلاتن سه بار یا چهار بار و آخر از اعل خوانند و بیت ازین دایره بر وزن پنج مسدس چنین باشد
ع مراد اول نے و لارامی نیاراند و بر وزن از بحر مسدس چنین باشد ع دل بی لارامی نیاراند و مراد

و بروزن مل مسدس یعنی شش رخ بی دلار نیار آمد اول ہو اگر بعد از نیار آمد نگار نیار از نیار نیم جملہ شش شود و این دایرہ
مجتلبہ خوانند شش را مجتلبہ زائدہ و صورت دائرہ مجتلبہ این است و بعد اسکو جو بحرین کہ رکن سباعی ہو و بعد
مجموعہ اور دو سبب خفیت سے آئی ہیں اہل عرب اس میں ایک صراع تکرار رکن واحد سے تین بار یعنی
مسدس لائے ہیں اور اہل پارسی تکرار رکن واحد سے چار بار یعنی مثنی لائے ہیں پس بیت عربی
میں مسدس یعنی شش رکنی ہوگی اور پارسی میں مثنی یعنی ہشت رکنی اور اگر ابتدا و تہ سے کریں
اور ابتدا و تہ بہتر ہے سبب سے بسبب تکمیل و تہ کے سبب سے یہ وزن ہوگا مفاعیلین تین بار
تازی میں اور چار بار فارسی میں اور اس بحر کو ہزج کہتے ہیں اس واسطے کہ ہزج لغت میں آواز
بآترخم ہے بسبب نگوئی اس بحر کے یہ نام اسکا رکھا اور اگر ابتدا بسبب اول کریں اس واسطے کہ
پہلے ابتدا بسبب اول سے چاہیے بعد سبب دوم سے یہ وزن ہوگا مستفعلن تین بار تازی
میں اور چار بار فارسی میں اور اس بحر کو ہزج کہتے ہیں اس واسطے کہ ہزج بالبحر یک لغت میں
اوس زنج کو کہتے ہیں کہ پاسے شتر کو لغزش میں لائے ہیں اس بحر کا نام ہزج رکھا بسبب فطر یک
اجزائے بسبب تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے کہ عرب میں بیشتر مشطوب مستعمل ہوئی
ہے اور اگر ابتدا سبب دوم سے کریں یہ وزن ہوگا فاعلاتن تین بار تازی میں و ہزج چار بار
فارسی میں اور اس بحر کو رمل کہتے ہیں اس واسطے کہ رمل لغت میں شتاب رفتن ہو پس
اس بحر کا نام رمل رکھا بسبب دانی کے کہ شتاب اور روان پڑھی جاتی ہے اور بیت اس
دائرے کی ہزج مسدس میں یون ہے مصرع مرادل بی دلار امی نیار آمد بروزن مفاعیلین
مفاعیلین مفاعیلین اور ہزج مسدس میں یون ہے مصرع دل بی دلار امی نیار آمد بروزن
مستفعلن مستفعلن اور رمل مسدس میں یون ہے مصرع بی دلار امی نیار آمد مرادل
بر وزن فاعلاتن فاعلاتن فاعلاتن اور اگر بعد نیار آمد کی نگار نیار زیادہ کریں جملہ اوزان
مثنی ہو جائیں اور اس دائرے کو مجتلبہ کہتے ہیں اس واسطے کہ اجتلاب لغت میں بھی
کشیدن ہے اور ارکان اس دائرے کے ارکان جو زائرہ او سے سے کہنے گئے
ہیں مفاعیلین طویل سے اور مستفعلن بسیط سے اور فاعلاتن مدید سے اور دائرہ مثنی کو
مجتلبہ زائدہ کہتے ہیں اس واسطے کہ ایک رکن اوس میں مسدس سے زیادہ ہے

یہاں ایک
نقطہ
کی ایک
فصل
آواز
بحر
ہزج
ہوگا

اور صورت دائرہ منقلبہ کی یہ ہے کہ کبھی جاتی ہے



ہم وزائدہ ہم برین قیاس باشد و باشد کم ہمین بحر با سجدت ساکن سبب دوم بکار و از اندام مزاج
 بر نیگونہ شود و معانی چار بار و در جز بر نیگونہ مفتعلن چار بار و زمل بر نیگونہ فعلن اتین چار بار و بیت
 دائرہ ہنج برین منوال بود بیت مراکس نہ ہد و دوم را کس نکند شاد و دبر وزن رجز طبعیت
 کس نہ ہد و دوم را کس نکند شاد و مراہ و دبر وزن رمل طبعیت نہ ہد و دوم را کس نکند شاد و مراکس ہوا این
 بحر طنج گنوف و رجز مطوی و رمل مخبون خوانند و دائرہ بر قیاس گذشتہ ہنند و آنرا دائرہ مقسلیہ
 زائدہ فرا حہ خوانند و بعضی بلقی دیگر بخوانند و تخفیف را این دائرہ نیا و دوم بیت او زائدہ ہنگی
 اسطر ح ہے یعنی ایک کن مثل نگار نیاز یادہ کر کے اسطر ح ثمنات کا دائرہ گشتہ ہن اور بھی
 اہل فارس انہن بحر فکوساکن سبب دوم کو مفاعیلین سے دور کر کے استعمال کرنے ہن پس
 ہنج ثمن اس وزن پر ہوتی ہے مفاعیل چار بار ایک مصرع میں نون مفاعیلین سے کہ ساکن سبب
 دوم تھا دور ہوا اور رجز ثمن اس وزن ہفتعلن چار بار ایک مصرع میں جب مفاعیلین سے ساکن
 سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ان اسباب کو جنہن ساکن سبب دوم دور ہوا ہے و قد پر قدم
 کیا عیل مفا ہوا مفتعلن او سکے مقام پر لائے اور رمل ثمن اس وزن پر فعلن اتین چار بار ایک مصرع
 میں جب مفاعیلین سے ساکن سبب دوم دور کیا مفاعیل ہوا اور جب ابتدا اس سبب آخر سے کی
 ال مفاعلی ہوا فعلن اتین او سکے مقام پر لائے اور بیت دائرہ ہنج سے اسطر ح پر ہے طبعیت مرا
 مراکس نہ ہد و دوم را کس نکند شاد و مراہ و بیت گشتہ اعتبار دو نون مصرعون کے ہے کہ مصرع ثانی
 بھی اسی وزن پر ہوگا تقطیع یہ ہے مراکس مفاعیل نہ ہد و دوم را کس نکند شاد و مفاعیل

کہ صاحب میزان المقصود در اصل از تالیف ابن کتاب ثابت کردن غلطی ہای مصنف علام بود کہ بہر
 متوجہ کہ مطلب بذہن رسیدہ غلطی بطرف محقق منسوب کردہ چنانکہ درین محل وجوہش بدو صورت
 ظاہر و باہرست کہ نزد صاحب میزان کہ وضع دائرہ برای بیان اصل ارکان باشد این محض غلطی
 و خلاف جہو است چہ بیان اصل ارکان علت غایت برای وضع دائرہ نزدیک کسی نباشد بیکہ
 غایت انضمام و التفکاک بجز از یکدیگرست ثانیاً اینکہ وضع دائرہ را خاصہ برای اصل ارکان کسی
 ننوشتہ اینچہ ممنوع است نیست کہ اصول و فروع را با ہم خلط کنند و تقابل و تساوی بکسیت
 حروف چنانکہ در اصول مشروط است بہمان طریق در فروع نیز در کار بود و نیاوردن دو دائرہ فروع
 در کتب عروض بحت احتراز از تطویل باشد اینکہ صریحاً ممنوع نوشتہ باشد و مصنف نکتہ نوشتہ کہ
 بہر جا حاجت اقتد دو دائرہ بہ نسبت فروع ہم ثبت توان کرد و مرد و اوزان ہمین است کہ کسی ممنوع نہ
 انکار و چون دو دائرہ فروع ضروری نباشد از بخت مصنف علام ہم آرا نوشتہ تمام کلامہ اسب سحر
 کہتہ ہیں کہ دونوں صاحب مطلب کتاب کو نہ پہونچے اور تطویل بیفائدہ سوال و جواب میں
 محقق علیہ الرحمۃ تفصیل اوزان پنج میں لکھتے ہیں کہ آما بپارسی صلیش در دائرہ مفاعیلن مشہد با
 بود و دونوع بود سالم و مکفوف ہم دونوع بود و سوفرہ و اخرج و مکفوف موفورہ و مکفوف تنہا
 خوانند و بعضی ہر نوعی را بحری دیگر شمرہ اند اور بیان اوزان رجز میں لکھتے ہیں کہ آما بپارسی
 این بحر در دائرہ مستغفلن مشہد بار باشد و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی اور بیان اوزان مل
 ہیں کہ تھیں کہ آما بپارسی این بحر دونوع آید سالم و مخبون و بعضی عروضیان ہر یک را بحری دیگر
 شمرند پس ظاہر ہے کہ جو لوگ ہرج اور رجز اور مل کو ایک ایک بحر جانتے ہیں اونکے ٹوئیک
 دائرہ ہائے ارکان سالم کافی ہیں اور جو لوگ ہر قسم کو انہیں سے بحر علاحدہ قرار دیتے ہیں
 اونکے نزدیک دائرہ ارکان سالم اور دائرہ ارکان مزاحفہ دونوں درکار ہیں کہ اسلے کہ یہ
 ارکان مزاحفہ اونکے نزدیک بجائے اصل ارکان ہیں کہ بحر علاحدہ قرار دیتے ہیں اور سوا اسکے
 رسالہ ہائے عروض میں دو دائرہ ارکان مزاحفہ بھی موجود ہیں ہم داز تکرار کن سباعی بسط کہ
 از وہ مفروق بوجہ بحر مستغفل نیست و آما از غلط سباعی بیکہ بیکہ و آن رکبی بود کہ مولف از
 دو سبب بغینت بود و ندی مجموع کہ کئی کہ مولف بود اند و سبب بغینت دو ندی مفروق و تازیان

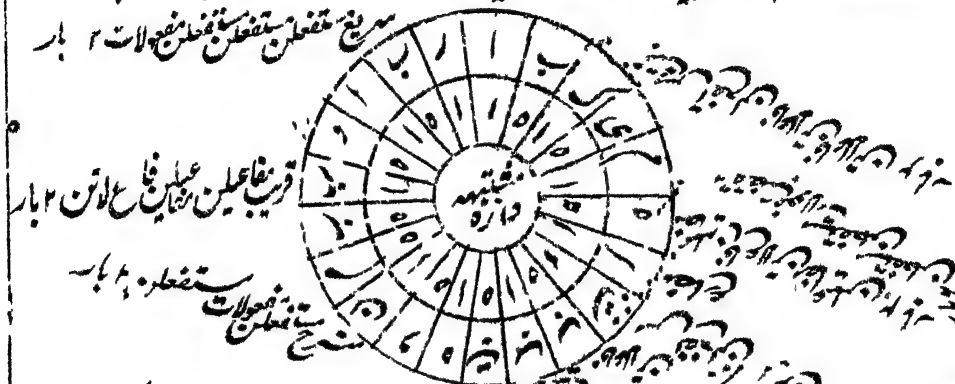
مسدس بکار دازند کہ مصرع از رکن مجموعی دوبار و رکن مفروق کی بار و چون در دائرہ نہند ابتدا از مذکور موضع ممکن بود چه این سه رکن مؤلف از جزو باشند آنکہ ابتدا بدو سبب رکن مجموعی رکن اول کنند تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن مفعولات و این بحر سریع خوانند و ترکہ رکن سباعی تنہا سے کہ اوس میں و مذمفروق ہو جیسے لات مفعولات میں اور فاع فاع لاتن میں اور تفع مس تفع لن میں کوئی بحر مستعمل نہیں ہے یعنی کوئی بحر نہیں نکلی ہے و اما آمیزش سباعی سے با یکدیگر بحرین نکلی ہیں مگر اوں سباعیات میں کوئی رکن مؤلف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور و مذمفروع سے خواہ دونوں سبب مقدم ہوں جیسے مستفعلن میں خواہ موخر ہوں جیسے مفاعیلین میں خواہ در میان دونوں سببوں کے و مذمفروع فاعلاتن میں اور کوئی رکن مؤلف ہوتا ہے دو سبب خفیف اور و مذمفروق سے مثل مفعولات اور فاع لاتن کے اور اہل عرب اوسکو مسدس مستعمل کرتے ہیں ایک مصرع رکن مجموعی سے دوبار اور رکن مفروق سے ایک بار مثل مستفعلن مستفعلن مفعولات کے اور جب دائرے میں لکھتے ہیں ابتدا نو جگہوں سے ممکن ہوتی ہے کس واسطے کہ یہ تین رکن مؤلف نو جزو سے ہیں یعنی ایک ایک میں تین تین جزو ہیں پہلی صورت یہ ہے کہ ابتدا اساتہ دو سبب رکن مجموعی رکن اول کی کریں کہ یہ وزن ہو مستفعلن مستفعلن مفعولات اور اوسکو بحر سریع کہتے ہیں معلوم کیا جاتا ہے کہ ابتدا و تذ سے بہتر تھی جیسا کہ اور دائرہ نہیں کیا ہے پس مضارع کو مقدم کرنا تھا کہ مضارع کی ابتدا میں و تذ ہے مگر وجہ اسکی یہ ہے کہ رکن اول مضارع کا سالم مستعمل نہیں ہوا ہے پس و مذ مجموع گویا اوس میں نہیں ہے اور خلیل ابن احمد سے جو لوگوں نے پوچھا اوس نے یہ جواب دیا کہ و تذ مفروق اوسکا صدر سے نزدیک ہے اور و تذ مفروق اول بیت کو خفیف کرتا ہے پس تقدیم سریع کی سب پر اس واسطے ہے کہ و تذ مفروق اوسکا صدر سے دور تر ہے اور چونکہ بنا سریع کی دو سبب اور ایک و تذ مفروق پر ہے اور شرح اسمین اوسکے موافق ہے لہذا ابتدا سریع کے منسج کو بیان کیا اور خفیف کو مضارع پر اور مضارع کو مقضب پر اور مقضب کو مجتث پر اس واسطے مقدم کیا کہ و تذ مفروق ہر ایک میں صدر سے دور تر ہے یہ نسبت دوسری کے سریع شتاب کنندہ اور جلد از نام ایک بحر کا عروض سے اور اس بحر میں اسباب زیادہ ہیں اور اودا سے لہذا برسر مت بڑھی جاتی ہے کذا فی التیاض ہمب آنکہ ابتدا بسبب دوم ہان

رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن مس قفع لمن و این بحر مستعمل نیست **ت** اور دوسری صورت
یہ ہے کہ ابتدا کرین سبب دوم اوسی رکن سے کہ یہ وزن ہو فاعلاتن فاعلاتن مس قفع لمن اور یہ
بحر مستعمل نہیں ہے بعض اس بحر کو جدید کہتے ہیں اور غریب بھی کہا ہے اور اس کو بزرگ جہر نے
ایسا دیکھا ہے جدید جو چیز کہ نئی پیدا ہوئی ہو اور نام بحر عروض کا کہ یہ بحر نئی پیدا ہوئی ہو بھور
نوزدہ گانہ میں کذا فی الغیث ہم آئنگہ ابتدا ابو تدمہان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن
مفاعیلن فاع لاتن و این بحر تازی مستعمل نیست و پارسی آواز قریب خوانند **ت** تیسری صورت
یہ ہے کہ ابتدا و تدمہ سے اوسی رکن کی کرین کہ یہ وزن ہو مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن اور یہ بحر
مازی میں مستعمل نہیں ہے اور فارسی میں اس کو قریب کہتے ہیں اس واسطے کہ ارکان میں نہ ہر
اور مضارع سے قربت رکھتی ہے یا یہ کہ زمانہ قریب ترین پیدا ہوئی ہے کہ یوسف عروضی
نیشاپوری نے اس کو نکالا ہے قریب ایک بحر ہے بجز نوزدہ گانہ سے کذا فی الغیث ہم
آئنگہ ابتدا و سبب رکن دوم مجموعی کنند تا این وزن باشد مستفعلن مستفعلن قفع لمن بحر اسر
ت چونکہ صورت یہ ہے کہ ابتدا و سبب رکن دوم مجموعی سے کرین کہ یہ وزن ہو مستفعلن
مفعولات مستفعلن اور اس بحر کو نسج کہتے ہیں اس واسطے کہ یہ سہولت اور روانی پڑھی جاتی
منسرح بضم میم و سکون نون و فتح سین مہملہ و کسیر راہلہ و حای مہملہ آسان در زبان کر دہ شدہ
اور نام ایک بحر کا چونکہ اسباب اس بحر میں مقدم ہیں و تدریجاً آسانی زبان پر آتی ہے اور
بعضوں نے لکھا ہے کہ انسراح بمعنی انجامہ بیرون آمدن ہے اور یہ بحر نقصان زحافات
میں بیان تک پہنچی ہے کہ بمقدار دور رکن کے رہ جاتی ہے لہذا اسباب اس اختصار کے نسج
نام رکھا کذا فی الغیث ہم آئنگہ ابتدا سبب دوم ہمیں رکن کنند تا این وزن باشد فاعلاتن
مس قفع لمن فاعلاتن و این بحر را خیف خوانند **ت** پانچویں یہ صورت ہے کہ ابتدا
سبب دوم اسی رکن سے کرین کہ یہ وزن ہو فاعلاتن مس قفع لمن فاعلاتن اور اس بحر کو
خیف کہتے ہیں سبب اسکے کہ اخف سببایات ہے بسبب اتصال اسباب کے ساتھ
اور تادم کے طرفین سے خیف سبب اور نام ایک بحر کا بحر ابے عروض سے کذا فی الغیث
هم آئنگہ ابتدا ابو تدمہان رکن کنند تا این وزن باشد مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن و این بحر را

مضارع خوانند **ت** چھٹی یہ صورت ہے کہ ابتدا اس کن دوم کی وند سے کریں کہ یہ وزن ہو مفاعیلین فاع لاتن مفاعیلین اور اس بحر کو مضارع کہتے ہیں بسبب مشابہت کے بحر سرج سے کہ دوسرے جزو میں ان دونوں کی وند مفروق ہے مضارع بضم میم و کسر ہملہ مشرک اور ثنیۃ منتخب سم اور مضارعت بمعنی مشابہت اور مضارع نام ایک بحر کا بحر عروص اور اس بحر کا اس واسطے مضارع نام رکھا کہ مشابہہ ہے منسرح سے کہ دونوں میں او تاء مقدم ہیں اسباب پر کذا فی الغیاث ہم نہ آنکہ ابتدا بدو سبب کن مفروق کنند و برین وزن ہو مفعولات مستفعلن متفعلن و این را مقضب خوانند و پارسی متعل نیست **ت** ساتوین صورت یہ ہے کہ ابتدا دو سبب رکن مفروق سے کریں کہ یہ وزن ہو مفعولات مستفعلن متفعلن اور اس بحر کو مقضب کہتے ہیں بسبب بریدہ ہونے کے بحر منسرح سے کہ رکن دونوں کے ایک میں فقط فرق ترتیب میں ہے اور یہ بحر فارسی میں متعل تین ہے متعفس بضم میم و فتح ضاد معجمہ بریدہ شدہ اور نام ایک بحر کا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے ارکان دونوں کے ایک میں اختلاف فقط ترتیب میں ہے کذا فی الغیاث ہم نہ آنکہ ابتدا بسبب دو سہ میں کن کنند و برین وزن باشد مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن و این بحر را مجتث خوانند **ت** اٹھویں صورت یہ ہے کہ ابتدا اسبب و م اسی رکن سے کریں کہ یہ وزن ہو مس تفع لن فاعلاتن فاعلاتن اور اس بحر کو مجتث کہتے ہیں کہ بحر خفیف سے برکنہ ہوئی ہے مجتث بضم میم و سکون جیم و فتح تائی فوقانی و تشدید تائی شلثہ بمعنی ازیخ برکنہ شدہ اور نام ایک بحر کا بحر فزودہ گانہ سے اور اس بحر کو بحر خفیف سے برکنہ کیا ہے کسواسطے کہ ان دونوں بحر دن کے ارکان میں کجا اختلاف ہے کہ اس بحر میں متفعلن مقدم ہے و فاعلاتن پر اور خفیف میں رد میاں کذا فی الغیاث ہم نہ آنکہ ابتدا وند مفروق کہند کہ این وزن شود فاع لاتن مفاعیلین مفاعیلین و این بحر را مستعمل بہت **ت** اور نوین صورت یہ ہے کہ ابتدا وند مفروق سے اس رکن کی کریں کہ یہ وزن ہو فاع لاتن مفاعیلین مفاعیلین اور یہ بحر بھی نامستعمل ہے اور بعضے اس بحر کو مشکا کہتے ہیں مشکا بضم میم و کسر کاف یا نند و شکل شود و اور نام ایک بحر کا ہے بحر عروص سے منتخب اور غیاث سے ہم ہیں بحر متعل و ہر دو لغت ازین دواثرہ ہفت بہت و بہت دواثرہ

بروزن سرلیج چنین بود ع بادہ بمن دہ تو بتا ہم کیا رہد و بروزن قریب ع بمن دہ تو
 بتا ہم کیا رہد و بروزن سنج ع دہ تو بتا ہم کیا رہد و بروزن خیف ع تو
 بتا ہم کیا رہد و بروزن مضارع ع بتا ہم کیا رہد و بروزن مضرب ع
 ہم کیا رہد و بروزن مجتث ع کیا رہد و بروزن واین دائرہ را ہم
 دائرہ ششہ خوانند و صورتش اینست پس بحرین مستعمل زبان عربی اور فارسی میں اس
 دائرے سے سات ہیں اور دونامستعمل اور بیت اس دائرے کی وزن سرلیج میں یون ہے
 جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے بادب بمن مستعمل و تبتا مستعمل ہم کیا رہد
 مفعولات بجائے ہا اور دوا و حرف با کا لکھنا وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ اہل پارسی کا
 تلفظ میں یون ہی ہے اور وزن قریب میں یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے
 بمن دہ تبتا مفاعیلن بتا ہم یک مفاعیلن بار بادہ فاع لاتن و وجہ منفصل ہونی فاع لاتن کی
 ظاہر ہے اور وزن سنج میں یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے وہ تبتا
 مستعمل ہم کیا رہد مفعولات بادب بمن مستعمل اور وزن خیف میں یون ہے جو مرقومہ متن
 ہے تقطیع او سکی یہ ہے تبتا ہم فاع لاتن کیا رہد با مس تفع لن دب بمن دہ فاع لاتن اور
 وزن مضارع میں یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے بتا ہم یک مفاعیلن بار
 بادب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن یہاں صاحب میزان نے یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بتا ہم
 تقطیعہ بتا ہم یک مفاعیلن بار بادب فاع لاتن بمن دہ تو مفاعیلن و شمار کردن و او تو را بجای
 حرفی از بہر ضرورت قافیہ بہت، تم کلامہ پس مصرع ثانی کہاں ہے جسکے سبب ضرورت قافیہ
 ہوئی اور دوا کو بجائے حرف کہاں شمار نہیں کیا کہ اس کے مقام پر ہر جگہ بے آ کے بسبب
 او غام کے موافق اہل فارس کے گریہ کہا جائے کہ لفظ تو اس مصرع میں آخر واقع ہوا
 اور لفظ بتا اول پس وادبے سے کیونکر بدلتا اسطرح وزن قریب میں بادہ آخر واقع ہوا
 اور لفظ بمن اول پس وہ ہے ہے ہے سے نہ بدلے آدم پر سر مطلب اور وزن مختضب میں
 یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے ہم کیا رہد مفعولات بادب بمن مستعمل دہ
 تبتا مستعمل اور وزن مجتث میں یون ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے کیا رہد

بامس تفع لن و سب من دہ فاعلاتن تب بتا ہم فاعلاتن اور اس دائرے کو دائرہ مشتبہ
بھی کہتے ہیں اور دائرہ و تدبجی اور وجہ اشتباہ اسمین یہ ہے کہ مستفعلن اور فاعلاتن
دونوں متصل اور منفصل واقع ہوئے ہیں پس دونوں میں شبہہ پڑتا ہے اور سہروردی
نے کہا ہے کہ بحرین اسکی مشتبہ ہیں اور صوت دائرے کی یہ ہے



ہم و زبان پارسی این بحرہ سالم بکار نذر اندیشے ارکان بحین بسلاست و لیکن بحین
ساکن سبب دوم از ہمہ ارکان بکار دارند و دائرہ را کہ بدین وضع نهند مشتبہ مزاحفہ خوانند
و سبب منسج و مقتضب را بطوی مقید کنند و قریب مضارع را بمکفوف و خفیف و محبت را
بمجنون است اور زبان فارسی میں ان بجزون کو سالم مستعمل نہیں کرتے ہیں بخوارکان سالم
نہیں لاتے مگر ساکن سبب دوم سبب ارکان سے حذف کر کے استعمال کرتے ہیں اور اس
دائرہ ارکان مزاحفہ کو مشتبہ مزاحفہ کہتے ہیں اور سبب منسج اور مقتضب کو بطوی
مقید کرتے ہیں یعنی مستفعلن اور مفعولات طے سے مستفعلن اور فاعلاتن ہو جاتے ہیں
بعینہ اور قریب اور مضارع کو بمکفوف مقید کرتے ہیں یعنی مفاعیلین اور فاعلاتن کہ بروزن
علن مستفعلن اور فاعلاتن مفعولین کہتے ہیں مفاعیلین اور فاعلاتن ہو جاتے ہیں بعد تبدیل اور
خفیف اور محبت کو بہ مجنون مقید کرتے ہیں یعنی فاعلاتن اور سبب تفع لن کہ بروزن مستفعلن
مس اور فاعلاتن مفعولین ہیں نہیں سے فاعلاتن اور مفاعیلین ہو جاتے ہیں بعد تبدیل اور ضرورت
دائرہ مشتبہ مزاحفہ کی اس جہت سے ہوئی کہ فارسی میں یہ بحرین بکارکان سالم مستعمل نہیں
ہو تین مگر مزاحفہ پس بطرح دائرہ اصول ارکان سے عربی میں صورت الفہام اور الفہام کا
اوزان ممکن اور مقصود ہے اسی طرح دائرہ مزاحفہ سے فارسی میں لہذا صنف علیہ الرحمہ نے

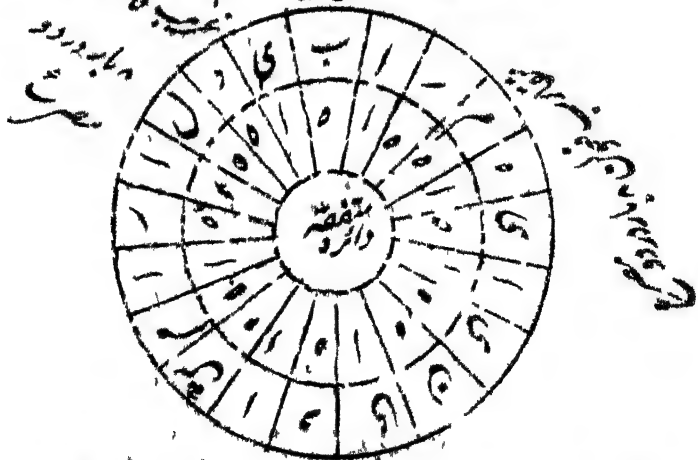
صورت و دونوں اردوں کی عبارت میں مضبوط کر دی ہو اور دائرہ مزاحمت خیال تطویل نہیں لکھا ہم سب سے تین تین جو فتنہ متعلق
 فاعل عام بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار تو قریب مفاعیل مفاعیل فاعلات ع برنہ وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو
 فاعلات مفتعلن ع وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو
 بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو
 و متغصب فاعلات مفتعلن مفتعلن ع ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو
 ع سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو بتا ہم سے بار بادہ میں وہ تو
 ت اور وزن کسریع مصرع اور مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے بادہ میں مفتعلن
 وہست بتا مفتعلن جس بار فاعلات اور وزن قریب اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
 او سکی یہ ہے متن دہست مفاعیل بتا ہم سے مفاعیل بار بادہ فاعلات اور وزن منسج اور مصرع
 مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے متن دہست بتا مفتعلن جس بار فاعلات بادہ میں
 مفتعلن اور وزن تخفیف اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے متن دہست بتا ہم فاعلات
 سبار بار مفاعیل و متن وہ فاعلات اور وزن مضارع اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع
 او سکی یہ ہے متن دہست مفاعیل بار بادہ فاعلات متن دہست مفاعیل اور وزن متغصب اور
 مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے متن دہست مفاعیل بار بادہ فاعلات بادہ میں مفتعلن دہست بتا
 مفتعلن اور وزن مجتث اور مصرع مثال جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے متن دہست سبار بار مفاعیل
 و متن وہ فاعلات بتا ہم فاعلات پس حرف با جو متن اور بتا میں سے دائرہ اول میں مشدد
 کہا چاہیے بسبب مطابقت لہجہ عجم کے اور اس جگہ یعنی دائرہ مشتبہہ مزاحمت میں مخفف سبب
 اسکے کہ حرف سابق ملفوظ نہیں ہے مفصل یہ کہ جب بادہ میں اور تو بتا بر وزن مفتعلن اور
 فاعل ہونگے حرف ہا اور واو کہ اکثر مقاموں میں تلفظ میں نہیں آتے اس جگہ تلفظ میں ہیں گے
 وافتح لہجہ اہل عجم کے وال بادہ کے اور تے تو کی بے سے مل جائے گی اور تے مشدد وہو جائے گی
 اور با سے اول مقام ہی اور واو کے ہوگی اور تقطیع میں نہ مکر لکھی جائے گی جیسے دائرہ
 مشتبہہ سالمہ میں اور ہر گاہ یہ حرف ہا اور واو تلفظ میں نہ آئیں گے اور تقطیع ہو کر جائیں گے
 مشدد یہ کمان سے ہوگی جیسے دائرہ مشتبہہ مزاحمت میں ہم وزیر با پس بیان یعنی انہی ہجرات مشمن

لگا رہا اور دیکھتے صراع از رکنی مجموعی و رکنی مفروقی باشد و دوبارہ بحر نامی ممکن ہستش اند و سہ بحر
 اول کہ رکن مکرر در او ایل صراع با افتد و ان سریع است و محل اول و قریب ہفتد و شش بحر است
 او را ایل فارس بعضی ان بحرون سے شمن استمال کرتے ہیں اور ایک مصرع رکن مجموعی اور رکن
 مفروقی سے ہوتا ہے دوبارہ چہ بحرین ممکن ہیں اور تین بحرین پہلی کہ رکن مکرر و تین
 او ایل مصرعون میں پڑا سے ساقل ہو جائیں گے کس واسطے کہ شمن تکرار نہیں ہوتی اور تین
 سریع ہے کہ وزن او سکا مستفعلن مستفعلن مفعولات ہے اور مطوی مفتعلن مفتعلن فاعلات ہے
 اور مہمل اول ہے یعنی جدید کہ وزن او سکا فاعلاتن فاعلاتن مس تفع لن اور مخبون فاعلاتن
 فاعلاتن مفاعیلن ہے اور قریب ہے کہ وزن او سکا مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن ہے اور
 مکفوف مفاعیل مفاعیل فاعلات ہے پس جب تین بحرین ساقل ہو میں باقی رہیں چہ ہم
 بر نیگو نہ وزن نسج مفتعلن فاعلات دوبارہ مصرع زن تو مرابز رای خوب نگار ابو صل وزن
 خفیف فاعلاتن مفاعیلن دوبارہ مصرع تو مرابز رای خوب نگار ابو صل زن وزن مضارع
 مفاعیل فاعلات دوبارہ مصرع مرابز رای خوب نگار ابو صل زن تو وزن مقضب فاعلات
 مفتعلن دوبارہ مصرع باز رای خوب نگار ابو صل زن تو مرابز وزن محبت مفاعیل فاعلاتن دوبارہ
 مصرع بو صل زن تو مرابز رای خوب نگار ابو وزن مہمل فاعلات مفاعیل دوبارہ مصرع رای
 خوب نگار ابو صل زن تو تو مرابز وزن و ازین شش سہ مستعلن باشد و ان نسج و مضارع محبت
 سہ و خفیف شمن بسیار نیادہ است و مقضب در پارسی نیادہ است و این دائرہ رشتہ نہ اند
 خوانند و بعضی القاب داسرہ شکل دیگر کنند و این دو دائرہ نیادہ و ہم تخفیف راست وہ چہ بحرین
 شمن جو بعد اقسا طہ بحر ثلثہ کے کہ تین یہ ہن نسج خفیف مضارع مقضب محبت وزن
 مہمل جبکہ مشکل کہتے ہیں اوزان اور مضارع مثال انکی مرقومہ متن ہیں اور تقطیعات لکھی
 جاتی ہیں تقطیع مصرع منسج نہت مر مفتعلن باز رای فاعلات خوب نکا مفتعلن ابو صل فاعلات
 تقطیع مصرع خفیف ترا با فاعلاتن رای خو مفاعیلن نکا فاعلاتن بو صل زن مفاعیلن تقطیع مصرع
 مضارع مرابز مفاعیل رای خوب فاعلات نکا اب مفاعیل و صل نہت فاعلات تقطیع مصرع
 مقضب باز رای فاعلات خوب نکا مفتعلن ابو صل فاعلات زن مر مفتعلن نسج مصرع محبت

بوصل زن مفاعیلن مفاعلاتن زرای خود مفاعیلن بکار فاعلاتن لقطع مفعول وزن مفعول مفاعلاتن
یہ ہے اسے خوب فاعلاتن بکار مفاعیلن وصل زنت فاعلاتن مفاعلاتن اور ان
جہ مجرورین میں تین مجرورین متعل ہیں منسج اور مضارع اور محذوف اور خفیف مفعول کم آئی ہے اور
مقتضب فارسی میں مستعمل نہیں ہے اور مفعول فارسی اور تازی میں متروک ہے اور اس واسطے
کو مشتبہ اندہ کہتے ہیں اور بعضوں نے القاب دائروں کے اور طرح پر کہے ہیں یعنی دائرہ
اور دائرہ منترعہ کہا ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے دونوں دائرے یعنی مشتبہ فزاحفہ مسدس
اور فزاحفہ ثمنہ واسطے تخفیف کے نہیں لکھے ہم وہاں کہ بعضے دائرہ بہند جہت بحر اسے
کہ مسدس و فزاحفہ آمده باشد مانند سیرج و قریب و خفیف و بحر مقتضب ہم دران دائرہ آورند و
بل دائرہ مشتبہ سالمہ میں دائرہ آورند اور بعضے عروضی دائرہ بحر مسدس اور فزاحفہ
کالائی میں مانند سیرج اور قریب اور خفیف کے اور بحر مقتضب بھی اس میں شریکی کی ہر
اور بعض دائرہ مشتبہ سالمہ کے یہ دائرہ فزاحفہ لکھا ہے اور صورت دائرہ مسدس فزاحفہ
کی یہ ہے کہ مثلاً یہ بحر مسدس ہے مفعول مفتعلن فاعلاتن پس اگر عین مفتعلن اول سے آغاز
ایسے رکن قریب کے نکلیں مفاعیل مفاعیل فاعلاتن اور اگر تا مفتعلن ثانی سے شروع کیجیے
رکن خفیف کے نکلیں فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن اور اگر فاعلاتن سے ابتدا کیجیے رکن مقتضب کے
نکلیں فاعلاتن مفتعلن مفتعلن ہم و اما و فزاحفہ سیات بسیطہ مک مصراع از گرا ریک کن بود چار بار
دو بحر از ان ممکن بود کہ بر خیزد یکے آنکہ ابتدا بود کنند و برین وزن بود فاعلاتن چار بار و دین بحر
مقارب خوانند و دوم بنا السبب کنند و برین وزن بود فاعلاتن چار بار و این بحر مستعمل نیست و
خلیل آنرا غریب و کسب و متسق نام نہادہ است و اندکے شعرا زری بران بحر بعد از خلیل یافتہ
اند و پارسیان ہم بتی چند بجا کثرت گفتہ اند و اما خماسیات بسیطہ یعنی تنہا خماسیات
او نہیں ایک مصرع ایک کن کی تکرار سے ہوتا ہے چار بار اور دو بحر و نکا پیدا ہونا اس سے
ممکن ہے ایک یہ کہ ابتدا بود کریں و یہ وزن ہو گا فاعلاتن چار بار اور اس بحر کو مقارب
کہتے ہیں اس واسطے کہ اس بات اور دائرہ کے قریب واقع ہو جائے ہر وقت سے ملا ہوا ایک
سبب ہے یا در میان دو سببوں کے ایک قریب ہے اور در میان دو وزنوں کے ایک سبب ہر

اور متدارک کا بھی نام متدارک اسی جہ سے ہوا ہے کہ اسباب نے اوٹا کو دریافت کیا ہے یعنی
 قریب یکدیگر بن اور دوسری صورت یہ ہے کہ ابتدا سبب سے کریں وہ یہ وزن ہوگا
 فاعلن چار بار اور یہ بحر مستعمل نہیں ہے اور خلیل نے اسکا نام غریب اور رکض اور تسق
 لکھا ہے اور بعضوں نے متدارک اور محرش اور مخترع اور متدانی اور شقیق اور حنیب اور منظم
 اور متفاطر بھی اس بحر کو کہا ہے اور چند شعر عربی اس میں بعد خلیل کے دست یاب ہوئے
 ہیں اور اہل فارس نے بھی چند بیتیں اس میں تکلف کمی ہیں معلوم ہوتا ہے کہ خلیل نے
 اس بحر کے نکالے اور نام بھی رکھا مگر اشعار اس بحر میں نہیں پائے بعد اس کے خلیل نے
 خواہ اور ون نے شعر اس بحر میں پائے اور یہ بحر مقرر اور مستعمل کی ہم و چون در دائرہ بند
 بیتش بر وزن تمنا سب چندین باشد رخ مرآتے دلارام شادی نیاید و بر وزن غریب چندین
 ع نے دلارام شادی نیاید مرا لہ این دائرہ را متفق خوانند و برین صورت باشد اور جب
 دائرے میں لکھتے ہیں وزن تقارب یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اسکی
 یہ ہے مرآتے فعلن دلار فعلن مشادی فعلن نیاید فعلن اور وزن غریب یعنی متدارک
 یہ ہوتا ہے مصرع جو مرقومہ متن ہے تقطیع اسکی یہ ہے دلار فعلن رام شاد فعلن
 دی نیافت فعلن ید مرا فعلن اور اس دائرے کو متفقہ کہتے ہیں بسبب اتفاق ارکان کے

اور صورت اسکی یہ ہے



میں پس دو اور نزدیک عرب پنج است انجمله سب متلفح مختلفہ و متفقہ و نزدیک
 عجم چہ پنج باشد انجمله سب متلفح مختلفہ و متفقہ و نزدیک ازین

رواٹر مکن است کہ بر خیز و بیت و دوست و مستعمل نزدیک عرب ازین جملہ پانزدہ آطویل
 سیدید ج بسیط و افزہ کامل دہرج زرخرج رمل طاسریع میسرح یا خفیف میب
 سہار ج سرح مقضب مد مجتہ بہ مقارب و شانزدہم غریب و باقی مہل است و نزدیک عجم
 ۱۰ است اہرج ب زرخرج رمل اسریع و قریب ہنسرح زخفیف مضارع و مجتہ می تقاض
 و بعضے فراخات بر شمار گیرند و از دواٹر شنبہ ہمہ بجور مستعمل در شمار آورند و بجز ہا زیادہ گردد
 این است تفصیل دواٹر بجور ت پس دواٹرے نزدیک عرب کے پانچ ہین پہلا مختلفہ دوسرا
 مختلفہ تیسرا مختلفہ چوتھا مشتبہہ پانچواں متفقہ اور نزدیک عجم کے بھی پانچ ہین پہلا مختلفہ سادہ
 دوسرا مختلفہ تیسرا مشتبہہ شنبہ چوتھا مشتبہہ سادہ پانچواں متفقہ اور بحرین کہ جبکا پیدا ہونا ان
 دواٹر وں سے مکن ہے بائیس ہین پانچ مختلفہ سے یعنی طویل مد بد عریض بسیط عمیق اور تین
 مختلفہ سے وافر کامل مہل جبکا وزن فاعلاک لکھا ہے اور تین مختلفہ سے ہنرج زرخرج رمل اور نو
 مشتبہہ سے سرح جدید قریب ہنسرح خفیف مضارع مقضب مجتہ مشکل اور دو متفقہ سے
 متقارب متدارک اور تین مستعمل عرب پندرہ بحرین ہین پہلی طویل دوسری مد بد تیسری بسیط
 چوتھی وافر پانچوین کامل چھٹی ہنرج ساتوین زرخرج اٹھوین رمل نوین سرح دسویں ہنسرح
 گیارہوین خفیف بارہوین مضارع تیرہوین مقضب چودہوین مجتہ پندرہوین متقارب
 یہ پندرہ ہونین آور سولہوین غریب یعنی متدارک بھی کچھ استعمال میں آگئی ہے اس
 حساب سے سولہ ہونین باقی مہل ہین وہ عریض اور عمیق اور مہل اور جدید اور قریب
 اور مشکل اور نزدیک عجم کے دس ہین پہلی ہنرج دوسری زرخرج تیسری رمل چوتھی سرح پانچوین
 قریب چھٹی ہنسرح ساتوین خفیف اٹھوین مضارع نوین مجتہ دسویں متقارب پس بحرین
 طویل اور جدید اور بسیط اور وافر اور کامل اور متدارک پاری میں مستعمل نہیں جو کچھ کہا ہے
 انہیں بہ تشبہ عرب کہا ہے اور بعضوں نے فراخات کو شمار میں زیادہ کیا ہے اور دونوں
 دواٹر وں مشتبہہ سے سب بجور مستعمل کو شمار میں لائے ہیں یعنی مشتبہہ مزاحفہ سادہ سے
 چھ بحرین متعلقہ سرح مہلوی اور قریب اور مضارع لطوف اور خفیف اور مجتہ بحرین
 اور مزاحفہ مشتبہہ سے چار بحرین متعلقہ سرح مضارع مجتہ خفیف اس صورت میں ذکر ہے

شمار کے بحرین زیادہ چوتھین کی ہی یہ تفصیل دائروں اور بحرین کی ظاہر ہے کہ جہاں کا
شمن اور سدس کا شمار میں تکلف سے خالی نہیں اور قاریوں نے بحر تازی کو بحرین
کیا ہے اور تین بحرین جدید قریب مشاغل اور اوٹین لائی ہیں پس اس حساب سے
اونیس بحرین ہوتی ہیں جیسا کہ مشہور ہیں اور معلوم کیا چاہیے کہ مصنف علیہ السلام نے بحرین
ابجد کو بحساب اعداد علامت شمار مقرر کیا ہے پس علامت چاک کی دال ہوتی ہے بحرین
مقام پر یہ شکل رکھنا اس واسطے ہے کہ واسطے ملتبس نہوا اور بعد عشر کے احاد کو شمار
سے مؤخر کیا ہے پس یا عبارت یا زیادہ سے اور عبارت دوازده سے ہے ہم وبراگم
رکن اول را از مصرع اول صدر خوانند و رکن آخر عروض و رکن اول را از مصرع اول خوانند
خوانند و رکن آخر را ضرب و رکنہا سے باقی را حشوت اور جان تو کہ رکن اول مصرع
اول کو صدر کہتے ہیں اس واسطے کہ صدر میں واقع ہوا ہے اور رکن آخر مصرع اول کو
کہتے ہیں بالفتح اس واسطے کہ عروض یعنی ستون خیمہ ہے جیسا کہ خیمہ ستون سے قریب
بنا شعر کی اس رکن سے قائم ہے اور رکن اول مصرع دوم کو ابتدا کہتے ہیں اس واسطے کہ
ابتداء مصرع میں واقع ہے مثل صدر کے اور رکن آخر مصرع دوم کو ضرب کہتے ہیں کہ
ضرب یعنی دامن خیمہ ہے جیسا کہ دامن خیمہ منہا سے خیمہ ہوتا ہے یہ رکن بھی منہا سے
شعر ہے یا ضرب یعنی صنف ہے کہ اسکے اصناف بہت ہیں یا یعنی مثل یعنی یہ ضرب
مثل عروض ہے وقوع آخر مصرع میں اور باقی رکنوں کو حشوت کہتے ہیں اس واسطے کہ ہر رکن
شعر میں صدر بالفتح اول بالاسے ہر چیز اور پیشگاہ خانہ اور یعنی بالانشین منتخب اور کشف
اور لطائف اور غیاث سے عروض بالفتح کرانہ ہر چیز و جزو آخر مصرع اول شعر کذا فی منتخب
ابتداء آغاز کرنا منتخب سے ضرب بالفتح مانند مثل و نوع اور یعنی لفظ آخر شعر منتخب
اور کشف اور بحر الجواہر اور غیاث سے ہم و باشد کہ رکن اول را چون جزو اول او و
مجموع بود متحرک اول اور اذان جزو بیگلند و انہی را حزم خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ آید
آن رکن را ابتدا خوانند و بازمی آن ہر رکن را از دیگر ارکان کہ سہی خفیف دروی مجاہد و
بود ساکن آن سبب بیگلند اسقاط اورا اعتماد خوانند اور کبھی ابتدا و اس رکن کو کہ

ہیں کہ اول مصرع میں ہوا جو جزو اول ادسکا و تد مجموع ہوا و متحرک اول ادسکا خرم سے ساقط ہو جیسے فعلوں اور مفاعیلین اور مفاعلتین سے متحرک اول گر کے فعلوں اور مفعولین اور مفعولین رہ جاتا ہے پس یہ اگر صدر میں ہوگا ابتدا بصدر کہیں گے اور اگر ابتدا میں ہوگا ابتدا یہ ابتدا کہیں گے اور اگر حشو میں ہوگا ابتدا بحشو کہیں گے اور عروض اور ضرب میں نہیں ہوتا اور جو رکن برابر اور مقابل اس رکن کے ہو کہ سبب خیف اوس میں مجاور و تد ہو لینے پہلے و تد بعد سبب جیسے فعلوں اور ساکن سبب کو گرا دیں جیسے فعلوں سے فعل رہ جاتا ہے اس سقاط کو اعتماد کہتے ہیں اور صاحب خزرجیہ وغیرہ نے کہا ہے کہ اس رکن حشوی کو جس میں یہ حذف واقع ہوا ہے اعتماد کہتے ہیں حاصل دونوں کا ایک ہے ح و ازین کلام مصنف ظاہر کنند کہ اعتماد عبارت از حذف حرف مذکور است و صاحب خزرجیہ دیگر برانند کہ اعتماد عبارت از ان رکن حشوی است کہ حذف مذکور دوران واقع شود پس کلام محقق خالی از مسامحہ نیست تم کلام ظاہر ہے کہ محقق علیہ الرحمہ نے جو امر محقق تھا لکھا مسامحہ اور فوگذاشت کا کیا دخل ہم وہر بیت را کہ ہر مصرعی از مساوی دائرہ باشد و ہم ہر زن و جبکہ دوران دائرہ افتد مستعمل باشد مانند وزن اول از کمال در جز چنانکہ بعد ازین علوم شود آن بیت رہ نام خوانند است اور جو بیت کہ ہر مصرع ادسکا مساوی دائرہ ہو عدد ارکان بن یعنی سالم اور خطیج دائرے میں ہے اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم اوس بیت کہ نام کہتے ہیں جیسے وزن ادن کمال و رجز کہ بعد اسکے معلوم ہوگا وزن کمال یہ ہے بیت و اقوا صحت فما اقصر عن ندی بہ و کما علمت شہابی و کرمی و بروزن متفاعلین متفاعلین متفاعلین اور رجز یہ ہے بیت و ادو لیسلمی و ادو لیسلمی جادہ و قنر تبری آیاتہا مثل الزبر و بروزن مستفعلن مستفعلن ہم وہر بیت را کہ ارکان ہر مصرعی از و بعد مساوی ارکان دائرہ بود خواہ ہم بران و جبکہ در دائرہ افتد مستعمل باشد خواہ بعد از تغیر آن بیت وانی خوانند است اور جو بیت کہ ہر مصرع ادسکا عدد میں مساوی ارکان دائرہ ہو خواہ اوسی طرح مستعمل ہو یعنی سالم خواہ بعد تغیر کے یعنی مزاحمت اوس بیت کو وانی کہتے ہیں پس وانی عام ہے اور تام خاص یعنی ہر تام وانی ہے اور ہر وانی تام ظاہر ہو

کہ جس وافی میں تغیر ہوگا وہ غیر تمام ہوگا ہم اگر جزوی یعنی رکنی ازہر مصرعے از و حذف کردہ استعمال کنند آنرا مجزوء خوانند و اگر از یک بیت یک نیمہ حذف کردہ استعمال کنند اور اشارت بخدا
و اگر دو ثلث حذف کردہ استعمال کنند نہ ہوک خوانند و اگر از یک رکب مصرع سے کم کر کے استعمال کریں او سکو مجزوء کہتے ہیں پس اگر بیت شمن ہوگی مسدس رہے گی اور اگر مسدس ہوگی مربع رہے گی اور اگر ایک نیمہ بیت سے حذف کر کے استعمال کریں او سکو مشطور کہتے ہیں یعنی نصف پس اگر بیت شمن ہوگی مربع رہے گی اور اگر مسدس ہوگی ثلث رہے گی دونوں مصرعون میں اور اگر دو ثلث حذف کر کے استعمال کریں او سکو نہ ہوک کہتے ہیں پس بیت مسدس یعنی اربع جائے گی دونوں مصرعون میں اور نہ ہوک بیت شمن میں ممکن نہیں ہے مجزوء بزرگ مجہد مسدس کہ اصل وضع میں شمن ہو بابت بار دور کرے ایک جزو کے اوس سے کذا فی النیث اور جزو مہموز اللام یعنی پارہ پارہ کردن ہے لغت میں اور مجزوء مجازاً صفت جزو اخیر کی واقع ہوتی ہے اور مسدس بھی مجزوء آتی ہے اور شرط بالفتح اور یکنون ثانی یعنی نصفی ہر شے اور نیمہ اور پارہ منتخب اور صراح سے اور نہماک بالفتح کہنہ اور فرسودہ ہونا کپڑے کا پہننے میں اور لاغر اور ضعیف کرنا بیماری کا کذا فی المنتخب اور محقق علیہ الرحمہ نے خود معنی ان لفظوں کے فصل نہم میں لکھے ہیں ح قولہ مشطور از شرط یعنی نصف پس مشطور یعنی نصف کردہ شدہ و آن درد و بحر جائز باشد پس و آن رجز و سریع است نزد غیر خلیل چلیل شعر را و مصرع و عروض و ضرب لازم میداند پس مشطور نزد فالکس ثلث باشد پس از اینجا است کہ سکاکی میکوید فالکس یعنی مجزوء و او ثلث مشطور و اربعو الثمن پس پنچہ مرزا قتیل در چارہ ستر می آرد و اشعار عربی مربع نیز آردہ و مشطور ہم خوانند غلط محض است ہم کلامہ بیان مرزا قتیل یہ چارہ بھی زیر تفسیر اعتراض آگے عجب بات ہے کہ آگے اسکے خود مشطور کو مربع لکھتے ہیں اشعار عربی میں چنانچہ بحر مدیدین عبارت محقق علیہ الرحمہ کی یہ ہے و بعضے مشطور را داشته اند و حاشیہ انکا یہ ہے قولہ مشطور یعنی مربع نحو **یا لیکبر لا تموتو** فائیس ذال حین و کئی ہم دہر بیت کہ ہر دو مصرع او متساوی بود و مقفی اور مضع خوانند و اگر مصرع اویش از دویم جدا نشود اور امعقد خوانند و اگر جو بیت کہ دونوں مصرع او یکے متساوی ہوں

وزن بین اور ارکان بین اور بعضی خواہ مطلع قصیدے خواہ غزل کا خواہ بیت ثنوی کی اوکو
 مصرع کہتے ہیں اور بیت کہ مصرع اول اور سکا مصرع ثانی سے جدا نہو مثلاً ایک رکن اور سکا
 اس مصرع سے متعلق ہے اور سکا مصرع سے اوکو معقد کہتے ہیں اور وہ بیت مجازاً بیت
 ہوگی تصحیف بضم میم مفتوح صاد و نشد پر راء مہملہ مفتوح و عین مہملہ مصرع آورده شدہ غیاث سے تصریح
 قافیہ لانا مصرع اول بیت میں منتخب سے معقد صیغہ مفعول تعقید سے اور تعقید گرہ دنیا
 اور سخن پوشیدہ کہنا کہ خوب سمجھ میں نہ آئے غیاث سے ہم دعروض و ضرب را اگر سالم باشد
 یعنی از تغیرات خالی صحیح خوانند و اگر از نقصانی خالی نبود منتقض خوانند اور عروض اور
 ضرب اگر سالم ہوں اوکو صحیح کہتے ہیں اور اگر نقصان سے خالی نہوں بسبب حافات کے
 اوکو منتقض کہتے ہیں اور انتقاض بالکسر وقاف شکستگی منتقض اور غیاث سے ہم درکنی را
 کہ عروض بیت بود بر وجہی کہ جز چنان نشاید خواہ صحیح خواہ منتقض اور افضل خوانند و رکن ضرب
 چون بر وجہی بود کہ جز چنان نشاید غایت خوانند و بعد ازین بشرح تغیرات کہ در ارکان افتد
 مشغول شویم والدہ السلام اور جو رکن کہ عروض بیت ہو سطح پر کہ سوا او سکے سزاوار
 نہو یعنی ایک ہی عروض آیا ہو خواہ صحیح خواہ منتقض صحیح جیسے ہرج شمن اور مضارع اور مجتث
 میں کہ سالم ہوتا ہے اور پس اور منتقض جیسے طویل میں کہ عروض مقبوض ہوتا ہے اور پس
 اور مقتضب میں کہ مطوی ہوتا ہے اور پس پس ایسے عروض کو فصل کہتے ہیں اور رکن
 ضرب جب ایسا ہو کہ سوا او سکے سزاوار نہو یعنی ایک ہی ضرب آئی ہو خواہ صحیح ہو خواہ منتقض
 پس صحیح جیسو مضارع اور مجتث میں کہ رکن ضرب سالم ہوتا ہے اور پس اور منتقض جیسے
 مقتضب میں کہ رکن ضرب مطوی ہوتا ہے اور پس پس ایسی ضرب کو غایت کہتے ہیں فصل
 جدا کرنا اور جدا ہونا اور باز رکھنا اور کاٹنا اور مجازاً بعضی قطع غیاث سے مناسبت انتخاب
 علی ہر ہے اور غایت نہایت ایک شے کی منتخب سے پس جب اس بیان سے فراغت ہوئی
 اب تغیرات ارکان کا بیان شروع ہوتا ہے والدہ السلام فصل ششم در تغیرات ارکان
 والقاب آن و تفصیل شروع ہر یک از اصول ارکان آئین رکھنا کہ اصول بحر باہت ہم
 بر آنگونہ کہ در دو اثر افتد بنا بر استعمال کنند و بیشتر چنان بود کہ در ان تصرفی کنند بقصائد

یا حرفی یا جزوی یا زیادت حرفی یا جزوی و دو مجہ مستعمل را در ہر بحر بنامی آن بحر خوانند پس ہر کون کہ در دائرہ بر اصل وضع باشد بی هیچ تغیر آنرا سالم خوانند اما در بنا باشد کہ سالم باشد و باشد کہ معلول شود و ہر تصرف کہ در وی رود نوعی از تغیر باشد و چنانکہ ارکان سالم را اصول خوانند ارکان متغیرہ را فروع خوانند بعضی بجای تغیر زحاف گویند یہ ارکان کہ معلول بحروف کے ہیں جسطرح دائرون میں واقع ہوئے ہیں او سیطرح یعنی سالم کہ مستعمل ہیں بہن اکثر اونہیں تصرف کیا جاتا ہے پس وہ تصرف یا بلفضان ہے جیسے نقصان حرکت یا بشکلا متفاعلین یا ضمما مستفعلن ہو جاتا ہے یا نقصان حرف کا جیسے مستفعلن بخین متفاعلین ہو جاتا ہے یا نقصان جزو کا اور جزو سے مراد سبب اور قد میں جیسے فعولن بخذف فعل ہو جاتا ہے یا زو تصرف بزیادت ہے زیادت حرف جیسے فعولن بشباع فو لان ہو جاتا ہے یا زیادت جزو جیسے مستفعلن بہ ترفیل مستفعلن ہو جاتا ہے اور زیادت حرکت نہیں ہوتی اور وہ مستعمل ہر بحر کو بنا اوس بحر کی کہتے ہیں یعنی ارکان نا متغیر جیسے دائرہ میں واقع ہوئے ہیں اونکو بنا کہتے ہیں پس جو کون دائرہ میں اصل وضع پر ہو اور اس میں تغیر نہ ہو اوسکو سالم کہتے ہیں لیکن بنائین بھی ارکان سالم ہوتا ہے او یہی معلول یعنی متغیر کہ دائرہ ارکان سالم اور متغیر دونوں کا ہوتا ہے پس جسطرح کا کہ تصرف اوس میں ہو او وہ ایک نوع تغیر ہے پس جیسا کہ ارکان سالم کو اصول کہتے ہیں ارکان متغیرہ کو فروع کہتے ہیں اور بعض اس تغیر کو زحاف کہتے ہیں مطلب یہ کہ ارکان دو انکو سالم ہوں خواہ متغیر بنا کہتے ہیں مگر جو کہ دو انکو زحاف کے ارکان میں ایک نوع کا تغیر ہو اسے اونکو بھی فروع کہنا چاہیو اور جن ارکان میں کسی طرح کا تغیر نہیں ہو اسے وہ سالم ہیں زحاف بالکسر گر طرنا و ساقط ہونا ایک حرف کا دو حرف بننے شعر میں اور اوس شعر کو مزاحف لفتح حاکتے ہیں منتخب سے ہم بعضی زحاف تغیری را گویند کہ در بنا جائز بود و شعری آن تغیر نیکو تر بود و بعضی زحاف الاستقامت ساکن سبب تخت را گویند و پس است اور بعضی زحاف اوس تغیر کو کہتے ہیں کہ بنائین جائز ہو مگر شعر تغیر اوسکی بہتر ہو یعنی تغیرات نامرئوہ کو زحاف کہتے ہیں اور بعضی الاستقامت ساکن سبب خفیف کو فقط زحاف کہتے ہیں اور پس اور جو تغیر سو اس کے بحر اوسکو

مستطکثہ تین اہل سہ اول کیا جاوے کہ بہتر سب میں تہ اول ہے اور مختار جمہور بھی یہی ہے
 دوم درجہ تغیر نقصان بدو یا زیادات و تغیر نقصان باخاص نمود و بمعنی یعنی در ہر موضع کہ آن
 رکن افتد آن تغیر ممکن باشد یا خاص بود یا اہل ابیات برصرا عہما یا باو آخر آن و تغیر زیاد
 ہمیشہ خاص بود یا اہل ابیات یا باو آخر او واسطہ نیقتد و ہر یک ازین انواع یا تازی خاص بود
 یا پارسی بل در ہر دو نہ مستعمل بود و چون سبقت در شعر تازیان رست و تحلیل احمد کہ استخراج
 عروض ایشان است بر اکثر اشعار ایشان واقف بود و تغیرات آن نخست را احصا کردہ است و
 آخر القاب مناسبہ نہادہ و در پارسی و دیگر لغات پنجان است بلکہ بعضی از ان فرا گرفتہ اند
 و بعضی کہ خاص بلغت خود یافتہ اند بآن اضافہ کردہ و در وضع القاب با یکدیگر خلافت ہا
 کہ از ہر تہ اہل ابیات شعر تازی کنیم چہ پنج بایشان ہست است و چہ پنج مشترک است
 مجموعہ است و ان سبب ارکان میں تغیر یا نقصان ہوتا ہے یا زیادت پس تغیر نقصان
 یا خاص نہیں ہوتا کسی جگہ یعنی جس جگہ وہ کہ نہ ہوتا ہے وہ تغیر بھی ممکن ہوتا ہے یا خاص
 ہوتا ہے یا اہل ابیات و مصاریع یا باو آخر ابیات و مصاریع اور تغیر زیادت ہمیشہ خاص
 ہوتا ہے یا اول یا آخر اوسط میں نہیں ہوتا اور ہر ایک تغیر ان تغیرات سے یا عربی میں خاص
 ہے یا فارسی میں خاص ہے یا دونوں میں مستعمل ہے اور جو سبقت شعر میں اہل عرب کو
 ہے اور خلیل احمد کہ واضح عروض عربی ہے اور اکثر اشعار عرب سے واقف ہو اور سنے
 تغیرات عرب کے احصا کیے ہیں یعنی چون تیس زحافات کچھ ہیں اور انکے نام مناسب کچھ
 ہیں اور فارسی وغیرہ زبانوں میں ایسا نہیں ہے بلکہ بعض زحافات عرب کے لیے ہیں
 اور بعض کہ اپنی زبانوں میں خاص پائے ہیں اور نہ زیادہ کیے ہیں اور نام رکھنے میں
 با یکدیگر ہمت خلافت کیا ہے یعنی کہیں کوئی نام رکھا ہے کہیں کوئی اندام ابتدا تغیرات
 شعر تازی کرتے ہیں جو کچھ کہ انکی زبان میں خاص ہے اور جو کچھ کہ زبان عرب اور
 زبان فارس میں مشترک ہے کہتے ہیں معلوم ہو کہ اعداد زحافات میں اختلاف بہت ہے
 چنانچہ صاحب معجم لکھتا ہے کہ تازی میں بائیس زحافات اور فارسی میں تیر زحافات ہیں
 کہ جملہ بتائیں ہوتے ہیں اور محقق علیہ الرحمہ نے زحافات تازی کے موافق خلیل کے

لکھے ہیں اور الحق کہ تازی میں ایسا ہی چاہیے اور عروضیان فارسی نے تصوف
 اور ایجاد کیا ہے یہ امر بھت اختلاف لغت کے ہے کہ محاورات اور مصطلحات ہفت
 کے جدا ہوتے ہیں احصا بالکسر گنا اور ضبط کرنا منتخب سے ہم تغیرات یا منفرد بود
 یا مرکب و مفرد آن بود کہ در ان رکن یک نوع تغیر بیش نیست و مرکب آن کہ زیادہ
 از یک نوع افتد اما مفرد از ہمار نوع خالی نبود از انکہ تغیرات یا سبب خفیف افتد یا در سبب
 ثقیل یا در تہ مجموع یا در تہ مفروق اما آنچه در سبب خفیف افتد و نوع بود اول عام
 بود و آن استقاط ساکن سبب بود و ساکن سبب یا حرف دوم رکن بود یا حرف چہارم
 یا حرف پنجم یا حرف ہفتم و حرف اول و سوم و ششم نتواند بود پس اگر حرف دوم بود
 آن رکن را بعد از استقاط مجنون خوانند و اگر چہارم بود مطوی و اگر پنجم بود مقبوض و اگر ششم بود
 مکفوفت تغیرات یا مفرد ہوتے ہیں یا مرکب مفرد وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ و اگر
 رکن میں نہ تو اور مرکب وہ تغیر ہے کہ ایک سے زیادہ ہو اما تغیر مفرد چار قسم سے خالی نہیں ہے
 سبب سے کہ یا سبب خفیف میں ہوتا ہے یا سبب ثقیل میں یا تہ مجموع میں یا تہ مفروق میں
 پس جو تغیر سبب خفیف میں پڑتا ہے اسکی دو قسمیں ہیں اول عام ہے اور وہ ہقطا ساکن
 سبب خفیف کا ہے اور ساکن سبب خفیف کا یا حرف دوم رکن ہوتا ہے جیسے مستفعلن
 میں سین یا حرف چہارم رکن جیسے مستفعلن میں فی یا حرف پنجم رکن جیسے مفاعیلن میں
 نے یا حرف ہفتم رکن جیسے مفاعیلن میں نون اور حرف اول اور سوم اور ششم نہیں
 ہو سکتا وجہ اول اور سوم کی ظاہر ہے اور ششم اس جہت سے کہ افعال مستعملہ میں کوئی
 رکن تین سبب متوالی سے مرکب نہیں ہے پس اگر حرف دوم سبب خفیف کا ساقط ہوگا
 اس رکن کو بعد از استقاط کے مجنون کہیں گے اور غبن بالفتح پڑتا جائے گا تا کو تاہ ہو
 ہو جاوے منتخب سے اور نہ سبب معنی لغوی اور اصطلاحی میں ظاہر ہے اور اگر حرف
 چہارم سبب خفیف سے رکن میں ساقط ہوگا اس رکن کو مطوی کہیں گے اور طے بتشدید
 یا پوچیدن اور نزدیکانہ جامعا نامہ ہے منتخب سے اور اگر حرف پنجم سبب خفیف سے
 رکن میں ساقط ہوگا اس رکن کو مقبوض کہیں گے اور قبض بالفتح گرفتن پہنچہ و گرفتگی

خلاف بطن منتخب سے اور اگر حرف ہفتم سبب تخفیف سے رکن میں ساقط ہوگا اور سکن کو
 مکتوف کہیں گے اور کف بفتح و تشدید فاد و فتن جامہ بر یکدیگر و باز استادن ہر منتخب سے
 ہم دو دیگر نوع خاص بود با و آخر مصرعہ و آن دو گو نہ بود کیے آنکہ ساکن سبب را اسقاط
 کنند و متحرک ش را ساکن کنند و رکن را بعد ازین تغیر مقصور خوانند و دوم آنکہ سبب را بیفکنند
 و رکن مخدوف خوانند اور دومہ را جو تغیر سبب تخفیف میں پڑتا ہے خاص ہے
 با و آخر مصرایع اور وہ دو طرح ہے ایک وہ ہے کہ ساکن سبب کو گرا کر اس کے متحرک کو
 بھی ساکن کریں اور سکن کو بعد اس تغیر کے مقصور کہتے ہیں جیسے فو لن سے فو ل اور
 مفاعیلن سے مفاعیل سکون لام ہوتا ہے اور قصر یعنی کوتاہ کردن ہے منتخب سے
 اور دوسری صورت یہ ہے کہ سارا سبب گرجاے اور سکن کو بعد اس تغیر کے مخدوف
 کہتے ہیں جیسا فو لن سے فعل اور مفاعیلن سے فو لن ہوتا ہے اور حذف بمعنی انداختن
 اور دو کردن ہے منتخب سے ہم واما انچہ در سبب ثقیل اقتدیک نوع بود و از تغیرات عام
 بود و آن تسکین متحرک دوم سبب باشد پس اگر متحرک دوم سبب حرف دوم رکن ہو و رکن را
 بعد از تغیر مضمخر خوانند و اگر حرف پنجم ہو و رکن را معصوب خوانند و در غیر این دو موضع نیستند
 و اما جو تغیر سبب ثقیل میں پڑتا ہے وہ ایک ہی قسم ہے اور تغیر عام ہو و وہ ساکن
 کرنا متحرک دوم سبب ثقیل سہا پس اگر وہ متحرک دوم حرف دوم رکن ہو اور سکن کو بعد
 اس تغیر کے مضمخر کہتے ہیں جیسے مفاعیلن سے مستفعلن ہو جاتا ہے اور اضمارا غر کرنا اور
 دل میں رکھنا اور ضمیر کلام میں لانا منتخب سے اور اگر حرف پنجم ہو اس رکن کو بعد اس تغیر کے
 معصوب کہتے ہیں جیسے مفاعیلن سے مفاعیلن ہو جاتا ہے اور عصب خوب لپیٹنا اور واع
 کرنا اور مضبوط باندھنا منتخب سے اور یہ تغیر ان دو جگہوں کے سوا اور کہیں نہیں آتا کہ سوا
 کہ سوا مفاعیلن مفاعیلن کے اور کسی رکن افعال میں سبب ثقیل نہیں ہے اور عام سے
 مراد یہ کہ ابتدا و مصدر اور حشو اور عرض اور ضرب سبب جگہ آتا ہے ہم واما انچہ در مجموع
 اقتد خاص بود یا با و ایل مصرعہ یا با و آخر و درین نوع تغیر عام باشد و اما انچہ با و ایل خاص
 بود اسقاط متحرک اول باشد و تدا و آخر مضمخر خوانند و خوشش یا و فو لن ہو و رکن را انچہ

یا درمفا عیلم بود و رکن را خرم خوانند و یا درمفا علتی بود و رکن را اعصب خوانند و در غیر این سه
موضع نبودت و اما جو تغیر و تد مجموع میں پڑتا ہے خاص ہوتا ہے باوایل مصالح یا باوآخر
مصاریع اور یہ تغیر عام نہیں ہوتا پس جو تغیر و تد مجموع میں خاص باوایل مصالح ہی استقامت تک
اول ہے اسکو خرم کہتے ہیں اور خرم معنی شگافتن پرہیزی اور بریدن مطلق ہے منتخب سے
پس وقوع اس تغیر کا یا فعلوں میں ہوتا ہے جیسے فعلوں سے فعلین ہوتا ہے اس رکن کو اولم
کہتے ہیں اور ثلیم معنی رخنے کردن اور کنارہ شکستن ہے منتخب سے یا وقوع اسکا مفا عیلم میں
ہوتا ہے کہ مفعول ہوتا ہے اس رکن کو خرم کہتے ہیں یا وقوع اس تغیر کا مفا علتی میں
ہوتا ہے کہ مفعول ہوتا ہے اس رکن کو اعصب کہتے ہیں اور اعصب بعین ہما مفعولہ اور
ضاد مجہد ساکنہ شکستہ کرنا شلخ بزرگ منتخب سے اور سوا ان تین جگہوں کے یہ تغیر نہیں آتا معلوم
کہ فعلوں اور مفا عیلم اور مفا علتی تینوں میں حرف اول کا اگر جانا بعمل خرم ہے مگر مفا عیلم
میں اسکو خرم کہتے ہیں اور فعلوں میں ثلیم اور مفا علتی میں اعصب کہ یہ خرم ہر جگہ لقب بقب
خاص ہے ہم و این تغیرات بیشتر در اول بیت بود خاصہ در اول قصیدہ جو خوش و مرصع دوم
مادر بود و بازای خرم رکنی را کہ در خرم ممکن بود و آخر سرم بسلاست بود و نوغ خوانند
اور یہ تغیرات اکثر اول بیت میں ہوتے ہیں خاصہ اول قصیدہ میں اور وقوع اسکا مطلع دوم
میں نادرا اور کیا ہے معلوم ہو کہ اخفش کے نزدیک مصرع دوم میں بھی خرم آتا ہے ہر جگہ
اخذش نے یہ تغیر تمام اجزائے بیت میں جائز رکھا ہے اور بقا بلکہ خرم جس رکن میں خرم
ممکن ہو اور وہ خرم سے سلامت رہے یعنی ایک جگہ ہو اور دوسری جگہ نہ ہو پس رکن سالم
کو موقوف کہتے ہیں پس موقوفہ خرم ہے اور موقوفہ بفتح میم تمام کردہ شدہ منتخب سے ہم و
دما انچہ خاص باوآخر مصرع ہوا بود و نوع بود کیے آگاہ ساکن و تد را بیگنند و متحرکش اساکن
کنند و این رکن را مطلق خوانند و دوم آگاہ و تد را بیگنند و این رکن را اخذ خوانند
جو تغیر و تد مجموع کا خاص ہوتا ہے باوآخر مصالح او سکی دو قسم ہیں ایک یہ کہ ساکن
و تد و گردین اور متحرک تا قبل کو ساکن کریں اس رکن کو مطلق کہتے ہیں جیسے مستغنی بعد
حرف نون کے اور تسکین لام کے مفعول ہوتا ہے اور دوسری قسم یہ ہے کہ تد کو گردین

اوس رکن کو اخذ کہتے ہیں جیسے مستقل بعد حذف و تد کے فعلوں کیوں ہیں ہوتا ہے مطلق
 قطع سے اور قطع کا ٹٹا اور خفہ کرنا گلے کا انتخاب سے اور اخذ سے اور حذف سے اور قطع اور نشدہ ذال
 مجملہ بہرعت جانا اور ہمدگر سے کا ٹٹا انتخاب سے خواہ حذف سے اور حذف یعنی کو تا ہی اور
 سبکی دم شتر اور ایک نوع تصرفات عروض سے ہے اور وہ گرا دینا و تد مجموع متفاعلین وغیرہ کا
 منتخب سے ہم نوعی دیگر است کہ در و تد فاعلاتن افترا سجا کہ این رکن آخر مصراع ہو و در بعض
 بحر تا با وزن مفعولن آید و آنرا شعث خوانند و بعضی گفته اند این تغیر حرم بہت و متحرک
 اول بیفتادہ است و بعضی گفته اند قطع است و بعضی گفته اند متحرک دم بیفتادہ است و زجاء گفته
 است این تغیر مرکب بہت اول خبن کردہ اند و بعد از ان تشکین حرف اول و تد کردہ و این بقیا
 نزدیکتر است چہ خرم جز در و تد کے بیفتد کہ حرف اول رکن بود از اول مصراع و قطع جز در رکن و تد
 بیفتد کہ آخر رکن بود از آخر مصراع و اما اسقاط متحرک دوم و تد مجموع در ہیج صورت دیگر و انقباض
 است اور ایک تغیر و تد مجموع کا اور ہر فاعلاتن میں جب آخر مصراع میں پڑتا ہے بعضی بحر غیر
 و در ضرب و انی خفیف اور ضرب مجتہد تجز و ہے کہ فاعلاتن مفعولن ہو جاتا ہے اوس کن کو
 شعث کہتے ہیں پس تشیث نقل فاعلاتن بہ مفعولن ہے اور تشیث لغت میں یعنی پر اگندہ
 کردن ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ تغیر خرم کا ہے اور متحرک اول گر اسے یعنی میں
 علا کا کہ و تد ہے گر فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ تغیر قطع کا ہے
 یعنی حذف الف علا اور تشکین لام سے فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور بعضوں نے
 کہا ہے کہ متحرک دوم گرا ہے یعنی لام علا کا گر فاعلاتن رہا منقول بہ مفعولن ہوا اور زجاء نے
 کہا ہے کہ یہ تغیر مرکب ہر اول خبن کیا ہے بعد از و کر حرف اول و تد کو ساکن کیا ہے یعنی فاعلاتن
 خبن سے اول فاعلاتن ہوا بعد از و سکے میں کو تشکین ساکن کیا پس فاعلاتن منقول بہ مفعولن
 ہوا اور یہ قریب القیاس ہے اتوا سے کہ خرم کہنے میں یہ قباحہ ہے کہ خرم اوس و تد
 میں واقع ہوتا ہے جو اول رکن میں ہوا اول مصراع میں اور یہ ملا در میان رکن کے واقع
 ہو اسے اور قطع کہنے میں یہ قباحہ ہے کہ قطع اوس و تد میں آتا ہے جو آخر رکن میں ہو
 آخر مصراع میں اور یہ ملا در میان رکن کے ہے آداسقاط متحرک دوم و تد مجموع کہنے میں یہ قباحہ ہے

کہ کہیں اور ایسی صورت واقع نہیں ہوتی نظیر نہیں ہے پس بہتر قول رابع کھمرا جو قول زجاج ہے
کہ فاعلاتن نجبن و تشکین بمفعول ہو اھم و اما انچہ در و تد مفروق افتد سہ نوع است و
ہر سہ خاص است با و اخر مصرعہ اول آنکہ متحرک دوم ساکن شود تا دو ساکن جمع آید ان کن
موقوف خوانند دوم آنکہ متحرک دوم ساقط شود و رکن را مکشوف خوانند سوم آنکہ و تد یفتد و رکن را
اصلم خوانند و اما جو تغیر کہ و تد مفروق میں ہوتا ہے اس کے تین قسمیں ہیں اور تینوں خاص
با و اخر مصرایع ہیں پہلے کہ متحرک دوم و تد مفروق کا ساکن ہو جائے اور دو ساکن جمع ہوں
جیسے مفعولات وقف سے منقول بمفعولان ہوتا ہے اور اس کن کو موقوف کہتے ہیں وقف
بمعنی الاستادان اور واد استثنیٰ ہے منتخب سے اور یہ نقل مفعولات کی بمفعولان محض واسطے
فرق موقوف اور غیر موقوف کے بکثابت ہے ورنہ مفعولات بسکون تا بھی مانوس ہو و تھری
قسم یہ کہ متحرک دوم و تد مفروق کا ساقط ہو جائے جیسے مفعولات بحدف تا منقول بمفعولن ہوتا ہے
اور رکن کو مکشوف کہتے ہیں اور مکشوف بمعنی برہنہ کردن ہے منتخب سے اور بعضوں نے اسکو مکشوف
بسین مہلکہ کہا ہے کشف سے بمعنی بریدن منتخب سے اور تیسری قسم یہ ہے کہ و تد گر جائے اس رکن کو
اصلم کہتے ہیں جسے مفعولات بحدف و تد مفروق منقول بطلن بسکون میں ہوتا ہے اور صلم بمعنی گوش
از بن بریدن ہے منتخب سے ہم و اما تغیر زیادت کہ خاص بود با و ایل مصرعہ آخر خوانند
و بیشتر وقوعش در اول مصرع اول بود زیادت از یک حرف نادر تر بود و غایتش کلمہ مرکب از چارہ
یا فہم اند چنانکہ بعد ازین مثالش ایراد کردہ شود و ان تغیر را بیدکان و اجزا پنج تعلق نباشد پس
اولے آنکہ این تغیر از احوال ربیات شمرند نہ از احوال ارکان است و اما تغیر زیادت کہ خاص ہے
با و ایل مصرایع اسکو خرم کہتے ہیں اور خرم بفتح اور جمع تین لغت میں حلقہ درہنی شمرند انھیں
منتخب ہے اور اکثر وقوع اس زیادت خرم کا اول مصرع میں ہوتا ہے ہمیک حرف اور زیادت ایک حرف
سے زیاد تر ہے اور انتہا یہ ہے کہ کلمہ مرکب چار حرف سے ہے اول مصرع میں زیادہ پایا ہے
چنانچہ بعد اسکے فصل ہشتم میں مثال اسکی لکھی جاوے گی اور اس تغیر کو ارکان اور اجزا سے
کچھ تعلق نہیں ہے لہذا علاحدہ فصل ہشتم میں اسکو لکھا پس مطلب یہ ہے کہ اس تغیر کو احوال ربیات
سے مانیں احوال ارکان سے ہم و اما تغیر زیادت کہ خاص ہے بود با و اخر مصرعہ اول وقوع

بود اول آنکہ حرفی ساکن زیادت کنند پس اگر آخر کن سببی خفیف بود کن را سبب خوانند و اگر و شد
 مجموع بود نال است و اما تغیر زیادت کہ خاص ہے با و آخر مصاریع اوسکی دو قسمین ہیں پہلی یہ
 کہ ایک حرف ساکن زیادہ کریں پس اگر آخر کن سبب خفیف ہو اوس کن کو مستبغ کہیں گے جیسے
 متفاعیلین سے متفاعیلان اور فاعلاتن سے فاعلیان ہو جاتا ہے اور سبب غ معنی تمام کردن
 اور زہ فراخ پوشیدن ہے منتخب سے اور بعضوں نے اس حرف کو اشباع بشین مجہمہ اور
 عین محکمہ لکھا ہے معنی سیر کردن منتخب سے اور اگر آخر کن میں و در مجموع ہو اوس کن کو نال
 کہیں گے جیسے مستفعلین سے مستفعلان اور متفاعیلین سے متفاعیلان ہو جاتا ہے اور اذالت
 لغت میں معنی اس نال کردن ہے ہم دیگر آنکہ سببی خفیف زیادت کنند الا در آخر متفاعیلین بقید خاص
 بود بوزن مجرور و آخر بیت در کن اور امر فل خوانند و ہر کن را کہ تغیر آن زیادت در آخر کن
 ممکن بود و ازان خالی بود آن را معرے خوانند است اور ایک تغیر زیادت اور بھی ہے وہ سبب
 خفیف کا زیادہ کرنا ہے کہ آخر متفاعیلین میں پڑتا ہے اور خاص ہوتا ہے بوزن مجرور و آخر بیت میں اور
 اوس کن کو مرفل کہتے ہیں جیسے متفاعیلین سے متفاعلاتن ہو جاتا ہے اور مرفل لغت میں معنی
 بزرگ کردن اور دامن کشادن ہے اور جو کن کہ تغیر اوس میں زیادت آخر میں ممکن ہو اوس
 خالی ہو یعنی یہ تغیر اوس میں نہ کریں ایک جگہ مرفل ہو ایک جگہ معری اوس کن کو معری کہتے
 ہیں اور معری تعریہ سے ہے معنی عریان کردن اور وجہ مناسبت ظاہر ہے ہم و اما تغیر است
 مرکب باشد کہ ثنائی بود و باشد کہ ثلاثی بود و ازانجملہ بعضے را لقب خاص بود و بعضے را بنوع
 ترکیب ازان عبارت کنند و اما دشنامی ذکر فرما کہ ہر کنی را مستعمل است ذکر القاب ایراد کنیم
 انشاء اللہ تعالیٰ است و اما تغیرات مرکب کبھی ثنائی ہوتی ہیں اور کبھی ثلاثی یعنی دو تغیر ایک
 کن میں پڑتے ہیں یا تین تغیرات سب میں کسی کا لقب خاص ہے اور کسی کا لقب خاص
 نہیں سبب ترکیب اوس سے عبارت کرتے ہیں مثلاً کہتے ہیں مجنون مسکن اور ہم در میان ذکر
 فروع کے کہ ہر کن سے وہ فروع نکل کر مستعمل ہیں القاب ان تغیرات مرکب کی بیان کریں گے
 ہم گوئیم فاعولن رشتش فرع مستعمل است افعول و آن مقبوض است ب فاعلن و آن اتم است فاعلین
 از فاعولن عولن باند پس عولن غیر مستعمل باندل باین لفظ کردند کہ مستعمل است و در وزن

ہمان است در ہمہ مواضع بقدر جہد این شرط را رعایت می کنند و تا تخفیف را ذکر نخواہیم کرد
 کہتے ہیں ہم کہ فاعل کی جہد فرعی مستعمل ہیں پہلی فعل بنجم لام و مقبوض ہے یعنی اوس میں
 ساکن سبب غایت کہ حرف پنجم ہی حذف ہوا ہے دوسرے فعل بسکون میں وہ انلم ہے یعنی
 خاکہ حرف اول و تہ ہے خرم سے گر کے فاعل سے عولن رہتا ہے پس عولن غیر مستعمل کی جگہ
 فعلن مستعمل لاتے ہیں کہ دونوں ہوزن ہیں اور سب جگہ حتی الوسع اس شرط کی رعایت کرتے
 ہیں یعنی غیر مستعمل کی جگہ مستعمل لاتے ہیں اور شرط حتی الوسع کی اس جہت سے ہے کہ جہاں
 لفظ مستعمل نہیں لہذا لفظ غیر مستعمل مجبوری رہنے دیتے ہیں مثل فع اور فل کے اور ہم نظر تخفیف
 ہر جگہ ان مستعملات کا ذکر کرینگے کہ ہر جگہ بیان کی ضرورت نہیں مگر ترجمہ میں البتہ لکھا جائیگا
 ہم ج فعل دان انلم است و مقبوض و ملقب اثرم خوانند و این سے فرع ہم در طویل فست دوم
 در تقارب و فاعل و ان مقصور است و فعل و این محذوف است و فع و بعضی گویند فل و ان محذوف
 و مقطوع و انرا ابر خوانند و این فروع در تقارب اقتدرت تیسرے فعل بسکون میں اور تہ یک
 لام بجائے عول وہ محذوف اول و تہ انلم ہے اور باسقاط حرف پنجم مقبوض اس فقیر ثنائی کو
 اثرم کہتے ہیں اور اثرم بفتحین معنی دندان شکستن ہے منتخب سے اور یہ تینوں فرعیں پنجم فاعل
 فعلن فعل طویل میں لاتے ہیں اور تقارب میں چونکہ فاعل بسکون لام محذوف ساکن سبب اور
 تسکین متحرک مقصور ہے پانچویں فعل تہ یک عین بدل فعل محذوف سبب محذوف ہے چھٹا فرع
 اور بعضے فل کہتے ہیں محذوف سبب محذوف ہے اور لقطع و مہمین مقطوع اور سکوا تہ کہتے ہیں
 اور تہ بریدان اور بریدہ دم شدن منتخب اور غیاث سے اور یہ فروع سے گائے اخیر یعنی فاعل
 فعلن فع تقارب میں پڑتے ہیں ہم فاعلن را و فروع است افعالن و ان مجنون است و در دید
 و بسیط و غریب افعلب فعلن و ان مقطوع است و در بسیط و غریب مستعمل است و در انکم مقطوع
 و غریب و اخر مصرعہ جائز نیست و در بحر غریب فعلن در غیر و اخر مصرعہ استعمال کنند پس جائز است
 کہ فعلن اینجا مجنون سکون است بچنانکہ در شعث گفتہ آمد و برین تقدیر این نسخ ثالث باشد و
 بغریب خاص بود فاعلن کی دو فرعیں ہیں پہلی فعلن تہ یک عین کہ محذوف الف
 فاعلن مجنون ہے اور دیدار و بسیط اور غریب یعنی متدارک میں آتی ہے دوسری فعل بسکون

عین سجا سے فاعل باسقاط ساکن و تدوین سکین یا قبل مقلوع ہے اور بسیط اور غریب میں شفع ہے
 اور معلوم کیا چاہیے کہ مقلوع سوا او اخر مصاریع کے جائز نہیں ہے اور سحر غریب میں فعلن کو
 سوا او اخر مصاریع کے صدر اور ابتدا و حشو میں استعمال کرتے ہیں پس ظاہر یہ ہے کہ فعلن
 اس جگہ مجنون مسکن ہے جیسا کہ مشعش میں کہا گیا اور اس صورت میں یہ فرع تیسری ہوگی
 اور غریب میں خاص ہے اور خفش نے چار فرعیں اور کھی ہیں اول فاعلان مرفل و دوسرے
 فاعلان مزال تیسرے فاعلان مجنون مرفل چوتھے فاعلان مجنون مزال اور قرانی ایک اور زیادہ
 کی ہے فعل اخذ مزال بسیط میں ہر چند مرفل اور مزال کے لکھنے کی حاجت نہیں اور ان فروع کا
 استعمال نادر ہے اور پارسی میں محقق علیہ الرحمہ نے ایسے فروع خود لکھے ہیں ہم مفاعیلن شش
 فرع است امفعلن و آن مقبوض است ب مفاعیل و آن مکفوف است و این ہر دو درخرج و طویل
 و مضارع افتدج مفعولن و آن اخرم است و درخرج تنہا افتدج فاعلن و آن اخرم و مقبوض است
 و آنرا اشتر خوانندہ مفعولن و آن اخرم و مکفوف است و آنرا اخرج خوانندہ و این ہر دو درخرج و مضارع
 افتدج مفعولن و آن محذوف است و در طویل درخرج افتدج مفاعیلن کی چہ فرعیں ہیں پہلے
 مفاعیلن بجذوف یا مقبوض دوسرے مفاعیلن مضموم اللام بجذوف نون مکفوف اور یہ دونوں بخرج
 اور طویل اور مضارع میں آتی ہیں یہاں قریب کا ذکر اس واسطے کیا کہ وہ بحر فارسی ہے
 اور یہ بیان بجز تازی کا تیسرے مفعولن سجا سے فاعیلن بجذوف میم اخرم یہ فرع تہا بخرج
 میں پڑتی ہے چوتھے فاعلن بجذوف میم دیا اخرم مقبوض اسکو اشتر کہتے ہیں اور شتر یعنی
 برگشتی مژگان بالا و شکر گانہ کر مرگان چشم کا غیاث سے پانچویں مفعول بضم لام بجذوف میم
 و نون اخرم مکفوف اسکو اخرج کہتے ہیں اور اخرج بنت میں یعنی شکر گانہ شدن ہر دو کوں
 یا خرابی ہر دو طرف مناسبت ظاہر ہے چوتھے مفعولن بجذوف لن سجا سے مفاعی محذوف یہ طویل
 اور بخرج میں آتی ہے پس غلیل نے بھی چہ فرعیں لکھی ہیں مگر خفش نے ساتویں زیلوں کی ہے
 و مفاعیل بسکون لام یا فاعلان مقصور اور ثانی بہتر ہے تاکتابت میں النباس بمفاعیل مکفوف
 لانہ نہ آئے اور صاحب شرح نے بیان لفظ اشتر میں مضمون نازہ پیدا کیا ہے واسطے ضیاء
 لبع ناظرین کے لکھا جاتا ہے ش این اخیر مرکب است از خرم و قیض کہ میم و یا انہر و مقلوع یا بد

باید دانست کہ مجموعہ میم و یامی باشند پس برین قیاس لقب آن بجای اشتراخ می بایستی گفت
 تا خالی از کیفیت نبودی تم کلاس سبجان الدھم فاعلاتن مجموعی را یازده فرع است افعلاتن و آن مخبون
 است ب فاعلاتن و آن مکفوف است ج فعلاتن و آن مخبون است و ہم مکفوف و آنرا مشکول
 خوانند و این ہر سہ در رمل و مدید و خفیف و محبت افتد فاعلاتن و آن مقصور است و مدید و رمل افتد
 ہ فعلان و آن مخبون و مقصور است و در رمل افتد و فاعلن و آن محذوف است ز فعلن و آن مخبون
 و محذوف است و ہر دو در رمل و مدید و خفیف افتد ح فعلن و آن ابتر است و در مدید افتد ط فاعلیان
 و آن سبغ است ای فعلیان و آن مخبون سبغ است و ہر دو در رمل افتد یا مفعولن و آن مشعشع است
 و در خفیف و محبت افتد ت فاعلاتن مجموعی کی گیارہ فرعیں ہن پہلے فاعلاتن مخبون دوسرے
 فاعلاتن بضم ت مکفوف تیسرے فعلات بضم ت مخبون مکفوف او سکو مشکول کہتے ہن اور شکل
 پاؤں چار پائی کا رسی سے باندھنا منتخب سے اور یہ دونوں فرعیں یعنی فاعلاتن فاعلات
 فعلات رمل اور مدید اور خفیف اور محبت میں آتی ہن چوتھے فاعلان محذوف ساکن آخر سبب
 و اسکان ماقبل مقام فاعلات مقصور کے یہ فرع مدید اور رمل میں آتی ہے اور وجہ لغت
 فاعلات کی یہ فاعلان ہیہ ہے تا التباس اوسکا فاعلات مکفوف سے نہو یا مخبون فاعلان تخریک
 عین مخبون مقصور رمل میں آتی ہے چھٹے فاعلن محذوف ساتوین فعلن تخریک عین مخبون
 محذوف یہ دونوں فرعیں یعنی فاعلن اور فعلن رمل اور مدید اور خفیف میں آتی ہن آٹھویں
 فعلن سکون عین اجتماع حذف و قطع ابتر ہے اور ابتر یعنی دم بریدہ منتخب سے اور یہ فرع مدید
 میں آتی ہے اور جانا چاہیے کہ یہ فعلن سکون العین حقیقت میں ممکن ہے فعلن مخبون
 محذوف کا کسو اسطے کہ قطع در میان رکن کے نہیں آتا جیسا کہ سابق میں مصنف نے بیان
 کیا ہے نوین فاعلیان منقول فاعلاتان سے سبغ دسویں فعلیان مخبون سبغ یہ دونوں
 فرعیں یعنی فاعلیان اور فعلیان رمل میں آتی ہن گیارہویں مفعولن مشعشع اور محبت
 میں آتی ہے اور مشعشع کا حال سابق بیان ہو چکا ہے کہ مخبون ممکن سبب سے بہتر ہے
 یعنی پہلے فاعلاتن فعلن سو فاعلاتن ہر بعد اوسکے فاعلاتن بہ تشکیل وسط منقول مفعولن ہر بعد
 ہم قاعلاتن مغربی یا کب فرع است فاعلات و آن مکفوف است و در مضارع افتد فاعلات

مفروق کی ایک فرع ہے فاعلات بالضم وہ مکفوف ہے اور مضارع میں آتی ہر قسم مستفعل
مجموعی راہ فرع است افعال و آن مجنون است بافتعلن و آن مطوی است ج فعلت و آن ہم
مجنون است وہم مطوی و آنرا مجنون خوانند و ابن ہرہ در بسیط و در خبر و سیل و نسج و افتد و فحولن
و آن مقلوع است و فحولن و آن مجنون مقلوع است و ابن ہرہ در بسیط و در خبر و افتد و مستفعلان و آن
مذال است ز مفاعلان و آن مجنون مذال است ج مفتعلان و آن مطوی مذال است ط فعلتان
و آن مجنون مذال است و ابن ہرہ در بسیط و افتد و فرعی دیگر بطریق شذوذ آورده است کہ فحیل ناوہ
و آن مجنون احد است بر وزن فعلت مستفعل مجبوعی کی نو فرعیں ہیں پہلی مفاعلتن مجنون
بمذوف سین دوسری مفتعلن مطوی بمذوف فایسری فطبتن مجنون مطوی بمذوف سین و فاع
او کو مجنون کہتے ہیں مجنون قبل سے اور قبل بالفتح ہاتھ پاؤں کا ٹٹا اور گر جانا سین اور نے کا
مستفعلن سے بحر بسیط میں کذا فی المشتب اور یہ تینوں فرعیں یعنی مفاعلتن مفتعلن فطبتن بسیط
اور رجز اور سیرج اندر سوچ میں آتی ہیں چونکہ مفعولن مقلوع حذف وزن اور تسکین لام سے
پانچویں فحولن مجنون مقلوع بمذوف فاع مفعولن مقلوع سے کہ مفعولن رہ جاتا ہے بدل او کی فحولن کا ہے
ہیں اور یہ دونوں فرعیں یعنی مفعولن اور فحولن بسیط اور رجز میں آتی ہیں چھٹے مستفعلان مذال
بزاد حرف ساکن آخرین ساکون مفاعیلان مجنون مذال آٹھویں مفتعلان مطوی مذال نویں
فعلتان مجنون مذال بزاد حرف فطبتن میں اور یہ چار فرعیں یعنی مستفعلان مفاعلان
مفتعلان فطبتن بسیط میں آتے ہیں اور ایک فرع اور بھی ہے وہ دسویں کھڑی کہ بطریق
شاذ آئی ہے خلیل او کو نہیں لایا ہے وہ مجنون احد ہے بر وزن فعلت مجربک میں اسو است
کہ مستفعلن مذوف سے مستفعل ہوا اور عین سے محذوف فعل عوض و سکے لائے ہم و نس فحولن
مفروق راہما فرع است افعال و آن مجنون است و در حقیقت و محذوف افتد فحولن و آن
مجنون مقصور است و در حقیقت افتد ج مستفعل و آن مکفوف است و مفاعل و آن مشکل است
و ابن ہرہ در حقیقت افتد است اورس قطع لن مفروق کی چار فرعیں ہیں پہلی مفاعلتن مجنون
سے بمذوف سین اور حقیقت اور محذوف میں آتی ہے دوسری فحولن وہ مجنون مقصور ہے
اسو است کہ مفاعل مقصور سے مفاعل سکون لام رہتا ہے فحولن او سے مقام یہاں ہیں

اور یہ فرع خفیف میں آتی ہے تیسرے مستقل بضم لام وہ کفوف ہے بخلاف فون چوتھے
مفاعیل بضم لام وہ مشکول ہے یعنی مجنون کفوف یہ دونوں فرعین یعنی مستقل اور مفاعل
خفیف میں آتی ہیں ہم و مفعولات را بارزہ فرع است افعلات و آن مجنون است ب فاعلات
و آن مطوی است و ہر دو سریع و مقتضب افترج فعلات و آن مجبول است و در نسخ فند
مفعولان و آن موقوف ست و مفعولان و آن مجنون موقوف ست و مفعولن و آن مکشوف است نہ
فعلن و آن مجنون مکشوف است و این چارہ سریع و منسج افترج فاعلان و آن مطوی موقوف
ط فاعلن و آن مطوی مکشوف ست ی فعلن و آن مجبول مکشوف است یا فعلن و آن اصلم است
و این چارہ سریع اقتضات اور مفعولات کی گیارہ فرعین ہیں پہلی فاعلات بضم تا مجنون ہے
بخلاف فا اور بعضے مفاعیل کہتے ہیں مگر اول بہتر ہے کہ القباس بمفاعیل مقصور ساکن اللام
کتابت میں نہ ہو دوسری فاعلات بضم تا مطوی بجای مفعولات یہ دونوں فرعین یعنی فاعلات
اور فاعلات نسخ اور مقتضب میں آتی ہیں تیسری فعلات بجر یک میں و لام مجبول یعنی
مجنون مطوی یہ نسخ میں آتی ہے چوتھی مفعولان موقوف پانچویں فاعلان مجنون موقوف چھٹی
مفعولن مکشوف یعنی متحرک دوم و تدر فرق سے کہ تا ہے ساقط ہو گئی مفعولارا او سکی جگہ پر
مفعولن آیا ساتویں فعلن مجنون مکشوف بجای مفعولن اور یہ چارہ فرعین یعنی مفعولان فاعلان فاعولن
فعلن سریع و نسخ میں آتی ہیں آٹھویں فاعلان مطوی موقوف یخروا و حذف ہوا طے
سے اور تا ساکن ہوئی وقف سے نویں فاعلن مطوی مکشوف بخلاف و او و تا منقلی مفعولات
دسویں فعلن بجر یک میں مجبول مکشوف جب فعلات مجبول سے تا ساقط ہوئی فاعلن فعلن
عروض او سکے آگیا ہویں فعلن سکون عین اصلم جب لات کہ و تدر فرق ہے گر گیا مفعولارا
عروض او سکے فعلن آیا یہ چارہ فرعین یعنی فاعلان فاعلن فعلن سریع میں آتی ہیں
ہم و مفاعلتن را نہشت فرع است امفاعیلن و آن معصوب است ب مفاعلن و آن معصوب است
پس مقبوض و آن مقبول خولندرج مفاعیل و آن معصوب و کفوف و آن مقبوض خوانند
و مفعولن و آن معصوب است و مخدوون و آن مقبوض خوانند و مفعولن و آن معصوب است و مفعولن
و آن مقبوض و آن مقبوض و آن مقبوض فاعلن و آن معصوب و مقبول است و آنرا اچھڑا

ح مفعول و آن اعصاب و مقوص است و آن را مقصص خوانند و این جمله بواسطه خاص باشد و او
مفاعلتن کی آنکہ فرعون بن پتی مفاعیلن اور وہ معصوب ہے بہ شکمین لام و و تسمی مفاعیلن
معصوب بعد اوسکے مقبوض اور اوسکو مقبول کہتے ہیں جب لام مفاعلتن کا عصب سے ساکن
ہوا اور قبض سے گر گیا مفاعیلن رہا اور عقل پائی شتر بر سن بستن ہے منتخب سے تسمی مفاعیل
بضم لام معصوب مکفوف اور اوسکو مقوص کہتے ہیں نقص بالفتح کم کرنا کو کم ہونا اور کی منتخب سے
جب مفاعیلن معصوب سے حرف ہضم کفٹ گر گیا مفاعیل رہا چونکہ فعلی مفعول معصوب محذوف اور
مقطوف کہتے ہیں قطف کاٹنا خوشہ انگوٹہ کا اور چٹنا میوے کا منتخب سے جب مفاعیلن معصوب
سے لن بجذٹ گر گیا مفاعلی رہا مفعول موصول اوسکے آیا یا پانچ تین مفعولن اعصاب معنی عصب کہ
پہلے لکے گئے ہیں یہ عمل خرم کا ہے جب بیم مفاعلتن سے گر گیا فاعلتن رہا مفعول اوسکے
مقام پر آیا پانچ تھی مفعولن وہ اعصاب معصوب ہے اور اوسکو واقعم کہتے ہیں قسم بالفتح و تسمی
اور شکستگی و ندان ہے منتخب سے پس فاعلتن اعصاب میں جب لام بسبب عصب کے ساکن
ہوا فاعلتن رہا مفعولن اوسکے مقام پر آیا ساتوین فاعلتن وہ اعصاب مقبول ہے اوسکو اجم
کہتے ہیں اور اجم و تفتین و تشدید جیم کو سفید نے شاخ و مرد نے نیزہ ہے منتخب سے
جب مفاعلتن معصوب اور قبض سے مفاعیلن ہوا اور بیم معصوب سے گر گیا فاعلتن رہا اٹھوین
مفعول بضم لام اعصاب مقوص ہے اور اوسکو مقصص کہتے ہیں مقصص سے معنی تافتن و چوچ
موسے کا الہ منتخب سے جب مفاعیلن کہ مقوص تھا خرم یعنی عصب سے فاعیل ہوا عوض
اوسکے مفعول آیا اور یہ سب تغیرات وافرین خاص ہیں اسلیے کہ یہ سب کن مفاعلتن میں
آتے ہیں اور مفاعلتن کن وافر کا خاص ہے ہم و مفاعیلن را پانزدہ فاعلتن است و مفعول
و آن مضمر است ب مفاعلتن و آن مضمر است پس مفعول و آنرا موقوص خوانند و مفعول و آن
مضمر و موقوص است و آنرا مفعول خوانند و مفعول و آن قطع است و آن مضمر و مفعول و آن
و فعلن و آن اخذ است از فعلن و آن مضمر و اخذ است ح مفاعیلان و آن مذال است و مفعولان
و آن مضمر و مذال است ی مفاعیلان و آن موقوص و مذال است یا مفعولان و آن مخزول و مذال است
بب مفاعیلان و آن مفعول است ب مفعولان و آن مضمر و مفعول است یا مفعولان و آن موقوص

وہ فعل است بہ مفتعلاتن وآن مخزول و مرفل است و این جملہ خاص بود بکامل است و متفعلن
کی پذیرد فرمیں ہیں پہلی مستفعلن مضمر باسکان تاد و سہری متفعلن مضمر مخبون او کو موقوف کہتے
ہیں و قص یعنی کردن شکستن ہے منتخب سے جب مستفعلن مضمر سے سین بسبب ہیں کہ
گر گیا متفعلن ہا متفعلن او کے عوض آیا تیسری مفتعلن مضمر مطوی او کو مخزول کہتے ہیں
خرال یعنی بریدن ہے غیاث سے جب مستفعلن مضمر سے حرف چہارم طے سے گر گیا مستفعلن
رہا مستفعلن او کے مقام پر آیا چوتھی فعلاتن وہ مطلق ہے جب متفعلن میں نون حذف ہوا
اور لام ساکن متفعل رہا عوض او کے فعلاتن آیا پانچویں مفعولن وہ مضمر مطلق ہے جب فعلاتن
مطلق میں عین باضار ساکن ہوا فعلاتن بسکون عین ہوا مفعولن او کے مقام پر آیا چھٹی فعلن
بہ تحریک عین وہ احد ہے جب وہ آخر متفعلن سے حذف ہوا متفعلن او کے مقام پر آیا
ساتھویں فعلن بسکون العین وہ مضمر احد ہے جب متفعلن میں ذ ساکن ہوئی اور وہ حذف سے
گر گیا متفعلن ہا او کے عوض فعلن آیا آٹھویں متفعلن علان وہ مذال ہے جب علن میں کہ وند ہے
حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا متفعلن علان ہوا توین مستفعلن وہ مضمر مذال ہے جب مستفعلن
مضمر میں حرف ساکن باذالت زیادہ ہوا مستفعلن ہوا سوین متفعلن علان وہ موقوف مضمر
یعنی و قص سے متفعلن اور اذالت سے متفعلن ہوا گیارہویں مستفعلن وہ مخزول مذال
یعنی خرال مستفعلن اور اذالت سے مستفعلن ہوا بارہویں متفعلن علان وہ مرفل ہے زیادت
سبب جب متفعلن میں سبب بڑا متفعلن تن ہو عوض او کے متفعلن آیا تیرہویں
مستفعلن مضمر مرفل ہے زیادت سبب چودھویں متفعلن علان موقوف مرفل ہے زیادت
سبب پذیرہویں مستفعلن مخزول مرفل ہے زیادت سبب اور یہ سبب فروع خاص ہیں
بحر کمال میں کس لیے کہ یہ سبب زحاف متفعلن میں آتے ہیں اور متفعلن خاص کن بحر کمال
سے ہم پس جملہ این فروع ہفتاد و سست و اوزان آن سی و ہشت و آن این سست و اربع
فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج
فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج
فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج فعل مج

کسطه متعلقان ل متفاعیل استغفلن لب فاعیلان کج مستغفلان لہ متفاعلان کہ متفاعلان لہ متفعلاتین
 ز مستغفلاتین کج متفاعلاتین و از مشت وزن اصول چہار در پنجاد اخل است و چہار خارج و ان فاعل
 و متفاعلتین و متفاعلین و متفعلات است نہیں جملہ اوزان اصول و فروع چہل و دو باشند پس
 یہ سب فرعین ستر اور تین تہتر ہوئیں اس حساب سے کہ چہ در عین فاعلین کی اور دو فرعین فاعلین
 کی اور چہ فرعین متفاعیلین کی اور گیارہ فرعین فاعلاتین متصل کی اور ایک فرع فاعل لائن منفصل کی
 اور نو فرعین مستغفلین متصل کی اور چار فرعین مس قطع لائن منفصل کی اور گیارہ فرعین متفعلات کی
 اور آٹھ فرعین متفعلات کی اور بندہ فرعین متفاعلین کی اور سبقت میں لکھا تھا کہ اخش نے
 چار فرعین اور فرآنے ایک فرع فاعلین کی اور لکھی ہے اور اخش نے ایک فرع متفاعیلین
 اور لکھی ہے اور مصنف علیہ الرحمہ نے ایک فرع مستغفلین کی بطریق ثناء اور لکھی ہے اگر ان
 سانون کو زیادہ کریں اسی فرعین ہوں اور اوزان ان کے اڑتیس ہوتے ہیں جیسے کہ لکھ
 گئے اور اصول مشنگانہ سے چاروزان انہیں داخل ہیں وہ کون فاعلین اور فاعلین و دو فرعین
 متفاعیلین کی اور متفاعیلین فرع متفعلات کی اور مستغفلین فرع متفاعلین کی اور چار خارج وہ
 فاعلاتین اور متفعلاتین اور متفاعلین اور متفعلات پس یہ چاروں جو خارج ہیں ان کو اکھا
 سے لکھ جائیں اور دو یعنی بالیس وزن ہوتے ہیں ہم والقباب این ارکان کہ ازہمت
 تغیرات نہادہ اندر انچہ مولف است در لفظ سی و چہار ہست بہت تغیرات مفرد و آن این ہست
 انجہون ب ملوی راج مقبوض و مکفوف ہ مضموم و محسوب ز موقوف ح کشوف ط مقصور ی
 مقطوع یا مخدوف یب اخذتج اصلم بدشت یہ اٹلم یو اخرم نرا غضب یح مسبح یط نزال ک
 مر فل و چہا ر دو مرکب را و آن این ہست مشکول ب فنجول ج معقول و منقوص و مقطوف
 و موقوف ز مخزول ح ابتر ط اثر م ی اشتر یا اخر ب یب اقضم تج اجم اعقص و درشت نظر است
 یا مفرو است یا مرکب این جملہ تعلق بزبان تازی و اردو است اور القاب ان ارکان کے کہ سبب
 تغیرات کے رکھے ہیں جو کہہ کہ مولف ہیں لفظ میں یعنی واسطے ہر ایک کے انہیں ایک نام
 مایلے ہو اسے مثلاً کہتے ہیں متفاعلین انجہون اور متفعلین ملوی چونیتس ہیں بیس تغیرات مفرد
 جیسے کہ مصنف علیہ الرحمہ نے لکھی اور چوہا تغیرات مرکب کہ دو بجی مصنف علیہ الرحمہ نے لکھے

مشعث میں گفتگو ہے بعضے کہتے ہیں کہ بد تغیر مفروض ہے اور زجاج کہتا ہے کہ مرکب ہر جنس اور لشکین سے اور قول زجاج کا ہر ہے جیسا کہ سابق لکھا گیا اور یہ سب تغیرات تعلق لغت تازی سے رکھتے ہیں حاصل کلام یہ کہ اصول وہ کا نہ سے جملہ فروعات تہتر تک کے مرکب تکرار انہیں سے دفع کی اڑتیس دنن باقی رہے ہیں اور ان اصول ارکان کہ حقیقت میں آٹھ ہیں چار دنن اون کے ان فروعات میں داخل پائے اور چار خارج ہیں جب خوارج اربعہ کو انہیں ملایا جملہ اوزان اصول و فروع بالیس ٹھہرے یہ حال اوزان کا لکھا اور ان تغیرات کی مؤلفات کی یہ صورت بیان کی کہ چونتیس القاب ان مؤلفات تغیرات کے ہیں بیس مفرد اور چودہ مرکب اور وہ مرکب کہ اشعار بیان فروعات میں سب لکھے گئے اور نام اون کے علاحدہ وضعیوں میں نہیں رکھے ہیں اول سے کچھ کام نہیں اس جگہ صاحب شرح نے عجیب شرح لکھی ہے شیخ نجمہ چل دو اوزان بہشت اصول جدا کر دہ باقی سی و چار فروع را القاب اپنے مفرد و این است کہ مذکور شدالی آخرہ پس اگر بالیس سے آٹھ اوزان اصول کے جدا ہو کر چونتیس فروع کے القاب بیان ہوئی مضمون اور محسوب اور کثیر اور محذوف ان چونتیس میں کیوں ہوئے کہ مفاعیلین محسوب ہے مفاعلین سے اور مستفعلن مضمون ہے متفاعلین سے اور متاعلین متفعولین سے ہم و اما دفارسی تغیرات والقاب ان چنان مضبوط از بہت آنکہ در پارسی بسیار روز نہاست کہ در بیشتر بران شعر گفتہ اند و بنزدیک متاخران متروک است و بسیار روز نہاست کہ متاخران نبوی استعمال کردہ اند و آنرا اصول و فروع بروجمی دیگر است و اما فارسی میں تغیرات اور القاب اون کے ایسے مضبوط نہیں ہیں اس واسطے کہ فارسی میں بہت سے دنن ہیں کہ سابقین نے زمانہ پیشین میں انہیں شعر کے ہیں اور نزدیک متاخرین کے وہ متروک ہیں اور بہت سے دنن ہیں کہ متاخرین نے ساتھ تازگی کے بطریق نو استعمال کیے ہیں اور اون کے اصول و فروع اور طرح پر ہیں ہم و نیز تغیرات مرکب است کہ در پارسی مستعمل است و افراد ان مستعملات مثلاً اخرب کہ عبارت از اخرم کفوف است و فارسی مستعمل است و اخرم نیست است اور دوسری بات یہ ہے کہ تغیرات مرکب فارسی میں مستعمل ہیں اور افراد اون کے مستعمل نہیں ہیں مثلاً اخرب کہ عبارت ہے اخرم کفوف سے فارسی میں مستعمل ہے اور اخرم نہیں ہے یعنی اخرم مستعمل نہیں ہے

شعر گفتہ اند و اصول و تغیرات ایشان بکار و شستہ و بوزنهای دیگر از ایشان منفرد شدہ و ہر مصنف از ایشان تغیراتی کہ یافتہ است غیر مستعمل تازیان بقبی نہادہ است کہ دیگران در آن متفق نیستند بآنکہ ہر جماعت افتد الجروض عرب کردہ اند چہ این لغت بلغت عرب آہنگی تمام دارد و بے آن مستعمل نہی تواند بود پس با مثال این اسباب جدا باز کردن تغیرات فروع مستعمل و عروض فارسی تنها از انچہ در عروض تازی مستعمل است و تعیین القاب انچہ خاص باشد پارسی بروجہ متفق علیہ متغیر است پس اولے آنکہ این معنی را تعرض نرسانیم و برابر ادقیرانی کہ خاص باشد بعروض پارسی اقتضا کنیم تا از الحاق آن با انچہ تقدیم یافت تمامی انچہ در عروض پارسی بآن احتیاج افتد حاصل آید

اور قیسری بات یہ ہے کہ اہل فارس نے اوزان عربیہ میں بہ تکلف شعر کہے ہیں اور اصول اور تغیرات اور نہیں کے مستعمل کیے ہیں اور بعض اوزان میں اولے منفرد ہوئے ہیں یعنی جدا ہوئے ہیں اور ایجاد کیا ہے اور ہر مصنف اہل فارس نے جو تغیر کہ غیر مستعمل عرب پایا ہے اوسکا ایک نام رکھا ہے کہ اور لوگ اوس میں متفق نہیں ہیں یعنی کسی نے کچھ نام رکھا ہے اور کسی نے کچھ باوجودی کہ سب اہل فارس عروض میں مقلد عرب ہیں اس واسطے کہ زبان فارسی زبان عربی بہت ملی ہوئی ہے اور بدون زبان عربی کے زبان فارسی مستعمل نہیں ہو سکتی پس با مثال اس اسباب کے یعنی بسبب اختلاف القاب کو فارسی میں علاحدہ جدا کرنا تغیرات اور فروع مستعمل کا عروض فارسی میں تھا اوزان تغیرات سے جو عروض تازی مستعمل ہیں اور مقرر کرنا القاب خاص تغیرات فارسی کا بروجہ متفق علیہ کہ سب کا اتفاق ہو مشکل ہے پس بہتر یہ ہے کہ اس بات سے تعرض نہ کریں ہم یعنی تقرر القاب کے لیے نہوں اور ایراد تغیرات خاص عروض فارسی پر اقتصار کریں یعنی نفس تغیرات فارسی بیان کریں تا یہ تغیرات فارسی تغیرات عربی سے جو سابق بیان کیے گئے جب ملا دیں تمام تغیرات فارسی جنکی احتیاج ہے حاصل ہو جائیں اور تکمیل اؤنکی ہو جائے ہم و ماد القاب انچہ از تغیرات مفرد باشند و عبارت از ان ضروری ہوڈ آنرا بقبی بانر سیدہ است آنرا بقبی بنیم و از مرکبات ہر چہ آنرا بقبی یافتہ بشیم ذکر کنیم و از باقی بحسب ترکیب عبارت کنیم تا القاب بسیار شود اور القاب تغیرات مفرد کے چکا بیان کرنا ضروری ہے اور نہیں چکا نام ترک نہیں ہو چکا ہے اوسکا ایک نام رکھیں اور تغیرات مرکب میں چکا نام پایا گیا چہ اوسکا ذکر

کرن اور باقی کو مجتب ترکیب بیان کرن یعنی اسکے مفردات کو جمع کرن مثلاً کہین مجنون مسکن
 تال القاب تغیرات کے بہت نہو جائیں ہم گوئیم از جملہ تغیرات عام کہ بہ شعر فارسی خاص است کی
 آنست کہ ہر کجا سہ حرف متحرک متوالی افتد تسکین وسط رو اور اندر در یک وزن محرک مسکن باہم
 بیامیزند وین حکم مطر و ست الا استہا کہ مانعی افتد مثلاً باشد کہ بحر بسبب تسکین در بدل افتد چنانکہ
 وین وزن کہ فعلات فاعلاتن اگر عین فعلات مسکن کنند تا وین وزن شود کہ مفعول فاعلاتن ہر
 از بحر ی دیگر است پس تسکین کہ مقتضی اشتباہ بود نشاید کہ تہین ہم کہ جملہ تغیرات عام
 کہ فارسی میں خاص ہین ایک یہ تغیر ہے کہ جس جگہ میں متحرک متوالی واقع ہوتے ہین تسکین
 اوسط رو راست ہین اور ایک وزن میں محرک اور مسکن ملا دیتے ہین یعنی اگر ایک جگہ الفاظ
 بر وزن فعلن اور فعلاتن متحرک العین اور ایک جگہ الفاظ بر وزن فعلاتن اور فعلن مسکون العین
 واقع ہوں تو خلط انکار داسے نہ یہ کہ شعر میں جہاں میں متحرک پڑن ایک کو ساکن کر لین
 و مضائقہ خفان غیرہ کہ ہم تسکین وسط نہا ہوا جس جگہ کہ استعمال ہو گیا ہو مضائقہ نہیں چلیو جان
 اور یہ حکم یعنی فعلاتن میں تسکین اوسط کر لینا مطر و ہر مینی بہت اگر جس جگہ کوئی مانع ہو مثلاً تسکین اوسط سے
 بحر بدل جاو جیسا اس وزن میں کہ فعلات فاعلاتن مثلاً فاعلاتن مل شکل فاعلاتن ہر ان کہ منجیم چہ کاغذی آمد
 اگر اس میں عین کو ساکن کرن ہیہ وزن ہو جائے تو فاعلاتن مفعول فاعلاتن مضارع اخر قول شاعرے من جوئے شناسم
 ہیران پارسا را پس بحر بدل جاوے اور ایسی تسکین اوسط کہ باعث اشتباہ ہو سچا ہت
 ہم و نیز باشد کہ شعاع حرکات و سکناات رانطاجی التزام کند مثل قصیدہ کہ مبنی باشد بر بحر اراین
 وزن کہ مفتعلن مفعولن تسکین عین مفتعلن آن نظام را باطل گرداند پس وین موضع ہم نشاید
 اور کہی شاعر نظام حرکات اور سکناات کا التزام کرتا ہے جیسے کوئی قصیدہ مبنی ہو اس وزن کی
 تکرار پر مفتعلن مفعولن مفتعلن مفعولن اس جگہ تسکین عین مفتعلن سے وہ انتظام کہ جبکا التزام کیا ہو
 باطل ہوتا ہے پس بیان بھی سچا ہے ہم در جملہ قاعدہ لغت پارسی آنست کہ بیشتر تغیرات مستقل
 در ہر بیات کہ برونی گوئند یک متن استعمال کنند بخلاف عادت تازی گویان چہ این لغت چھا
 اختلاف بسیار کند در محرک و مسکن چون مانعی نہا شد وین قاعدہ نگاہ از زدن اوستی الجملہ قاعدہ
 لغت فارسی کا یہ ہے کہ اکثر تغیرات مستعملہ کو سب بیو نہیں ایک وزن پر کہتے ہین ایک طرح پر

الکتاب فی علم الکریم

تجزیل

پر استعمال کرتے ہیں تغیر زحافات میں وہ نہیں کہتے ہیں بخلاف عادت اہل عرب کے اس واسطے کہ یہ لغت فارسی زیادہ اختلاف کی متحمل نہیں ہے بسبب خفت کے اور لغت تازی متحمل زحافات کی ہے بسبب زافت کے ان محرک و راسکین کو جب کوئی مانع نہ ہو یعنی اختلاف بحرین نہ پڑی اور اشتباہ واقع نہ ہو جمع کرتے ہیں ہم و چون در اصول اوزان فارسی سبب ثقیل و فاصلہ مستعملیت تو الی سے متحرک اصلی نباشد بل بسبب تغیری سابق بود و تنجنان بود کہ ساکن سببی خفیف بیفتد و منحرک ش مجاور و متحرک و تد مجموع افتد تا سہ حرکت متوالی شود و چون چنین بود تسکین اوسط تسکین حروف اول و تد تا شد و ایں تغیر را تسکین نام نہادیم است اور جو اصول اوزان فارسی یعنی فاعلین و فاعلاتن مستعملین مفعولات میں کہ یہ لفظ میں پانچ ہیں اور اہل عرب سبب ثقیل اور فاصلہ مستعمل ہیں کہ تو الی حرکات ثلثہ بھی اس میں اصلی نہیں بلکہ یہ تو الی حرکات بسبب تغیر سابق کے ہوتا ہے اوسطی صورت یہ ہے کہ ساکن سبب خفیف کا گر ٹپتا ہے بسبب زحاف کے اور متحرک اوسط کا مجاور و متحرک و تد مجموع واقع ہوتا ہے پس تین متحرک متوالی جمع ہوتے ہیں بسبب زحاف کے نہ اصلی جیسے فاعلین میں جب الف ساقط ہوگا فاسے متحرک مجاور میں و لام و تد مجموع واقع ہوگی اور تین متحرک بسبب زحاف جمع ہونگے پس جب ایسا ہوگا تسکین اوسط تسکین حروف اول و تد ہوگا اور ہنئے اس تغیر کا نام تسکین زحاف کہ تو کہ سبب ثقیل و فاصلہ مستعمل نیست ایں ادعای مصنف است ورنہ در مابقی تحریر یافتہ کہ سبب ثقیل در فارسی موجود و نسبت فاصلہ بزبان فارسی و تازی ہر دو برابر است تم کلامہ ادعای مصنف کیسا یہ تو امر بدیہی ہے کہ اصول اوزان فارسی میں سبب ثقیل اور فاصلہ نہیں اگر واقع ہوتا ہر سبب زحاف کے واقع ہوتا ہے اور نسبت فاصلہ زبان پارسی اور تازی میں برابر کیسی کہ اصول اوزان پارسی میں فاصلہ نہیں ہے اور اصول اوزان تازی یعنی مفاعلاتن اور متفاعلاتن میں فاصلہ موجود اور مقبر ہے اور تحریر یا سببی کا یہ حال ہے کہ جیسا یہاں غلط سمجھے ویسا وہاں غلط سمجھے ہم و چون و تد و صدر رکن افتد چنانکہ در مفاعلاتن بعض متاخران ایں رکن را فخر لقب دادہ اند و قول زجاج چنان اقتضا میکند کہ چون و تد در میانہ افتد چنانکہ در فاعلاتن بعد از فہن و تسکین عین از مشعش خواند پس اگر در آخر رکن افتد چنانکہ در مستعملین کہ مطوی شود شاید کہ کسی آنرا سبب ثقیل دیگر نہ دیا چون عبارت از تغیرات بحسب ترکیب میکنیم آن را بقی نہادیم است اور جب و تد و صدر رکن

میں پڑے جیسا کہ مفاعیلین میں اور ناقبل او سکے حرف متحرک ہو کہ اوس سے ملے اور صدر و متد کو
بسبب جملع متحرک ثلثہ کے ساکن کرین مثل مفعول مفاعیلین کے پس وزن او سکا مفعول بنفعولن ہوگا
اور مفعولن کو جو مخفوق کہیں گے یعنی متاخر دن نے اس کن کا نام مخفوق رکھا ہے تخفیف سے یعنی گلو بار کردن
اور بعضوں نے بجائے حملہ اور باے موحده کہا ہے تخفیف سے اور یہ تغیر غیر خرم ہے اسول سے کہ خرم
اول رکن میں پڑتا ہے عربی میں اور بعد او سکے مخفوق بخلاف عجم کے کہ وہ خرم سب جگہ جائز رکھتے ہیں
اور قولن جملع یون اقتضا کرتا ہے کہ جب و متد در میان میں پڑے جیسا کہ فاعلان میں بعد ضبع کے
اور تسکین میں کی و سکو شعث کہتے ہیں یہاں بھی تین حرکتیں جمع ہوئیں پس میں کہ اوسط تھا
ساکن ہو ا پس اگر یہ صورت آخر رکن میں پڑے جیسا کہ مستفعلن میں جب مطوی ہو یعنی مفتعلن
بمخوف فاعلان مفتعلن کو بسبب توالی حرکات ثلثہ کے تسکین اوسط کر کے منقول بنفعولن کرین چاہیے
او سکا بھی کچھ نام رکھا جائے مثل مخفوق اور شعث کے مگر ہم یہاں تغیرات کا حسب ترکیب کرتے ہیں
لہذا اسکا نام کچھ نہیں کہتے یعنی مطوی مسکن کہنا کافی ہے نام جدا گانہ کی حاجت نہیں ہم دیکھ کر
ہمہ و آخر مصرعہ می شعر فارسی را شامل است کہ وقوع ایک ساکن و دو ساکن و او آخر مصرعہ
و غلط ہو و با یک دیگر بیت رہ و دارند مگر آجاکہ مانعی افتد و مانع وقوع دو ساکن آن بود کہ وزن درغما
در از می بود کہ در آن بحر ممکن باشد و مساوی دائرہ باشد یعنی تمام ہو و چون مفاعیلین چار بار پس
الحاق ساکنی دیگر با آخر مصرعہ خروج از دائرہ باشد و انہود و انچہ در شعر متاخران میں جنس یافتہ شود
اگر قبیل عیوب بودت اور ایک حکم اور جملہ او آخر مصرعہ شعر فارسی کو شامل ہے وہ یہ ہے
کہ وقوع ایک ساکن اور دو ساکن کا او آخر جملہ مصرعہ میں ہوتا ہے اور غلط ان دونوں کا با یک
روا رکھتے ہیں ایک بیت میں جیسے یہہ دو شعر سلیم کے خاک از بسکہ رفتم از دل شدہ
پنچہ ام ریشہ ریشہ چون جاربہ دوستی نیست رحم بر کابل آتش مردہ زندہ گشت بچوب
عرض دونوں تینوں کا بروزن فعلن ہے اور آخر میں ایک ساکن ہے اور ضرب بروزن فعلان
اور آخر میں دو ساکن ہیں مگر وہاں کہ جہاں کوئی مانع ہو پس مانع اول وقوع اول و دونوں کا
اوس وزن میں ہے جو نہایت دراز ہو کہ اوس بحر میں درازی اوس سے ممکن نہوا و مساوی دائرہ
کے جو جیسے نام ہو جیسے مفاعیلین چار بار پس الحاق دو مصرعے ساکن کا آخر مصرعہ میں خارج کرتے

وزن کو دائرے سے اور روانہ نہیں ہے اور ہمارے متاخرین میں جو الحاق دوسرے ساکن کا آخر
 مصرع میں اس وزن نام میں پایا جاتا ہے من قبیل حیوتی جیسا کہ یہ شعر سلیم کا ۵ تماشا می تو بخو
 کرد ہر کس را کہ می بینم بد نشسته برکہ در بزم تو جایش نشیتر خالی ست ۶ اور یہ کلام متاخرین میں
 بکثرت ہے ہم و لائح خلط قافیہ بود مثلاً در مثنوی و اوایل قصاید کہ ابیات مضرع بود و عروض قافیہ
 متساوی بای پس در عروض ضرب نلط انشاید و در قصاید ضرب امساوی بای پس در ضرب نلط
 انشاید ۷ اور دوسرا نافع خلط قافیہ ہے یعنی مطلع ہا کے غزل اور مطلع ہا کے قصاید میں
 اور ابیات مثنوی میں کہ مضرع ہوتے ہیں یعنی دونوں مصرعوں میں قافیہ ہوتے ہیں ۸ قافیہ برابر
 چاہیے ایک جگہ سالم اور دوسری جگہ مسبق خواہ ندال ممکن نہیں اگر مصرع اول میں قافیہ اگر ہوگا
 مصرع ثانی میں قافیہ دکر ہوگا نہ کاروبار اور ابیات قصاید اور غزل میں سو مطلع ہا کے ضرور میں
 خطا نہیں ہو سکتا البتہ عروض میں خلط ہوگا مگر اگر قافیہ بگردانند آنچہ در خانہای ترجیع افتد
 روا بود و چون معلوم است کہ یک قصیدہ ترجعی جزیریک وزن نشاید و مثنوی کہ اختلاف و آخر مصرع ہا
 بعد عروض ساکن اقتضای اختلاف وزن کند ۹ لیکن اگر قافیہ تبدیل ہو جائے جیسے خاں ہا
 ترجیع میں واقع ہوتا ہے درست ہے یعنی ترجیع بند میں چند غزلین ہوتی ہیں اور در میان ان غزلوں
 ایک بیت مکرر بقافیہ مختلف پس اگر ایک غزل کے قافیہ میں ایک ساکن مثل اگر اور دگر کے اور
 دوسری غزل کے قافیہ میں دوساکن مثل کاروبار کے واقع ہوں مضائقہ نہیں اور ترجیع ہنخی
 باز گردانیدن ہے غیاث سے اور جو معلوم ہے کہ ایک قصیدہ ترجعی ایک ہی وزن میں چاہیو
 پس معلوم ہو کہ اختلاف و آخر مصاریع بعد عروض ساکن کے اقتضا اختلاف وزن نہیں کرتا مثلاً
 ایک بند میں ترجیع بند کے مثلاً قافیہ کاروبار ہو اس میں بعد ساکن اول کے ایک ساکن ہے
 اور دوسرے بند میں مثلاً قافیہ دوست اور پست ہو اس میں بعد ساکن اول کے دوساکن ہیں
 اس سے وزن مختلف نہیں ہوتا اور شاید کہ بجائے لفظ بعد کے لفظ بعد ہو اور ال کتابت میں
 رکھیا ہو معنی ظاہر ہیں ہم و چون این قاعدہ متمدن گویم چون مراد و آخر مصرع ہا و عروض ساکن افتد
 اگر حسنہ و آخر از وزن آخر سالم بود ساکن دوم لاشک بر تسبیح یا اذالہ حل باید کرد ۱۰ اور جب یہ
 قاعدہ مقرر ہوا اب کہتے ہیں ہم کہ جب اور آخر مصاریع دوساکن واقع ہونگے اگر جزو اخیر رکب اگر

سالم ہوگا ساکن دوم بیشک تسبیح خواہ اذالت بر حمل کیا جائے گا معلوم کیا چاہیے کہ ارکان اصل
 میں کوئی رکن ایسا نہیں کہ جس کے آخرین دو حرف ساکن ہوں پس اگر دو حرف ساکن پائے جائیں گے
 ساکن دوم بسبب تسبیح خواہ اذالت کے ہوگا اور جزر آخر رکن سے فروغ بھی مثل فعلاتن اور مفتعلن اور
 مناعلن کے اس حکم میں شامل ہو گئے ہمہ ضمیم اول و فتح ثانی و ہای مشدودہ مفتوحہ گسترده شدہ و نیکو کردہ
 شدہ منتخب و رغبات سے ہم اما اگر آخر رکن آخر را تغیری بقصان کردہ باشند تسبیح و اذالت درو
 تصور نتوان کرد چہ در آخر یک رکن حکم بتغیر ہم بقصان و ہم زیادت شتیج بود پس از یخت با ثبات
 تغیرات دیگر غیر انچہ گفتہ آمد احتیاج اقتدر اما اگر رکن عروض اور ضرب کی جزو اخیر میں تغیر بقصان
 ہوا ہو تسبیح اور اذالت اوس میں تصور کیا چاہیے اسواسطے کہ اوس میں بعد تغیر بقصان کے پھر
 تغیر زیادت شتیج اور بدیہی پس اس جہت سے سوا اول تغیرات کے کہ کہ گئے اور تغیرات کی حالت
 ہوئی ہم و علت اختصاص لغت فارسی بآن تغیرات آن است کہ وقوع دوساکن در لغت تازی و در لغت
 مصرعہ و در ہمہ جا جائز نیست و انچہ موجود است علت آن معین و مبین شدہ اما چون در لغت پارسی
 جائز است و در غیر آن مواضع کہ در تازی یافتہ اند واقع می شود بہ تغیرات دیگر احتیاج می اقتدر
 اور بسبب اختصاص لغت پارسی کا ساتھ اول تغیرات کے یہ ہے کہ وقوع دوساکنوں کا با و آئند
 مصارح لغت تازی میں سب جگہ جائز نہیں ہے اور جو کہیں ہے علت اوسکی مقتدرہ را و ظاہر ہوئی
 یعنی حال اوس کے تغیر کا بیان کیا اگر لغت پارسی میں سب جگہ جائز ہے اور سوا اول مقاموں کے
 کہ عربی میں پائی گئی ہیں واقع ہوتا ہے پس اور تغیرات کی احتیاج پڑتی ہے ہم مثلاً چون آخر رکن
 و تندی مجموع بود چنانکہ در مستفعلن و در دی قطع افتد تا با وزن مفعولن آید بعد ازان اگر در آخر شعر
 دوساکن آید تا بر وزن مفعولان شود نتوان گفت کہ این رکن ہم منقطع است و ہم نزال یا سبغ بل
 اولی بلن باشد کہ چنان قطع عبارت از مجموع حذف ساکن و تندی مجموع و تسکین متحرک دوم است تغیر
 دیگر اثبات کنند کہ عبارت باشد از تسکین متحرک دوم و پس تا و تد بآن تغیر مشتمل بر متحرکی دوساکن شود
 و با آن رکن را کہ و تد او نہیں بود اعرج نام نہادیم مثلاً جب آخر رکن و تد مجموع ہو گیا کہ مستفعلن
 میں اعداوس کن میں قطع کریں تو وزن مفعولن آئے بعد اوس کے اگر آخر شعر میں دوساکن آئیں
 تو بوزن مفعولان ہو جائے گا نہ کہ چاہیے کہ یہ رکن منقطع نزال ہے یا قطع سبغ ہے نزال کہنا

اس جہت سے کہ حرف ساکن و تدین لائی ہیں کہ اصل مستفعل ہے اور مسجع کہنا اس جہت سے کہ بعد قطع کو سبب بنتی رہا بلکہ بہتر یہ ہے کہ جیسا فاعل کو کہتے ہیں کہ عبارت مجموع حذف ساکن و مجموع اور تشکین متحرک مجموع اور سیطرہ ایک غیر اور ثابت کریں کہ وہ عبارت ہوتی ہے متحرک مجموع اور تدین تا کو سبب وں تغیر کر کے لائی ہے متحرک و تدین کے ہو اور پہلے اس کن کا کہ جس میں و تد ایسا ہوا عرج نام رکھا اور اعراب معنی لنگ ہے منتخب اور غیاث سے اور مناسبت ظاہر ہے ہم و ہمچنین اگر مستفعل اخذ شود یعنی و تد مجموع از آخر اوقیتہ یا وزن فعلن آید و بعد ازان در آخر صرح ساکن و شود تا بروزن فعلاں شود نتوان گفت کہ این کن ہم اخذ است و ہم مسجع بل اولی آن باشد کہ ساکن دوم از بقیہ و تد نہند کہ اسقاط کردہ اند و گویند کہ از و تد دو حرکت و دو حرف یقتادہ است و حرفی ساکن باندہ و مارکنی را کہ و تد او چنین بود مطموس نام نہادیم **ت** اور ایسی طرح اگر مستفعل اخذ ہو یعنی و تد مجموع اس کے آخر سے گرے کہ بروزن فعلن ہو اور بعد اس کے آخر مصرع میں دو ساکن آئیں کہ بروزن فعلاں ہو جائے چاہیے کہنا کہ یہ رکن اخذ مسجع ہے بلکہ بہتر یہ ہے کہ ساکن دوم کو بقیہ و تد سے جانیں جبکہ گرا دیا ہے اور کہیں کہ و تد سے دو حرکتیں اور دو حرف گرے اور ایک حرف ساکن رہ گیا یعنی عین اور لام اور دونوں حرکتیں افونکی علن سے گرین اور لون کہ حرف ساکن تھا باقی رہا یا ان تینوں حرفوں کوئی حرف ساکن باقی رہا اور پہلے اس کن کا کہ و تد اس میں ایسا ہو مطموس نام رکھا اور مطموس معنی نابود اور طمس بالفتح ناپدید کرنا اور دور ہونا یا طائف اور کشف اور غیب اور غیاث سے اس مقام پر شرح میں عجیب عبارت لکھی ہے **ش** لفظ دوم بعد لفظ ساکن و عبارت از غلطی کا ہے **ث** ہم کلام ہم و ہمچنین اگر افعال تین در صورتی کہ جن میں واجب بود فاع مانڈ نتوان گفت کہ این رکن مخدوف مطموس است کہ انگاہ مخبون نہوہ باشد بل اولی آن باشد کہ این دو ساکن از بقیہ و تد نہند و گویند دو حرکت و یک حرف از و تد افتادہ است دو ساکن باندہ و مارکنی را کہ چنین بود در وں نہادیم **ت** اور ایسی طرح فاعلاتن میں جب وقت جن میں واجب ہو فاعلاتن بنائیں اس سے فاع نہ بنے لکھا چاہیے کہ یہ رکن مخدوف مطموس ہے اس واسطے کہ وہ رکن مخبون نہوہ گا جب فاعلاتن میں تین حذف کیا فعلاں **ا** اور جب طمس سے دو حرکتیں اور دو حرف گرے ایک متحرک ایک ساکن رافع ہو ابجد ہر سابع سے فاع ہو ایسے **ا** سابع اور جن میں تین فاعلاتن اور

زیادت جمع نہیں ہو سکتی اور باوجود اس کے کہ جن نہیں کہہ سکتے اور جن کو اوس میں شرط کیا ہے
پس کوئی بات نہ بنی لہذا بہتر یہ ہے کہ ان دونوں ساکنوں کو جو فاعلین ہیں بقیہ وند سے جائین
اور کہیں کہ دو حرکتیں اور ایک حرف وند سے گرا اور دو ساکن بن گئے اور ہم نے اوس کن کا کہ ایسا ہو
مدرس نام رکھا اور مدرس کہہ کہ شدہ اور ناپدید شدہ اور بیرونی نیاٹ سے ہم و اگر
در شعر عربی مانند این حالما افتادی لاشک چہنیں کردندی اور اگر شعر عربی میں ایسے حال واقع
ہوئے ایسا ہی کرتے ہم و چون آئینی مقرر شد فروعی کہ ارکان مذکور اور شعر فارسی افتد زامپر چہ
عروضیان عرب آورده اند یا دکنیم و گوئیم اور جب یہ محلے مقرر ہوئے جو فروغ کہ ارکان مذکور ہے
فارسی میں واقع ہوتے ہیں زیادہ اونٹنے کہ عروضی عرب کے لائے ہیں یا ذکرین ہم اور کہیں ہم لینے
تخیرات رب متبع فارسی میں مستعمل ہیں اور سوا اون کے جو فارسی میں خاص ہیں و نکایان ہوتا ہے
ہم فعلوں را در شعر فارسی فرعی دیگر است و آن فعلان است کہ مسبق باشند در متقارب افتد
فعلوں کی شعر فارسی میں ایک فرع اور ہے اور وہ فعلان سب سے کہ مسبق ہے اور متقارب میں آتی ہر
ساتھ زیادت ایک ساکن کے آخرین ہم فعلن را چہا فرع دیگر است افعالان و این مذال
فعلان و این مجنون مذال است ج فعلن و این مجنون مسکن است و ہر چند در وزن ہمان است کہ
مقطع اما علت تغیر غیر است و ہر چند این تغیر بحقیقت در شعر عربی ہم واقع است اما آنجا در شمار یا و ردیم
کہ اقتضای مخالفت این قوم میکرد و فعلان و آن مجنون مسکن مذال است و این فرما در ردید و سبیل
کہ بتکلف گویند و در عرب ہم واقع باشند اور فاعلن کی چار فرمیں اور ہیں پہلی فاعلان
اور یہ مذال ہے یعنی حرف ساکن وند میں زیادہ ہوا ہے دوسری فعلان بکسر عین اور یہ مجنون
مذال ہے تیسری فعلن بکون عین اور یہ مجنون مسکن ہے ہر چند یہ وزن وہی ہے قطع لیکن
علت تغیر کی یہاں سوا اوس کے ہے اس واسطے کہ قطع آخر مصلح میں آتا ہے اور یہ مجنون مسکن
جگہ اور ہر چند یہ تغیر بحقیقت شعر عربی میں ہی واقع ہے جیسے اس بیت میں یا محبوبے
اور کہ روحی و وارحم قلبی فاجلس عندی پگر اوس جگہ گنتی میں نہ لائے ہم کہ مقتضی مخالفت
اہل عروض تھا یعنی و ان بیان کیا کہ فروغ فاعلن و وین مجنون اور مقطع اور بطریق احتمال کے
فرمایا کہ یہ فعلن مجنون مسکن فرع ثالث ہے اور ہر متدارک میں خاص ہے یعنی سب جگہ آتی ہر

بمخلاف اور پھر دیکھئے کہ وہاں آخر مضارع میں آتی ہے اور او کو مطلق کتے ہیں چوتھے فعلان
 بسکون عین وہ مجنون مسکن ہذا ہے اور یہ فروع مدید اور بیل میں کہ تکلف کتے ہیں اور غریب
 میں بھی واقع ہوتے ہیں اور صدیق میں تین فرعیں اور کھی میں نفع احذ اور فعل مخرج اور
 اور فاعلان مرفل غالب کہ یہ تینوں فرعیں مخرج متاخرین ہوں ہم و مفاعیلین را و از وہ فروع دیگر است
 ارفاعی لان و این سبب است و در ہرج اقترب فاعلان و این مقصور است و در ہرج و مضارع افتد
 ج فاعول و این محذوف مقصور است و بعضی متاخران این را ازل نام نہادہ اند و فعل و این محذوف
 مرتین است و بعضی متاخران این را محبوب نام نہادہ اند و این ہر دو در ہرج و مضارع افتد و فاعولان
 محذوف مسبغ باشد سیم مفاعیلان بر کن ماقبل متصل شود تا اگر مکفوف باشد سالم نماید و باقی برین وزن
 مانند اور مفاعیلین کی بارہ فرعیں ہیں پہلی مفاعیلان یہ سبب ہے اور ہرج میں آتی ہے
 دوسری فاعولان یہ مقصور ہے یعنی جب مفاعیلین سے نون گر کر ماقبل کو او سکے ساکن کیا مفاعیل
 بسکون لام ہوا فاعولان او کو مقام پر لائے تا التباس مفاعیل مکفوف سے نہو اور یہ فروع ہرج
 اور مضارع میں آتی ہے تیسری فاعول بسکون لام یہ محذوف مقصور ہے یعنی جب مفاعیلین سے
 لن حذف کیا مفاعی رہا بعد او سکے قصر کیا مفعول بسکون عین رہا فاعول او سکے مقام پر لائے اور بعض
 متاخرین نے اسکا ازل نام رکھا ہے اور یہ ازل نزل سے ہے اور زل ففتحین اور براؤ مجہدی گوشت
 ہونا ران کا غیاث اللغات سے اور بعضوں نے اس فاعول کو اہتم کہا ہے یعنی جمع ہونا حذف و قصر کا
 اہتم ہے اور جمع ہونا حذف اور قصر اور خرم کا نزل پس فاعول اہتم ہے اور فاعول ازل اور اہتم بفتح
 جرہ سے دانو نکا ٹوٹنا غیاث سے چونگی غل تجرک عین اور سکون لام اور یہ محذوف مرتین
 یعنی مفاعیلین سے ایک مرتبہ حذف سے لن گر اور دوسری مرتبہ عی پس مفار ہا فعل او کو مقام پر
 آیا بعض متاخرین نے اسکا نام محبوب رکھا ہے اور محبوب لغت میں مہنی ہر دو خصیہ بریدہ ہر جب سے
 اور جب بفتح جیم اور سکون موحده حصے کرنا غیاث سے وجہ تسمیہ ظاہر ہے کہ دونوں سبب اس سے
 گرتے ہیں اور یہ دونوں یعنی فاعول فعل ہرج اور مضارع میں آتی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے
 کہ فروع ازل طویل میں ہی آتی ہے کذا فی الحدائق یا نحوین مفعولان محذوف سیم مفاعیلان کا
 رکن ماقبل سے متصل ہوتا ہے پس وہ رکن ماقبل اگر مکفوف ہے سالم معلوم ہوتا ہے یعنی مشابہ

بسالم بر وزن مفاعیلین اور باقی بر وزن مفعولان رہتا ہے اور مخفق اسی کو کہتے ہیں جاننا چاہیے کہ لام
مفاعیل کا جو میم مفاعیلان سے متصل ہوا یہ مشابہ بسالم ہوا نہ سالم اور یہ مفعولان جو باقی رہا میم اسی کن
میں شامل ہے حقیقتہً اسی لحاظ سے مخفق علیہ الرحمہ نے اس مفاعیلان مخفق مسبق کو قروح میں بڑھایا ہے
چنانچہ معلوم ہوگا اور نزدیک بعضوں کے کہ رکن اول سالم ہے اور رکن ثانی اخرم مسبق وہ لوگ اس کے
مخفق کہنے کو تکلفات بیہود سے جانتے ہیں ہم مفعولن مخفق و بس ز فاعلن مخفق مقبوض مخفق
مخفق مکفوف مفعولان مخفق مقصور تہجٹی فرع مفعولن یہ مخفق ہے اور بس ساقون فاعلن یہ
مخفق مقبوض ہے آٹھویں مفعول یہ مخفق مکفوف ہے نوین فعلان یہ مخفق مقصور ہے تیس مفاعیلن
سے جب صدر وابتدا میں میم ساقط ہوگا اور بجائے فاعیلن مفعولن لائین کے اخرم کہیں گے اور
جب حشو میں میم مفاعیلن کا رکن اول سے مجائے گا ساقط ہوگا باقی رہے گا فاعیلن اس کے عوض مفعولن
لائین کے اسکو مخفق کہیں گے اور جب مفاعیلن میں میم بسبب تخفیف کے رکن اول سے ملے گا اور
حرف یا بسبب قبض کے ساقط ہو جائے گا فاعلن رہے گا اسکو مخفق مقبوض کہیں گے اور جب مفاعیلن
میں میم بسبب تخفیف کے رکن اول سے ملے گا اور نوں بسبب کف کے ساقط ہو جائے گا فاعیلن بضم لام
سے گا اس کے مقام پر مفعول بضم لام لائین کے اسکو مخفق مکفوف کہیں گے اور جب مفاعیلن میں میم
بسبب تخفیف کے رکن اول سے ملے گا اور نوں مع حرکت ماقبل قصر سے گر جائیگا فاعیلن بسکون لام ہوگا
اسکی جگہ پر فعلان لائین کے اسکو مخفق مقصور کہیں گے اور یہی فاعلن مع تازی میں اشتراک اخرم
مقبوض اور یہی مفعول اخرم فیض اخرم مکفوف تھا ہم فی فعلن مخفق محذوف یا فاعل مخفق ازل بسبق مخفق مجبوز
واین جملہ در ہرج مکفوف و مضارع و قریب افتد چنانکہ در غیر مخفق تہجٹی و سوین مسبق فعلن یہ مخفق
محذوف ہے گیا رہوین فاعل یہ مخفق ازل ہے بارہویں فع یہ مخفق مجبوز ہے جب مفاعیلن میں
میم رکن اول سے ملا اور لن محذوف سے ساقط ہوا فاعلی را اسکی جگہ پر فعلن بسکون لام رہا اسکو
مخفق محذوف کہیں گے اور جب مفاعیلن میں میم رکن اول سے ملا اور زل سے یعنی اجتلع محذوف
و قصر سے لن اور حرف یا مع حرکت ماقبل ساقط ہوئی فاعل رہ گیا اسکو مخفق ازل کہیں گے اور بسبب زل
میں میم رکن اول سے ملا اور جب سے یعنی محذوف تین سے ملے گا فاعل را اسکی جگہ فع آیا اسکو
مخفق مجبوز کہیں گے اور یہ فریض یعنی پنجم سے وعاذ ہم تک منین تخفیف ہے ہرج مکفوف اور

مضارع اور قریب میں آتے ہیں جیسے غیر مثنوی یعنی تثنیق جنہیں نہ وہ بھی ان تین بحر و نین آتی ہیں ح تو کہ این جملہ یعنی از رحاف پنجم تا یازدہم دین سہ بحر یافتہ شود تم کلامہ معلوم نہیں کہ فرع و وزویم کس قصور پر اس شمار سے خارج ہوئی اور محقق علیہ الرحمہ نے ہرج کو بکفوف مقید کیا بخلاف مضارع اور قریب کے اس واسطے کہ ہرج کفوف اور غیر کفوف مستعمل ہے اور مضارع اور قریب سوا کفوف کے مستعمل نہیں ہم فاعلاتن مجموعی راہفت فرع دیگر است المفعولان و این مجنون مسکن مسیح است و ظاہر است کہ مشعت مجنون مسکن است چنانکہ گفتیم پس فرع مشعت مسیح باشد و این سبب مفعولان کہ مجنون مسکن است اینجا نیاوردیم است اور فاعلاتن مجموعی کی سات فرعیں ہیں پہلی مفعولان اور یہ مجنون مسکن مسیح ہے پس فاعلاتن میں جب جن کیا فاعلاتن تہر تک عین ہوا اور جب مسکن کیا فاعلاتن بسکون عین ہوا اور جب مسیح کیا فاعلاتن ہوا و سکون مقول بہ مفعولان کیا اور ظاہر ہے کہ یہ وہی مفعولن مشعت یعنی مجنون مسکن جسکو سائق میں بہ تفصیل بیان کر چکے ہیں اور یہ مفعولان فرع اوس مفعولن مشعت کی ہے کس واسطے کہ جب مفعولن میں اسباع کیا مفعولان ہو گیا اور اسی سبب سے مفعولن کو اس جگہ نلائے ہم کس واسطے کہ اوسکو فروغ نازی میں لکھ چکے ہیں مفعولان کو کہ مختصہ فارسی ہے اس جگہ لائے ہم ہم ب فاعلان و این مشعت مقصور است و دوسرے فاعلان بسکون عین جب مفعولن مشعت کو مقصور کیا نون حذف ہوا اور لام ساکن مفعولن منقول بہ فاعلان ہوا ہم ج فعلن و این مشعت محذوف است و علت این غیر آہست کہ در ابتر گفتہ آمد ہر چند وزن ہمان است و این ہر سہ در مل و خفیف و محبت اقتدرت تیسرے فعلن بسکون عین اور یہ مشعت محذوف ہے جب مفعولن مشعت کو محذوف کیا لہذا کہ سبب تھا اگر کیا مفعولن مفعولن ہوا اور علت اسکی سوا اوسکے ہے کہ ابتر میں کہی گئی ہر چند وزن ایک ہی یعنی سابق میں فعلن کو ابتر کیا تھا کہ بتر اجتماع حذف و قطع کو کہتے ہیں جب فاعلاتن کو محذوف کیا فاعلا را بعد اوسکو فاعلا قطع سے فاعل ہو کر منقول بہ فعلن ہوا پس وزن ایک ٹھہرا اگر ملتیں دو اور یہ تینوں فرعیں یعنی مفعولن اور فاعلان اور فعلن مل اور خفیف اور محبت میں آتی ہیں ہم مفعول و این مجنون محذوف اعرج است چوتھے فعلن بسکون لام یہ مجنون محذوف اعرج ہے جب فاعلاتن میں جن کیا فاعلاتن ہوا اور جب حذف کیا فاعلا را اور جب اعرج کیا یعنی دو کلامہ دوم کہ لام ہے ساکن کیا فاعلا میں تہر تک

اور دو ساکن رہے وہ منقول بہ فعل ہوا ہم فعل و این مجنون محذوف مطلق است پانچویں
فعل تخریک عین یہ مجنون محذوف مطلق ہے جب فاعلاتن میں خبن کیا فاعلاتن ہوا اور جب حذف
کیا فاعلا ہوا اور جب قطع کیا فعل رہا یعنی اسکو مروع کہتے ہیں ہم دفاع و این محذوف مطلق
یا مجنون محذوف مدروس است تجھے فاع اور یہ محذوف مطلق یا مجنون محذوف مدروس
ہے فاعلاتن کو جب محذوف کیا فاعلا را بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتیں گرائیں ساکن
آخر ہا فاع ہوا یا فاعلاتن کو جب مجنون محذوف کیا فاعلا ہوا بعدہ درس سے ایک حرف اور دو حرکتیں
گرائیں فاع ہوا ہم رفع و این محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطلق و این چار درمل و محبت
افتد تاساتین فاع اور یہ محذوف اخذ یا مجنون محذوف مطلق ہے یعنی فاعلاتن جب
محذوف ہوا فاعلا را بعدہ حذف سے دیگر گرایا بجائے فاع لائے یا فاعلاتن خبن اور حذف سے
فعل ہوا بعدہ طمس سے دو حرف اور دو حرکتیں گرائیں ساکن آخر ہا فاع کو ساتھ فاع کے بدل کیا اور
چارون فرمین یعنی فعل اور فعل اور فاع اور رفع رمل اور محبت میں آتی ہیں ہم دفاع لاتن مفروق
سہ فرع دیگر است افعلی و این محذوف مقصور است و بر وزن فعلن بہت کہ ابتر است و فاعلاتن مجموعی
یا مجنون مسکن محذوف کہ ہم اینجا باشد اما اینجا علت دیگر است و فاع لاتن مفروقی کی تین فرمین
اور میں پہلی فعلن بسکون عین اور یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو محذوف کیا فاع لا را اور
جب قصر کیا یعنی الف کو دو کے لام کو ساکن کیا فاع ل رہا منقول بہ فعلن ہوا اور یہ فعلن مفروقی
بر وزن فعلن ابتر مجموعی ہے یا مجنون مسکن محذوف بطور فارسی کہ یہ علت بھی مجموعی میں ہوتی ہے
مگر بیان یعنی مفروقی میں علت اور ہے اسواسطے کہ خبن مفروقی میں نہیں ہو سکتا بسبب و تدر کے
خبن سبب میں ہوتا اور تدر مفروقی میں نہیں ہو سکتا کہ آخر رکن میں و تدر نہیں اور تدر اجتماع حذف اور
اور قطع ہے اور قطع و تدر میں آتا ہے ہم ب فاع محبوب موقوف است و ہم بر وزن فاع است اما
ایجا علت دیگر است و دوسرے فاع یہ محبوب موقوف ہے یعنی جب سے دونوں سبب
گئے اور وقت سے عین ساکن ہوا فاع رہا اور یہ بھی بر وزن فاع مجموعی مجنون محذوف مدروس
لیکن بیان علت اور سے اسواسطے کہ خبن اس جگہ اول رکن میں نہیں ہو سکتا بسبب اسکے کہ و تدر
ابتدا میں ہے اور دوسری آخر میں نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ درس و تدر میں آتا ہے اور یہاں و تدر میں

ص ج فاع و این محبوب کثوف است و ہم بردن فع است کہ گفتہ آند و این ہر سہ در مضارع افت
 ت تیسرے فع یہ محبوب کثوف ہے جب فاع لان کو جب کیا دونوں سبب گر کے فاع بہا پر
 کشف سے فاع ہوا کسوا سطلے کہ کشف گرا تا متحرک دوم و تد مفرق کا ہے پس فاع منقول بہ فع ہوا اور یہ
 بھی بردن فع مجموعی ہے کہ کہا گیا فع مجموعی میں محذوف اخذ تھا یا مجنون محذوف مطموس بطور
 فارسی اور یہاں مفرقتی میں علت اور صے کسوا سطلے کہ خبن مفرقتی میں بسبب ہونے و تد کے
 اول رکن میں نہیں ہو سکتا اور اخذ بھی نہیں ہو سکتا کہ بعد محذوف کے فاع لن رہتا ہے اور محذوف
 و تد کو گراتا ہے اور یہاں و تد آخر رکن میں نہیں ہے اور یہ تینوں فرعیں یعنی فاعلن اور فاع اور
 فع مضارع میں آتی ہیں ہم و مستفعلن مجموعی را چہا فرع دیگر است المفعولان و این اعرح است
 و در جزاید و در بسیط ہم بکا و از مدت اور مستفعلن مجموعی کی چار فرعیں اور یہاں پہلی مفعولان
 اور یہ اعرح ہے و تد کی متحرک دوم کو ساکن کرتا ہے پس مستفعلن بتسکین لام مفعولان ہوا یہ
 فرع جزین آتی ہے اور بسیط میں بھی استعمال کرنے میں ہم مفعولان و این مطوی سکون نال است
 و در وزن ہماں است اما و علت دیگر و در جزو سرع و منسرح آیدت دوسرے مفعولان یہ
 مطوی سکون نال ہے جب مستفعلن کو طے کیا مستفعلن را بعدہ بتسکین عین مفعولن ہوا اور اس
 مفعولان اور وزن میں وہی مفعولان اول ہے جبکہ اعرح کہا مگر یہاں علت اور ہے یعنی طے
 اور تسکین اور اذالت اور یہ فرع جزا و سرع اور منسرح میں آتی ہے جیسا کہ اوزان بجزو میں معلوم
 ہو گا ص ج فاع و این اخذ مقصود است تیسرے فاع اور یہ اخذ مقصود ہے جب مستفعلن میں
 اخذ سے علن گر گیا مستف را بعدہ قصر سے ساقط اور تے ساکن ہوئی مست منقول بہ فاع ہوا
 ہم رفع و این اخذ محذوف است و نہ و منسرح آیدت چوتھے فع اور یہ اخذ محذوف ہے جب
 مستف اخذ میں حذف کیا لغت گر کے مس رہ گیا منقول بہ فع ہوا اور یہ دونوں فرعیں یعنی
 فاع اور رفع منسج میں آتی ہیں ہم و مس فاعلن مفرقتی را فرعی دیگر نو دست اور مس فاعلن مفرقتی
 کی کوئی فرع اور نہیں ہے ہم و مفعولات را چہا فرع دیگر است المفعولان و این مخبول موقوف است
 و در سرع افتد و سکون این وزن ہم انجا شاید وزن فنی دیگر است اما عروضیا نئی کہ پیش مذکورہ اند
 است اور مفعولات کی چار فرعیں اور یہاں پہلی فاعلن بحر ایک عین اور یہ مخبول موقوف ہے و این اجتماع

خبرن و طے گو کہتے ہیں پس مفعولات سے جب خبری اور دواگر اعلات رہا بعدہ وقف سے
 ساکن ہوئی مفعولات منقول بہ فعلان بحر یک عین ہوا اور یہ فرع سیرج میں آتی ہے اور مسکن اس زک
 یعنی فعلان بسکون عین بھی سیرج میں چاہیے اور یہ وزن اور ہے مگر عرضیوں نے ذکر زیادہ نہیں کیا
 ہے یعنی فعلان متحرک العین سے زیادہ نہیں کیا ہے فعلان مسکون العین نہیں لائی ہیں ہم فعلن
 و این مجبول مکشوف مسکن است و ہر وزن اصلم است اما اینجا علت دیگر است وہم در سیرج اقدت
 دوسرے فعلن بسکون عین اور یہ مجبول مکشوف مسکن ہے یعنی خبر سے باسقاط فا و وا و مفعولات
 اور کشف سے باسقاط تا مفعلا اور تسکین سے بسکون عین مفعلا ہوا فعلن و سکے مقام پر آیا اور یہ فعلن
 ہر وزن اصلم ہے صلیم و تد کو مفعولات سے گرا نا ہے جب مفعول ہوا فعلن ہوا یہ وزن سابق عربی میں بیان
 کیا اور فعلن مجبول مکشوف مسکن ہے اس جگہ فارسی میں پس اسکی علت اور ہوئی اور یہ نسخ بھی
 مثل فعلان کے سیرج میں آتی ہے ہم ج فاع و این اصلم مقصود است تیسرے فاع اور یہ اصلم
 مقصود ہے صلیم سے و تد گرا مفعول ہوا بعد اس کے قصر سے و اگر عین ساکن ہوا و سکے مقام پر فاع آیا ہم
 رفع و این اصلم محذوف است و ہر دو در سیرج و نسخ اقدت چوتھے فاع اور یہ اصلم محذوف ہے
 صلیم سے و تد اور محذوف سے سبب گرا فاع رہا اور یہ دونوں فرعین یعنی فاع اور رفع سیرج اور نسخ
 میں آتی ہیں ہم این است فروع این اصول کہ جہت اعتبار عروض پارسی برانچہ گفتہ آمد زیادت شود
 و جملہ این سی و پنج است یہ ہیں فرعین اصول کی باعتبار عروض پارسی کے کہ زیادہ ہیں
 فروع تازی سے اور یہ سبب فرعین عروض فارسی کی بنیتیں ہیں اس حساب سے کہ فعلن کی ایک
 فرع و فاع علمن کی چار فرعین اور فاع علمن کی بارہ فرعین اور فاع علمن مجموعی کی سات فرعین اور
 فاع لاتن مفروق کی تین فرعین اور تفعلن متصل کی چار فرعین اور مفعولات کی چار فرعین یہ سبب
 بنیتیں ہو ہیں ہم و از اور ان دو وزن دیگر با انچہ آوریم الحاق باید کردیکے خماسی و ان فعلان است
 دو گر ثمانی و ان مفاعیلان است اور اور ان سے دو وزن اور انہیں ملحق کیا چاہیے ایک
 خماسی وہ فعلان ہے یعنی فعلان مجبول موقوف مسکن فروع مفعولات سے کہ عروضیوں نے اسکو
 شمار نہیں کیا ہے دوسرے ثمانی وہ مفاعیلان ہے یعنی مفاعیلان مخنق سبع فروع مفاعیلن سے
 کہ اصلان مفاعیل مکشوف سے ہم اور کساکن ہو جاتا ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے یہ حاشیہ

نہ سبب
 بنیتیں
 ہوں
 ہیں
 ہم
 و از
 اور
 ان
 دو
 وزن
 دیگر
 با
 انچہ
 آوریم
 الحاق
 باید
 کردیکے
 خماسی
 و
 ان
 فعلان
 است
 دو
 گر
 ثمانی
 و
 ان
 مفاعیلان
 است
 اور
 اور
 ان
 سے
 دو
 وزن
 اور
 انہیں
 ملحق
 کیا
 چاہیے
 ایک
 خماسی
 وہ
 فعلان
 ہے
 یعنی
 فعلان
 مجبول
 موقوف
 مسکن
 فروع
 مفعولات
 سے
 کہ
 عروضیوں
 نے
 اسکو
 شمار
 نہیں
 کیا
 ہے
 دوسرے
 ثمانی
 وہ
 مفاعیلان
 ہے
 یعنی
 مفاعیلان
 مخنق
 سبع
 فروع
 مفاعیلن
 سے
 کہ
 اصلان
 مفاعیل
 مکشوف
 سے
 ہم
 اور
 کساکن
 ہو
 جاتا
 ہے
 اس
 جگہ
 صاحب
 حاشیہ
 نے
 یہ
 حاشیہ

لکھا ہے ح قولہ و آن مفاعیلا نست مخفی نما ند کہ این فرع در فروع مفاعیلین سابقا مذکور شد بہت
پس نہ یاد ت و الحاقش لفروع سابقہ معنی ندارد و ہم کلامہ اس ناظمی پر استقرہ بیباکی انہیں کا کام ہے
ہم والقاب تغیرات بسیطہ سہ در افزاید اعرج و مطموس و مدروس و مرکب چہار در افزاید مسکن و مخنق و
ازل و محبوب و مسکن را بآن سبب در مرکبات شمر دیم کہ تسکین اگر چہ حقیقت تسکین متحرک اول از دست
و آن تغیر بسیط باشد اما وقوعش موقوف است بر تغیر سابق پس جملہ فروع صد و ہشت شود و جملہ اوزان
چہل و جملہ القاب غیر مؤلف چہل و یک است اور القاب تغیرات بسیطہ یعنی مفرد کے تین بڑے
ہیں اعرج اور مطموس اور مدروس اور مرکب چار بڑے تھے ہیں مسکن اور مخنق اور ازل اور محبوب اور
مسکن کو اس سبب سے مرکبات میں شمار کیا کہ تسکین اگر چہ بحقیقت تسکین متحرک اول و تدر ہے اور
وہ تغیر مفرد ہے مگر وقوع اس کا موقوف ہے تغیر سابق پر اس واسطے کہ جب جز اول سبب بڑے کا
اور ساکن سبب بچن گر جائے گا اور متحرک باقی ماندہ سبب دو متحرکات و تدر سے ملے گا اس میں تدر
متحرک اول وسط ہوگی پس گویا یہ تغیر بھی مرکب ہو آپس جملہ فروع ایک سے آٹھ ہوتے ہیں نیز فروع
تازی تتر لکھے تھے اوپر فروع فارسی پتیس بڑے جملہ ایک سے آٹھ ہوتے اور سب اوزان چالیس
ہوتے ہیں اس لیے کہ اوزان فروع تازی پتیس لکھے تھے اوپر اوزان فارسی دو بڑے ایک فاع دوسرا
مفاعیلان کہ یہی دو زائد اوزان تازی سے ہیں پس جملہ اوزان چالیس ہوتے اور تیسرے اوزان
مسکون العین بھی فارسی ہیں مگر وہ مایع فجوان متحرک العین ہے جو تازی میں آیا ہے اور اس واسطے
ہر متحرک العین میں سکون عین جائز رکھا ہو پس یہ وزن سوم گویا مفاعیلان فروع تازی نہیں ہے
لہذا اس کو شمار نہیں کیا اور جملہ القاب غیر مؤلف اکتالیس ہوتے ہیں اس واسطے کہ تصریح چوتیس
لقب کی تازی میں کی تھی فارسی میں سات بڑے اعرج مطموس مدروس مسکن مخنق ازل محبوب جملہ اکتالیس
ہوتے ہم و باشد کہ بعضی تغیرات رجب بشارکت بانغیری دیگر بقبی دیگر باشد چنانچہ دو سبب بخصف
متوالی افتد از یک رکن یا دو رکن حال دو ساکن آن دو سبب کہ میان ایشان یک متحرک بیش نباشد
خالی ہو ورنہ ازاں کہ با سقوط ہر دو ہم جائز ہو یا جائز ہو و قسم دوم را حکمی ہو و اما قسم اول خالی ہو و
از انکہ ثبوت ہر دو ساکن ہم جائز ہو یا نبود اگر جائز ہو و لا محالہ سقوط یک ساکن از ہر دو لا بعینہ ہم
جائز ہو پس گوئید میان این دو ساکن سابقہ است اور کبھی بعضی تغیرات کا سبب متحرک آخر تھا

ن
غیر مؤلف
از قلمت کہ
بعضی بایں نام
ماندہ اندیشا
سطحی مسکن
گویند و دیگر
نام مانده

کے ایک لقب درہوتا ہے جیسا کہ جب سبب خفیف متوالی واقع ہوں ایک کن میں مثل مستغفلن اور مفاعیلن کے یا دو کن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن اور فاعلاتن فاعلن کے حال اولن دوسا کنوں کا اولن دوسہوں میں کہ درمیان اونکے ایک متحرک سے زیادہ نہیں ہے مثلاً مستغفلن میں تے متحرک ہے درمیان سین اور نے کے اور فاعلاتن فاعلاتن میں نے متحرک ہے درمیان نون اور الف کے خالی ہونگا دو صورتوں سے بنائیں یعنی اصل کن میں ایک صورت یہ کہ سقوط اولن دوسا کنوں کا جائز نہ ہو دوسری صورت یہ کہ جائز ہو پس دوسری صورت کے واسطے کوئی حکم نہیں ہے عروض میں مکررہ صورت پسلی جس میں سقوط دونوں ساکنوں کا جائز نہ ہو اس میں بھی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ ثبوت دونوں ساکنوں کا ہم جائز ہو دوسری صورت یہ کہ ثبوت دونوں ساکنوں کا ہم جائز نہ ہو پس اگر جائز نہ ہو لاجمالہ سقوط ایک ساکن کا دونوں سے لایعینہ بھی جائز ہوگا لایعینہ کے یہ معنی ہیں کہ خواہ اول ساقط ہو خواہ ثانی ایک فی ات پر یہ حکم نہیں ہے بلکہ مشترک اور شامل دونوں کی ہے پس کمین گے کہ درمیان ان دونوں ساکنوں کے معاقبہ ہے یعنی دونوں کا سلامت رکھنا بھی جائز ہے اور انہیں سے ایک کا گرانا بھی جائز ہے اور معنی معاقبہ کے لغت میں پیچھے ایک دوسرے کے آنا ہے کذا فی المنتخب اور مثلاً دو شخص ایک مرکوب رکھتی ہوں کبھی ایک سوار ہو بھی دوسرا عرب میں کہتے ہیں کہ درمیان ان دونوں کے معاقبہ ہے اور معاقبہ نو سحر و نین آنا ہے نسج اور رمل اور وافر اور نرج اور خفیف اور محتش اور طویل اور کمال اور مدید کذا فی البحر رختہ اور وافر اور کمال میں معاقبہ باضمار و عصب ہو گا کم و سقوط کی البتہ بخبر بود یا بکف اگر بخبر بود سقوط دیگر یا بطی بود اگر ہر دوسا کن در یک کن اقتدا یا بکف بود اگر در دور کن اقتدا اگر بکف بود سقوط دیگر یا قبض بود اگر در یک کن اقتدا یا بخبر چنانکہ گفتہ آمد و کنی را کہ معاقبہ مجنون شود صدر خواند و کنی را کہ در معاقبہ مکفوف شود عجز خواند و کنی را کہ مشکل شود طفرین خواند و کنی را در معاقبہ سالم ماند بری خواند اگر ثبوت ہر دوسا کن ہم جائز نہ ہو لاجمالہ سقوط کی لا بعینہ واجب بود پس گویند میان این دوسا کن ہر اقبہ ست اور اولن دونوں ساکنوں میں سقوط ایک کا البتہ بخبر ہو گا یا بکف اگر بخبر ہو گا سقوط دوسرے ساکن کا بیٹھے ہو گا اگر دونوں ساکن ایک کن میں ہیں مثل مستغفلن کے کہ اگر سین گرے گا مفاعلن ہو گا اور اگر نے گرے گی مستغفلن ہو گا یا ہو گا اگر دونوں ساکن دور کن میں ہیں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے پس سقوط ثانی کا اگر سین ہو گا مفاعلن

فعلاتن ہوگا اور اگر سقوط اول کا بکف ہوگا فاعلاتن ہوگا اور اگر سقوط ایک ساکن کا بکف ہوگا سقوط دوسرے کا یا بقبض ہوگا اگر ایک رکن میں پڑن مثل مضاعفین کے کہ کف سے مضاعفین ہوگا اور قبض سے مفاعلتن یا جنبن جیسا کہ کہا گیا یعنی دو رکن میں مثل فاعلاتن فاعلاتن کے کہ بیان اونکا ہو چکا اور جو رکن کہ ساتھ معاقبے کے مجنون ہوگا مثل فاعلاتن فعلاتن کے اوسکو صدر کہیں گے اسواسطے کہ یہ سقوط صدر رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبہ سے مکفوف ہوگا مثل فاعلاتن فاعلاتن اور اوسکو عجز کہیں گے اسواسطے کہ یہ سقوط آخر رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن کہ معاقبہ سے مشکول ہوگا یعنی ایک جانب مجنون اور ایک جانب مکفوف مثل فاعلاتن فاعلاتن کے اوسکو طرفین کہیں گے اسواسطے کہ حذف حرف سبب کا دونوں طرفوں رکن میں واقع ہوا ہے اور جو رکن معاقبہ سے سالم رہے گا اسواسطے کہ ثابت رکھتا ہے دونوں کا جائز اوسکو بری کہیں گے اسواسطے کہ بری لفتح اول و کسر او تشدید یا بمعنی پاک ہے کذا فی الغیاث اور اگر ثبوت دونوں ساکنوں کا ہم جائز ہو اور لامحالہ سقوط ایک کا لا بعینہ واجب ہو پس کہیں گے کہ دونوں ان دونوں ساکنوں کے مراقبہ ہے اور مراقبہ آٹھ بحر و نہیں آتا ہے اوایل بحر مضارع اور مقتضب میں کہ ایک ان دوسببوں سے ثابت رہتا ہے وجوبا اور ایک حذف ہوتا ہے وجوبا پس مضاعفین جب اول بحر مضارع میں پڑے کف یا آخر واجب ہے اور مقولات جب اول بحر مقتضب میں پڑے جنبن یا طے واجب ہے چنانچہ بحر مضارع دائرے سے مکفوف نکلی ہے اور بحر مقتضب دایرے سے مطوی نکلی ہے اور بحر مشاکل اور قریب اور جدید میں مراقبہ لازم ہے اور بحر مع اور سرخ میں غالب اور بحر خیف میں جائز شرح خرزجیہ سے اور معنی مراقبہ لغت میں بایک لکیر نگہبانی کر دین پس فرق معاقبہ اور مراقبہ میں یہ ہوا کہ معاقبہ میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا بھی جائز ہو اور گرانا ایک کا بھی جائز ہے اور مراقبہ میں ثابت رکھنا دونوں ساکنوں کا جائز نہیں اور سقوط ایک کا واجب ہو اور محقق علیہ الرحمۃ فرمایا کہ قسم دوم را حکی بنو لونی جہان توط دونوں کا معاقبہ جائز ہو فاعلاتن فعلاتن فاعلاتن میں اور میں کچھ حکم نہیں لیکن علامہ کی حاجت نہیں مگر عبد اللہ خرجی فرما دے گا کہ لکھا ہے پس کافہ عبارت ہے جو حذف ہر دو ساکن مجاور و سبب ہو گیا یا باقی رکھنا دونوں کا معاقبہ حاجت ایک کلا بعینہ اور وہ سر مع اور شرح اور بیضا اور بحر میں متعل ہوتا ہے فصل انتم فی فیصل انتم

انہر بحر ہی چون از تقریر مقدمات فراغت حاصل شد بعد ازین تفصیل بحر با و زہنا کہ در ہر بحر استعمال کردہ اند
 مشغول شویم و عدد عروض با و ضربہا چنانکہ عادت عروضیان ہر رفتہ ہست ایراد کنیم و آنچه مارا و عروض
 پاریان و عدد و اوزان ایشان بہ تحقیق نزدیکتر آید در ہر موضع شرح دہیم متفصل ساتوین تفصیل
 اوزان مستعمل ہر بحر میں جو تقریر مقدمات سے فراغت حاصل ہوئی بعد اسکے تفصیل سکھو اور اوزان
 مستعملہ ہر بحر میں مشغول ہوتے ہیں ہم اور عدد عروض اور ضرب کی جیسا کہ عادت عروضیان لغت
 کی ہے لکھتے ہیں ہم اور جو کچھ کہ ہمکو عروض اہل فارس اور عدد و اوزان اہل فارس میں تحقیق ہوا ہے
 ہر جگہ بیان کرتے ہیں ہم ہم و عادت عروضیان چنان ہست کہ ہر وزن رابعتی بمثال آندہ و ابیات
 عروض عرب ہمیشہ ہمان ابیات آندہ کہ خلیل احمد آورده ہست چہ در ان عروض تصرفی نرفتہ ہست پس
 ما نیز ہمان ابیات بعینہا بیاوریم و شواہد فراخحات کہ آوندہ ہست ما تخفیف کردیم ما در عروض پاریان
 ہر کسی جتنی دیگر آورده ہست ما ہم رعایت ابیات معین نکردیم و آنچه اتفاق افتاد بیاوریم و چون بسبب
 وزنا است کہ بہ تحقیق راجع با یک وزن است و ایراد و شکہ بازی ہمہ اقتضای تطویل بیفائدہ میگذشت بعضی
 اشکہ کہ استغناء اوزان حاصل باشد بیاوریم و ابتدا بطویل کردیم چنانکہ خلیل احمد کردہ ہست و دیگران با و
 اقتدا کردہ مت و عادت عروضیوں کی یہ ہے کہ واسطے ہر وزن کی ایک بیت مثال کی لانی ہین
 اور بتین عروض عرب کی ہمیشہ وہی بتین لاتی ہین کہ خلیل احمد لایا ہے اس واسطے کہ اوس میں کوئی
 تصرف نہیں ہوا ہے پس ہم بھی وہی بتین بعینہ لائیں گے اور ابیات شواہد فراخحات کہ خلیل احمد
 لایا ہے ہننے او کی تخفیف کی مگر عروض فارسی میں ہر شخص ایک بیت جدا گانہ لایا ہے لہذا ہننے
 بھی رعایت ابیات معین کی نہیں کی جیسا اتفاق پڑا ویسا لکھا اور بہت سے وزن ہین کہ جب تحقیق
 کیجیے ایک وزن ٹھہرتا ہے او کی مثالین لانا تطویل بیفائدہ ہو بعضی مثالین کہ او کی احتیاج سخانی
 نہیں لائے ہم کہ اوزان کر کی مثالین ضرور نہ تھیں اور ابتدا بطویل سے کی ہننے جیسے خلیل احمد نے
 ابتدا اوس سے کی ہے اور اور وزن نے پیروی خلیل احمد کی ہم بطویل از بحر ہای است کہ تباہی گویان
 خاص است و شعر پارس میں بحر تکلف باشد و اشش و درازہ فحولن مفاہیلن چار بار باشد و
 و تباہی وافی بکار دارند و عروضش ہمیشہ مقبوض و ضرب ہم سالم و ہم مقبوض و ہم محذوف بکار دارند
 پس افعال مستعمل سے باشد و شواہد این سے بہت است یہ بحر خاص ہے تازی میں شرفازی

اس میں تکلف سے خالی نہیں اصل اسکے دائرے میں فاعلین چار بار ہے اور بنائین
یعنی استعمال تازی میں دانی لائے ہیں یعنی موافق سب ارکان دائرہ کے اگرچہ مزاحفہ مستعمل
کرتے ہیں اور عروض و سکاٹے آخر مصرع اول ہمیشہ مقبوض ہوتا ہے یعنی فاعلین و افعالی مصرع کے
کہ اوس میں عروض تابع ضرب ہوگا اور ضرب یعنی آخر مصرع ثانی کہی سالم یعنی فاعلین اور کبھی مقبوض
یعنی فاعلین اور کبھی محذوف یعنی فاعلین مستعمل کرتے ہیں پس اور ان مستعمل تین ہیں افعالی مصرع
مقبوض اور ضرب سالم دو شعر عروض مقبوض اور ضرب مقبوض تیسرا عروض مقبوض اور ضرب محذوف
اور مطلب فقر عروض و ضرب سے یہ ہے کہ شاعر جب مصرع اول میں عروض واحد اور مصرع ثانی
ضرب واحد لائے چاہیے کہ اسی طرح تمام قصیدہ میں کہے اور پھر اختلاف عروض و ضرب میں ردائے
مگر قد مانے بحر کامل میں اختلاف عروض کیا ہے اوسکا نام اقفاو ہے اور اختلاف ضرب کو تجرید
کہتے ہیں یہ دونوں عیب ہیں داخل ہیں کہ متاخرین نے اس سے احتراز لازم جاتا، وراولنا
تین اور ان کے شواہد یہ تین شعر ہیں ہم اشعر اباً منذر کائنات عروداً صیغتی ۴ و لَمْ اعْطِ لَمْ
فِي الطَّوْبِ نَالِي وَلَا عَرْضِي ۵ عروض مقبوض است و ضرب سالم تقطیعش بدیگوندہ اباسن فاعلین
وزن کانت فاعلین عروض فاعلین و لَمْ اعْطِ فاعلین و لَمْ اعْطِ فاعلین و لَمْ اعْطِ فاعلین و لَمْ اعْطِ فاعلین
ولا عرضی فاعلین و عادات عروضیان است کہ ہمہ شواہد را ہمہ برین گوئے تقطیع ابرو کنند و ہر کہ
قواعد فہم کردہ باشد باین تطویل محتاج نباشد و آنکہ فہم کردہ باشد اور اصد چندین سو فہم کنند پس
تختیفات التقطیعات را منی آریم و بریک مثال تباری و یک مثال یہ پارسی اقتصار کنیم است پہلا
شعر جو متن میں لکھا ہے عروض اوسکا مقبوض ہے اور ضرب سالم ہے اور تقطیع و سکی خود محقق علیہ
نے لکھی ہے مگر ترجمہ شعر مذکور کا یہ ہے کہ ای اباً منذر قریب تھا خط میر انہیں دیا میں نے مگو
مال اپنا اور عزت اپنی یعنی پہلا خط برضا مندی نہ لکھا تھا اور عادات عروضیوں کی یہ ہے کہ جبکہ
شواہد کی اسی طرح تقطیع کرتے ہیں پس جو شخص کہ فہم قواعد رکھتا ہے اس تطویل کا محتاج نہیں ہے
اور جبکو فہم قواعد نہیں ہے اوسکو صد برابر اسکے مفید نہیں ہیں ہم ہر جگہ تقطیع نہ لائیں گے
فقط ایک تقطیع شعر عربی اور ایک تقطیع شعر پارسی پر لکھا کہ گئے مگر ترجمے میں ابستہ
تقطیعات لکھے جائیں گے ہم سستہ ہی لکھ الہام ما کنت جاللاً و یا نیک بالاختیار من

لم تزد و قد عروض و ضرب ہر دو مقبوض اند **ت** شعر و سر اجوتن میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں
 مقبوض ہیں یعنی مفاعیلن اور یہ شعر قصیدہ سبعیہ سے ہے جو طرہ بن العبدی نے نعت رسول صلی
 اللہ علیہ وآلہ وسلم میں کہا ہے ترجمہ و سکا یہ ہے قریب ظاہر کر کے گا زانہ واسطے تیرے
 وہ چکر کہ جس سے تھا تو جاہل آور لائے گا واسطے تیرے اخبار وہ شخص کہ نہیں تو شہ دیا ہے تو نے
 اوسکو یعنی مسائل شرعی بدون طبع و درجہ بیان کرنا قطع یہ سبب تہذیبی فعلوں نکل آیا مفاعیلن محاکم
 فعلوں تجاہل مفاعیلن و یاقی فعلوں کیلجا جہا مفاعیلن سلم فعلوں نزد و دومی مفاعیلن ہم شیخ
 ارقم بن ابی النعمان عمنّا صدورکم و الا لقیتموا صاعاً غریزاً الروسایہ عروض مقبوض و ضرب محذوف
ت عروض اس شعر کا مقبوض یعنی مفاعیلن اور ضرب محذوف ہے یعنی فعلوں منی شعر کے یہ ہیں
 رہت کرواے بنی نعمان ہم سے سینے اپنے یعنی کینہ دور کرو نہیں تو رہو گے ہمیشہ ذلیل کرنے والے
 سروں کے یعنی سرداروں کے یعنی ہمیشہ ذلیل رہو گے لقطع یہ ہے قیوم فعلوں بن نعمان مفاعیلن
 نعرنا فعلوں صدورکم مفاعیلن والا فعلوں قیوم صا مفاعیلن غری ترفوں رودسا فعلوں ہم و بیشتر
 درین وزن فعلوں را کہ بر ضرب مقدم بود مقبوض بکار و درند بر نیگوہ شعر و فا وقت حتی اما ابائی ہن
 النعمی و وان بان حیران علی کر اُم **ت** اور اکثر ان وزن میں فعلوں کو کہ مقدم ضرب سے
 ہوتا ہے مقبوض احتمال کرتے ہیں یعنی فعلوں جیسا اس شعر میں ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا منی
 یہ ہیں کہ اور جدائی کی بیش بہا تک کہ نہیں ڈر رکھتا ہونین دشمنی سے اگر چہ ظاہر ہوں مجھ سے
 ہمسائی بزرگ یعنی ہمسائی نزدیک میری آئیں اور اصرار کریں تو بھی کجائی قبول نہ کروں اور او کی
 سے نہ ڈروں لقطع یہ ہے و فارق فعلوں تحت تا مفاعیلن ابائی فعلوں من نو مفاعیلن وان
 فعلوں بخیر ان مفاعیلن علی ی فعلوں کر امو فعلوں نو اور دشمنی کرنا منتخب سے اور کرام بالکسر جمع
 کریم منتخب سے ہم و در ہر وزن علی الاطلاق ہر کجا بیت مصرعہ آزد مانند ابیات اول قصاید عروض
 موافق ضرب کنند و ضرب بر حال خود بگذارند **ت** اور سبب وزن میں مطلق جس جگہ بیت مصرعہ لائے
 ہیں یعنی مطلع مانند ابیات اول قصاید کے عروض موافق ضرب کے لائے ہیں یعنی مطلع کے عروض
 و ضرب میں فرق نہیں ہوتا اور ضرب کو اپنے حال پر چھوڑتے ہیں یعنی تمام ابیات قصائد میں
 ضرب کیساں موافق ضرب مطلع کے لائے ہیں ہم و اما بطریق نہاد در طویل صدر مقبوض و انظم

و اثرم شاید و حشو مقبوض و مکفوف و ابتدای مقبوض و گاہ اتم و اثرم ساخت نام و در مفاعیلین کہ در حشو
 افتد معاقبہ باشد میان یا و نون است و اما بطریق زراف طول میں صدر مضبوط یعنی فعل اور اتم
 یعنی فعل اور اثرم یعنی فعل لائق ہے اور حشو مقبوض یعنی فعل اور مفاعیلین اور مکفوف یعنی مفاعیلین اور
 ابتدا یعنی کن اول صریح ثانی مقبوض یعنی فعل اور کہی اتم یعنی فعل اور اثرم یعنی فعل لائق ہے مگر
 ابتدا کا اتم اور اثرم ہونا بہت نادر ہے مثال مقبوض شعر اطلب من اسود و یثیثہ و وثہ ابو
 مطیر و عامر و ابو سعید یعنی یہ کہ یا طلب کرتا ہے تو او کو کہ غیر ان بیشہ کمتر دے ہن ابو مطیر و
 عامر اور ابو سعد قطع یہ ہے اطلب فعل من اسود مفاعیلین پیش فعل تد و ہو مفاعیلین ابرم فعل طرن
 و عامر مفاعیلین و فعل ابو سعید مفاعیلین مثال اتم مکفوف شعر شاکت احد ج سلیمی قابل
 و فعیناک للبین سجود ان بالذمیع یعنی یہ کہ شوق میں ڈالا تجھ کو ہو جو جہاں شوق سلیم ہے وضع
 عاقل میں پس نکھیں تیری جدائی میں گرائی ہن اسو قطع شاکت فعل کا صراج مفاعیلین سلیمی فعل
 بعاقل مفاعیلین فعینا فعل کلین مفاعیلین سجود فعل و مفاعیلین بند و معی مفاعیلین مثال اثرم شعر
 حاجک ربیع و اریس الریم بالوکی و لا سماعی آیاتہ المور و القطر یعنی یہ ہن سجان میں لایا
 تجھ کو مکان کہ نہ نشان لو این دور لو نام مقام کا ہے جو واسطے اسماء کے تھا مکائے نشان اور
 موج آب نے اور باران نے مور الفتح و راسمہ موج زون اور بالضم باد و باگرد و خاک منتجب سے قطع
 حاج فعل کر فعیل و مفاعیلین ریس ریس فعل و مفاعیلین لاسما فعل و عفا لایا مفاعیلین
 تمل مفعول و مفاعیلین صدر اثرم اور عروض مقبوض اور باقی اسکان سالم ہن اور میان
 مفاعیلین کے جو حشو میں آتا ہے معاقبہ ہر پینے اثبات دون ساکن اسباب کا جائز ہے یا حذف
 ایک کا یا مفاعیلین آئے گا یا مفاعیلین و اما در فارسی آنچه تکلف گفتہ اند بعضی ہم ہر نوال عرب
 گفتہ اند مثال وزن اول شعر بردی دل و جانم یک غمزہ ناگمان و بنودی کہ من و اوم تو خودی گناہ
 زن و قطعیش ہرودی فعل و دل و جانم مفاعیلین یک غمزہ ناگمان مفاعیلین بنودی فعل و
 کند اوم مفاعیلین گناہی فعل و مفاعیلین در قطع فارسی ہمیرین بریک مثال اقتضاس
 خواہم کردت لیکن پاری میں جو کچہ تکلف کہا ہے بعضوں نے ہر وضع عرب کہا ہے مثال
 وزن اول کی جو محقق علیہ العربیہ نے لکھی ہے اور قطع لکھی ہوئی خود لکھی ہے اور اسی قطع پر گفتہ

چنانچہ سابق میں بھی ہی کہا تھا قول تاکیداً ہو معنی شعر کے یہ ہیں لیکن تو ای مشق دل سیر اور جان میری
ایک غمرے میں ناگاہ مگر خود نہیں لیگا تو بلکہ مینے دیا تحقیق کہ بیگناہ ہے تو اس سے ہم وعادت
عروضیان پارسی آنست کہ ہر مثالی را مثالی مصرع ایرا و کند مثال مصرع این وزن بعیت برآمد ز خسار
نگارین من ماسے مگر یا ہم از نوزش سوی وصل اور اسے ۴ و بعد ازین ایرا و مصرعات ہم تخفیف
خواہم کرد و اور عادت عروضیان فارسی کی یہ ہے کہ مثال میں بیت مصرع لائے ہیں یعنی مطلع کہ
اوس میں ایک دی اور ایک وزن ہو اور بیت اول ہم قافیہ بھی مگر ہم وزن نئی مثال مصرع اس وزن
نمکور کی بارکان سالم جو متن میں بھی ہر سنی اوسکے یہ ہیں کہ چہرہ میرے معشوق کا چاند سا چمکا
شاید اوسکی روشنی میں راہ وصل کی محکوم معلوم ہو و قطعاً و سکی یہ ہے برآمد فحولن ز رخساری سفالین
نکاری فحولن میں گاہی مفاعیلن مگر یا فحولن بمنزورش مفاعیلن سوی و ص فحولن لارہای مفاعیلن
اسکے ایرا و مصرعات میں بھی کمی کر نیگے ہم کہ غرض بیان وزن سے ہے ہم و بعضی عروضیان ما از
اوزان عرب تنجا ذکر دہ اند و بر قیاس دیگر کھرای پارسیان و روانی بر عروض سنخ و معری با ضرب
سنخ و عروض سالم با ضرب ہم سالم یا مقبوض سنخ و معری و عروض مقبوض سنخ و معری با ضرب سنخ
و عروض مقبوض با ضرب مقبوض و مقصور و محذوف و ہر دو مقصور یا محذوف یا محکط و ہر سدس و ربع
ہم مثالہ آورده اند و از ہمہ بطبع نزدیکتر سالم بود خانہ از یکدگر جدا احد ابدینگو نہ بعیت من از غم
گذرا غم قوی غم گذرانی ۴ من از عشق نا لایم قوی عشق نازانی ۴ اور بعضی عروضیان پارسی
اوزان عرب سے تنجا ذکر کیا ہے اور بر قیاس اور بجو فارسی کی وافی میں یہ اور نال لائے ہیں عروض
سنخ یعنی مفاعیلان اور معری یعنی خالی تسنخ سے مفاعیلن ساتھ ضرب سنخ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض سالم یعنی مفاعیلن سات ضرب سالم کے یعنی مفاعیلن یا مقبوض سنخ کے یعنی مفاعیلان
یا مقبوض معری کہ یعنی مفاعیلن اور عروض مقبوض سنخ یعنی مفاعیلان اور معری یعنی مفاعیلن ساتھ ضرب سنخ کے یعنی مفاعیلان
اور عروض مقبوض یعنی مفاعیلن ساتھ ضرب سنخ کے یعنی مفاعیلن اور مقصور کے یعنی فحولان اور محذوف کے یعنی فحولن
اور دونوں مقصور یعنی عروض اور ضرب و فحولان یا محذوف یعنی عروض اور ضرب و فحولن
یا محکط یعنی عروض فحولن ضرب فحولان یا بالعکس اور سدس اور ربع کی بھی مثالیں لائے ہیں یعنی
محذوف اور مشطوبہ بھی کہا ہے اور سب سے موافق طبع کے بحر سالم صحیح و عروض مقبوض و ضرب محذوف

میں معنی یہ ہیں اکثر اگ کو وقت رات کے دیکھتا تھا میں کہ توڑنی تھی ہندی کی اور غار کو یعنی تو کھڑا تھا اور غار
تو شب و درخت قطع یہ ہے رب بنارن فاعلاتن بت تا فاعلن یفعلن فاعلن فاعلاتن و
یول فاعلن غار فاعلن ہم و بعضی مشطور و اوکشتہ اندام خلیل نیاوردہ ست اور بعضون فر
یہ جو مشطور و اوکشتہ اندام خلیل نہیں لایا ہے جیسے یہ بلیت یا لکیر لائو
لینس و احین وئی قطع یا لکیرن فاعلاتن لائو فاعلن لیس و احی فاعلاتن بن و فاعلن
اور زحاج فی اسکورل مجز و محذوف الضرب العروض قرار دیا ہے ہم و بطریق زحاج ضبن و کف
و شکل و ارکان دیگر بکار دارند و میان نون فاعلاتن و الف فاعلن معاقبہ باشد و بطریق
زحاج کے ضبن یعنی فاعلاتن اور فاعلن اور کف یعنی فاعلاتن اور شکل یعنی فاعلاتن اتا ہے صدر
اور ابتدا و حشو میں سوا عروض و ضرب کے اور عروض و ضرب کا بیان پہلے ہو چکا اور در میان نون
فاعلاتن کے اور الف فاعلن کے معاقبہ ہے یعنی یا دونوں ثابت رہیں گے یا ایک لائن و دونوں
کر یکا مثلاً فاعلاتن فاعلن اس بحر میں نہ آئے گا ہم اما پارسی تکلف برقیاس دیگر بحر اسی ایشان
و وانی عروض و ضرب ہر دو نڈال یا ہر دو سالم یا مختلط و عروض سالم و ضرب مجنون یا مقطوع و ہر دو
مجنون یا ہر دو مقطوع یا مختلط و ہر دو سالم و عروض سالم و ضرب مقصور و ہر دو مقصور یا مختلط
یا مختلط و عروض محذوف یا مجنون محذوف و ضرب مجنون محذوف یا بتر بکار و اوکشتہ اندام مثلاً
آوردہ و مشطور ہم بکار و اوکشتہ اندام ہمہ طبع نزدیکتر وافی بود و ہم سالم برنگونہ بلیت بادہ برگیر
ایں ہم نو و ہر دو وزن چند خواہی خورد و ہم دور کن ازل خزن و اما فارسی بہ تکلف
موافق اور بوجوب کے وافی میں عروض و ضرب دونوں نڈال یعنی فاعلاتن یا دونوں سالم
یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلاتن اور عروض سالم یعنی فاعلن
اور ضرب مجنون یعنی فاعلن یا مقطوع یعنی فاعلن اور دونوں عروض و ضرب مجنون یعنی فاعلن و دونوں
عروض و ضرب قطع یعنی فاعلن یا مختلط یعنی ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلن اور مجز و بین
دونوں سالم یعنی فاعلاتن اور عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مقصور یعنی فاعلاتن اور دونوں
مقصور یعنی فاعلاتن یا دونوں محذوف یعنی فاعلن یا مختلط یعنی
ایک جگہ فاعلن اور ایک جگہ فاعلاتن اور عروض محذوف یعنی فاعلن یا مجنون محذوف یعنی

فعلین تخریک میں اور ضرب مجنون مجزوف یعنی فعلین تخریک میں یا تخریک فعلین سکون میں
استعمال کیا ہے اور مثالیں ان کی لکھی ہیں اور مثالیں ان کی لکھی ہیں اور مثالیں ان کی لکھی ہیں
موافق طبع دانی ہے اور سالہی بیت اور سکی مثال کی مرقومہ میں ہے بادہ زن اور میں بھی تخریب
نوشیدن سے اور ضرب لغتین اور بالضم یعنی اندوختن اور کشتن اور غیاث سے اطلاق یہ ہے
باد و برگی فاعلان میں صتم فاعلین و دردا فاعلان رد و زن فاعلین چند خاص ہے فاعلان خرد و صم
فاعلین دور کن از فاعلان دل خزن فاعلین ہم و ہمہ ارکان مجنون نیز گفتہ اند و ہم از دیگران بہتر بود
بر نیگویند بیت زبانت سپر ابیکے بوسہ چراغ کئی شادمانہ بترسی زخدا ت اور سب ارکان
مجنون بھی لکھے ہیں اور یہ بھی اور وزنوں سے بہتر ہے مثال میں ہے زبانت یعنی از کبک
خود تقطیع یہ ہے زبانت فاعلان سپر افعیلن کے بول فاعلان سپر افعیلن کئی شافعالین و مرا
فعلین بترسی شافعالین فاعلین ہم و مشطور میں بحر از بہر آئندہ رمل نزدیکہ بود خوش آید بر نیگویند
بیت یکرہ ای بیدار اگر کہ لطف کن و ناگوار است اور مشطور اس بحر میں یعنی مربع بسبب
کہ رمل سے نزدیکتر ہے خوشنما ہے تقطیع بیت مثال مرقومہ میں کی یہ ہے یکرہ ای بی فاعلان
و اگر فاعلین لطف کن و در فاعلان اگر فاعلین ہم و مشطور میں فاعلین فاعلین چار بار بود بہرامی
از فرا لاوی شاعر نقل کردہ است کہ وہ لڑائی میں بحر ستر گشتہ است و یک بیتش میں بیت
نگاری در بائی ربود از من دل من چمن بیدل چگونہ از بود بہرستانم مت مقلوب طویل مفاعیلین
فعلین چار بار ہے بہرامی نے فرا لاوی شاعر سے نقل کی ہے کہ اسنے اس بحر کے وافی میں شعر
کہے ہیں ایک بیت اور سکی یہ ہے جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھی تقطیع یہ ہے نگاری دل مفاعیلین
ربانی فعلین ربود از من مفاعیلین دل من فعلین منی بیدل مفاعیلین چگونہ فعلین از بود بہرستانم مفاعیلین
ستانم فعلین سب ارکان سالم ہیں ہم و بحر مجزوف بحر بیتی ہم از بحر از این است شعر پروردگار سیہ
و تنگ است بدنا با شمن آن بت بینک است اور وزن مجزوف بحر میں بھی فرا لاوی کی
بیت ہے بونتن میں لکھی ہے شمن لغتین یعنی بت پرست بران اور سر لاج اور غیاث سے اشارہ
طرف عاشق کے کہ معشوق پرست ہوتا ہے معنی بیت کے یہ ہیں کہ جہان روشن میری آہوین
سیاہ اور تنگ ہے جب سے مجھ عاشق سے وہ بیت یعنی معشوق لڑا ہوش شمن یعنی بھوسن

مقرب طویل

مقرب طویل

تم کلامہ لایا ہر ایہ معنی مصنوعی ہیں تقطیع بیت کی یہ ہے پر نور مفعول جہاں مفعول بیو تنگست فاعل
 تا باش مفعول نہایت مفعول پہل است مفعول صدر اور ابتدا خرب ہے اور عرض مسیح اور ضرب
 مقصور اور حشو مصراع اول مقبوض ہم و برین قیاس در وانی و مجز و مسیح و محری و مختلط ذکر کردہ وہ
 مجز و محذوف و مقصور و مختلط و همچنین خرب مکفوف است اور اسی قیاس پر وانی میں یعنی ثمن
 میں اور مجز و میں یعنی مسدس ہیں مسیح یعنی مفعولان اور مفاعیلان اور محری یعنی مفعولان اور مفاعیلان
 اور مختلط یعنی کہیں مسیح اور کہیں سالم کا ذکر کیا ہے اور مجز و میں یعنی مسدس میں محذوف یعنی
 مفعولان اور مقصور یعنی مفعولان اور مختلط یعنی کہیں مفعولان اور کہیں مفعولان کا ذکر کیا ہے در سطح
 خرب یعنی مفعولان اور مکفوف یعنی مفاعیل صدر اور ابتدا میں لایا ہے ہم اما در عرب و عجم از کسے
 شرے برین بحر معلوم نشدہ است محقق علیہ الرحمہ نے یہ عبارت بعد بیان فرائضات
 کے لکھی ہے مطلب یہ کہ عرب اور عجم میں اور کسی سے کوئی بیت فرائضات میں اس بجکی
 نہیں سنی گئی صاحب حاشیہ اس مطلب کو نہ سمجھا اور یہ حاشیہ کھلج قولہ اما در عرب و عجم آہ بیشتر
 ازین اشعار امر القیس برین بحر نقل کردہ شد پس حصہ و تبیع مصنف کلام نام تمام است کلام
 پس دو وزن شعر کہ رسائل امر القیس سے سابق لکھی گئی سالم ہیں نہ مزاحف ہم بسیط ہم از بحر
 تا زیار است و ہاں در دائرہ مستفعل فاعلن چار بار بود و اور اسہ عرض و پنج ضرب است و
 برشش وزن استعمال است و وانی و چار مجز و ابیان میں است بسیط بھی بحر بازی ہے
 اور اصل اس کے دائرے میں مستفعل فاعلن چار بار ہے اور اس کے تین عروض یعنی مجنون اور
 سالم اور مقطوع اور پانچ ضرب ہیں یعنی مجنون اور مقطوع اور نزال اور سالم اور مقطوع ثانی یعنی وانی ہیں
 مقطوع فاعلن سے فعلن ہے اور مجز و میں مقطوع مستفعل سے مفعولن ہے پس یہ دو ضرب ہیں
 ہوئیں کہ دو وزن ہیں اگرچہ علت ایک ہے صاحب حاشیہ اس مطلب کو بھی نہ سمجھا اور یہ حاشیہ
 کھلج تو کتب پنج ضرب یعنی مجنون و مقطوع و نزال و سالم و مفعول تم کلامہ پس مجنون اس بحر میں
 کوئی ضرب نہیں مگر ایکاد بندہ اور چہ وزنون پرستل ہے ہر چند از روی احتمالات عقل کے
 پذیرہ وزن ہوئے ہیں کہ میں کو جب پانچ میں ضرب و تبیع پذیرہ ہوں مگر چہ استعمار
 میں ہیں و وانی اور چار مجز و تین یہ ہیں ہم اشعر یا حاد لا ازین منکم بد ابیہ ۷ کلم

سبسط

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

ح

[illegible]

نہیں ہے کہ وعدہ تہا روز شنبہ کو ہے مقام خاص میں یا صحرایں قطع یہ ہے سیر و سخن قطع
 انما فاعلن مبعاد کم مستفعلن یوشکلا مستفعلن ثار لبط فاعلن نلوادی مفعولن ہم و شہر ہا کشج
 الشوق من اطلال اخصت نظار اگوئی الواجی عروض و ضرب ہر دو مقطوعہ درین چہار
 مجزوست و این بیت آخر مطلع خواندست چھٹا شعر جو توہ من ہے عروض اور ضرب و فون
 قطع ہیں یعنی مفعولن معنی یہ ہیں کونسی چیز ہجان میں لائے میرے شوق کو دیکھنے سے آثار
 خانہ سازی ماسبق کے کہ خالی ہوئے ہیں شل مکتوب کا تب کے دلالت میں اوپر گھسنے والے کے
 یا مثل حروف اور قطعہا سے متفرقہ کے قطع یہ ہے مابہی بخش مستفعلن شوق من فاعلن اطلال
 مفعولن اخصت و فاعلن مستفعلن ان کو فاعلن یواجمی مفعولن یہ چاروں بیتین مجزوست اور اس
 بیت آخر کو یعنی مقطع العروض و ضرب کو قطع کہتے ہیں و کذا فی المفتاح مراد یہ کہ اصطلاح
 اہل عروض میں اس وزن کا بسیط میں قطع نام سے خواہ آخر میں مفعولن قطع ہو خواہ مفعولن
 مجنون قطع ہو اور بعض مفعولن کو مستفعلن سے قطع کہتے ہیں ہم و در دیگر ارکان مجنون بکار دارند
 و مستفعلن بطوی مجنون بکار دارند و عروض و ضرب مقطوعہ راجحون رو دارند تا بر وزن مفعولن آید
 ت اور سوا عروض و ضرب کے مجنون استعمال کرتے ہیں یعنی مفاعلن مثال مجنون شہر
 لقد خلعت حجب صر و فاعلن عجبا فاعلن خلعت غیر او اعقب و کلا معنی یہ ہیں کہ تحقیق گذری
 زمانی کہ گرچہ میں او کی جلے عجب ہیں پس پیدا کیے تغیرات اور عقب میں چہوڑ میں دو بیتین
 قطع یہ ہے لقد خلعت مفاعلن حجب فاعلن صر و فاعلن عجبا مفعولن فاعلن خلعت مفاعلن
 غیر فاعلن و عقب مفاعلن و فاعلن سب ارکان مجنون ہیں اور مستفعلن بطوی کو مجنون
 کر کے استعمال کرتے ہیں یعنی مفعولن کو فاعلن کر کے استعمال میں لاتے ہیں مثال بطوی مجنون
 کی کہ او سکون قبول کہتے ہیں شہر و غموا انهم یقیم دجل فاعلن و مالہ و صر و انعمہ
 وزن اسکا فاعلن فاعلن فاعلن سب صدر اور ابتدائے حشو قبول ہے اور عروض اور ضرب
 مقطوعہ کو مجنون روار کہتے ہیں کہ مفعولن بر وزن فاعلن آتا ہے مثال مجنون قطعہ کی اشعر
 اصبح و النسیب قد علا فی یومہ و شہر الی الخصاب معنی یہ ہیں صبح کی مینے
 اور پری جمہر و ڈی اور حالے کہ بلانی ہے از روی را نکینگی کے طرف خصاب کے قطع یہ ہے

اصححت و ش مستفعلن شیب قد فاعلن علانی فاعلن یدعو حتی مستفعلن کلن اکلن فاعلن خبر بالی فاعلن
 ہم و دیگر و منی آورده از مجز و در شود کہ خلیل نیاورده و آن این است کہ شعر ان میثوار و کثرت
 جَبَبَ الْبَابُ ذَلِ الْأَمُونِ به عروض مجنون اخذ است و ضرب مجنون مقطوع است و را کہ مذکور
 اور شاذ آیا ہے کہ خلیل اور سکو نہیں لایا ہے شعر اور سکا مرقومہ متن ہے عروض اور سکا مجنون
 اخذ ہے یعنی فعل اور ضرب مجنون مقطوع یعنی فاعلن معنی یہ ہیں تحقیق کہ کتاب اور نشہ
 اور دُر ناشر نہ سالہ اور ناقہ قوی خلقت کا اور خبر اسکی بیت آخرین ہے تطبیع یہ ہے
 ارن سو مفتعلن لکن و نش فاعلن و تن فعل و خَبِلَ فَعِلَتْنِ بازل فاعلن امونی فاعلن اور وہ بیت
 آخر یہ ہے بیت مرن کذہ اَلْمَشْرِشِ وَالْقَتِي ۛ لَدْنَهْرٍ وَالْهَرُودُ فَعِلَتْنِ ۛ معنی طاہرین م
 و ما در پارسی بتکلف و روانی بر عروض نزال یا معری یا ضرب نزال یا ضرب سالم و عروض سالم
 با ضرب مجنون نزال یا ضرب نزال یا ضرب مجنون یا ضرب اعرح یا ضرب مقطوع و عروض
 مجنون معری و نزال یا ضرب مجنون نزال و عروض مجنون یا ضرب ہم مجنون یا اعرح یا مقطوع
 و در تجز و بر عروض معری و نزال یا ضرب نزال و عروض سالم یا ضرب سالم و اعرح و مقطوع و عروض
 اعرح یا مقطوع یا ضرب ہم اعرح یا مقطوع امثلہ آورده اند و ورین دو ضرب اخیر ضبن ہم بکار دارند
 تا با وزن فاعلن یا فاعلن آید است اما فاعلن معنی بتکلف وانی مین شعر کے جن اسطرح پر
 کہ عروض نزال یعنی فاعلن یا معری یعنی فاعلن ساتھ ضرب نزال یعنی فاعلن یا ضرب سالم
 یعنی فاعلن کی اور عروض سالم یعنی فاعلن ساتھ ضرب مجنون نزال یعنی فاعلن یا ضرب نزال
 یعنی فاعلن و یا ضرب مجنون یعنی فاعلن یا ضرب اعرح یعنی فاعلن یا ضرب مقطوع یعنی فاعلن
 اور عروض مجنون معری یعنی فاعلن اذالت فاعلن اور نزال یعنی فاعلن یا ضرب سالم
 ضرب مجنون نزال یعنی فاعلن یا ضرب سالم معنی کے اور عروض مجنون یعنی فاعلن یا ضرب سالم
 ضرب مجنون یعنی فاعلن یا ضرب سالم معنی کے اور عروض سالم یعنی فاعلن یا ضرب سالم
 بسکون عین کے اور مجز و مین عروض معری یعنی فاعلن اذالت یعنی فاعلن یا ضرب سالم
 یا ضرب سالم یعنی فاعلن یا ضرب سالم معنی فاعلن یا ضرب سالم معنی فاعلن یا ضرب سالم
 یا ضرب سالم یعنی فاعلن یا ضرب سالم معنی فاعلن یا ضرب سالم معنی فاعلن یا ضرب سالم

مفعولن ساتھ ضرب اعرج یعنی مفعولان یا مفعولین یعنی مفعولن کی مثالین انکی لائے ہیں اور ان
دونوں ضربوں اخیر میں یعنی مفعولان اعرج اور مفعولن قطع میں جن میں بھی استعمال کیا ہے کہ
بر وزن مفعولان یا مفعولن لائے ہیں ہم وقوی پیدا زندہ خلق اسم مفعولن است کہ فرع مستفعلن است
و بسیط مجزوء و نہ چنان است بل مخرج اسم و ننی است از بسیط مجزوء کہ عروض و ضربش قطع باشد
خواہ مجنون خواہ غیر مجنون است اور ایک نوم گمان کہتی ہے کہ مخرج اسم مفعولن کا ہے مستفعلن سے
بسیط مجزوء میں اور ایسا نہیں ہے بلکہ مخرج نام وزن کا ہے بسیط مجزوء سے کہ عروض و ضرب او میں
مقطع ہو خواہ مجنون یعنی مفعولن خواہ غیر مجنون یعنی مفعولن اور سکاکی نے بھی یہی کہا ہے مگر
بدون ترمیم پس ایسے وزن کا نام مخرج ہے بسیط مجزوء میں ہم و پارسی شاید کہ ہمہ ارکان مجنون
بکار دارند یا ہرچہ فاعلن بود مجنون بود و بس و شاید کہ ہر مستفعلن مطوی بود و چنان بہتر کہ ہر
زحاف کہ استعمال کنند در ہرہ مواضع آن قصیدہ مطر بود و مگر تسکین اوسط و مستفعلن و فعلن کہ آن
ہر حالتی کہ خواہند شاید مثال وافی عروض و ضرب سالم شاعر از عشق آن یوفا افتادہ ام در بلا
ہرگز نگوید مرابر خیز و یکدم بیات اور پارسی میں چاہیے کہ سب ارکان مجنون مستقل کریں
یا کہ جہاں فاعلن ہو مجنون ہو جہاں اور بس یعنی فعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فعلن مستفعلن
فعلن اور چاہیے کہ دونوں مستفعلن بطوی ہوں یعنی مستفعلن پس یہ وزن ہوگا مستفعلن فاعلن
مستفعلن فاعلن اور بہتر یہ ہے کہ ہر زحاف استعمال کریں قصیدے میں ہر جگہ وہی لائن
مگر تسکین اوسط مستفعلن و فعلن میں جس جگہ کریں زیبا ہے مثال وافی عروض اور ضرب سالم
کی شعر حمد و ثناء میں ہے قطع ادوسکی یہ ہے از عشق مستفعلن یوفا فاعلن افتادہ ام مستفعلن
در انما میں ہرگز مستفعلن یا مرافا فاعلن بر خیز یک مستفعلن و مرافا فاعلن مطر و بصیرت و شہید
طاف مستوح و کسر استقیم و بر یک و تیرہ و ثوبہ و عقب یکدگر شونہ و تخت اور صرح اور غنایات سے
ہم و اگر عروض و ضرب مجنون کنند ان بہتر کہ فاعلن ہو جائیوں بود ہر جگہ شاعر مکرر وہ زیادہ سے
مستفعلن بجوی و فاعلن و دیگر گار جہاں شگوف و جہاں است اور اگر عروض اور ضرب کو چاہیے
کریں بہتر یہ ہے کہ فاعلن سب جگہ مجنون ہو جیسا کہ شعر مرقیہ میں ہیں ہی اور نقطہ مراد و چنان
یعنی خود ہی قطع ادوسکی یہ ہے کہ ہمہ مستفعلن یوفا فاعلن مستفعلن یوفا فاعلن مستفعلن یوفا فاعلن

ویدیم نکا مستفعلن درمرا فعلن جامی شکر مستفعلن فاعلن م مثال مجزوسالم شاعر برستندی
 مکن چندین ستم کہ کو بر نیارود از عشق تو دم بہت مثال مجزوسالم کی جو مرقومہ متن ہے اور
 اوس شعر کے یہ ہیں ایسے عاشق غمگین پرستم نکر کہ اوس نے تیری عشق سے دم نہیں مارا
 یعنی اظہار عشق نہیں کیا قلعہ اوسکی یہ ہے برستمن مستفعلن دی مکن فاعلن چند ستم مستفعلن
 کو بر نیارود از فاعلن عشقی تدم مستفعلن یعنی نشتونین بجای بر نیارود برنی آرد ہی پس
 دونوں صحیح ہیں ستمند بالضم اندوگین اور غمگین مجازاً یعنی حاجتمند اور یہ مرکب ہے نسبت
 بالضم اور مند سے نسبت یعنی غم داندہ اور مند یعنی صاحب اور خداوند کذا فی البرہان و خیابان
 میں لکھا ہے کہ مستند بالضم حاجتمند اور نسبت یعنی حاجت ہے غیاث سے م مثال مخلص مجنون
 شاعر کستم بدرد از تو من نگار بعد آن کہ کہ کئی مدارات مثال مخلص مجنون کی جو مرقومہ متن
 مخلص بسیط مجزومین وزن مقلوع الضرب والعروض ہے یعنی مفعولن جیسا کہ کہا گیا اور جب
 مفعولن مقلوع کو مجنون کرین مفعولن ہو اور لفظ بکہ شعر مذکور میں یعنی یکبار ہے معنی شعر کے
 یہ ہیں غلطان ہوا میں بسبب رو کے یا ہوا میں صاحب درد تیری عشق میں ای حشوق بہتر ہے
 کہ ایک بار کرے تو صلح اور مہربانی قلعہ یہ ہے کستم بہت فعلن درتن فاعلن نگار فاعلن ایک
 مستفعلن کہ کئی فاعلن مدار فاعلن صاحب حاشیہ نے لفظ کستم کو بکاف تا ہی معلوم ہوا اور
 یہ لکھلح معنی شش آگہ کستم خود را یا کستم شدم از درد بسبب تو اسی نگار مکر کلامہ اور صاحب شرح
 اوس سے اعراض کیا گیا مگر پندرہ معنی اس تکلف سے لکھے جو تہذیب میں نہ آئین ش صاحب بیان
 گوید معنی شش آگہ کستم خود را یا کستم شدم از درد و بسبب تو اسی نگار مکر کلامہ این معنی اور
 قائل است و از الفاظ شعر برگزیدہ اینست اولاً معروف را مجهول شمار کردن معلوم نیست کہ از کجا
 قانون پیدا آستہ و اگر معروف گوید لفظ خود را از طرف خود یا میرند یا معنی خیر گرد و د حال آگہ کستم
 بکاف فارسی فعل ناقص است کہ اسم و خبر بنوادہ و ضمیر شکم مفصل خود مقل اسم است و لفظ بدرد کہ
 طرف است متعلق بلفظ پہلا شود و آن خبر کتم یا بعد حقیقت اینست کہ از لفظ معنی بدرد رفتن
 و واپسی تکلف رفتن از خوبی فہم معنی آفرین است الخ ک کہ بر قائل آن صند و برین است تم علامہ م
 مثال بہ مجنون بدیت چرا ہی بہت میں بنی نگر و بدیت ہی حسن از دلیم خبر ہو

ت مثال سب ارکان خمبون کی جیسا کہ بیت مرقومہ متن سے لفظ یہ ہے چہ را ہی مفاعلن بہت
 من فعلن بہن نمی مفاعلن مگر فعلن بیک دو بومفاعلن بہی فعلن غمزہ مفاعلن خبر فعلن ہم مثال
 مطوی باز مجز و متحر دور مدارامی صنم لب زلیم چہ تا لفظ یازید بدل در طریم **ت** مثال مطوی کی مجز و
 شعر جیسا کہ مرقومہ متن سے لفظ یہ ہے دور مدار متعللن رلیصنم فاعلن لب زلیم متعللن تا لفظ
 متعللن یزید بدل فاعلن در طریم متعللن ہم فاعلن مثلاً اوزان فارسی از انجبت تمام نمی آریک کہ برین بجز
 در پارسی شعر یافتہ نئے شود و الامثالہامی کہ بتکلف گفتہ باشند این است بجز ہامی دائرہ مختلفہ
ت اور ہم مثالین اوزان پارسی کی تمام و کمال اس جہت سے نہیں لائے کہ ان وزنوں میں
 شعر پارسی پائے نہیں جاتے والا یعنی اگر پائے جاتے ہیں وہ ایسی مثالین ہیں کہ بتکلف کی ہیں
 بجز ہامی دائرہ مختلفہ کی ہم دافریم از بجز ہامی تاریلین است و جالش در دائرہ مفاعلن باشد
 نشش بار و در بنا اور ادعروض و سہ ضرب باشد و برصہ وزن آید کی دانی دو مجز و ابیات این است
ت یہ بجز بکی بجز تازی سے ہے اور اصل اسکی دائرے میں مفاعلن ہے چہ بار اور استعمال
 میں اوسکے دو عروض یعنی سالم اور مقطوف اور تین ضربیں یعنی سالم اور مقطوف اور مصوب
 ہیں اور تین وزنوں پر آتی ہے ایک دانی اور دو مجز و تین یہ ہیں ہم اشعر لنا عظم نسیم
 غزائرہ کان قرون جلیتہا العصبی عروض اور ضرب ہر دو مقطوف است و این دانی است
ت پہلا شعر جو مرقومہ متن سے عروض اور ضرب دونوں مقطوف ہیں یعنی فعلن معنی یہ ہیں
 ہمارے پاس گوشتند ہیں کہ روان کرتے ہیں ہم اذکو بہت سادوہ رکھتے ہیں گویا شاخیں
 پرانی اذکی مانند عصا کے دراز ہیں غزار جمع غزیرہ کی اور جگہ معنی کلان اور عصبی جمع عصا کی ہے
 جگہ گھسرتشدید لام بزرگان منتخب سے غزارہ بالفتح لبیاری اور بہت سادوہ کا ہونا اور
 پانی اور میوہ کا بہت سونا منتخب سے لفظ یہ ہے لئنا غنم مفاعلن تسو و قہا مفاعلن
 غزار و فعلن کانن فرو مفاعلن قبل تسن مفاعلن عینو و فعلن یہ دانی ہے م ب شعر لفظ
 علیک ربیعہ ان جنگ و این خلق بد عروض و ضرب ہر دو سالم است **ت** دوسرا شعر
 جو متن میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی مفاعلن معنی یہ ہیں ہر آئینہ جاتا ہے
 قوم دیکھنے لگے یہ کہ تحقیق رستی تیری شست اور برانی ہے یعنی عمدہ بیان تیرا بہت ہے

وہن بالفتح سستی اور ست ہونا منتخب سے خلق تھیں کہنہ ہونا اور جامہ کہنہ اور اس معنی پر کہ سر لام
 بھی آیا ہے منتخب سے تقطیع یہ ہے لکن علت مفاعلتن ربیعۃ ان مفاعلتن سبب لک و مفاعلتن
 بن خلق مفاعلتن صج شجر اعا ہما و آخراً ۛ قَتَعْنِیْ وَ قَتَعْنِیْ ۛ عروض ہالم و ضرب محسوب
 دین ہر دو مجزواست تیسرا شعر جو تن میں لکھا ہے عروض اور سا سالم یعنی مفاعلتن اور
 ضرب اور سکی محسوب یعنی مفاعلتن ہے معنی یہ ہیں کہ عتاب کرتا ہوں اور حکم کرتا ہوں اور سکو پس
 غضب کرتی ہے مجھ پر اور نافرمانی کرتی ہے میری تقطیع یہ ہے اعا ہما مفاعلتن و الامر مفاعلتن
 قَتَعْنِیْ مفاعلتن و قَتَعْنِیْ مفاعلتن اور یہ دو شعر اخیر جو ہن م و در زحافش در دیگر ارکان محسوب
 و معقول و منقوص استعمال کنند و در صدر غضب و اقصم و اعقص و اجم بکار و در ندرت اور سوا
 عروض اور ضرب کے اور ارکان میں زحاف محسوب یعنی مفاعلتن اور معقول یعنی مفاعلتن اور
 منقوص یعنی مفاعلتن استعمال کرتے ہیں مثال محسوب کی یہ ہے شعر اذ لم تستطیع شیا ففعل
 ۛ و جا و زہ الی تا تستطیع ۛ عروض اور ضرب مقطوف ہے یعنی فعلن اور باقی ارکان سب
 محسوب یعنی مفاعلتن اگر کوئی نہ سچ کلگان کرے وہ سدس عربی میں نہیں آتی مثال معقول
 یعنی مفاعلتن کی یہ ہے شعر نازل بفرتی قفار ۛ کاتار سو ہما سطور ۛ معنی اس شعر کے
 یہ ہیں کہ مکانات معشوقہ فرما کی خالی گویا کہ علامات باقیہ او نہیں مکانات کی مثل سطور کے
 اور مانند نقوش کے ہیں کہ دلالت کرنے ہیں حال کاتب پر اور حال نقاش پر تقطیع یہ ہے
 مثال مفاعلتن فقر مفاعلتن قفار و فعلن کا نام مفاعلتن رسو مہا مفاعلتن سطور و فعلن مثال
 منقوص یعنی مفاعلتن کی شعر بسلامۃ ۛ و او بحفیرہ ۛ کبائی الخلق الشقی قفار ۛ ترجمہ یہ ہے
 و اطمینان سلامۃ کے کہ ہے موضع حفیرہ میں مانند کہنہ جامہ از ہم رفته کے خالی سکونت کنندہ سے تقطیع
 یہ ہے بسلام مفاعلتن تدراب مفاعلتن حفیرہ فعلن کیا تلح مفاعلتن نفس سخی مفاعلتن قفار و
 فعلن اور صدر میں اس سبکی اعصاب یعنی مفتعلن اور اقصم یعنی مفتعلن اور اعقص یعنی مفتعلن
 اور اجم یعنی فاعلتن استعمال کرتے ہیں م و ایا پارسی شکلف در وانی عروض و ضرب ہر دو سالم
 یا ہر دو محسوب یا ہر دو مقطوف بکار و در زحاف ہر دو سالم یا عروض سالم و ضرب محسوب
 و ایا پارسی میں شکلف وانی ہن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفاعلتن یا دونوں محسوب

یعنی مفاعیلین یا دونوں موقوف یعنی فعلین استعمال کرتے ہیں اور جزو میں عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفاعیلین یا عروض سالم یعنی مفاعیلین اور ضرب معصوب یعنی مفاعیلین استعمال کرتے ہیں ہم و اگر بطریق زحاف ہمہ المعصوب کنند فرق نہ باشد میان ہرج و این بحر و ازین جهت باشد کہ اگر کسی طبعی بگوید بیتہای فارسی اور ہرج باشد و بیتہای تازی اور از اقویہ تباری ہرج مسدس نیاید و بپارسی وافر مستعمل نیست و فرق میان ہر دو وزن بشکین و تحریک و واسطہ متحرکات بیش نیست اور اگر بطریق زحاف کے سبب رکونکو معصوب کریں فرق نہ ہو در میان ہرج کے اور اس بحر کی اور یہاں سبب ہے کہ اگر کوئی طبع کہتا ہے بیتین فارسی کی ہرج سے ہوتی ہیں اور بیتین تازی کی وافر اس واسطے کہ تازی میں ہرج مسدس نہیں آئی ہے اور فارسی میں وافر مستعمل نہیں ہے اور فرق ہرج اور وافر کی وزن میں فقط اشکین اور تحریک و واسطہ متحرکات کا ہے اور بس طبع روشن کردہ شدہ اور جو چیز کہ برق طلا سے روشن کریں اور اصطلاح میں صنعت ثلث اوسکو کہتے ہیں کہ ایک مصرع خواہ ایک بیت خواہ چند بیتین فارسی میں ہوں اور اوسی قدر عربی میں غیاث سے ہم مثال وافی ہمہ سالم بیت بتا غم بزمین دل من بزد علی بہ چنانکہ ازو بگردہ جان شد علی بہ ت مثال وافی کی جنہیں سب رکن سالم ہیں یعنی مفاعیلین بیت مرقومہ متن ہے علم اوس بیت میں یعنی نیزہ ہے اور علم ثانی یعنی شہو تقطیع یہ ہے بتا غم تو مفاعیلین بری دل من مفاعیلین بزد علی مفاعیلین چنانکہ ازو مفاعیلین بگردہ جان مفاعیلین شدم علی مفاعیلین ہم مثال وافی عروض و ضرب موقوف شہر جو برگذری ہی نگرم برویت بہ چسراکنی بتا نظری بکارم ت مثال وافی کی جس میں عروض اور ضرب موقوف ہے یعنی فعلین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے چیر گزری مفاعیلین ہی نگرم مفاعیلین برویت فعلین چسراکنی مفاعیلین بتا نظری مفاعیلین بکارم فعلین ہم مثال جزو سالم بیت بدی چکنی بجای کسی کہ او کند بجای تو بد ت مثال جزو سالم کی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع بدی چکنی مفاعیلین بجای کسی مفاعیلین کہ او کند مفاعیلین بجای تو بد مفاعیلین ہم دور مزاجت استعمال غیر معصوب و موقوف در پارسی نشاید و غلط ارکان سالم و معصوب نشاید چہ شکین و وسط ہمہ جا جائز است اما درین بحر باید کہ نظام ہمہ جا محفوظ بود تا دقت جمع نشود و اگر ہمہ جا ممکن کنند بحر نیز ج شود اور مزاجت میں استعمال ہو معصوب یعنی

منا علین اور مقطوع یعنی نفون کی چاہیے اور غلط ارکان سالم اور معصوب کا چاہیے اسو اسلم
 متکین اور ساتین منکر کو نہیں سب جگہ جائز ہے لیکن اس بحر میں چاہیے کہ انتظام سب جگہ پیش
 خاطر ہے یعنی جو رکن کہ معصوب آئی سب جگہ قصیدہ معصوب آئے تا دو تک جمع نہوں ایک
 استعمال لغت غیر کا دوسرے انتظامی اوزان کی اور اگر سب جگہ مسکن کرین کبہ ہرج ہو جائی اسکر
 کہ بحر و افر اصل باپی میں نہیں آئی ہے اور استعمال ہرج کا فارسی میں بہت ہے ہم کامل ہم ہر بحر
 تازیان است و اصلش دو اوردہ متفالین شش بار باشد درینا اور ادو عرض و شش ضرب است
 و بر نہ وزن آمدہ است پنج وانی و چار مجز و ابیاتش اینست یہ بحر کامل ہی بحر تازی سے
 ہے اور اصل اسکے دائرے میں متفالین چہ بار ہے اور استعمال میں اسکے دو عرض یعنی
 سالم اور اخذ اور چہ ضرر میں یعنی سالم اور مقطوع اور ضم اخذ اور اخذ اور مقل اور نزال ہیں اور
 نو وزن بر آئی ہے پانچ وانی اور چار مجز و ابیاتش اسکی یہ ہیں م اشعر و اذا
 صحت کما اقصر عن ندی و کما علت شانی و کمر فی عروض و ضرب ہر دو سالم است
 پہلا شعر جو محقق نے لکھا عروض اور ضرب دو وزن سالم ہیں یعنی متفالین معنی یہ ہیں اور حقیقت
 ہوش میں آتا ہو نہیں نشہ سے پس کوتاہی نہیں کرتا ہو نہیں بخشش سے جیسے کہ جانتا ہو تو
 صفین میری اور کرم میر القطیع یہ ہے و اذا صحت متفالین تقفا اقص متفالین صر عن ندی متفالین
 و کما علم متفالین تشاملی متفالین و کمر فی متفالین ہم ب شعر و اذا و غوثک غمٹن فایہ
 شنب یزدیک عندہن خبالا عروض سالم اور ضرب مقطوع است دوسرا شعر جو محقق نے لکھا
 عروض سالم یعنی متفالین اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن ہے معنی یہ ہیں کہ جبوقت بلائین
 جہکودہ عورتیں پس نابینا کراد کو نفی بجا حقیقت کہ جانا تیرا ایک نسبت ہے کہ زیادہ کرتا ہو نزدیک
 اونکے نقصان تیرا یعنی رغبت طرف عورتوں کے باعث بے اعتباری ہے دوسرے معنی یہ کہ
 اگر عم لکے پکارین سجا کہ یہ دلیل عدم رغبت ہے طرف تیرے خیال بالفتح تباہی دکی و ہلاک و بچ
 و ماندگی و زہر کشندہ و زہر و ابہ ال نار تنجب سے تقطیع یہ ہے و اذا و عو متفالین تاک عم ہیں
 متفالین نقان نو متفالین شنب یزدی متفالین و ک عندہن متفالین شنب یزدی متفالین
 بن الدایہ استین فاعل و درست و غیرہا القطر عروض سالم است و ضرب ہر بحر

ست تیسرا شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا عروض اور سکا سالم ہے یعنی متفاعلن اور ضرب مضمر
 اخذ ہے یعنی فعلن بسکون عین معنی یہ ہیں واسطے کے کہ رجز جو دو موضع راہ اور عاقل کے
 فرسودہ ہوئے ہیں اور تغیر کئی ہیں نشان اور نیکے باران نے مائل نام ایک کوہ کا منتخب ہے
 تقطیع یہ ہے لمذو یا متفاعلن برابر متی متفاعلن بفتح فاعلن متفاعلن درست دعی متفاعلن براہل
 متفاعلن قطر و فعلن ہم و شعر لمن الدیاء و عفا مرابعا و ہطل حبش و بارج ضرب و عروض
 و ضرب ہر دو اخذ استات چونما شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب و وزن اخذ ہیں یعنی
 فعلن تجربیک عین معنی یہ ہیں واسطے کے کہ کہ دور کیے ہیں منازل او کی باران متوالی
 رعدا لودہ نے اور گرد باد خاک بردارندہ نے بارج با گرم اور بوارح جمع منتخب سے تقطیع یہ ہے
 لمذو یا متفاعلن عفا مرابعا متفاعلن ہما فعلن ہطلن حبش متفاعلن متو بارجن متفاعلن تجربیک
 تجربیک عین ہم و شعر و لانت اشتیج من اسامہ اذ و دعیت نزال و فنج فی الدعر و عروض
 اخذ و ضرب اخذ مضمر است و این پنج وانی است است پانچوان شعر جو مرقومہ متن ہے
 عروض اور سکا اخذ یعنی فعلن تجربیک عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین جو معنی
 یہ ہیں ہر آئینہ تو شجاع زیادہ ہے شیر سے جسوقت بلایا جاوے وہ شیر کہ او تر اور خفاک
 مقام خوف و خطر میں ذعرا بالفتح ترسانیدن اور بالضم ترس منتخب سے تقطیع یہ ہے دلالت
 اش متفاعلن جج من اسامہ متفاعلن متنا و فعلن دعیت تر متفاعلن لوج جج متفاعلن دعی
 فعلن بسکون عین اور یہ پانچ وزن وانی ہیں ہم و شعر و لقد سبقتهم وانی و فکلم ترعدہ
 و لانت آخریہ عروض سالم و ضرب مائل استات چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور سکا
 سالم یعنی متفاعلن اور ضرب مائل یعنی متفاعلاتن ہے معنی یہ ہیں تحقیق کہ سبقت کی توفی
 اون لوگون پر میری طرف پس نڈر اتوا و اس سبقت کرنے سے حال آنکہ تو مرد و متاخر ہے
 ای کہ تر ہے سبقتہم شجاع ضمیم ہے اور لائی میں یا ی ثانی بتعلق مبصر غانی ہے دور
 روع سے بالفتح یعنی ہر سیدن منتخب سے تقطیع یہ ہے و لقد سبق متفاعلن مہموالی
 متفاعلن یلم ترع متفاعلن ہواشت و آخر متفاعلاتن ہم و شعر جدت کیوں مقامہ و ابد
 بختلف الریاح و عروض سالم و ضرب مائل استات ساتواں شعر جو مرقومہ متن ہے

عروض اور سالم یعنی متفاعلین اور ضرب نزال یعنی متفعلان ہے معنی یہ ہیں قبر ہو کہ ہے مقام
 او سکا ایسا کہ ہیش چلتی ہیں وہاں ہوا میں گرم جدت بفتین گور منتخب سے تقطیع یہ ہے
 حدثن یکو متفاعلین بمقام ہو متفاعلین ابدن منح متفاعلین تلفر یاح متفعلان ہم شعہ واذا
 اقصرت فلا لکن ۛ متخشا و متخشا ۛ ہر دو سالمند استخوان شعر جو مرقومہ متن ہے عروض
 اور ضرب دونوں سالم ہیں یعنی متفاعلین معنی یہ ہیں اور جو وقت ہو تو فقیر پس نہو ترسان او
 صبر جیل کر تقطیع یہ ہے واذا تقصر متفاعلین فلا لکن متفاعلین متخشا شعہ متفاعلین و تخم ملی
 متفاعلین ہم شعہ واذا ہم ذکر دالہ سادۃ اکثر الحشرات ۛ عروض سالم و ضرب مقطوع ہے
 و این چار وزن مجز و است ت ن ا ن شعر جو مرقومہ متن ہے عروض سالم اور ضرب مقطوع عین
 یعنی فعلاتن معنی یہ ہیں جو وقت کہ وہ یاد کرتے ہیں بدی کو اکثر کرتے ہیں ذکر نیکو کا تقطیع
 یہ ہے واذا ہو متفاعلین ذکر لاسا متفاعلین اما اکثر ل متفاعلین جناتی فعلاتن اذا ہم بین ہم
 ہشباع نمہ ہے اور یہ چار وزن مجز و ہیں ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان و ضرب ہا مقطوع و
 مرفل و نزال مضمر و موقوف و مخزول بکار و ارزندت اور بطریق زحاف کے و در ارکان میں یعنی
 صدر اور ابتدا اور حشوین اور ضربوں میں مقطوع یعنی فعلاتن اور مرفل یعنی متفعلاتن اور نزال
 مضمر یعنی مستفعلان اور موقوف یعنی متفاعلین اور مخزول یعنی متفعلن استعمال کرتے ہیں ہم
 و اما پارسی بریں بحجرت کلف گفتہ اند و بر قیاس دیگر شعرا می ایشان در وافی بر عروض سالم
 و ضرب ہم سالم یا مقطوع یا اخذ یا اخذ مضمر و عروض مقطوع و ضرب ہم مقطوع یا اخذ یا اخذ مضمر
 و عروض اخذ و ضرب ہم اخذ یا اخذ مضمر و ہر دو اخذ مضمر و ہر دو عروض سالم و ضرب مرفل
 یا اخذ یا سالم و عروض نزال و ضرب مرفل یا نزال ہر دو مرفل عروض سالم و ضرب مقطوع و ہر دو اخذ یا ہر دو اخذ مضمر یا
 عروض اخذ و ضرب اخذ مضمر یا اخذ و ہر دو از زحاف مضمر ہوتا ہے چنانکہ استعمال کنند و ہر قصیدہ یکسان
 باید است و اما فارسی میں شعرا سب بحرین بہ کلف کے ہیں اور بر قیاس اور اشعار عرب کی
 وافی میں اور عروض سالم یعنی متفاعلین اور ضرب بھی سالم یعنی متفاعلین یا مقطوع یعنی
 فعلاتن یا اخذ یعنی فعلن تجربیک میں یا اخذ مضمر یعنی فعلن یکون میں اور عروض مقطوع یعنی
 فعلاتن اور ضرب مقطوع یعنی فعلاتن یا اخذ یعنی فعلن تجربیک میں یا اخذ مضمر یعنی فعلن یکون

عین اور عرض اخذ یعنی فعلن تجریک عین اور ضرب ہی اخذ یعنی فعلن تجریک عین یا اخذ مضمر یعنی فعلن
 بسکون عین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین اور مجزؤ عین اور عروض سالم
 یعنی متفاعلین اور ضرب مرفل یعنی متفاعلین یا نذال یعنی متفاعلین یا سالم یعنی متفاعلین اور عروض مرفل
 یعنی متفاعلین اور ضرب مرفل یعنی متفاعلین یا نذال یعنی متفاعلین اور دونوں یعنی عروض اور ضرب مرفل
 یعنی متفاعلین اور عروض سالم یعنی متفاعلین اور ضرب مرفل یعنی متفاعلین اور دونوں یعنی عروض ضرب اخذ
 فعلن تجریک عین اور دونوں یعنی عروض ضرب اخذ مضمر یعنی فعلن بسکون عین یا عروض اخذ مضمر
 تجریک عین اور ضرب اخذ مضمر یعنی بسکون عین کی مثالیں لاکھیں اور حاکم مضمر بہتر اور جیسا کہ استعمال کریں
 تمام قصیدہ میں یکساں چھ معلوم ہو سکی مثالیں مکمل قیول بنانا لکھ کر بعض اوزان کی مثالیں ہیں ہم مثال ہر دو
 سالم از دانی شاعر نکم یا کسان نطرح کہ جفا بود نہ روا بود کہ چنین کنم نہ روا بود بہت
 مثال عروض و ضرب سالم کی دانی سے یعنی متفاعلین تقطیع شعر مذکور کی یہ ہے کہ ہم کیا
 متفاعلین کسا طبع متفاعلین کجفا بود متفاعلین روا بود متفاعلین کچنی کنم متفاعلین روا بود متفاعلین
 ہم مثال ہر دو تقطوع شعر چکنم کہ جز براد خود زود دل بہ چکنم کہ جز بتو دل ہے ہم نگرید
 مثال عروض اور ضرب مرفل تقطوع کی یعنی فعلاتن تقطیع شعر کی یہ ہے چکنم کہ
 متفاعلین براد خود متفاعلین زود دل فعلاتن چکنم کہ جز متفاعلین تبدل ہی متفاعلین نگرید فعلاتن
 ہم مثال ہر دو مرفل از جزو شاعر ہمہ جہاں تو یکی نہ بینی چو نگار من بسفید کاری
 مثال عروض و ضرب مرفل کی مجزؤ سے یعنی متفاعلین تقطیع شعر کی یہ ہے ہمہ جہا متفاعلین
 نیکی نہ بینی متفاعلین چنگار من متفاعلین بسفید کاری متفاعلین سفید کاری یعنی صلاحیت
 اور جو مذہبی ہے ہم مثال ہر دو سالم شاعر نہ روا بود کہ جفا کنی بہ کسے کہ با تو وفا کند
 مثال عروض اور ضرب سالم کی مجزؤ سے یعنی متفاعلین تقطیع بیت کی یہ ہے نہ روا بود متفاعلین
 کجفا کنی متفاعلین کسی کا متفاعلین تو وفا کند متفاعلین ہم مثال ہر دو اخذ مضمر نہ نکو بود کہ کنی بہ
 تو ہیج روی بدی مثال عروض و ضرب اخذ کی مجزؤ سے یعنی فعلن تجریک عین تقطیع
 بیت کی یہ ہے نہ نکو بود متفاعلین کہ کنی فعلن تمہیج روی متفاعلین بدی فعلن ہم مثال مزاحمت
 از دانی شاعر روزی بود کہ عشق تو بسر آیدی یا آن دلت بہر من بگر آیدی کہ کن اول مضمر

دوم موقوف و سوم سالم است و ہمہ قصیدہ چہنیں بایست مثال مزاحمت کی دانی سے جو
 شعر مرقومہ متن ہے اور اس شعر میں بسر آیدی بمعنی آخر شدی اور لفظ یا آن بجائے یا آنکہ
 ہے تقطیع او سکی یہ ہے روزی بود مستفعل کعشق تو مفاعیلن بسر آیدی متفاعیلن یا آد
 مستفعلن مہر من مفاعیلن بگر آیدی متفاعیلن رکن اول مضر ہے یعنی مستفعلن اور رکن دوم
 موقوف ہے یعنی مفاعیلن اور رکن سوم سالم یعنی متفاعیلن اور سب قصیدہ یوں ہی چاہیو
 یعنی تبدیل اور تعمیر ارکان کی بہترین اور معلوم ہو کہ متاخرین اس بحر کو مثنیٰ بھی لایزہین
 مزا تبدیل لکھتے ہیں چلیت کہ کدوم آئینہ مائلی کہ زافرت این ہمہ غافلۃ تو نگاہ دیدہ
 بسلی مشرہ و اکن و بہ کفن و آہ تقطیع چار بار متفاعیلن ہے اور یہ وزن مطبوع ہے اور
 مزاحمت مضر ہدیت ہے ہیئت صنما خیالت را چہ شد کہ بماندارد لفتے و خجلم ز دخت
 کو و فالسم گذار و منتہ تقطیع متفاعیلن مستفعلن چار بار ہے ہم و ایراد دیگر مثالہا
 تطویل بیفائدہ افتد ایسکند این است بحر ای دائرہ متلفہت اور لکھنا اور تالو لکھا
 تطویل بیفائدہ ہے بہرین بحرین دائرہ متلفہت کی ہم ہرج این بحر بہ نزدیک عرب و عجم
 مستعمل است و اصلش از زبان راور دارد و ارد متفاعیلن شش بار است و در بنا مجز و بکار در آمد
 و اور ایک عروض و دو ضرب باشد و بر دو وزن آید و بیتہایش اینست تا بہ بحر نزدیک
 عرب و عجم کے مستعمل ہے اور اصل او سکی دائرہ تازی مین متفاعیلن چہ بار ہے اور مجزو
 استعمال کرتے ہیں اور اسکا ایک عروض ہے یعنی متفاعیلن سالم اور دو ضربین ہیں کہ
 سالم یعنی متفاعیلن اور دوسری محذوف یعنی فعلن اور دو وزن آتی ہے بیتین او سکی یہ
 ہن ہم اشعر عفا من آل لیکی الشہب قال لا ملأح فاکمروہ عروض و ضرب ہر دو سالم
 ت پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب دونوں سالم ہن یعنی متفاعیلن بمعنی یہ ہن
 دور ہوئی آل لیکی سے یہ مواضع کہ نام او کا شہب اور املأح اور عمر ہے تقطیع او سکی یہ ہے
 عفا من ا متفاعیلن لیلیسہ متفاعیلن فلالا متفاعیلن حیلغم و متفاعیلن بارہ سب متعلق
 بوضع ثانی ہے ہم ب شعر و ناظر بنی لباغی القصیرہ و ناظر الذکول عروض سالم و ضرب
 محذوف است دوسرے شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اسکا سالم یعنی متفاعیلن اور ضرب

محذوف سے فعلوں ہے معنی ایسہ ہیں اور نہیں ہے بیٹھ میری واسطے
طالب ظلم کی بیٹھ نرم یعنی تابع ظالم نہیں ہوں میں نقطہ بیچ ہے
و اما ظلم میری مفاعیلن لبا غرضی مفاعیلن منظرہ و مفاعیلن ذلولی
فعلوں میں ضیم کا متعلق بصرع ثانی ہے ظہر بالفتح پشت اور ضیم بالفتح ستم کرنا
اور حق تلفی اور ذلول بالفتح رام اور تابع اور بغی بالفتح شتافتن چاروں لغت منتخب سے ہم
و دیگر ارکان بطریق زحاف مقبوض و مکفوف بکار دارند و خلط کنند و عروض ہم مکفوف
و مقبوض استعمال کنند میان یا دونوں معاقبہ باشد و صدر اخرم و اشتر و اخرب بکار دارند
ت اور سو ا عروض و ضرب کے اور ارکان مقبوض یعنی مفاعیلن اور مکفوف یعنی مفاعیل
استعمال کرتے ہیں اور خلط کرتے ہیں ان کو نہیں یعنی کہیں مفاعیلن لے میں اور کہیں مفاعیل اور عروض بھی
مکفوف یعنی مفاعیل اور مقبوض یعنی مفاعیلن استعمال کرتے ہیں اور عروض مکفوف ہیں
حرف آخر لامحالہ ساکن ہو گا کہ آخر ساکن چاہیے اور درمیان یا دونوں کے مفاعیلن میں مقبوض
ہے یعنی چاہیں دونوں کو ثابت رکھیں اور چاہیں ایک کو گرا دیں دونوں نہیں کر سکتے
اور صدر اخرم یعنی فعلوں اور اشتر یعنی فاعلن اور اخرب یعنی فعلوں استعمال کرتے
ہیں ہم و اما پارسی اصلش در دائرہ مفاعیلن ہشت بار بود و دو نوع بود سالم و مکفوف و ہشتون
دو نوع بود و موخر و اخرب و مکفوف و موخر و مکفوف تنہا خوانند و بعضے ہر نوع را بحر
دیگر شمرده اند و گفتہ اند جملہ را پنج عروض و ہشت ضرب است و بری و چار وزن آمدہ است
ت و اما فارسی میں اصل اسکی دائرے میں مفاعیلن آٹھ بار ہے اور دو قسم پر ہوتا ہے
سالم اور مکفوف یعنی ایک دائرہ سالم کا ہے اور دوسرا مکفوف کا پس وہ مکفوف بھی بجا
دائرہ ارکان اصلی کے ہے اور مکفوف کی بھی دو قسمیں ہیں اول موخر اور موخر اوس گن
کتے ہیں کہ سالم ہے خرم سے باوجود جواز کے اور دوسرا اخرب یعنی اخرم مکفوف فعلوں
پس مکفوف و موخر کو مکفوف تنہا کہتے ہیں یعنی مفاعیل کو کہ اوس میں خرم نہیں ہوا اور
اخرم مکفوف کو اخرب پس یہ تین قسمیں ٹھہریں ایک سالم یعنی مفاعیلن دوسری مکفوف
یعنی مفاعیلن تیسری اخرب یعنی فعلوں مگر خرم تنہا نہیں آتا اور بعضوں نے ان انواع ٹکٹہ

ہر نوع کو ایک بحر شمار کیا ہے اور کہا ہے کہ جملہ ان انواع کے پانچ عروض اور آٹھ ضربیں
ہیں اور چونتیس وزنوں پر آئی ہے اگرچہ از روئے احتمالات عقلی کے جب پانچ کو آٹھ میں
ضرب دین چاہیے ہوں مگر چونتیس مستعمل ہیں باقی غیر مستعمل اور تفصیل عروض و ضرب
کی انواع ثلثہ میں بیان ہوگی ہم ہر جہز سالم عروضیان این نوع راسہ عروض دسہ ضرب آوردہ
اند و ہر پنج وزن شمرہ اند از انجملہ کلی وافی یعنی مشن و دو و مجزوی یعنی سدس و دو و مشطور
یعنی مریج مت ہر جہز سالم عروضی اس نوع کے تین عروض یعنی سالم مفاعیلین اور مقصور
فولان اور محذوف فحولن اور تین ضربیں یعنی سالم مفاعیلین اور مقصور فولان اور محذوف
فحولن لائے ہیں اور پانچ وزنوں پر شمار کیا ہے اور تین ایک وافی یعنی مشن اور دو و مجزوی
یعنی سدس آورد و مشطور یعنی مریج اور ہر جہز سالم بیان بمقابلہ ہر جہز مکفوف اور ہر جہز
انتر ہے یعنی ۱۔ ۲۔ ۳۔ عروض و ضرب کے ادوار کان سالم ہیں اگرچہ عروض و ضرب
یہاں بھی اگر کن سالم واقع ہوں ہم بیت مشن اینست بیت ترا دنیا ہمیکوید کہ دل درین
نہ بندی بہ تو خود می پذیرد شنویشی ازین گویای ناگو یا چہ عروض و ضرب ہر دو سالم است و پارسی
ازین دائرہ در از تر بیت نباشد و در حشر این وزن سبج نشاید کہ از دائرہ بیرون شود و بعضی
چون در اخر مصرع دو حرف بیند کہ آنرا ایک حرف شمرند مانند الف و نون پذیرند کہ سبج
و خطا بود چہ امثال آن در میان بیت بجائے یک حرف افتد چنانکہ گفتہ ایم مت اور بعضی نحوین
مصرع آخر بیت مذکور کما یوں ہے مصرع تو خود پندی نمی شنویشی ازین گویای ناگو یا صاحب شمشیر
کہتا ہے ح و ران تکلف تسکین نون شنویشی می افتد مگر کلامہ معلوم ہو کہ فقط شخہ ثانی میں
تکلف تسکین نون شنویشی نہیں ہے مصرع اول میں بھی یہی تکلف لفظ شنویشی میں ہے
اور شعر مذکور میں مراد گویای ناگو یا سے دنیا ہے کہ خاموش ہے اور بزبان حال نصیحت کرتی ہے
عروض اور ضرب دونوں اس بیت میں سالم ہیں یعنی مفاعیلین تطبیع یہ ہے ترا دنیا مفاعیلین
ہمیکوید مفاعیلین کہ دل درین مفاعیلین نہ بندی بہ مفاعیلین شخہ می بین مفاعیلین و شنویشی
مفاعیلین ازین گویای ناگو یا مفاعیلین مفاعیلین مفاعیلین اس شعر میں مطلق در از تر بیت نہیں جوتی
معلوم ہو کہ خواہ مفاعیلین چار بار خواہ مفاعیلین فحولن مکرر ہو یہ دونوں مشن میں اسباب

مثنیات میں پنچا سیسے ہاں اور سابعیات مثنیٰ اگر ہین توسا وسے ہین
 کوئی اس سے دراز تر نہیں پس آخر میں ان وزنوں کی تسبیح پنچا سیسے کہ بیت دائرے
 سے نکل جاتی ہے اور بعضے جب اسکے آخر مصرع ہین دو حرف دیکھتے ہین مانند الف
 ونون کے جلتے ہین کہ مسدخ ہے یہ خطا ہے کسواسطے کہ الف ونون بمقام یک حرف
 ہین بموجب قاعدہ تقطیع کے کہ نون بعد مدہ کے محسوب نہیں ہوتا اور جب یہ الف
 ونون یا امثال الف ونون در میان بیت کے حشو میں واقع ہوتے ہین ایک ہی حرف
 شمار کیے جاتے ہین مثلاً عیان اور نمان اور زمین اور کین حشو میں بروزن فعل گنر جاتے
 ہین پس اس وزن کے آخر میں بھی ایک ہی حرف شمار کیا چاہیے جیسا کہ کہا ہم صاحب
 حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے ح قولہ بعضے چون در آتش مصرع آہ مخفی نماز کہ
 اہل فن و خود مصنف علام در اول این کتاب تصریح کردہ اند کہ دوسا کن را در آتش مصرع
 از اسباع شمرند معتبر میا زند پس توجیہ کلام مصنف آنت کہ مراد از آخر مصرع آخر مصرع
 اول است در صورتیکہ مصرع نباشد و ہمیں معنی صحیح میشود قولہ چہ امثال آن در میان بیت
 والا کلام در آخر مصرع است نہ در وسط و این توجیہ اگر چہ بظاہر وجہی مینماید لیکن مراد
 مصنف علام نیست زیرا کہ در وزن ثانی مربع این کسر در با بعد در عرض و ضرب ہر دو
 تخطیۃ اعتبار دوسا کن مینماید مگر انکہ گویند در ضمن نظر ضرورت یعنی تازیاد و اصل در
 لازم نیاید دوسا کن عتبار نہ کنند و مراد از در میان بیت در بیت است ہر جا کہ باشد و این
 غایت توجیہ از جانب مصنف است لیکن این ہم پسندیدہ اش نیست چہ او میفرودت نیز در اول
 چنانکہ در وزن دوم مربع خواهد آمد و تحلیل کہ مراد از دوسا کن الف ونون است خصوصاً
 کہ آنرا مصنف جابجا قائم مقام یک ساکن قرار دادہ اگر چہ در آخر باشد عم کلامہ معلوم ہو کہ
 حاشیہ مطلب کتاب سے خارج ہے مطلب کتاب کا یہ ہے کہ ہر ج مثنیٰ مثنیٰ سالم غیبہ
 میں تسبیح لکھا چاہیے کہ بیت دائرے سے خارج ہوتی ہے پس جب دو حرف ہین
 مثل الف اور نون خواہ مثل او سکے یا ونون آخر مصرع اول خواہ آتش میں ہین مثل
 انسان اور حیوان اور ملکین اور ملکین کے او کو ایک حرف شمار کیا ہے کسواسطے کہ

یہ الف اور نون اور یا و نون اور و ا و نون حشو میں مقام ایک حرف کے لیے جاتے ہیں اور نون بعدہ کے محسوب نہیں ہوتا چونکہ ہزج شمن سالم وغیرہ میں ضرورت ہے کہ بیت دائرے سے خارج نہو یہاں دو حرف ساکن کو مثل الف و نون خوانہ اوسکے امثال مقام ایک حرف کے شمار کرنا بہتر ہے بخلاف اوزان سدس کے وہاں اسکی ضرورت نہیں چاہیں دو حرف ساکن اور الف و نون کو ایک حرف شمار کریں چاہیں صاحب حاشیہ آخر مبع اول کہتا ہے اور مصرع ثانی کو چوڑے دیتا ہے اور مراد درمیان بیت سے در بیت کہتا ہے اور کبھی کہتا ہے کہ وزن مبع میں مصنف نے الف و نون کو بغیر ضرورت بجائے دو ساکن قرار دیا ہے اور کبھی الف و نون کو مخصوص کر کے خود دفع اعتراض کرتا ہے این ہمہ یعنی چہ اور محقق علیہ الرحمہ نے وزن خریع میں الف و نون کو مسبغ کہاں قرار دیا ہے بلکہ وہ مذہب عروضیوں کا کہتے ہیں اور خود اوسکو محذوف کہتے ہیں یعنی الف و نون کو بجائے یک ساکن قرار دیتے ہیں اور بعد ان تقریرات کے معلوم ہو کہ ہزج شمن سالم وغیرہ میں تسبیح نہ تھا دو حرف ساکن کا بنظر عدم اخراج وزن دائرے سے بہتر ہے پس جو وزن کہ دائرے سے نکلا ہے اوسمیں اگر دو حرف ساکن تشرمین پر طین اوسکو مسبغ نہ سمجھا جاسیے بلکہ ساکن دوم مقبر نہیں وہ وزن سالم ہے الا وزن مبع حکم وزن شمن رکھتا ہے کسولے کہ مبع کے دو نون مصرع ایک مصرع شمن کا ہے حقیقت میں ہم دو وزن اول سدس راعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر یگو نہ علیت ہلازیا باخا بر خیز و پیش آرہمی باد و خت ہزنگ و ہم بوبے چہ ت پہلا وزن سدس کا اسطرح ہے کہ عروض مقصور یعنی فحولان یا محذوف یعنی فحولن اور ضرب مقصور یعنی فحولان جیسا کہ بیت مرقومہ متن ہے اور ہلازیا باخا شعر مذکور میں امی اکاہ ہوا می محبوب خوب و تظلیع یہ ہے ہلازیا باخا عیلمن رخا بر خنی مفا عیلمن زبیشا فحولان می باد و مفا عیلمن خت ہزج مفا عیلمن گم بوی فحولان ح قولہ مقصور یا محذوف او باید دانست کہ نزد ایشان بودن یک حرف ساکن در آخر یک مصرع و دو ساکن در آخر مصرع دوم غیر وزن نیست لہذا قضا محذوف عروض باقصر ضرب و وزن واحد شمارند و بالعکس لہذا نیز ہزج عروض سالم و ضرب مسبغ یا نزال

و بالعکس را واحد الوزن بشمارند تم کلام معلوم ہو کہ نزد ایشان چه معنی دارد بلکہ مذہب
 جمہور یہی ہے کہ اجتماع حذف و قصر آخرین مخیر وزن نہیں ہے دوسرا حاشیہ یہ ہے
 ح بار یا مفا عیلین خبر نخی مفا عیلین ریشا رضولان مای بادو مفا عیلین رختہ من مفا
 کبوی فعلن تم کلام معلوم ہو کہ لفظ ہم سے اور ضرب مقصور سے چشم پوشی کر کے کبوی کو
 بروزن فعلن لکھنا یعنی ہے ہم وزن دوم راعروض ہم مقصور است یا مخدوف و ضرب مخدوف
 برنگونہ بعیت فروغ روع او چون نور خورشید نسیم زلف او چون بوی عنبر
 ت اور وزن مسدس کا دوسرا یہ ہے کہ عروض مقصور یعنی فلولان یا مخدوف یعنی
 فعلن اور ضرب مخدوف یعنی فعلن جیسا کہ شعر قومہ تن میں ہے تقطیع یہ ہے
 فروغی رو مفا عیلین یا او چونو مفا عیلین زخر شید فلولان نسیمی زل مفا عیلین فا و چو بو
 مفا عیلین یعنی فعلن ہم وزن اول مریع راعروض و ضرب سالم بود برنگونہ بعیت
 بیاران می کہ پذاری چ روان یا قوت تابستی چ و یا چون بر شیدہ تیغ چ پیش آفتابستی چ
 ت وزن پہلا مریع کا اس طرح ہے کہ عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفا عیلین
 جیسا کہ شعر قومہ تن میں ہے تقطیع یہ ہے بیارامی مفا عیلین کبنداری مفا عیلین رو یا تو
 مفا عیلین تابستی مفا عیلین و یا چو بر مفا عیلین کشیدہ تی مفا عیلین غمیشی ا مفا عیلین ت
 مفا عیلین نہیں تیغ کا متعلق یہ مصرع ثانی ہے اور یا قوت تابستی اور آفتابستی یعنی یا قوت
 تابت آفتاب اور آفتاب یا زائدہ فقط واسطے زینت کلام کے ہے ح قولہ یا قوت تابستی
 یعنی پذاری کہ مثل یا قوت تابی دروشنی دارد درین صورت ایطادرقافیہ باشد لیکن چون
 ایضاً غنی است بالکی ندارد آفتابچہ در بعض نسخہ بابستی بار موحده قبل الف و بیای غناہ تثنائی
 قبل سین واقع شدہ بتبار معنی چندان چپان نیست و تعلق پذاری را بخوبی صلاحتی
 نہیں اردم کلام معلوم ہو کہ ایسے مقام پر تابستی کو بایستہ گمان کرنا سواسے ناموافقیت
 فن کے اور کیا کہا چاہیے اور گمان ایطابھی ان قافیوں میں بیجا ہے کہ واسطے کہ آفتاب
 یعنی خورشید ہے اس جگہ نہ معنی تابش ہے نہ چنانچہ صاحب بران لکھتا ہے کہ معنی کبھی
 آن آفتاب بہت و بحسب اصطلاح شمس کہوید اور صاحب راج و لغات لکھتا ہے کہ

آفتاب بمعنی قرص خورشید است و بمعنی خورشید مجاز است بخلاف مہتاب کہ بمعنی روشنی است
و بمعنی قرص ماہ مجاز است و قیاس ماہتاب بر آفتاب و قیاس آفتاب بر ماہتاب خطا است
اور غیاث اللغات میں لکھا ہے کہ آفتاب معروف است و بمعنی روشنی آفتاب نیز آمد کشف
و غیر سے ہم وزن دوم را ہر دو مقصور آوردہ اند و مثال برنگونہ اندیدیت بہ اند ستم
غریون بہ من از بیدار ہجران بہ و این محذوف است اور وزن دوم مربع میں غریون
اور ضرب دونوں مقصور لائے ہیں یعنی فحولان اور بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع او
یہ ہے ہند ستم مضاعفیلن غریون فحولان منزید امفا عیلن و ہجران فحولان غریون بمعنی فریاد
کنندہ ہے اور یہ بیت حقیقت میں بوزن محذوف ہے کسوا سطل کہ مربع نصف شمس ہوتا
پس اگر مقصور کہیں تو شمس دائرے سے خارج ہو جائے و اگر مربع نصف شمس ٹھہرے
لہذا اسکو محذوف کہنا چاہیے اور یہ تا ثید قول اول کی ہے اور قول اول میں مطلق
شمس میں شمس کو شمع کیا ہے ہم و قیاس گذشتہ چنان اقتضا میکند کہ اینجا ہر دو وزن آید
یکی راعروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور و دیگر راعروض ہماں و ضرب محذوف و لاء ہر
ضرب مسدس نیز یکی گیرند و حقیقت آنست کہ در لغت پارسی میان این دو وزن میانیت
الازجبت قافیہ نباشد و چون چنین باشد ہر یکے را از ہزج شمس و مسدس یک وزن باشد
و مربع را دو وزن پس ہزج سالم را چار وزن بیش نباشد اور قیاس گذشتہ ایسا چاہیگا
کہ اس جگہ دونوں وزن لائیں شکل مسدسات کے ایک کا عروض مقصور یا محذوف اور
ضرب مقصور اور دوسرے کا عروض ہی یعنی مقصور یا محذوف اور ضرب محذوف دالالینہ اگر بیلہ مقرر از ندین
تو چاہیو کہ دونوں وزنوں کو مسدسات میں ہی لکھیں اور حقیقت کہ زبان فارسی میں کچھ فرق ان دونوں
وزنوں میں نہیں ہے الا ازجبت قافیہ مراد یہ کہ تمام قافیہ آخر بیت ہے او سمین الجبہ فرق
ایک ساکن کا ہے اور بس پس جب یہ امر قرار پایا تو یہ چار وزن ٹھہرے ایک ہزج
شمس سالم اور ایک مسدس کہ عروض اور ضرب او سمین مقصور یا محذوف ہوں اور دو وزن
مربع کی ایک مربع سالم کہ عروض اور ضرب بھی او سمین سالم ہوں اور دوسرا مربع سالم کہ
عروض اور ضرب او سمین مقصور یا محذوف ہوں پس ہزج سالم کے چار وزن سے زیادہ ہیں

ہم دو مربع متاخران شعر گنہ اند خاصہ بر وزن احمیر و درین نوع پنج زحافات دیگر درآیند
ت اور مربع میں متاخر و ن نے شعر کم کے ہیں علی الخصوص وزن اخیر میں جبکہ عروض
اور ضرب مقصور ہے اور اس نوع میں یعنی ہزج سالم میں کوئی اور زحافات روا نہیں ہے
کسواسطے کہ در صورت زحافات بحر سالم نہ رہے گی ہم ہزج مکفوف درین نوع ہم وافی و محذور
و مشطور یعنی شمن و مسدس و مربع آید و ہمہ ارکان مکفوف ازند و آنرا ایک عروض و دو ضرب
آوردہ اند و بر شش وزن شمرده اند و شمن و دو مسدس و دو مربع عروض ہمہ مقصور یا محذور
ضرر ہا کی مقصور و دیگر محذوف و حقیقت ہمہ سہ وزن باشد چنانکہ گفتیم ہزج مکفوف
اس نوع میں بھی وافی اور محذور و مشطور یعنی شمن اور مسدس اور مربع لائے ہیں اور
عروض و ضرب کے سب ارکان اس میں مکفوف آتے ہیں اور اسکا ایک عروض اور
دو ضرب ہیں ہیں اور چہ وزنوں پر عروضیوں نے شمار کیا ہے دو شمن اور دو مسدس
اور دو مربع عروض سب وزنوں کا ایک ہی مقصور یا محذور اور ضربیں سب وزنوں کی
دو ایک مقصور اور دوسری محذوف اور حقیقت میں یہ چہ وزن ہیں جیسا کہ کہا ہے
ہزج سالم کے بیان میں معلوم ہو کہ از روئے قیاس کے یہ چار چار وزن ہوتے ہیں
مثلاً وافی میں عروض اور ضرب دو وزن مقصور یا دو وزن محذوف یا عروض مقصور ضرب
محذوف یا عروض محذوف ضرب مقصور مگر چونکہ اجتماع محذوف و قصر مقرر وزن نہیں ہے
حقیقت میں یہ چار وزن ایک وزن ٹھہرے و علیٰ ہذا القیاس مسدس اور مربع میں
پس مکفوف کے جملہ تین وزن ہوتے اور عروضیوں نے چہ وزن کے ہیں دو وافی
کی اور دو مسدس کے اور دو مربع کے و جہ اسکی یہ ہے کہ مثلاً وافی میں جب قصیدہ
خواہ غزل خواہ قطعہ کہیں گے ضرب ایک صورت پر ہوگی اگر محذوف ہوگی مقصور نہ ہوگی
اور اگر مقصور ہوگی محذوف نہ ہوگی پس ضربیں ٹھہریں اور عتہ وضع قصیدہ و ضرب
محذوف میں بھی مقصور اور محذوف ہوگا اور قصیدہ ضرب مقصور میں بھی پس عروض
ایک ہی ٹھہرا اور شمنی تابع مصرفات ہے اسکی ہی دہی وزن ہونے کے مثال
شمن شعر بہار آمد و مقول بر افکندہ حوالی و نسیم سمن آور و سمن اور شمالی

ت مثال شمس کی جہین عروض اور ضرب دونوں محذوف ہیں یعنی فعلن جیسا کہ شعر
 مذکور میں ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ بہار آئی اور اطراف باغ کو صیقل کیا اور بوی خوش
 سمن کی لائی میری طرف باد شمال مقول صیقل کردہ شدہ صیقل سے اور صیقل آلمہ زودن
 اور صیقل کرنا منتخب اور کفر سے بعضے نسخوں میں مقول بتقدیم قاف صا پر ہے فصل سے
 اور فصل بالفتح بریدن منتخب سے اور قیصل بمعنی کشت سبز بریدہ شدہ یہ بھی منتخب سے
 اور نسیم وہ چیر کہ بوی خوش رکھتی ہے خیابان اور غیاث سے اور کیا عجب کہ بجائے نسیم
 سمن نسیم ہو قطع یہ ہے بہار ام مفاعیل و مقول مفاعیل برگنہ مفاعیل حوالی
 فعلن نہیں چس مفاعیل بنا اور مفاعیل بن باد مفاعیل شمالی فعلن م مثال مسدس
 بگرتا غم ہجر انت چہ کردہ است برین عاشق بیچارہ پر درد ت مثال مسدس کی کہ عرض
 دونوں مقصور ہیں یعنی فعلان جیسا کہ شعر مذکور میں قطع اوسکی یہ ہے
 بگرتا غم مفاعیل حجات مفاعیل چکر دست فعلان بری عاشق مفاعیل بیچارہ مفاعیل
 اپر درد فعلان م مثال مربع بدیت بدستان دل من برد چہ یکے ترک پریزادہ
 ت مثال مربع کی جہین عروض اور ضرب دونوں مقصور ہیں یعنی فعلان جیسا کہ شعر مذکور
 میں قطع اوسکی یہ ہے بدستان مفاعیل لمن برد فعلان یکی ترک مفاعیل پریزاد فعلان
 م و مشکین اوسط رو ابو و متاخر ان برین و زہنا شعر کم گویند و متقدمان در یک بیت
 در صدر و ابتدا موخو را خرب بسیار جمع کردہ اند بدنگونہ رود کی گوید بدیت دل آزاد کن از
 درون آزاد کن از رخ جام آورد و آورد و زرد آورد و شطرنج و برعکس ہم گفتہ اند
 ت اور مشکین اوسط رو اسے یعنی ان و زون میں اگر چاہیں بجای مفاعیل مفاعیل کے مقابل
 مفعول لائیں اور متاخر و ن نے ان و زون میں شعر کم کہے ہیں اور متقدمون نے
 در میان ایک بیت کے صدر و ابتدا میں موخو یعنی مفاعیل کو اور خرب یعنی مفعول کو
 اکثر جمع کیا ہے جیسا کہ شعر رود کی کا کہا گیا قطع اوسکی یہ ہے دلازا مفاعیل کتر و مفاعیل
 تہا زاد مفاعیل کتر رخ فعلان جام و مفعول رود و مفاعیل زرد و مفاعیل شطرنج فعلان
 صدر اس میں موخو را ابتدا خرب ہے اور برعکس بھی کہا ہے یعنی صدر خرب و ابتدا

موجود اور رود نام ایک ساز کا ہے ہم سرج اربعہ دین نوع ہشتین آید و مسدس مربع نیز
 و صدر و ابتداء ہر دو اربعہ آید باقی مکفوف و کفۃ انداز پنج عروض و ہشت ضرب است و نسبت
 وزن آمدہ اسے ہفت شمن و ہشت مسدس و ہشت مربع و بحقیقت آنرا سہ عروض و سہ ضرب است
 و باعتبار تحقیق اگر خوانند این عدد را مضاعف گیرند و بردہ وزن است سہ شمن و سہ مسدس
 چہار مربع است پنج اربعہ یہ نوع بھی شمن اور مسدس اور مربع آتی ہے اور صدر اور ابتداء کو
 اربعہ لانے ہیں اور باقی مکفوف اور عروضیوں کے کہا ہے کہ اس کے پانچ عروض ہیں
 اول سالم مفاعیلین دوم مقصور یا مخذوف یعنی فحولان یا فحولن سوم ازل یا محبوب یعنی
 فحول یا فعل چہارم مسبغ مفاعیلان پنجم مخنق ازل یا مخنق محبوب یعنی فاع یا فع اور آٹھ ضرب نیز
 ہیں اول سالم یعنی مفاعیلین دوم مقصور یعنی فحولان سوم مخذوف یعنی فحولن چہارم ازل
 یعنی فحول پنجم محبوب یعنی فعل ششم مسبغ یعنی مفاعیلان ہفتم مخنق ازل یعنی فاع ششم
 مخنق محبوب یعنی فع التانیس وزنوں پر آتی ہے سات شمن اور آٹھ مسدس اور آٹھ مربع
 اور حقیقت میں اس کے تین عروض ہیں اول سالم یا مسبغ دوم مقصور یا مخذوف سوم ازل
 یا محبوب کسوا سے کہ سالم اور مسبغ ایک ہیں اور مخنق ازل اور مخنق محبوب ہوں ازل
 و محبوب ہیں پس دو ساقط ہوئے پانچ میں تین رنگئے اور تین ضرب ہیں سالم اور مسبغ
 ایک مقصور اور مخذوف دو ازل و محبوب تین اور مخنق ازل اور مخنق محبوب ہوں ازل و محبوب
 ہیں اور باعتبار تحقیق کے اگر چاہیں ان اعداد عروض و ضرب میں تضعیف کر لیں یعنی
 ایک ایک کو دو و شمار کریں پس ازروی اعداد کے بارہ عروض اور ضرب ہوتے ہیں اور وہ
 وزنوں پرستہ عمل ہے تین شمن ایک سالم العروض الضرب دوم حسین عروض اور ضرب
 مقصور و مخذوف ہیں سوم حسین عروض ضرب ازل و محبوب اور مخنق محبوب ہیں اور
 تین مسدس ایک جسکی عروض اور ضرب سالم اور مسبغ ہیں دوم جسکی عروض اور ضرب مقصور
 اور مخذوف ہیں سوم جسکی عروض اور ضرب ازل و محبوب اور مخنق ازل و محبوب اور مخنق
 اور مخنق محبوب ہیں اور چار مربع ایک جسکی عروض اور ضرب سالم ہیں دوم جس میں عروض
 مقصور اور سالم اور ضرب مقصور اور مخذوف ہے مگر وزنوں شمار میں واحد و دوم جس میں

عروض اور ضرب مخدوف ہیں چارم جہین عروض نامہ بد اور ضرب ازل اور محبوب اور مخنق
 ازل اور مخنق محبوب ہے یہ چاروں بھی شمار واحد میں ہیں اور تسبیح رکن سالم مشن اور مرج
 میں نہیں لائے گئے واسطے کہ مشن میں پچا ہے کہ مجرد اور ایسے نکلائے گی اور مزج مانند صراع
 واحد مشن ہے کہ رکن سوم مخنق آتا ہے معلوم ہو کہ اس جگہ صاحب حاشیہ کو مخالف ہوا
 اور یہ حاشیہ لکھنا ح قوہ باعتبار تحقیق اہ معنی این فقرہ برین فقیر منکشف نشد زیرا کہ بہ
 تضعیفش اوزان وہ نمی شود پس اگر تضعیف سے اخیر مراد است ازہ اخیر مراد از تضعیف ضرب
 گرفتہ و عروض را بدستور باقی داشتہ نمی شود و اگر تضعیف ہر دوسہ دوازہ گردنہ وہ نم کلا
 پوشیدہ نہ ہے کہ اعتبار اوزان محقق علیہ الرحمہ کے کہیں موافق تعداد عروض و ضرب نہیں
 کیا ہے بلکہ ہر جگہ اوزان مستحکم لکھے ہیں یہاں لزوم مالا یزوم کی کیا ضرورت تھی انسان کو چاہیے
 کہ پہلے سمجھ لے تب بات منہ سے نکالے ہم تفصیل این است عروض و ضرب ہر دو سالم
 بر نیگو نہ بدیت ای کو کوک جاد و دوش وای فتنہ دہر من شکرب و زیبا رخ و سنگین دل و
 یسین تن بدت اور تفصیل یہ ہے کہ پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی
 مفاعیلن جیسا کہ شعر مذکور میں ہے قطع یہ کہ ای کو کو مفعول کجا دو مفاعیلن شامی فتن
 مفاعیلن آہر من مفاعیلن شکرب مفعول یزیا مفاعیلن خستگید مفاعیلن یسین تن مفاعیلن
 محوس دو خدا تو در دیتے ہیں ایک خالق خیر او سکویزدان کہتے ہیں دوسرا خالق شر او سکو
 آہر من کہتے ہیں کذا فی البران والنیات اور بعضے شعور میں بجا ہے آہر من دہر من ہے
 اسی فتنہ زمانہ من ہم و چون در ہمین قصیدہ رکن سوم مخنق کنند برین وزن شود مفعول مفاعیلن
 ہمار بار و وسط چار خانہ برین وزن خوش آید مثالش بدیت گفتی بکشم باری آن یا ہر منم
 آری کہ گزشتہ شوم باری در پای تو اولی تر است اور جو اس قصیدے میں یعنی اس وزن
 میں رکن تیسرا مشن کرین یعنی مفاعیلن مفاعیلن کو جو حشو میں ہے مفاعیلن مفعول کرین وزن
 ہو کہ مفعول مفاعیلن چار بار اور وسط چار خانہ اس وزن میں خوشنما ہے یعنی تین مصرع
 ایک وزن اور ایک قافیہ میں اور چوتھے مصرع میں قافیہ در مثال در کی شعر مذکور ہے
 مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن مفاعیلن

مفاعیلن درپای مفعول تا اولاً تر مفاعیلن ہم بحر و ض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یا محذوف
بیت صد سال یا صد سال می و بیامی چون متکلفان بر دو بام تو توان بودت و دوسرا وزن
عروض مقصور یعنی فحولان یا محذوف یعنی فحولن اور ضرب مقصور یعنی فحولن مثال او کی بیت
مطور ہے تظلیع یہ ۴۰ صد سال مفعول یا مفاعیلن یا مفاعیلن بیامی فحولن چون متکلفان کفار بد
مفاعیلن رب بیت مفاعیلن تو بود فحولان اس مثال میں عروض محذوف تھا مثال عروض مقصور
کی یہ ہے بیت دود از جگر مرفر مہ چنگ برآورد این نغمہ ندامت چچ آہنگ برآورد
ج عروض بہان و ضرب محذوف و بہان ست کہ وزن گذشتہ ست تیسرا وزن عروض
وہی یعنی مقصور فحولان یا محذوف فحولن اور ضرب محذوف یعنی فحولن مثال دونوں کی بیت
حرف از کسی آموز کہ گفتار نداند شاگرد کسے باش کہ بسیار نداند بیت دوسری و عشق کسی را
خبر از از کسے نیست آتش لبرم سوزد و دستار نداند اویرہ وہی وزن گذشتہ ہے
یعنی چون نزد مصنف در محذوف و مقصور باقتبار وزن فرقی نیست لہذا سوم را حوالہ دوم ساخته
تم کلامہ معلوم ہو کہ مصنف نے دونوں کو بیان کر کے گم کیا کہ حقیقت میں یہ دونوں وزن
ایک ہیں کسواسے کہ اجتماع قصر و حذف آخر شعرین اخیر وزن نہیں اور یہی مذہب جمہور ہے
نزد ایشان چہ معنی دارد ہم عروض ازل یا محبوب و ضرب ازل ہ عروض بہان و ضرب محبوب
مثالش بیت با این ہمہ در راہ تو گر خاک شویم نہ شایستہ نباشیم قدمہای تیرا دست چو تھان
عروض ازل یعنی فحول یا محبوب یعنی فعل اور ضرب ازل یعنی فحول اور یا پنچواں عروض وہی اور
ضرب محبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن ہے تظلیع اوس بیت کی یہ ہے یا ایہ مفعول مدد راہ
مفاعیلن گر خاک مفاعیلن شویم فحول شایستہ مفعول نباشیم مفاعیلن قدمہای مفاعیلن تیرا فعل او
جو حقیقت میں یہ دونوں وزن ایک ہیں اور یہی دو مصرع بتقدیم و تاخیر مثالیں دونوں
وزنوں کی ہو سکتی ہیں محقق نے اندراج بیت ثانی کی احتیاج بخانی ح تو کہ عروض بہان
و ضرب محبوب اختلاف ضرب ازل و محبوب بحقیقت دو وزن است لیکن چون محقق عسکرم
یک دو سکتی اور آخر باعث اختلاف وزن نیداند لہذا ہر دو را یکی کردہ تم کلامہ معلوم ہو کہ
بظاہر دو وزن ہیں اور حقیقت میں ایک اور صاحب حاشیہ نے برعکس بیان کیا اور کسی کے

نزدیک با جماع یک ساکن اور دو ساکن آخرین وزن مختلف نہیں ہوتا صاحب حاشیہ کا
یہ امر بار بار بہ نسبت محقق لکھنا بیجا ہے اور سبب اسکا نا آشنا می فن ہے م و عروض فاع
یا فع مفعول اند و ضرب فاع ز عروض ہچنان و ضرب فع و شرط کردہ اند کہ ماقبل عروض و ضرب
درین دو وزن سالم بود و این سہوہست چہ این دو وزن ہاں ہست کہ چہارم و پنجم الا انکہ متحرک
آخرین مسکن الا وسط ہست و عروض و ضرب مخفی شدہ مثالش این وزن شعر ہر سندا ز اتم کہ اگر دیر
آید و زین جان پر زرد و بر آید فریادہ و این چہار وزن بحقیقت یکی ہست بوزن تراز ہست کہ
آز را رباعی خوانند و پارسی دویتی گویندست چہنا وزن عروض فاع یعنی مخفی ازل یا فع لجز
مخفی محبوب کہما ہے اور ضرب فاع سا توان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب فع
اور عروضیون نے شرط کی ہے کہ ماقبل عروض اور ضرب کے ان دو وزن و وزنوں میں یعنی
چھٹے اور ساتویں میں رکن سالم آئے اور یہ سہوہ ہے اس واسطے کہ یہ دو وزن وزن ہی
ہیں جو چوتھا اور پانچواں ہے مگر یہ کہ متن متحرک آخرین مسکن الا وسط ہیں اور عروض
اور ضرب مخفی ہوئے ہیں اسطرح کہ لازم مفاعیل کافی فحول و فعل سے ملا ہے اور مفاعیل
فاع اور مفاعیلن فع ہوا ہے مثال و سکی شعر مذکور ہے تقطیع او سکی یہ ہے ترسند مفعول
از اتم کہ مفاعیل اگر دیر مفاعیلن یفع زری جان مفعول پر زرد و مفاعیل بر آید فر مفاعیلن یاد
فاع اور یہ چارون و در پنج چہارم پنجم ششم ہفتم حقیقت میں ایک ہیں اور یہ وزن ترازو کا ہے
کہ او سکور باعی کہتے ہیں اور فارسی میں دویتی کہتے ہیں ارکان چارون و وزنوں کے ہیں
وزن چہارم مفعول مفاعیل مفاعیل فحول وزن پنجم مفعول مفاعیل مفاعیل فعل وزن ششم
مفعول مفاعیل مفاعیلن فاع وزن ہفتم مفعول مفاعیل مفاعیلن فع پس چہارم اور پنجم اس واسطے
ایک ہیں کہ جمع ہونا ایک ساکن اور دو ساکن کا آخرین بغیر وزن نہیں ہے اور ششم
اور ہفتم مخفی او سکی ہیں پس چارون وزن ایک ٹھہرے اس جگہ بھی صاحب میزن کو
مخاطبہ ہوا اور یہ حاشیہ لکھنا صحیح قولہ و این سہوہست یعنی بحقیقت سالم نسبت زری کہ چون در
چہارم و پنجم در مفاعیل فحول یا مفاعیل فعل کہ در آخر مطرع واقع می شود سہ متحرک یعنی لام ثانیہ
و دو متحرک فحول یا فعل ہم آئند و تسکین و وسط کردہ حروف اول فحول یا فعل یا قبل منضم نمایند یعنی

مسکن مختق سازند مفاعیلین فل ع یا مفاعیلین فغ شود پس بحقیقت در پنجار کن سالم نیست و این ہر دو
 فرع چہارم و پنجم است مگر بار خدا یا چنان گویند کہ مراد از سالم در صورت است نہ بحقیقت و ہمین قدر
 تفسیر برای اختلاف کافی است تم کلامہ معلوم کہ طالب علمی اور پیر ہے اور شاعری اور عبارت تن
 میں کہ لفظ سہو بعد لفظ سالم کے واقع ہوا صاحب حاشیہ اپنے گمان میں یہ مطلب سمجھا کہ اس
 وزن کے رکن کو سالم جاننا سہو ہے حال انکہ مطلب کتاب کا یہ ہے کہ وزن ششم و ہفتم کو
 براسہ سمجھنا سہو ہے بلکہ یہ دونوں اوزان چہارم و پنجم ہیں اور لکھتا ہے کہ ہمیں قدر تفسیر اور
 اختلاف کافی است یہ کسی کے نزدیک مسلم نہیں اور رکن کے مختق ہونے سے ہرگز وزن
 نہیں بدلتا بلکہ کہتے ہیں کہ اس وزن میں یہ رکن مختق آگیا ہے ہم مسدسات ح عروض سالم
 یا مسبع و ضرب مسبع طہر دو سالم ربیگونیہ بیت تا کے بودای کو دک سنگین دل جو رہ تو
 برین عاشق بی سامان ت مسدسات آٹھواں وزن عروض سالم یعنی مفاعیلین یا مسبع
 یعنی مفاعیلان اور ضرب مسبع یعنی مفاعیلان نوآن وزن عروض اور ضرب دونوں سالم
 یعنی مفاعیلین شعر مثال کا جو مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے تا کیب مفعول و وی کو
 مفاعیل سنگیدل مفاعیلین حریت مفعول بری عاش مفاعیل قبی بیلمان مفاعیلان چونکہ
 تسبیح مفعول وزن نہیں ہے ایک بیت دونوں کی مثال میں کافی ہے
 ہم می عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور مثالش شعر دلدار سن آن ترک پریراد
 کس نیست بجز بی بہان یارہ یا عروض بہان و ضرب محذوف و مکش بہان است
 دسواں وزن عروض مقصور یعنی فحولان یا محذوف یعنی فحولن اور ضرب مقصور یعنی فحولان
 مثال او سکی مرقومہ متن ہے اور تقطیع او سکی یہ ہے دلدار مفعول منا ترک مفاعیل پریراد
 فحولان کس نیست مفعول مخفی مفاعیل چہا بار فحولان گیارہواں وزن عروض وہی یعنی فحولان
 یا فحولن اور ضرب محذوف یعنی فحولن اور حکم او سکا وہی ہے یعنی دہم اور یازدہم وزن واحد
 اور مثال اول کافی ہے ہم می عروض ازل یا محبوب و ضرب ازل تیج عروض چچنان و ضرب
 محبوب مثالش بیت باتو تو ان گفت سخن و نیز کہ توئی شاد چنان چہ است بار یون پلٹا
 عروض ازل یعنی محذوف مقصور فحول یا محبوب یعنی محذوف مرعین فحول اور ضرب ازل یعنی

فعل تیر ہوان وزن عروض وہی یعنی فعل یا فعل اور ضرب محبوب یعنی فعل مثال مرقومہ متن ہو
 قطع او سکی یہ ہے باتون مفعول تو اگت مفاعیل سخن فعل زیر کہ مفعول توئی شاہ مفاعیل
 بتا فعل یا بتان فعل چونکہ دونوں وزن ایک ہیں ایک مثال کافی ہے ہم یہ عروض قاع یافع
 و ضرب قاع یہ عروض ہچان و ضرب فع و ماقبل عروض و ضرب ہر دو سالم و این ہم سہو است
 و بحقیقت ضرب ہای گذشتہ است اما مسکن مثالش بیت دل سوختہ از زلفت مشک چخلمت
 زوہ از رویت نہ چہ چو دھوان وزن عروض یعنی ازل یافع یعنی محقق محبوب اور ضرب قاع
 پندر ہوان وزن عروض ہی یعنی قاع یافع اور ضرب فع مگر ماقبل عروض و ضرب کو ارکان سالم کی شرط
 کی چو یہ بھی سو ہو جیسا کہ شمن میں بیان ہوا اور حقیقت میں یہ ضرب گذشتہ ہیں یعنی وزن گذشتہ ہیں
 اسلئے سبب تحقیق کہ مثال اسکی بیت مرقومہ متن ہو قطع او سکی یہ ہر اول سخن مفعول از زلفت مفاعیل مشک چخلمت ز
 مفعول و از رویت مفاعیل نہ فع پس یہ چاروں وزن بھی حقیقت میں ایک ہیں جیسا کہ
 شمن میں بیان ہوا ہم مریعات یو ہر دو سالم ہر نیگو نہ شعر اکنون کہ چندین زارم چہ بر من کنی
 رحمت چہ و این مانند کیمصر شمن است کہ رکن سوم محقق آزدست مریعات سولہوان وزن
 مریع کا عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مفاعیل جیسا کہ شعر مرقومہ متن میں ہے قطع او سکی
 یہ ہے اکنون کہ مفعول چنی زارم مفاعیل بر من نہ مفعول کنی رحمت مفاعیل اور یہ مانند ایک
 مصرع شمن کے ہے یعنی مانند مریع اخرب شمن چہین رکن سوم محقق لاتے ہیں یعنی مفعول مفاعیل
 مفاعیل مفاعیل کو محقق کر کے مفعول مفاعیل مفعول مفاعیل کہتے ہیں ہم نیز ہر دو مقصود
 رکن ابتدا اخرب شاید ہر نیگو نہ بود بیت من بی تو چندین زارم چہ تو از دور ہمیں خند کوچ عرو
 سالم و ضرب محذوف ہر نیگو نہ بیت چندین چہ کنی تمبل چہ مارا چہ نسیری چہ و این ہر دو
 ہچان است کہ در اول گفتم شدت ستر ہوان وزن عروض اور ضرب دونوں مقصود یعنی فحولان
 اور اس وزن میں رکن ابتدا اخرب چاہیے اسواسلئے کہ جب دونوں مصرع کو شمن کرین کوئی
 وزن شمن نہیں ہو سکتا اور بدولت تحقیق کے شومین اخرب کیونکہ ہو بیت مثال کی مرقومہ
 متن ہے اور قطع یہ سب سے من بیت مفعول چنی زارم فحولان نامزد مفاعیل ہی خند فحولان
 اور اشار ہوان وزن عروض سالم یعنی مفاعیل اور ضرب محذوف یعنی فحولن بیت مثال کی

مرفوعہ متن ہے قطع او سکی یہ ہے چند سچ مفعول کنی ثبیل مفاعیلن ماراج مفعول فی فحولن ثبیل
 باضم اول و ثالث یعنی مکرو حیلہ انطالک و بران و لغات ترکی و سراج کدانی الغیاث اور یہ
 و دون و زن کو طرح ہین جسطح کہ اول بیان کیا یعنی مانند ایک صرع شمن کے ہم بیٹے ہر دو
 محذوف برنگونہ بیت امی یا رگرامی بہ آخر نو کجائی بہ و این و حکم یک صراع نیست و کوتاہ ترین
 و زنہای ہنج است و زن او نیسوان عروض اور ضرب و دون محذوف یعنی فحولن بیت
 مثال کی مرفوعہ متن ہے قطع یہ ہے امی یا مفعول گرامی فحولن آخر مفعول کجائی فحولن اور ہم
 ایک مصراع شمن کے حکم میں نہیں ہے اس واسطے کہ یہ کسی وزن پر اوزان شمنات مسطورہ
 نہیں ہے اور کوتاہ ترین اوزان ہنج سے ہے اس واسطے کہ فقط بیس حرف اور بارہ حرکتیں اس میں
 ہیں ہم کہ جائیکہ عروض بدید بود و ضرب ازل یعنی فحولن برنگونہ مشعر یکبارہ چنین جابل و نحو
 مباحش چکا عروض ہان و ضرب محبوب برنگونہ بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا کہ
 عروض ہچنان و ضرب فاع یا قبلاش سالم برنگونہ بیت مشتاب رفتن صناعتی باش چک
 عروض ہچنان و ضرب فع برنگونہ بیت دانیکہ دلم از سر تو کے گردہ و این ہمہ چار یک
 وزن است بر وزن یک صراع ترانہ پس بحقیقت اوزان مربعات چار است و آنچه ازین وزنا
 مانند یک مصراع شمن است متاخران استعمال کمتر کنند و قد ما بران شعر بیا رگتہ احدت
 بیسوان وزن وہ کہ عروض او سکا ظاہر نہو یعنی بیت معتقد ہوا اور کن عروض کہہ داخل مصراع
 اول اور کہہ شامل صرع ثانی ہوا و ضرب ازل یعنی فحولن اس طرح بیت یکبارہ چنین جابل
 و نحو توارہ مباحش لام جابل کا صرع ثانی میں شامل ہے قطع او سکی یہ ہے یکبار مفعول
 چنی جاہ مفاعیل بنو خا رفاعیل مباحش فحولن کیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب
 محبوب یعنی فعل اس طرح بیت دانی کہ دل از تو نشود سیر مرا نہو نشود کا شامل صراع اول
 یہ ہے دانیکہ مفعول و لزتون مفاعیل شود سیر فاعیل مرا فعل یا نیسوان فعل عروض وہی
 یعنی ناپدید اور ضرب فاع مخفی ازل اور قبل او کے کن سالم اس طرح بیت مشتاب رفتن
 صناعتی باش صراع کا شامل صرع اول ہے قطع یہ ہے مشتاب مفعول بر مفعول
 مفاعیل مفاعیلن مباحش فاع نیسوان وزن عروض وہی یعنی ناپدید اور ضرب

محبوب اس طرح بیعت دانی کہ دلم از سر نو کے گرد وہ راوسہ متعلق مصرع ثانی ہے معنی یہ کہ
تو جانتا ہے کہ دل میرا تیرے خیال سے کب بچھڑتا ہے یعنی ترک عشق ممکن نہیں تقطیع یہ
دائیکہ مفعول دلم از سر مفاعیل ز تو کو اگر مفاعیلن و دفع اس جگہ صاحب حاشیہ نے شعر غلط پڑھا
اور تقطیع غلط کی اور خیال معقد کا بھی نہ کیا اور نسبت مسامحہ کی طرف محقق علیہ الرحمہ کے لکھی ح
دائیکہ مفعول لم یسیر مفاعیل ز تو کی اگر مفاعیلن و دفع لیکن مخفی نما نہ کہ درین تمثیل مسامحہ ست زیرا کہ
عروض درین شعر نا بد نیست جزوی از کلمہ کہ بعضش در مصرع ثانی معتبر باشد تا خود نیست تمام کلام
اور یہ چارون یعنی وزن بستم و بست و یکم و بست و دوم و بست و سوم وزن واحد ہے ایک مصرع
ترانہ کے وزن پر پس حقیقت میں اوزان مربعات چارہین کسو اسلے کہ دوم اور چارہم ایک وزن
اور یہ چارون بھی ایک پس چار وزن مربعات کے تمام و کمال ٹھہرے اور جو وزن کہ اوزان
مربعات میں مانند ایک مصرع نمون کے ہے یعنی مفعول مفاعیلن مفعول مفاعیلن متاخر و ن نے
اس وزن مربع کو کتر مستعمل کیا ہے اور قدما نے اس وزن میں شعر بہت کہے ہیں ہم و نشان
ہر مصرعے راقافیہ آوردہ اند و آنرا بیتے می شمرده مانند جز مشطوبہ یا بیتہای معقدہ از اشعار تازیان
کہ آنرا منتصفی معین نباشد و بدین سبب ترانہ را قدما چہا بیت می گرفته اند و آنرا چہا بیت می خوانند
اند و تہائی رباعی و ہر چہا راقافیہ آوردن لازم می شمرده اند اما بنزدیک متاخران چون حربیہ
این اوزان مستعمل نیست این اوزان متروک است و ہر بیتے را ازین ابیات مصرعے می شمرند
و رباعی را دو بیت میخوانند و مصرع سوم را خصی خوانند و قافیہ شرط نمی نهند و اورت را
ہر مصرع مربع میں قافیہ لائے ہیں اور اسکو ایک بیت شمار کیا ہے مانند جز مشطوبہ کے یعنی
ربخ چہا رکنی کی فارسی میں کہ ایک بیت مربع کو کسی بجائے ایک مصرع نمون کے ہوتی ہے
اور ایک بیت نمون میں چار قافیہ لائے ہیں یا مانند ابیات معقدہ تازی کے کہ اوس میں تنصیف
معین نہیں ہوتی جو یعنی معقدہ کہ اوس میں عروض کچھ شامل مصرع اول اور کچھ داخل مصرع ثانی ہوتا
اسکی ایک بیت کو مصرع کہ لیتے ہیں اور دو بیتوں کا ایک شعر ہوتا ہے پس اسی سبب
قدما نے چہا بیت قیاس کیا ہے اور اسکو چہا بیت می کہا ہے یعنی اوس میں مصرع
ایک بیت ہے اور تازی میں اسکو رباعی کہتے ہیں اور چارون مصرعون میں قافیہ لانا واجب

جانتے ہیں اما نزدیک متاخرین کے جو مرجعات اس وزن اخرب کے مستعمل نہیں ہیں یہ نوٹ
 بھی متروک ہیں اور ہر بیت کو ان ابیات مربع سے ایک مصرع شمار کرتے ہیں اور رباعی کو ذوقی
 کہتے ہیں اور تیسرے مصرع کو خصی کہتے ہیں اور اس میں قافیہ شرط نہیں جانتے ہیں اور
 حضی مفت میں حضیہ کردہ کو کہتے ہیں مناسبت ظاہر ہے ہم ویدانکہ رکن دوم از شمنات
 کہ چار خانہ بود و از مسدسات و مرجعاتی کہ دونیمہ نشود و ابود کہ مقبوض استعنان کنند و باشد کہ
 خوشتر آید و در غیر ترانہ چون مقبوض آورند در ہمہ قصیدہ ہچمان بودت اور معلوم ہو کہ رکن
 دوم شمنات میں جبوقت چار خانہ نون یعنی مسط نون کو اسطے کہ مسط میں ارکان برابر
 اور ہوزن لازم ہیں اور مسدسات اور مرجعات میں جبوقت دونیمہ نون یعنی مسجع نون کو اسطے
 کہ مسجع میں ارکان برابر اور ہوزن لازم ہیں تو رو اس ہے کہ وہ رکن دوم مقبوض استعمال کریں
 یعنی مفاعیلن لائین اور یہ یعنی رکن دوم کا مقبوض لائین بھی ہوتا ہے اور سوا ترانے کے
 جب رکن دوم مقبوض لائین چاہیے کہ تمام قصیدے میں برابر لائین اختلاف نکویں اور رباعی
 حال محقق خود بیان کرتے ہیں ہم اما ترانہ خلط مقبوض و مکفوف بیکد گرد و بود میان یا
 و نون معاقبہ بود و در ہمہ مواضع تشکیں او اسطے رو بود و خلطش با تحریک ہم رو بود و برین سبب
 رکن دوم ترانہ مقبوض مخفق و غیر مخفق و مکفوف مخفق و غیر مخفق شاید و رکن سوم مکفوف مخفق و غیر مخفق
 شاید و رکن تقدیر کہ رکن دوم مکفوف باشد اما بران تقدیر کہ رکن دوم مقبوض باشد تحقیق صورت
 نہ پند و رکن چارم ازل مخفق و غیر مخفق و محبوب مخفق و غیر مخفق شاید پس از ان دو لاج ایشین
 با چار و جہ رکن چارم بیت و چار و جہ حاصل آید کہ آنرا اوزان ترانہ خوانند است لیکن ترانے
 میں خلط مقبوض یعنی مفاعیلن اور مکفوف یعنی مفاعیل کا بیکد گرد و اس ہے اور در میان یا اور
 نون کے مفاعیلن میں معاقبہ ہے یعنی دو نون ساکن دو نون سببوں کے ساتھ ہی اگر نہیں
 سکتے اور جملہ مواضع میں تشکیں او اسطے رو اسے یعنی جہان میں متحرک واقع ہوں وان حرف
 او اسطے کو ساکن کر سکتے ہیں اور خلط تشکیں کا ساتھ تحریک کے بھی رو اسے یعنی ایک جگہ
 ساکن ہو اور ایک جگہ متحرک اس میں کچھ قیامت نہیں اور اسی قیامت سے رکن دوم و چارم
 مقبوض مخفق یعنی مفاعیلن اور غیر مخفق یعنی مفاعیلن اور مکفوف مخفق یعنی مفاعیلن اور مکفوف

خاصیت ہے و آن نسبت کہ دروی از وزرہ سبب خفیف مصرامی افتد برنگونه شعرای دلبر
دل شد خوش جان ہم شد زو خوشتر و این وزن اول شش است کہ رکن آخر سالم است و اگر
یک یک سبب از وی افگنی ورنی دیگر شود ہم از اوزان این بحر تا انگاه کہ پنج سبب بماند
و مصرامی بود از مریع این بحر برنگونه شعرای دلبر دل شد و ہم سبب تشکین متحرکات است
پس شش وزن حاصل آید برین ترتیب کہ فضل ہر کی بر دیگری بیک سبب خفیف باشد
ت اوراوس بحر کی ایک خاصیت ہے کہ اس میں بارہ سبب خفیف سے ایک مصرع
آتا ہے جیسا کہ مرقومہ متن ہے وزن او سکا یہ ہے مفعول مفعول مفعول مفعول اور یہ وہی
وزن اول اعراب شش ہے کہ رکن آخر او سکا سالم ہے یعنی مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول
مثال یہ تھی مصرع امی دلبر جادو دوش وای فتنہ اسہر من بدیس جب ارکان محقق ہو گویا وزن
مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول چار بار ہو جائے گی پس اگر ایک ایک سبب ان سببوں سے
گراے تو ایک وزن او پیدا ہوتا جائے اس بحر کے اوزان سے ہی اور تشکین متحرکات سے
بھی بیان تک کہ پانچ سبب رہ جائیں وہ ایک مصرع ہو مریع اس بحر کا جیسا کہ مصرع مذکور ہو
متن ہے اور وزن او سکا مفعول مفعول پس آٹھ وزن حاصل ہوتے ہیں اس ترتیب سے
کہ فضیلت ایک کی دوسرے پر ساتھ ایک سبب خفیف کے ہے مثلاً اعراب شش یہ وزن ہے
مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول جب ایک سبب کم ہو یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول
مصرع او سکا سے صد سال بامید سلامی وپامی و اور جب دو سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول
مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے با این ہمہ در راہ تو گر خاک شوم و اور جب تین سبب
کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے تا کی بود ای کو دک شگین دل
اور جب چار سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے کس غیت جگر
خوار تر از من و اور جب پانچ سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے
باتو شو ان گفت سخن و اور جب چھ سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے
اکنون کہ چنین قرارم و اور جب سات سبب کم ہوں یہ وزن ہو مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے
یا گر امی و اور علی ہذا القیاس انسان محقق کہ مساوی وزن مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول مفعول او سکا سے

امی دلبر دل شد کہ مرکب پانچ سبب سے ہے یعنی مفعولن فعلن ہم مجز و این بحر ہم در ہر دو لغت مستعمل است و اصلش تازیان را در دائرہ مستفعلن شش بار بود و در بنا وافی و مجز و مشطور و منہوک بکار دارند و اور ایک عروض و در ضرب باشد و بر پنج وزن آید و وافی و یکی مجز و مشطور و یکی منہوک و بیتھالیش نیست یہ سچ بھی دونوں لغت یعنی عربی اور فارسی میں مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرہ تازی میں مستفعلن چہ بار ہے اور استعمال میں اوسکو وافی اور مجز و اور مشطور اور منہوک لاتے ہیں اور اوسکا ایک عروض یعنی سالم اور در ضربین یعنی سالم اور مقطوع مفعولن لاتے ہیں اور پانچ وزن پر آتی ہے دو وافی یعنی مسدس اور ایک مجز و یعنی مربع اور ایک مشطور یعنی تین رکن دونوں مصرعون میں اور ایک منہوک یعنی دو رکن دونوں مصرعون میں اور بتین اوسکی یہ ہیں ہم اشعر دار سلیمی اؤ سلیمی جبارۃ قفر ترئی آیاتہا مثل الزبرجۃ عروض و ضرب ہر دو سالم است پہلا شعر عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی مستفعلن جیسا کہ مرقومہ متن میں معنی اوسکے یہ ہیں کہ یہ گھر معشوقہ سلمی کا جسوقت سلمیٰ ہمسایہ اوسکی تنہی خالی دیکھتا ہے تو نشان اوسکے مثل کتاب کے کہ دال پر نویندہ ہے لفظ یہ ہے دارن سل مستفعلن ماؤ سل مستفعلن ما جارتن مستفعلن قفر ترا مستفعلن آیاتہا مستفعلن مثل الزبرجۃ مستفعلن ہم ب شعر القلب منها مستخرج سالم القلب مٹی جا جہد مجہودۃ عروض سالم و ضرب مقطوع است و این ہر دو وافی است دوسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اوسکا سالم اور ضرب مقطوع ہے یعنی مفعولن معنی یہ ہیں دل اوس معشوقہ کا خرم اور سالم ہے اور دل میر القلب ملا میڈا لایا ہے مستخرج بالضم طلب راحت کنندہ منتخب سے جہد بالفتح والضم توانائی و کوشش و رنج منتخب سے لفظ القلب رنج مستفعلن ہا مستری مستفعلن جن سالم مستفعلن القلب رنج مستفعلن فی جابدن مستفعلن مجہود و مفعولن یہ دونوں وزن وافی ہیں ہم ج شعر قد ارج قلبی منزلۃ من ثم غیر و مقفۃ و این مجز و است عروض و ضرب سالم است تیسرا شعر کہ مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب و این میں دونوں سالم ہیں یعنی مستفعلن معنی یہ ہیں جوش میں لایا دل میر اگر کہ مادر سے علی علیہ علیہ ہے قد باج قل مستفعلن فی منزل مستفعلن من اہم مستفعلن رن مقف

مستفعلن اور یہ مجزوء ہے ہم شعر **ما ج ا ح ز ا نا** و **ش ج ا ق د ش ج ا** و این مسطور است
 و عروضش ضربش باشد و صدرش ابتدایش است چوتھا شعر مرقومہ متن ہے اور یہ مسطور
 یعنی تین رکن دونوں مصرعون بین بین اور عروض اوسکا ضرب اوسکی ہے اور صدر اوسکا
 ابتدا اوسکی یعنی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا میں مستفعلن واقع ہوا ہے اور چونکہ دونوں
 مصرع اسکے بجائے ایک مصرع مسدس الاصل کے ہیں عروض اور ضرب ایک ہے اور صدر
 اور ابتدا بھی ایک معنی شعر کے یہ ہیں کون چیز ہیجان میں لائی خرنو نکو اور رخ کو یا جاتے
 کہ اوسنے محزون کیا شجوبالفتح حاجت اور اندوہ اور اندوہ گین کرنا منتخب سے لقطیع یہ ہے
ما ج ا ح مستفعلن رانن و شج مستفعلن و ن تد شج مستفعلن ہم شعر **یا لیتنی فیہا جدم**
 و این منہو کہ ست مانند مشطور و حشو ہمار و ست پانچوان شعر مرقومہ متن ہے اور یہ منہو کہ
 یعنی نصف مجزوء مریع مانند مشطور کے یعنی اس میں بھی عروض اور ضرب اور صدر اور ابتدا ایک
 فرق اٹا ہے کہ حشو نہیں رکھتی **بہ** بخلاف مشطور کے معنی یہ ہیں کاشکے ہوتا میں اوس
 زمانے میں جو ان بہ قول و رقبہ بن نوفل ابن عم حضرت خدیجہ کا ہے کہ اوسنے جب حال
 جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا سنا کہ کاش ہوتا میں جو ان اور اعانت تھاری کرتا
 لقطیع یہ ہے یا لیتنی مستفعلن فیہا جدم مستفعلن جنع البقیۃ جو ان لڑو تازہ منتخب ہم و عبد الصمد
 بن سعد بن جری گفہ است و ہریتی ازان رکنی بر نیگوہ شعر **قالت جمل اذا تخبل**
نہ اذا جمل جمل اذا تخبل اہدی البصن **ہ** و حکم این حکم شعری است کہ بزیادت ازار کان مستفعلن
 گفہ اندہ تکلف است اور عبد الصمد بن سعد نے ایک رجز کہی ہے کہ ہر بیت اوس میں
 ایک رکن کی ہے اور وہ مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں کہ کہا مسماہ جمل نے یہ کیا خجالت ہے
 کہ اس عروے محفل کی اور یہ کیا پایا زکو لقطیع **قالت جمل مستفعلن نا و نجل مستفعلن** باز
 مستفعلن جمل جمل مستفعلن اہدی البصن مستفعلن پس حکم ان شعر و حکم ان شعر و لگا ہے کہ زیادہ
 اسکان مستفعلن سے کہے ہیں تکلف خلاف قاعدہ منضبطہ رجز البقیۃ ایک نوع ہے شعریہ
 سے خلیل کتاب ہے کہ رجز داخل شعر نہیں ہے بلکہ نصف بیت یا ثلث بیت ہے کہ اسکا
 المنتخب ہم و مطابق زماں در ہمہ کہنا نہیں و علی بن جمل ہوا اور در ضرب قسط عین مشر و انور

درکن آخر مشطور مقطوع و مخبون مقطوع بسیار آمده است و تحلیل آنرا در عدد نیا و رودت اور
 بطریق زحاف کے سب رکنوں میں جنہیں معنی مفاعلن اور طلی یعنی مشتطن اور خیل یعنی فطنن رودت
 اور ضرب مقطوع میں یعنی جب ضرب مفعولن ہو جنہیں سے زیادہ، و انہیں سے یعنی ضرب بجای
 مفعولن فعلن بھی جائز ہے اور رکن آخر مشطور یعنی تین رکن کی میت میں مقطوع یعنی مفعولن اور
 مخبون مقطوع یعنی فعلن بہت آیا ہے اور تحلیل نے اسکو شمار نہیں کیا ہے اسواسے کہ تحلیل
 قائل مشطور مثلث کا نہیں ہے اور شعر نزدیک اس کے وہ ہے کہ دو مصرع اور عروض اور ضرب
 رکھتا ہو یہ بات مثلث پر صادق نہیں ہے ان ثنائی پر البتہ صادق ہے لہذا تحلیل قائل اسکا
 ہوا ہے کذا فی المفتاح ہم و ابابارسی اصل این بحر و دائرہ مستفعلن ہشت بار و دائرہ باشد
 و سہ نوع بود سالم و مخبون و مطوی و از ہر یک وافی و مجز و مشطور و منہوک یعنی ثمن و سدس
 و مربع و ثنائی آورده اند و ہر مشطور عرب کہ مثلث باشد ہم گفتہ اند و مخبون را کثر اکت بار کنند
 و سالم و مطوی را چار عروض و دہ ضرب آورده اند و برسی و فعلن نہادہ و با مخبون ہم جملہ پنج
 عروض و دوازہ ضرب باشد و ہر چہ چار وزن باشد و اما فارسی میں اصل اس
 بحر کے دائرے میں مستفعلن آٹھ بار ہے اور تین طرح پر ہے سالم اور مخبون اور مطوی
 اور ہر ایک کو انہیں سے وافی اور مجز و مشطور اور منہوک یعنی ثمن اور سدس اور مربع
 اور ثنائی لائے ہیں اور وجہ تفسیر کی یہ ہے تا مجز و مشطور اور منہوک عرب کا گمان نہ
 اور مشطور عرب کہ مثلث ہے یعنی تین رکنوں کی میت ہے اس وزن میں بھی شعر کے
 ہیں اور مخبون کو کہ قسم دوم ہے کثر استعمال کرتے ہیں اور سالم اور مطوی کے چار عروض
 اور دس ضرب ہیں لائے ہیں اور تیس وزنوں پر مقرر کیا ہے اور مخبون سے ملا کر پانچ عروض
 اور بارہ ضرب ہیں اور جو الیس وزنوں پر آتی ہے ہم رجز سالم عروضیان گفتہ اند این
 نوع را دو عروض و پنج ضرب است و ہر پانزدہ وزن آمدہ چار ثمن و چہار سدس و پنج مربع و یک
 مثلث و یکے ثنائی باین تفصیل ثمنات است جسے سالم عروضیوں نے کہا ہے کہ اس نوع
 دو عروض ہیں یعنی سالم مستفعلن یا فعلن مستفعلن اور مقطوع مفعولن یا اعرج مفعولان اور
 پانچ ضرب ہیں یعنی سالم اور فعلن اور اعرج اور مقطوع اور مفعول مستفعلن تین اور نیزہ وزن

آتی ہے چار شمن اور چار مسدس اور پانچ مربع اور ایک مثلث اور ایک ششمن اگر چہ قیاس
چاہتا ہے کہ پچاس ہوں اس واسطے کہ جب دو کو پانچ میں ضرب دیکھے دس ہوں اور
جب دس کو پانچ بار لیجیے پچاس ہوں تفصیل اوں پندرہ کی یہ ہے شمنات ہم اعرام
سالم یا نزال اور ضرب نزال ب عروض ہچنان و ضرب سالم و ہر دو بحقیقت یک وزن است
و حکم نزال درین وزن ہماں است کہ حکم مسبع و ہر سبز شمن چہ این وزن در درازی و تمام می
آن است و مثال این وزن چنین باشد بیت اسی دولت تو سودا و نخی ششم تو بار ازیان
سودت ہمیشہ با بہا لیکن زیانت را یگانہ و وسط چار خانہ برین وزن خوش آید
یہا وزن عروض سالم یعنی مستفعلن یا نزال یعنی مستفعلن اور ضرب نزال یعنی مستفعلن و سوا
عروض وہی یعنی سالم یا نزال اور ضرب سالم اور دونوں وزن حقیقت میں ایک ہیں اس لیے
کہ زیادت حرف ساکن سے عروض اور ضرب میں وزن مختلف نہیں ہوتا اور حکم نزال کا
وزن میں وہی ہے جو حکم مسبع کا تھا ہر سبز شمن میں اس واسطے کہ یہ وزن درازی اور می
میں برابر اور سکے ہے اگر نزال لائین گئے بیت دائرے سے نکل جائے گی مگر ایسا نہ ہو
بہت کیا ہے اور محقق اسکو جو عیب لکھتے ہیں بجا لکھتے ہیں اور مثال اس وزن کی یہ ہے
جو مرقومہ متن ہے اور با بہا بیت مذکور میں یعنی قیمتی قطیع بیت مذکور اس طرح اسی دو شمن
توسو و مستفعلن و می ششم تو مستفعلن مار ازیاں مستفعلن سودت ہی مستفعلن شا با بہا مستفعلن
لیکن زیاستفعلن نت را یگانہ مستفعلن اس مثال میں اگر الف و نون کو بجا و ایک حرف کے
لیجیے مثال سالم کی ہے والا مثال نزال کی اور چونکہ دونوں وزن واحد میں ایک مثال کا ہے
بلکہ نزال چاہیے کہ بیت دائرے سے نکل جائے ہے لہذا محقق نے مثال بھی اسکی نہ لکھی
اور وسط چار خانہ اس وزن میں خوشنا ہے مثال مسط کی بیت خسرو غریب است و گدا
در شہر شامہ باشد کہ از جہر خدا سونی غریبان بگری ہم ج عروض سالم اور ضرب اعرح
بر نیگو نہ بیت اگر شوم از بوی خوش بی آنکہ کس گوید مرا گر بگذرد و نخواہ من پیش درم
تسکیر ان دست قیصر اوزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرح یعنی مفتولان تسکیر
لام مستفعلن عیسو بیت مرقومہ متن میں معنی بیت کے یہ ہیں کہ سنے اطلاع آگاہ ہو جاو نہیں

بوسے خوش سے اگر عشق میرا میرے دروازے کی طرنت سے گزرے وقت صبح یا شام
 تقطیع یہ ہے کہ بنوم مستفعلن از بوجی خوش مستفعلن نے آنکہ کس مستفعلن گوید مر استفعلن گر بگذرد
 مستفعلن دلخواہ من مستفعلن پیشی درم مستفعلن شبگیران مفعولان معلوم ہو کہ یہ مفعولان بجای
 مستفعلن مسکن اللام ہے اور شبگیر یعنی شب و یعنی سحر گاہ و آخر شب اور سفر کرنا اور راہی ہونا
 رات کو قبل صبح اور بعد آدھی رات کے بران اور منطلحات اور شہیدی اور بہار عجم سکونانی الغیا
 ش شبگیران الف و لون صفت ست و آن حال واقع گشتہ از دلخواہ و حینش شنیدہ راہ و در صاحب
 میزان معنی شبگیران کہ صبح گاہ نوشتہ محض غلط باشد تم کلامہ ہر گاہ شبگیران یعنی سحر گاہ
 لغت میں آیا ہے جیسا کہ مذکور ہو اکیونکہ محض ٹھہراہم و عروض مقلوع یا اعرح و ضرب چچنان
 برنگونہ بیت تا کی کئی ماہستم بر عاشق بیچارہ روزی بود کن جویر تو کرد و شمس آورہ
 و متاخران برین دو وزن شعر کم گویندست چوتھا وزن عروض مقلوع یعنی مفعولن یا اعرح و
 مفعولان اور ضرب اوسیطر ح یعنی مقلوع یا اعرح جیسا کہ بیت مثال مرقومہ متن ہو لفظ مانا
 معنی امی ماہ اور ماہ سے مراد عشق ہے تقطیع یہ ہے تا کی کئی مستفعلن ماہستم مستفعلن بر
 عاشقی مستفعلن بیچارہ مفعولن روزی بود مستفعلن از جویر تو مستفعلن کرد و شمس آورہ
 و مفعولن اور متاخران نے اس وزن سوم اور چہارم میں شعر کتر کہے ہیں م مسئلہ
 عروض سالم یا نڈال و ضرب نڈال مثالش بیت تا کی مراد گوی کہ از من باش دورہ گرد و شمس
 از تو چون بشم صبورہ و عروض ہمان و ضرب سالم و حقیقت ہمان است پانچون وزن
 عروض سالم یعنی مستفعلن یا نڈال یعنی مستفعلن اور ضرب نڈال یعنی مستفعلن شعر مثال کا
 مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے تا کی مر استفعلن گوی کہ اب مستفعلن من باش و مستفعلن
 گرد و مستفعلن شمس از تو مستفعلن بشم صبورہ مستفعلن وزن چٹا عروض وہی یعنی سالم
 یا نڈال اور ضرب سالم اور یہ حقیقت میں وہی ہے اس واسطے کہ افزونی ایک ساکن کی
 بغیر وزن نہیں ہے لہذا مثال بھی اسکی ملاجدہ نہ گئی ہم عروض سالم و ضرب اعرح و
 سالم و ضرب مقلوع و ہر دو کی است مثالش بیت ہرگز نہ درم با تو جانان من بدی
 پس جو کہ از کی نیم بنم و در است مثال وزن عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب اعرح

یعنی مفعولان وزن اثنوان عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مفعولین یعنی مفعولین اور یزید و لون
 وزن ایک ہیں کہ افزودنی حرف ساکن سے وزن نہیں بدلتا مثال متن میں مرقوم ہے اور لفظ
 چون مثال میں یعنی چار ہی تقطیع اسکی یہ ہے ہرگز نہ مستفعلن یا بتجا مستفعلن یا متن بدلی
 پس چونکہ از مستفعلن نیکی نیم مستفعلن پر خردار مفعولان اور چونکہ و لون وزن ایک ہیں ایک
 مثال کافی ہے ہم مریعات ط عروض سالم یا نڈال و ضرب مریعاتش رود کی گوید شاعر
 ای دل تیر آتش پر یازیر جنگال عقابی پت مریعات نوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن
 یا نڈال یعنی مستفعلن اور ضرب مریعاتش یعنی مستفعلن مثال میں رود کی کا شعر مرقوم متن ہے معنی
 شعر کے یہ ہیں کہ ای دل آتش تیر عشق میں پرواز کر تا ہے تو یا چنگل عقاب میں ہے کہ وہ تجھ کو
 اوڑائے لیے جاتا ہے تقطیع یہ ہے ای دل تیر مستفعلن ز آتش پر یزید مستفعلن یا یزید مستفعلن
 کمالی عقابی مستفعلن اس جگہ صاحب حاشیہ کہتا ہے لیکن معنی ٹانڈا کہ مریعات از نبرع
 مستفعلن در عربی و فارسی در سابق مذکور نیست تم کلامہ معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے بیان فرمایا
 میں پہلے ہی لکھا ہے کہ در آخر متفعلن افتد و خاص بود و وزن مجز و اور فروع متفعلن میں ہی
 متفعلن علامت اور مستفعلن اور متفعلن اور متفعلن کو لکھا ہے کہ این جملہ خاص بود
 بکمال پس جب ترخیل اہل عرب کے نزدیک کمال میں مخصوص ہوا فروع مستفعلن میں مریعات بطور عربی
 کیونکہ کہتے مگر نارسائی میں کہ تقلید اہل عرب مستفعلن ہیں خلاف قیاس ترخیل لائے ہیں اسکا شعر
 محقق نے لکھا یا مراد یہ کہ یہ امر تقلیدی ہے نہ اصلی چنانچہ آئندہ اسی بحر میں کہتے ہیں کہ سوانہ
 وانی اچھ گفتم انداز بہت تتبع عرب گفتم اندامی عروض ہیچنان است و ضرب نڈال یا عروض
 ہیچنان و ضرب سالم و ہر دو یک حکم دار و خالشش شعر ای دلبر آزادہ خود تاکا عتاب و خبا تو
 ست و سوان و وزن عروض وہی یعنی سالم یا نڈال اور ضرب نڈال یعنی مستفعلن گیار ہوان وزن
 عروض وہی یعنی سالم یا نڈال اور ضرب سالم یعنی مستفعلن اوزان دو لڑکا ایک حکم ہی یعنی وزن
 واحد میں لہذا ایک شعر مثال کا بھی لکھا تقطیع اسکی یہ ہے ای دلبر ہی مستفعلن از آتش مستفعلن
 تاکا عتاب مستفعلن بو خبا تو مستفعلن ہم یہ عروض سالم یا عروض و ضرب ای دلبر مستفعلن
 ناخودہ بادہ چشم تو گوئی چہ ترا شد مخورہ ت بار ہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعلن

یا عربی یعنی مفعولان اور ضرب اعرح یعنی مفعولان شعر مثال کا مرقومہ متن ہے تقطیع
یہ ہے ناخروہ ہا تفعیل و اچشم تو مستفعل کوئی چیز استفعل شد مخمور مفعولان ہم تاج
عروض سالم یا مقلوع و ضرب مقلوع برنگو نہ بیت گریار دیگر داری پند زان آید شوری
ست تیر ہوان وزن عروض سالم یعنی مستفعل یا مقلوع یعنی مفعولن و ضرب مقلوع
یعنی مفعولن شعر مثال کا جیسا کہ متن میں لکھا ہے تقطیع او سکی یہ ہے گریار دوی مستفعل
گر داری مفعولن ز ا ایدم مستفعل و شوری مفعولن ہم مثلث ید بدیع یعنی برین وزن قصیدہ
گفتہ است کہ اولش این ست بیت نوشد جهان زین نو بہار و سال نو بدیع و عربی شہرہ
و کسے دیگر برین وزن لگفتہ است ت مثلث چو دہوان وزن بدیع یعنی فراس وزن
قصیدہ لکھا ہے جیسا کہ شعر اول او سکا شین میں لکھا ہے اور عرب سے شہرہ کیا ہے
اور کسی دور نے اس وزن مثلث میں نہیں لکھا ہے تقطیع نوشد جہا مستفعلن ز می نو بہار
مستفعلن برو سال نو مستفعلن ہم ثنی یہ بیت بدیع بتی برکیما ت ثنی یعنی مصرع ایک
رکن کا اور بیت دو رکن کی پند ہوان وزن بیت او سکی جیسا کہ متن میں لکھی ہو مثنی
بیت کے یہ ہیں کہ معشوق بد خو اور مغرور ہے اپنی کیمیا دانی پر یار او کیمیا ہے خوشخ
تدیر صائب ہو تقطیع یہ ہے بد خو تے مستفعلن برکیما مستفعلن ہم مستفعلن بدیک
متاخران ازین جملہ وزن اول پیش نیست و باقی از جہت تنج شعر عرب لگفتہ اند ہمدس سالم
یا مریج از دیگران بہتر باشد اور مستفعل نزو یک متاخران کو ان سب وزنوں سے اول
بہت ہے یعنی ثمن وانی اور باقی جو کچھ لکھا ہے جہت تنج عرب کو لکھا ہے اور ہمدس سالم و یا مریج
اور وزنوں سے بہتر ہے ہم دہم بدیع یعنی لگفتہ است قصیدہ مجاہبات عبد الصمد بن المعذل بہتر
از یک رکن کہ اولش اینست بیت شو بر گذر اندر نگر یار سفر یار و حضر ویدی پسر ز خو بہتر
ست اور بدیع یعنی نے ایک قصیدہ لکھا ہے جواب عبد الصمد بن المعذل میں کہ ہر بیت او سکی
ایک رکن کی ہے اور آغاز قصیدہ یہ ہے جیسا کہ متن میں لکھا ہے تقطیع شو بر گذر مستفعلن
و قس علی ہذا ہم رجز مختولن ہمہ لکان مخبون بود و عنیان باز لای بر تزی از سالم تزی از مخبون
بیانند اگر آئندہ ضرب منفل باشد و اعرح و مقلوع بے نہیں آئندہ وہم لکھے ہو و از ہمہ بہتر ثمن

یامسدس باشد ہر ارکان مجنون یلیت دو دیدہ دارم از سر شک مخوف گشتہ الیہم
 و لیک زاتش دلم باندہ شک ہر دو لب ہ و باقی برین قیاس است رجز مجنون اس میں
 سب ارکان مجنون ہوتے ہیں اور عرضی بمقابلہ ہر بیت کے اوزان سالم سے ایک بیت
 مجنون لانے ہیں مگر وہ وزن کہ ضرب و سکی مرغل یعنی مستغلاتن اور اعرج یعنی مفعولان اور
 مقطوع یعنی مفعولن ہر دو کو بی خبن لاتے ہیں اور یہ سب تکلف سے خالی نہیں اور سب
 اوزان سے بہتر شریں یامسدس ہے مثال ہر ارکان مجنون کی جیسے حقیقی علیہ الرحمہ نے
 لکھی ہے تقطیع او سکی یہ ہے دو دیدہ و مفاعلن رفرسش مفاعلن کفر فاش مفاعلن تبا
 صنم مفاعلن و لیک زامفاعلن تشی دلم مفاعلن بندش مفاعلن کہر و لب مفاعلن اور باقی
 اسی قیاس پر ظاہر عبارت سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ پندرہ وزن جو رجز سالم کے لکھے
 ہیں اوغری ہی وزن رجز مجنون کے بھی آتے ہیں مگر جہاں ضرب مرغل اور اعرج اور مقطوع
 پڑتی ہے او سکو بے خبن استعمال کرتے ہیں باقی ارکان مجنون مگر شرح میں یہ عبارت
 لکھی ہے مشابہ دانست کہ مرغل و اعرج و مقطوع کہ در مجنون نیاید پس دوازوہ ماند دو
 مثلث و شنی ہم در نیاید پس باقی ماندہ زن برای مجنون چار از مثنیات و دو از مستدسات
 و چار از مریجات تم کلامہ فتا مل ہم رجز مطوی ہر ارکان مطوی بود و عروضیان بازامی
 ہر بیت از سالم بیتی ہر ارکان مطوی گویند و مرغل را ہم مثالی بیاورند و این وزن از مجنون
 خوشتر بود مثالش از مثنیہ بیت ما تا سفری شد بیت من جان ردلم شد سفری چ روز شب
 از فرقت او پیشہ من نو کہ کری است رجز مطوی اس میں سب ارکان مطوی یعنی مفتعلن
 ہوتے ہیں اور عرضی آتا ہے ہر بیت کے ابیات سالم سے ایک بیت مطوی لاتے ہیں
 کہ اوسمیں سب رکن مطوی ہوتے ہیں اور مرغل کی مثال لاتے ہیں اور یہ وزن مجنون
 خوشتر ہے مثال شمس کی عیسیٰ من میں لکھی ہے سفری یعنی مسافر تقطیع یہ ہے تا سفری
 مفتعلن شد بیت من مفتعلن نباندلم مفتعلن شد سفری مفتعلن روز شب مفتعلن فرقت او مفتعلن
 پیشہ من مفتعلن نو حکرم مفتعلن ہم مثالش از سدس یلیت ای صنم از عشق تو بیمار شد ہم
 تو کنی ہیچ بیمار نظری است مثال سدس کی جیسا کہ متن میں لکھی ہے تقطیع او سکی عید و اعیان

مفتعلن عشق تہی مفتعلن مار شدہ مفتعلن تو کنی مفتعلن ہیج کجا مفتعلن رسم نظری مفتعلن ہم شکیز
 اوسط ہمہ جار و دارند و انگاہ میان ضرب اعرح و ضرب مطوی نڈال مسکن و میان ضرب مطلق
 و ضرب مطوی مسکن فرق نمازد و در عدد و ضرب خط لازم آید و اینجا ہم ابیات از سبب متوالی
 بر خیزد و مانہ بران ترتیب کہ در ہزج ت اور تسکین اوسط سبب جگاہ جائز رکھتے ہیں یعنی تین
 متحرک متوالی مفتعلن میں اوسط کو ساکن کر کے بروزن مفعولن کہتے ہیں پس اوسط یعنی
 وقت تسکین اوسط سے متحرک متوالی مفتعلن کو در میان ضرب اعرح یعنی مفعولان اور ضرب مطوی
 نڈال مسکن یعنی مفعولان اور در میان ضرب مطلق یعنی مفعولن اور ضرب مطوی مسکن یعنی مفعولن کے
 فرق نہیں ہتا اور عدد و ضرب میں خط لازم آتا ہے یعنی کچھ امتیاز بیکدیکر نہیں رہتا اس جہت سے
 مطوی کو ساتھ مطلق اور اعرح کے نہیں لاتے اور یہاں بھی تین سبب متوالی سے
 پیدا ہوتے ہیں یعنی جب مفتعلن سبب جگاہ مسکن ہو کر مفعولن مفعولن ہو اتمام بیت میں اسباب
 جمع ہو گئے لیکن نہ اس ترتیب سے کہ ہزج میں یعنی ہزج میں ایک ایک سبب کم کر سکتے
 آٹھ اوزان ہوئے سٹھے اوسی وزن سے یہاں وہ صورت نہیں ہے م و متاخران بر شمن
 این بحر شعر گفتہ اند و باشد کہ در میان ارکان مثنوی مجنون افتد و عیبی زیادت نباشد اما تناسبات
 باید داشت مثلث از شعر سنائی بلیت دست کسی بر زربش باخ ہویت تو چہ تارک نجیت
 اور مسیح و بن بر کنی چون رکن سیم صراع اول مجنون اور وہ نظیرش از مصرع دوم ہم نجیت
 مناسب مجنون آوردہ و در باقی قصیدہ ہیج رکن مجنون نیست و بخین بسیار نشاید کہ استعمال کنند
 ت اور متاخران نے اس جہ سے کہ شمن بن شعر کے ہیں اور کہی در میان ارکان کسی بیت کے
 رکن مجنون آجائا ہے اور یہ عیب البتہ سبب ٹرڈن میں فرق نہیں لیکن مناسب کو نگاہ رکھنا چاہیے
 یعنی قوع اوسکا اگر ہو تو دونوں مصرعون میں ہوشال اوسکی شعر سنائی شاعر کا ہر سنائی بفتح
 آت شخص کا کہ حکمت اور شاعری میں ترتیب علی رکھتا تھا اور سنائی رشتہ کنڈانی لغات
 الکشف التلیح شعر کی یہ ہے دست کسی مفتعلن بر زربش مفتعلن شاخ ہو مفاعیلن و بیت تو
 ہر گنج مفتعلن بیت اور مفتعلن پنج و بن مفاعیلن بر کنی مفتعلن چو نکہ شاعر رکن سوم مصرع اور کا
 مجنون لایا مثل اوسکے رکن سوم مصرع دوم کا بھی بخت مناسب کے مجنون لایا اور باقی قصیدہ

میں کوئی رکن مجنون نہیں ہے اور ایسا بہت استعمال نکرنا سچا یہی ہوتی ہے نہ شدید و اوویا
بمعنی حقیقت و ماہیت کذافی الشعر و ہوتی بضم اول و کسر داو و تشدید تحتانی مفتوحہ و بعدہ
خوقانی مرتبہ و وحدت و ذات باری تعالیٰ و لا ہوت کشف سے کذافی الخیات بخت باحق
یا دنامی مصدری نجب سے کہ بالفتح بمعنی سخی و کریم ہے کذافی القاموس معنی بہت کے یہ ہیں
کہ ہاتھ کسی کا تیری شاخ حقیقت و ماہیت پر نہیں ہوتا ہے اس خوف سے کہ مبادا رگ
نجات اوسکی سیخ و بن سے اوکھاڑ کر پھیک دے توہم و بعضے از متاخران مجنون مطوی
با یکدیگر تالیف کنند و بیتے از مفاعلن و مفتعلن چار بار یا بالعکس بجاوازند و خوش باشد مثال
اول شعر ز نیکو ان لطف و کرم منرا تر از جو ستم مدارانین بیش بغم دل مرا بہر خواہ و اگر جان
درین ترتیب بگرد و غدر خواہند چنانکہ خاقانی گوید در قصیدہ کہ بہ ترتیب دوم گفتہ است بیت کیسہ
ہنوز فریب است با تو ازین قوی دلم چارہ چہ خاقانی اگر کیسہ رسد بلا غری بہرچہ موضع لقب مفتعلن
دو بارہ شدہ بجز قاعدہ نشد تا تو بہانہ آوری است اور بعضے متاخرین نے مجنون اور مطوی کو
با یکدیگر تالیف دی ہے اور ایک بیت مفاعلن مفتعلن سے چار بار یا بالعکس یعنی مفتعلن مفاعلن
چار بار کہی ہے اور وزن خوب ہے مثال اول کی جیسا کہ متن میں لکھی ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
ز نیکو مفاعلن لطف و کرم مفتعلن منرا تر از مفاعلن جو ستم مفتعلن مدارزی مفاعلن بیش بغم
مفتعلن دلی مرا مفاعلن ماہ رخا مفتعلن اور اگر کسی جگہ پر یہ ترتیب جاتی رہتی ہے غرض پیش کو
ہیں جیسا کہ خاقانی کہتا ہے اوس قصیدہ میں کہ بہ ترتیب دوم کہا ہے یعنی بروزن مفتعلن
مفاعلن چار بار و وزن شعر خاقانی کے جو متن میں لکھے ہیں تقطیع اوسکی یہ ہے کیسہ مفتعلن
ز فرہنس مفاعلن با تازی مفتعلن قوی دلم مفاعلن چار چا مفتعلن فانیکو مفتعلن کیسہ مفتعلن
بلاغری مفاعلن گرج ہو مفتعلن معنی مقب مفاعلن مفتعلن مفتعلن و بار شد مفاعلن بجز قبا
مفتعلن عدہ نشد مفاعلن تا بہتا مفتعلن نا آوری مفاعلن معنی یہ ہیں کہ اگرچہ لفظ خاقانی کی جگہ
رکن مفتعلن دو بارہ آگیا مگر یہ بات قاعدے سے خارج نہیں ہے اور کیسی کا فریب ہونا یعنی
الہیز ہونا اوسکار سے اور لاغری ہونا یعنی خالی ہونا اوسکار سے اور معلوم ہو کہ اگر لفظ خاقانی
سجای مفتعلن سکون آتا اس سے بہتر ہوتا ہم رمل و این بحر ہم تازی و ہم لغاری مستعمل ہوا

بتمازی در دائرہ فاعلاتن شش بار باشد در نیا وافی و مجز و بکار دارند و اوراد و عروض و چهار
ضرب بود و بر شش تن آگاہیہ وافی و سہ مجز و بیتہایش نیست سہ مجز بھی تازی اور فارسی
میں مستعمل ہے اور اصل اوسکی تازی کے دائرے میں فاعلاتن چہ بار ہے اور استعمال میں
وافی اور مجز و لائے ہیں اور اوسکے دو عروض ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسرے محذوف یعنی فاعلن
اور چار ضربیں ہیں ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مسبغ یعنی فاعلیان نیسہ ہی مقصور یعنی
فاعلان چوتھی محذوف یعنی فاعلن اور چہ وزنوں پر آتی ہے مین وافی اور تین مجز و اور تین
اوسکی یہ ہیں ہم اشعر ابلغ النعمان یعنی مانگا کہ آتہ قد طال حبیبی و انتظار ہی بد عروض
محذوف و ضرب سالم است سہ اشعر جو متن میں ہے عروض اوسکا محذوف یعنی فاعلن
اور ضرب سالم یعنی فاعلاتن ہے معنی یہ ہیں کہ پہنچا تو نعمان کو میری طرف سے خبر اس بات کی
جیسا کہ پہنچا ناخبر کا چاہیے کہ تحقیق طول ہوا جلس میرا اور انتظار میرا تقطیع یہ سے ابلغن
بلغ فاعلاتن مان غنی فاعلاتن ماکن فاعلن انتہو قد فاعلاتن طال حبیبی فاعلاتن انتظار فاعلاتن
اور مانگا بروزن مفعول مصدر یعنی ابلاغ ہے ہم و اگر عروض سالم کنند خلیل آنرا متمم خواندہ اما
مستعمل نیست اور اگر عروض سالم لائین خلیل فی اوسکا نام متمم رکھا ہے لیکن مستعمل نہیں ہے
ہم ب شعر مثل سخن ابرو یعنی بعدک القطر مغناہ و تا ذیبت الشمال بد عروض محذوف و
ضرب مقصور است دوسرے اشعر جو قومہ متن ہے عروض محذوف یعنی فاعلن اور ضرب
مقصور یعنی فاعلان ہے برو بالغم جاہر مخطط منتخب سے اور منحنی بالفتح منزل اور مقام اور
جای حیث منتخب سے تا ذیبت ذکو جلتا منتخب سے معنی یہ ہیں مثل چادر کہ نہ کے نابود کیا
بعد تیری باران مکان کا اور درین باد شمال ذوالام القطر کا شامل مصرع اول ہر تقطیع یہی مثل فاعلاتن
برو عفا فاعلاتن بعدک فاعلن قطر مغناہ فاعلاتن ہو و تا ذیبت الشمال فاعلاتن مصرع شعر قائل
الحنسہ مانگا جیسا کہ شاب راسی بعد صد او انتہت بد ہر دو محذوف است و این ہر سہ وافی است
ست تیسرے وزن شعر جیسا کہ متن میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں محذوف ہیں یعنی فاعلن
ختسا و نام نہن معنی ہیں کہ کما ختسا کے جو وقت سے گئی مین اوسکے یہاں سپید ہو کر سر
بعد اس جا نے کے اور سپیدی سیاہی پر غالب ہوئی تقطیع یہ ہے فاعلاتن فاعلاتن ساو

فاعلاتن جیتھا فاعلن شائبہ راسی فاعلاتن بعد از فاعلاتن و شائبہ فاعلن یہ تینوں وزن
 جو میان یک دانی میں ہم و شعر یا خلیلی از بنا و استخراج کرنا بحسبان عروض سالم و ضرب مسنج است
 ت چوتھا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض او سکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسنج ہے
 یعنی فاعلیان خلیل یعنی رفیق ربیع لفظ تین مقیم ہونا کسی جگہ منتخب سے عسغان بالضم نام ایک
 موضع کا کہ دونوں مکہ منظر سے ہے اور بعض نسخوں میں بجائے رسما لجا بھی ہے بمعنی
 مسکن اور سین و استخراج کا متعلق مصرع اول ہے معنی یہ ہیں امی و رفیقو میری ٹھہرو اور خبر لو
 آثار مسکن معشوقہ کے کہ موضع عسغان میں ہے قطع یہ ہے یا خلیلی فاعلاتن پر لجاؤں
 فاعلاتن تخرار من عسغان فاعلیان ہم و شعر منقذات و از رسات یہ مثل آیات
 الزبور ہر دو سالم است ت پانچواں شعر جو متن میں لکھا ہے عروض اور ضرب دونوں سالم
 ہیں یعنی فاعلاتن اور صرف رافظ زبور میں ہا شباع کسرہ ہے معنی یہ ہیں کہ مکاننا سے
 خالی کہنہ مثل نقوش کتابت ہیں کہ دلالت کرتے ہیں کتاب پر یعنی ساکنوں پر قطع یہ ہے
 منقراتن فاعلاتن و اوساتن فاعلاتن مثل اریا فاعلاتن تر زبور ہی فاعلاتن ہم و شعر طاکما
 قوت بہ افعینان من ہذا الثمن عروض سالم و ضرب محذوف است و این ہر سہ مجزوست
 ت چھٹا شعر جو متن میں لکھا ہے عروض او سکا سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلاتن
 عین اور ی عینان میں متعلق مصرع اول ہے معنی یہ ہیں مدت ہوئی کہ خشک ہوئیں واسطی
 و دون آنکھیں میری اس محشوقہ سے کہ نام او سکا شہ ہے اور بعض نسخوں میں بجائے طاکما
 مالا ہے اس صورت میں معنی یہ ہوئے کہ کیا ہے شہ کہ بسبب او سکے آنکھیں میری خشک ہوئے
 قطع یہ ہے طاکما و فاعلاتن رت بعلی فاعلاتن نان من با فاعلاتن و ت ش فاعلن یہ تینوں
 وزن مجزوکے ہیں ہم و امان حافش در ارکان خبن و کف و شکل روا بود مگر اپنے در ضرب افتد
 و میافین و الف کہ بقاسے رکن دوم و سوم محیط باشد معاقبہ باشد و ارکان باین سبب صدر یا
 یا طفرین یا برمی شوند چنانکہ گفتہ آمدہ است و امان حاف او سکی ارکان میں خبن یعنی خلا
 او کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فاعلات روا ہے مگر وہ رکن کہ ضرب میں پڑے اوس میں
 کف اور شکل روا نہیں ہے اور در میان الف اور لون کے جو فاسے رکن دوم سے فاسے

رکن سوم تک محیط ہیں محاقبہ ہے مثلاً فاعلاتن فاعلاتن پس نون فاعلاتن اول اور ثانی
 اول فاعلاتن ثالث نے احاطہ کیا ہے فاعل رکن دوم سے فاعل رکن سوم تک اور درمیان
 ان کے دو جگہ محاقبہ واقع ہوا ہے یعنی دو سببوں کے سکون آخر یا سلامت رہیں گے یا ایک انہیں
 گر گیا دو نون مٹا گئے اور ارکان محاقبہ کے سبب سے صدر یا عجز یا طغین یا بری ہو کر جیسا کہ
 قبل ازین کہا گیا تھا فاعلاتن فاعلاتن میں اگر فاعلاتن ہو گا رکن صدر کہلائے گا اور اگر
 فاعلاتن فعلاتن ہو گا رکن عجز کہلائے گا اور اگر فاعلاتن فعلاتن ہو گا رکن طغین
 ہو گا اور اگر رکن سب سلامت رہیں گے بری کہلائیں گے ہم و آباء فارسی این بحر دو نوع آید
 سالم و مجنون و بعضے عروضیان ہر یک را بحرے دیگر شعرند و ہر یکے وافی و مجز و مشطور و منہوک
 یعنی مثنی و مسدس و مریج و ثنی آورده اند و جملہ را ہشت عروض و چارودہ ضرب آورده اند و گفته اند
 برسی و چار و وزن است لیکن فارسی میں یہ بحر دو نوع پراتی ہے سالم اور مجنون اور
 بعضے عروضی ان دونوں کو دو بحر میں جدا گانہ شمار کرتے ہیں اور ہر ایک کو وافی اور مجز و مشطور
 اور منہوک یعنی مثنی و مسدس اور مریج اور ثنی لائے ہیں اور ان سب کی آٹھ عروض اور چودہ
 ضربیں لائے ہیں اور کہا ہے کہ چون تیس وزنوں پر ہے ہم رمل سالم عروضیان این نوع را
 پنج عروض و نہ ضرب آورده اند و گفته اند ہفدہ وزن است ہفت مثنی و پنج مسدس و چار مریج
 و یکے ثنی رمل سالم عروضی اس قسم کے پانچ عروض لائے ہیں ایک سالم یعنی فاعلاتن
 دوسرا محذوف یعنی فاعلن یا مقصور یعنی فاعلان تیسرا محذوف اعرج مجنون یعنی فاعل یا محذوف
 مقطوع مجنون یعنی فعل چوتھا محذوف مطبوس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فاع یا سچو ان شعث
 یعنی مفعولن اور نو ضربیں لائے ہیں ایک سالم یعنی فاعلاتن دوسری مقصور یعنی فاعلان تیسری
 محذوف یعنی فاعلن چوتھی محذوف اعرج مجنون یعنی فاعل یا سچوین محذوف مقطوع مجنون یعنی
 فعل چھٹی محذوف مطبوس یعنی فاع ساتوین محذوف اخذ یعنی فاع آٹھوین یعنی فاعلیں ان
 نوین مشعث یعنی مفعولن اور کہا ہے کہ سترہ وزن ہیں سات مثنی اور پانچ مسدس اور چار مریج
 اور ایک ثنی ہم مثنیات عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شعر چند کریم چند نالم چند باشم
 جفت اندہ ہدفست کوئی ماہ ردئی مر مر ازین غم رہائی ست مثنیات پہلا وزن عروض اور

ضرب دونوں سالم ہیں یعنی فاعلاتن مثال اوسکی شعر جو محقق علیہ الرحمہ نے لکھا ہے تقطیع یہ ہے
چند کریم فاعلاتن چند نالم فاعلاتن چند باشم فاعلاتن جفت اندہ فاعلاتن نیست گوی فاعلاتن
ماہ روی فاعلاتن مر مر ای فاعلاتن غم رانی فاعلاتن ماہ روی ای ماہ روی من و بجا سے
ماہ روی ماہ رویان بھی بعضے نسخوں میں ہے اور جفت اندہ یعنی صاحب اندوہ ہم پ عروضا
مقصود یا محذوف و ضرب مقصود مثالش ملیت مر مر ازجان و دل چیزی گرامی تر بنودہ دل بزم
روز و صلت جان و ہم روز فراق و دوسر روزن عروض مقصود یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
فاعلان اور ضرب مقصود یعنی فاعلان مثال اوسکی شعر جو متن میں لکھا ہے تقطیع یہ ہے مر مر از
فاعلاتن جان بچی فاعلاتن زمی گرامی فاعلاتن تر بنودہ فاعلان دل بدادوم فاعلاتن روز و صلت
فاعلاتن جادوم و فاعلاتن زلفی فاعلان ہم ج عروض ہاں ضرب محذوف است و بحقیقت ہاں
وزن است تیسر وزن عروض وہی یعنی مقصود فاعلان یا محذوف فاعلان اور ضرب محذوف
فاعلان ہے اور حقیقت میں وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا ایک وزن ہے مگر مثال عروض
مقصود اور ضرب محذوف کی یہ ہے ملیت فی مر آرام در شہر و نہ در وادی قرار ہے ہجوسن در
عشق مجنون و گرسید انشدہ مثال دونوں محذوف کی ملیت برامید نقش ویت دست
نقاش ازل و نقش بابرست لیکن چون نوکتہ یافتہ ہم عروض محذوف اعرج مجنون یا محذوف
مقطوع مجنون و ضرب محذوف اعرج مجنون برینگو نہ ملیت تاکلی از ہجران نگار چند باشم بدو
سنگ آہن نیم ستم من چند باشم صبور است چو تھا وزن عروض محذوف اعرج مجنون یعنی فاعول
یا محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون یعنی فاعول بیت مثال کی مرقومہ
متن ہے معنی یہ کہ کب تک ہو نہیں اور صبر کروں میں کہ مثل سنگ و آہن کے سخت نہیں ہوں
تقطیع یہ ہے تاکلی سچ فاعلاتن را نگار فاعلاتن چند باشم فاعلاتن بدو فاعول سنگ آہن فاعلاتن
نیم ستم من فاعلاتن چند باشم فاعلاتن صبور فاعول ہم عروض ہاں و ضرب محذوف مقطوع مجنون
برینگو نہ ملیت با تو خوبی کرد خواہم گر تو خوبی کنی و تو توشتی کرد خواہی با توشتی کنی
پانچواں وزن عروض وہی یعنی فاعول یا فعل اور ضرب محذوف مقطوع مجنون یعنی فعل شریف مثال کا
جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے یا تنجلی فاعلاتن کہو خاہم فاعلاتن کہت تنجلی فاعلان

کئی فعل در تنزشتی فاعلاتن کرد خاہی فاعلاتن بآرشتی فاعلاتن کنم فعل کرر خواہم یعنی خواہم کرد
 اور کرد خواہی یعنی خواہی کرد ہم و عروض محذوف مطموس یا محذوف احد و ضرب محذوف مطموس
 مثالش مشعر کا رخیش از چاکر خود از چہ داری زارہ کار خویش از راز داری از سخن چین دار
 ت چٹا وزن عروض محذوف مطموس یعنی فاع یا محذوف احد یعنی فاع اور ضرب محذوف
 مطموس یعنی فاع مثال او سکی جیسا کہ متن میں ہے راز داشتن محاورہ ہے بمعنی کتمان اور عدم
 افشاء اور راز داری بمعنی تخی و داشتن معنی میت کے یہ ہیں کہ کام اپنا اپنے چاکر سے کیوں چھپانا
 اگر چہ تو سخن چین سے چہا تقطیع یہ ہے کا رخیش فاعلاتن چاکر سجد فاعلاتن از جداری
 فاعلاتن راز فاع کا رخیش فاعلاتن راز داری فاعلاتن از سخن جی فاعلاتن دار فاع ہم تر
 عروض ہمان و ضرب محذوف احد مثالش مشعر مرد وانا راز دانا یار باید خوب ہو اگر تو دانا
 ترا ہم یار واما بہ و این چہار وزن اخیر نزدیک متاخران مجبور است سائون وزن
 عروض وہی یعنی فاع یا فاع اور ضرب محذوف احد یعنی فاع مثال او سکی جیسا کہ متن میں ہے
 تقطیع او سکی یہ ہے مرد وانا فاعلاتن راز دانا فاعلاتن یار باید فاعلاتن خوب فاع گرت دانا
 فاعلاتن بی ترا ہم فاعلاتن یار دانا فاعلاتن بہ فاع اور یہ چار وزن اخیر یعنی چہارم پنجم
 ششم ہفتم متاخران کے نزدیک مجبور ہیں متروک ہیں ہم مسدسات ح عروض سالم
 و ضرب مسنغ مثالش مشعر ای نگار اگر تو نیکو تر نہ بینم ہ عاجزان بر صورت صورت نکار است
 مسدسات اشخوان وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسنغ یعنی فاعلیان مثال جیسا کہ
 متن میں ہے تقطیع او سکی یہ ہے ای نگار فاعلاتن گرت نیکو فاعلاتن تر نہ بینم فاعلاتن
 عاجز بر ندر فاعلاتن صورت صورت فاعلاتن رت نگار فاعلاتن فاعلیان اور است
 نگار یا بمعنی تکلم جیسے ملاذا اور محاذ بمعنی ملازمین اور محاذ من غیاث سے یا الف تسمیہ و استعمال
 تنمیک کے جیسے طالبا اور صایا اور نعیر اور جلا لا یہ بھی غیاث سے ہم ط عروض و ضرب
 ہر دو سالم وہاں است کہ وزن اول است زان وزن عروض اور ضرب و دونوں سالم یعنی فاعلاتن
 اور یہ وزن وہی ہے یعنی وزن اول کسواسطے کہ زیادت یک حرف ساکن بغیر وزن نہیں ہے ہم
 می عروض سالم یا شعث و ضرب شعث مثالش مشعر چڑ باشد نیک خواہت بخت اندہ

چند باشد و سدرت بازاری چه در زوئیت چنین باشد مثالش متعرج چند باشد ہم
 بنیان بیچارہ گشتہ شادی زمین دل من آورہ ست دسوان وزن عروض سالم یعنی
 فاعلان یا مشعت یعنی مفعولن اور ضرب مشعت یعنی مفعولن مثال اوسکی جیسا کہ متن میں ہے
 تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشد فاعلان نیک خواہست فاعلان جفت اندہ فاعلان چند باشد
 فاعلان و سدرت فاعلان بازاری مفعولن اور بازاری یعنی ذلیل اور خواہے اور عروض
 اور ضرب مشعت کی بھی مثال متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چند باشد فاعلان ہم بنیسا
 فاعلان بیچارہ مفعولن گشت شادی فاعلان نری دلی من فاعلان اور آورہ مفعولن یعنی
 شادی میرے دل سے دور ہوئی ہم یا عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یا عروض
 ہمان و ضرب محذوف و ہر دو یکے ست شکر صابری تا کے کنم در عشق تو چہ راز پنهانی کنون
 پیدا کنم ست وزن گیارہوان عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور
 یعنی فاعلان وزن بارہوان عروض ہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
 اور دونوں وزن ایک ہیں مثال جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے صابری تا
 فاعلان کے کنم در فاعلان عشق تو فاعلن راز پنهانی فاعلان کے کنونی فاعلان و اکنم
 فاعلن اور بعضے نحو میں بجا سے در عشق تو با در عشق ہے اس صورت میں عروض
 مقصور ہوگا ہم و اگر عروض و ضرب فاعلن و فاع و رفع کنند از مدید تقطیع تو ان کرد و از مدید
 مستعمل نزدیک متاخران چارم و پنجم ست اور اگر عروض اور ضرب فاعلن محذوف
 اعرج اور فعل مجنون محذوف مطلق اور فاعل محذوف ملبوس اور رفع محذوف اخذ کریں
 مدید سے تقطیع ان وزنوں کی ہوگی اور ان سب وزنوں سے مستعمل نزدیک متاخران کے
 چارم و پنجم ہے معلوم کیا جاہیے فاعلان فاعلان فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
 اور فاعلان فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
 فاعلن فاعلان فاعلن فاعلان فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن فاعلن
 فاعلن ہے پس یہ چاروں وزن سیکے ہیں ح نیست مراد صنف علامہ اما مخفی نماند کہ
 فاعلان اگرچہ از عروض فاعلان ست لیکن مدید واقع نمی شود تم کلامہ کیوں نہیں آتا کہ

محقق علیہ الرحمہ بجز مدیدین کہتے ہیں کہ در مجزوع عرض محذوف یا مجزون محذوف و ضرب مجنون
محذوف یا اہتر بکار دہشتہ اند پس فعلن اور فعلان ایک ہے اور الف اور نون آخر میں سجا
یک حرف ہے اور یاوت یک ساکن بھی مخیر وزن نہیں ہے اور خود محشی لکھتا ہے کہ فعلان
از فروغ فاعلاتن است اور بجز مدیدین خود حاشیہ لکھا ہے کہ بعضے غبن در فاعلان مقصور
جائز نمیدارند مگر صواب جواز آنست اور تسکین اوسط سب جگہ جائز ہے اور رسالہ عبدالواسع
میں فعلان مقطوع مسیح بجز مدیدین لکھا ہے قائل ہم مریجات بیج عروض سالم و ضرب مسیح
یدہر و دو سالم دہر و یک وزن است مثالش یطیت خبر و یا دلر یا یاہ چونکہ باجہا کر ناسازی است
وزن تیرہ و ان عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب مسیح یعنی فاعلیان اور وزن چودہ و ان عروض
اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعلاتن بہ دو نون ایک وزن ہیں شعر مثال کا مرقومہ متن میں ہے
اور اوس میں لفظ چاکرا اشارہ طرف اپنے ہے تقطیع یہ ہے کہ خبر و یا فاعلاتن دلر یا فاعلا
جو کہ باجہا فاعلاتن کر ناسازی فاعلاتن ح زیر لفظ ہر دو سالم مثالش یطیت چشم اندازم کہ گاہ
انگنی سویم نگاہ ہے چہ تم کلامہ معلوم ہو کہ شعر مرقومہ متن میں بھی عروض اور ضرب دونوں سالم
ہیں معلوم نہیں کہ وہ نون شعرون میں کیا فرق سمجھے اور احتیاج اس مثال کی گہنہ کی کیا تھی
ہم یہ عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور یا عروض همان و ضرب محذوف و ہر دو یک وزن
مثالش شہر ہر کہ بد خواند ترا بہ از بدی بہت او بری است وزن پندہر و ان عروض مقصور
یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان وزن سولہ و ان عروض ہی
یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور یہ دو نون ایک وزن ہیں شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے معنی شعر کے یہ ہیں کہ اے معشوق تیرے خمیر بین ظلم و ستم ہے پس
اگر کوئی تجھ کو ظالم خواہ قاتل کے حق بجانب اوسکے ہے اور سچ کہتا ہے تقطیع اوسکی ہے
ہر کہ بد نما فاعلاتن نہ ترا فاعلن از بدی ہس فاعلاتن تو بری فاعلن اس جگہ صاحب میزان
حاشیہ لکھا ہے ح تقطیعش ہر کہ بد نما فاعلاتن نہ ترا فاعلاتن مری ہی ہس فاعلاتن تو
فاعلن لیکن حقیقی نماند کہ این مثال عروض سالم و ضرب محذوف است نہ مثال عروض مقصور یا محذوف
و ضرب محذوف چنانکہ مصنف گمان کر دگر عروضش خواہد ترا بر وزن فاعلن محذوف است

و کلمہ زور شد بصریغ ثمانی خرمست کہ در وزن اعتبار ندارد گوئیم خرم در فارسی مرد و حرفت نیامده
 معجزه مصنف علام و فصل ششم می آرد و در هیچ موضع مثالش نیامد و ہم کلامه حق یہ ہے
 کہ اس جگہ واد طالب علمی کی دسی سے قائل ہم و این اوزان ہمہ شمن اند و حال ایشان بچنان
 کہ در ہزج گنچہ شد و اگر رکن آخر فعل یا فعل یا فاع یا فع کنند مضارع متوان گفت و معقد شود
 اور یہ اوزان مریج کے نیمہ شمن ہیں اور حال انکا وہی ہے جو ہزج میں کہا گیا کہ اس ہزج
 اوزان مریج کے نصف شمن کہے تھے اور اگر رکن آخر فعل یا فعل یا فاع یا فاع لائین اوسکو
 مضارع نکما چاہیے یعنی اوسکو و مصرع علاحدہ ہم تافنیہ نکما چاہیے اس واسطے کہ رکن دوم شمن کا
 ایسا واقع نہیں ہوتا اور یہ نصف شمن ہے پس وہ معقد ہو جائے گا یعنی کہیں گے کہ عذر
 اوسکا نا پذیر ہے ہم ثنی نیز مثالش شعر آفتابی مشکبوی و بحقیقت این اوزان ہمہ دست
 و متداول از ہجلمہ وزن است ثنی وزن ستر ہوان کہ مثال اوسکی مرقومہ متن ہے
 تقطیع یہ ہے آفتابی فاعلاتن مشکبوی فاعلاتن اور ان دونوں میں یا می خطاب ہے
 اور حقیقت میں یہ سب اوزان و ثنی ہیں یعنی سترہ میں سات وزن ملے ہوئے ہیں علاحدہ
 نہیں وہ تیسرا اور پانچواں اور ساتواں اور نوواں اور بارہواں اور چودہواں اور سولہواں اور
 سترہ اول اول میں تین وزن ہیں ایک شمن میں دوم اور سوم کہ ایک وزن ہے دوسرا سب
 میں گیارہواں اور بارہواں کہ ایک ہے تیسرا مریج میں پندرہواں اور سولہواں کہ ایک ہے
 ہم رمل محبتوں ہمہ ارکان او مجنون آید جز رکن اول کہ سالم شاید و این دلیل است بر ان کہ
 ارکان سداسی ارکان اصلی نیست و دائرہ و فروع سباعی اند و غرضیان گفتہ اند کہ این ہجرا
 و جج عروض و وہ ضرب بست و بر ہفتہ وزن آمدہ است ہشت شمن و شش سدس و دو مریج
 و یکے ثنی یا بن تفصیل رمل مجنون ست رکن اوسکے مجنون آتے ہیں سو امی رکن اول
 کہ سالم بھی آتا ہے اور یہ دلیل ہے اس بات پر کہ ارکان شش حرفی ارکان اصلی نہیں ہیں نیز
 فاعلاتن رکن اصلی نہیں ہے دائرے میں بلکہ سداسی فروع سباعی ہیں یعنی فاعلاتن فرع فاعلاتن
 سباعی ہے کہ سوا سٹے کہ جب اکثر ارکان سداسی پاؤ گئے اور ایک سباعی یعنی فاعلاتن
 اور سباعی سے بزحاف خبن سداسی بنتی ہیں پس معلوم ہوا کہ اصل سداسی دائرے میں سباعی

اور عروضیوں کے کہا ہے کہ اس بحر مجنون کو پانچ عروض ہیں ایک مجنون یا مشعش یعنی
 فعلاتن یا مفعولن دوسرے مجنون مقصور یا مجنون محذوف یعنی فعلاتن یا فعلین تیسرا محذوف مقلو
 مجنون یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعل یا فاعل چوتھا محذوف مملوس یا محذوف اخذ یعنی فاع
 یا فع یا پنچواں مجنون سبع یا معری یعنی فعلیاتن یا فعلاتن آدھ دس ضربیں ہیں ایک مجنون
 یعنی فعلاتن دوسری مشعش یعنی مفعولن تیسری مجنون مقصور یعنی فعلاتن چوتھی مجنون محذوف
 فعلین پنچویں مجنون محذوف سکین یعنی فعلین چھٹی محذوف مقلوع مجنون یعنی فعل ساتویں محذوف
 اعرج مجنون یعنی فاعل آٹھویں محذوف مملوس یعنی فاعل نوین محذوف اخذ یعنی فع دسویں
 مجنون سبع فعلیاتن اور سترہ وزنوں پر آئی ہے آٹھ مثنیٰ اور چھ مسدس اور دو مزلح اور
 ایک ثنائی اس تفصیلی سے ہم مثنیات عروض و ضرب ہر دو مجنون مثالش شعر حکیم چو
 کتم باتو نیداد چہ سودم و بجز ان حیلہ نہ اچھ کہ عشقت بگریزم ت مثنیات پہلا وزن عشرین
 اور ضرب دونوں مجنون یعنی فعلاتن مثال ادسکی جو متن میں ہے قتلح یہ ہو چکنم بہ فعلاتن حکیم
 با فعلاتن نیداد فعلاتن و چسودم فعلاتن بجز ان حیلہ نہ اچھ کہ عشقت فعلاتن کمر عشقت فعلاتن بگریزم
 فعلاتن اور مثال صدر سالم کی یہ ہے سعدی کہتا ہے شعر گفہ بودم چو بیانی غم دل با بگویم
 چہ بگویم کہ غم از دل برد و چون تو بیانی ہے اور بعضے اس وزن کو شانزدہ گنی کہتے ہیں جیسا کہ
 خواجہ حسرت اللہ بخاری نے کہا ہے شعر رنگ رخسار و دگر گوش و خط و قد و حن و عارض و
 خال لبست امی سر و پر و روی سمنبر و شفق و کوکب و شام و سحر و طوبی و دگر از بہشت بہت و ہلال
 طوف چشمہ کوثر کہ کافی الحدائق ہم عروض مجنون یا مشعش و ضرب مشعش مثالش بیت
 بدورخ ماہ تمامی بد و زلفک چو عبیری بد و لب شکو و قندی بد و چنگ بادامی بد و این وزن را
 استحقاق آن نیست کہ وزنی مفرد کنند چہ ممکن وزن اول ست و وزن دوسرا عروض مجنون
 یعنی فعلاتن یا مشعش یعنی مفعولن اور ضرب مشعش یعنی مفعولن مثال مرثیہ متن ہے قتلح ادسکی
 یہ ہو بدورخ یا فعلاتن تہامی فعلاتن بد و زلفک فعلاتن چعبیری فعلاتن بد و لب فعلاتن کوندی فعلاتن چنگ بادامی
 فعلاتن بادامی مفعولن اور یہ وزن استحقاق نہیں کہتا کہ اسکو وزن جدا گانہ مقرر کریں سو اسکو کہ سکون وزن
 اول کا مفعولن جو ضرب میں واقع ہو سکون العین فعلاتن کا ہو ہم عروض مجنون مقصور

یا مجنون محذوف و ضرب مجنون مقصور مثالش مشہر نم از عشق تہی مانده بہ تیمار برد و
کہ بر رخ ماہ تمام ست و بدل سنگ خام و عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف و بحقیقت ہمان
ست وزن تیسرے عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مجنون مقصور
یعنی فعلان مثال متن میں لکھی ہو قطیع او سکی یہ ہے منہ عیش فعلاتن قتی من فعلاتن و تیسرا
فعلاتن ربر و فعلان کہ بر خما فعلاتن ہما مس فعلاتن تباہ تیسرے فعلاتن گر خام فعلان اور وزن
چوتھا عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلن اور حقیقت میں وہی وزن
لہذا دوسری مثال کی بھی حاجت نہائی اور نہ لکھی اور شعر میں تیمار یعنی فکر و اندیشہ کردن ہے
اور خام یعنی سخت ہے ہم عروض ہمان و ضرب مجنون محذوف مسکن و عروض ہمان میں
اگر بچہ اندر خطا ست مثالش مشہر نکشم جو کہے کو ز وفاد و ر بود و نہ ہم دل کہے کو نکند و کردار
و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن باشد نکشم میں تو اند بود و این وزن ہم استحقاق افراد
چہ تفاوت با وزن گذشتہ خبر بسبب قافیہ و تسکین یا سحر یک نیست پانچواں وزن عروض
وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن سکون العین اور عروضی
اسکو اتہر کہتے ہیں یہ خطا ہے کسوا سطلے کہ خبن یہاں لازم ہے اور اتہر محذوف قطع ہوتا ہے
بدون خبن کے ہاں تلفظ میں البتہ ایک ہے مثال او سکی جو متن میں لکھی ہے قطیع یہ ہے
نکشم جو فعلاتن کہ سیکو فعلاتن ز وفاد و فعلاتن بود فعلن نہ ہم دل فعلاتن یک سیکو فعلاتن
نکند دل فعلاتن داری فعلن و اگر ضرب مجنون مقصور مسکن ہو یعنی فعلان سکون عین حکم او
بھی وہی ہو گا جو فعلن میں کیا گیا اور یہ وزن بھی استحقاق افراد کا نہیں رکھتا یعنی ہر گاہ نہ ہو
اسوا سطلے کہ تفاوت وزن گذشتہ سے نہیں رکھتا سوا قافیہ کے مراد قافیہ سے رکن اخیر ہے
کہ ایک جگہ فعلن متحرک العین اور ایک جگہ فعلن سکون العین واقع ہوا ہے اور سوا سطلے
کہ ایک جگہ متحرک ہے اور ایک جگہ تسکین ح و کلام درینجا و نفس وزن ست قطع نظر
از قافیہ و آن از سکون یا ساکن مختلف نہی شود کما مر سابقا تم کلامہ قائل ہم و عروض ہاں
و ضرب محذوف مطلق مجنون مثالش بلیت اگر این شودی جان من از درد فراق
بہمہ جو من از عشق تو خوش تو دمی و ضرب محذوف اعرج مجنون ہمیں حکم دار و ت چٹا و

عروض وہی یعنی مجنون مقصور فعلان یا مجنون محذوف فعلن اور ضرب محذوف مقطوع مجنون
یعنی فعل مجربک میں مثال جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے اگر میں فعلاتن شودی
جا فعلاتن منور در فعلاتن و فراق فعلان بہمہ جو فعلاتن رنسر عیش فعلاتن قحشہ فعلاتن وہی
فعل اور ضرب اعرج مجنون یعنی فعل ہی حکم رکھتی ہے وزن میں کسواسطے کہ فقط ایک
ساکن زائد ہے اور لفظ خوشنو و قلب خوشنو و خوشون کہ وند اور دل و دون کل نسبت کے
ہیں بہار عجم سے کذا فی الخیاث اور اگر سجاے خوشنودمی خوش بودمی کیے معنی صاف
ہو جائیں ہم کر عروض محذوف مقطوع مجنون یا محذوف اعرج مجنون و ضرب محذوف اعرج
مجنون برنگونہ بیست نہ ہر نیز تو دل شمنی تازیدہ چو کی را کہنشی بیگنی اسی نگارہ و اگر عروض
ہمان باشد با ضرب مجنون محذوف مقطوع ہمچنین بودت سالواتن دن عروض محذوف
مقطوع مجنون یعنی فعل یا محذوف اعرج مجنون یعنی فعل اور ضرب محذوف اعرج مجنون
یعنی فعل بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے اوس میں شمن بہنی بت پرست مراد عاشق
معنی یہ کہ کوئی عاشق تجھ کو دل ندیگا جب تک جیسے گا اگر تو کسی عاشق بیگناہ کو قتل کر لگا
تقطیع یہ ہے نہ ہر نے فعلاتن زید تو دل فعلاتن شمنی تا فعلاتن زید فعل جیکی را فعلاتن کیشی
ہی فعلاتن گنشی اسی فعلاتن نگار فعل اور اگر عروض وہی ہو یعنی فعل یا فعل ساتھ ضرب
مجنون محذوف مقطوع کی یعنی فعل کی وہی وزن ہوگا صرح عروض محذوف مطبوس یا محذوف
اجد و ضرب محذوف مطبوس برنگونہ بیست دہن کو چاک چون تنگ دل عاشق نہ کہ چون
حقہ آگندہ ہر واریدہ و اگر عروض ہمان بود با ضرب محذوف اخذ ہمچنین باشدت اٹھوان دن
عروض محذوف مطبوس یعنی فاع یا محذوف اخذ یعنی فاع اور ضرب محذوف مطبوس یعنی فاع
مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے وہی کو فعلاتن جکیچ فعلاتن کیلی فاعلاتن شق فاع
چکیچ فعلاتن قلا اگن فعلاتن و ہر و فعلاتن رید فاع اور اگر عروض وہی ہو یعنی فاع یا فاع
ساتھ ضرب محذوف اخذ کے یعنی کی وہی ہو یعنی وہی وزن ہو مہم مسدسات ط عروض
مجنون سبغ یا معری و ضرب سبغ ہی عروض و ضرب مجنون معری برنگونہ بیست طرب انگیز
وہی تہو ہر صبحی کہ کہ حریف ست و بہار ست و جوانی و و این ہر دو یک وزن ست ست

لوان وزن عروض مجنون مسج یعنی فعلیان یا معری یعنی فعلاتن اور ضرب مسج یعنی فعلیان
 و سوان وزن عروض اور ضرب دولون مجنون معری یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 تقطیع اوسکی یہ ہے طرنگی فعلاتن زربا و فعلاتن بصیوحی فعلاتن کھر فیش فعلاتن تہارک
 فعلاتن سجوانی فعلاتن اور یہ دولون ایک وزن ہیں بصیوحی لفتح اول شراب بادر و کشف سے
 اور مصطلحات میں شراب پینا وقت صبح کدافی الغیاث اور حرلین ہم پیشہ و ہم کا انتخاب اور صراح
 اور کنز سے ہم یا عروض مجنون یا مشعث و ضرب مشعث برنگیونہ بیت اگر ایدون کہ ہمیں دانش
 وزری چہ زہمہ خلق نکونامی یابی و این وزن را استحقاق آن نیست کہ مفرد گیرند چکن وزن گذشتہ
 است گیارہوان وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعث یعنی مفعولن اور ضرب مشعث یعنی
 مفعولن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے اگر بد و فعلاتن کہ ہمید فعلاتن نشو وزری مفعولن
 بہ فعلاتن مفعولنا فعلاتن یا بلی مفعولن اور اس وزن کو استحقاق اسکا نہیں ہے کہ مفرد مقرر
 گرین یعنی جداگانہ کہیں کسواسطے کہ مسکن وزن گذشتہ کا ہے یعنی فعلاتن مسکن ہو کہ مفعولن
 ہوا ہے ہم یا عروض مجنون مقصور یا مجنون مخدوف و ضرب مجنون مقصور برنگیونہ بیت
 ولم از عشق تو شد رخسہ و ریشہ نو کن جو برین عاشق خویش چہ عی عروض ہان و ضرب
 مجنون مخدوف و بحقیقت ہان سناست بارہوان وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان
 متحرک العین یا مجنون مخدوف یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان متحرک
 مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے ولم عشق فعلاتن قتشہ خس فعلاتن ریش فعلان ممکن جو
 فعلاتن ربری تا فعلاتن شقیش فعلان تیرہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان
 اور ضرب مجنون مخدوف یعنی فعلن اور حقیقت میں یہ وہی وزن دوازدم ہے ہم یا عروض
 ہان و ضرب مجنون مخدوف مسکن و عروضیان ابتر گویند بسہو و این وزن را ہم استحقاقی انفراد
 است چودہوان وزن عروض وہی یعنی فعلن یا فعلان اور ضرب مجنون مخدوف مسکن یعنی فعلن
 بسکون صین اور عروضی اوسکو ابتر کہتے ہیں سہو سے کسواسطے کہ بخود اور تقطیع اتر ہوتا ہے
 اور یہاں نہیں لازم اور اس وزن کو بھی استحقاق انفراد کا نہیں ہے بلکہ وہی وزن دوازدم
 و سیزدہم ہے ہم مریجات یہ عروض مجنون معری یا مسج و ضرب مسج برنگیونہ بیت

سخن من کہ رسانند چہ بران ماہ دلارام چہ یوہر و معری و حکمش همان ست است مرآت پذیرد
 وزن عروض مجنون معری یعنی فعلاتن یا سنج ای مجنون مسنج یعنی فعلیان در فضہ سبب سنج ای
 مجنون سنج یعنی فعلیان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع سخن من فعلاتن کہ رسانند فعلاتن برانما فعلاتن
 ہ دلارام فعلیان اور لفظ بر شعرین یعنی نزدیک ہے وزن سولہوان عروض اور ضرب و وزن
 معری یعنی فعلاتن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن پانزدہم ہے ہم شنی نیز برنگاہ بیت
 ہ شادیم چہ بستی ت ثنی وزن سترہوان جیسا کہ شعر اوسکی مثال کا مرقومہ متن ہے
 تقطیع یہ ہے رہ شادی فعلاتن بستی فعلاتن میم صرغ ثانی میں معتبر ہے ہم و حقیقت این
 اوزان عائد باہشت وزن ست و انچہ عروض یا ضرب فعل یا فعل یا فاع یا فع ست متروک
 و مقصور و محذوف مقبول تر از دیگر است و تسکین اوسط ہمہ جا استعمال کنند و یا غمیر مسکن
 غلط کنند اور حقیقت میں یہ اوزان ہفتگانہ عائد یعنی راجع طرف آٹھ وزنوں کے ہیں
 یعنی نو وزن دوم اور چہارم اور پنجم اور ہفتم اور دہم اور یازدہم اور سیزدہم اور چہارم اور شانزدہم
 باقی رہے آٹھ وزن اور اوزان میں جو وزن کہ عروض یا ضرب اوس میں فحول یا فحل یا فاع
 یا فع ہے متروک ہے اور مقصور اور محذوف مقبول تر از وزنوں سے ہے اور تسکین اوسط
 ستر کون مجنون میں سب جگہ استعمال کرتے ہیں اور ساتھ غیر مسکن کے غلط کرتے ہیں یعنی
 کسی جگہ فعلاتن اور کسی جگہ مفعولن ہوتا جائز ہے ہم و چون ہمہ مسکن بود بیت اور سبب بود
 چنانکہ در ہرج گفتمہ آمد و اینچادہ وزن متوالی بر خیز و تفصیل یک یک سبب خفیف و مصرع اطول
 از دوازده سبب و مصرع اقصر از سبب و این غریب تر است از انچہ در ہرج گفتمہ و فرق میان
 اوزان مشترک کہ ازین سہ بحر توان خواند یعنی ہرج و خبر و رمل و مصرع اعمای دیگر در تصیدہ ظاہر
 شود و ہمہ برین قیاس در دیگر مواضع است اور اگر سبب رکن مسکن ہوں یعنی مفعولن مفعولن مفعولن
 مفعولن بیت سبب سے ہوگی جیسا کہ ہرج میں کہا گیا اور اس جگہ دس وزن متوالی پیدا ہوتے
 ہیں بقا صمد یک یک سبب خفیف اور مصرع اطول بارہ سببوں کا ہوگا اور مصرع اقصر تین سببوں کا
 اور یہ غریب تر از دوازدهم ہے اوس سے جو ہرج میں کہا ہے یعنی ہرج میں مزمل تک وزن
 چلے تھے اور یہ ان رمل میں شنی تک نکلتے ہیں مثلاً مفعولن مفعولن مفعولن مفعولن کہ شنی ہے

اگر تین مفعولن سے ایک ایک سبب علاحدہ علاحدہ گر جاوے ایک مفعولن یعنی شنی ریچے
 نو کو سبب کی کمی سے نو وزن اور ایک شنی جملہ مثل وزن پیدا ہوتے ہیں کسو اسے کہ
 بحر شنی ابھی مستعمل ہوئی ہے بخلاف ہرج کے کہ وہ شنی نہیں آئی ح قولہ ایجاد و وزن
 متوالی بر خیزد لیکن مخفی نماز کہ ہفت وزن آنا ازین بحر باشد و باقی از جزو ہرج الی آخر
 معلوم ہو کہ محقق علیہ الرحمہ نے کہ سترہ اوزان مستعمل اس سبب کے لئے ہیں اور میں بھی بعض
 متروک لکھا ہے اور جو کوئی وزن کبھی پنج سبب اور کبھی ہفت سبب اور کبھی ہشت سبب بہت
 عدم استعمال کے نہیں لکھا صاحب میزان کو شبہ ہو کہ سات ہی وزن اس بحر میں کل سکو
 ہیں پس یہ گمان باطل ہے اور یہاں غرض اخراج اوزان سے ہے نہ استعمال اوزان سے
 اور فرق در میان وزن مشترک کے کہ ہرج اور جزو مثل تینوں بحرون میں پائی جاتی ہیں اور
 مصاریع قصیدہ سے ظاہر ہوتا ہے یعنی جس بحر میں وہ قصیدہ ہو گا معلوم ہو جائے گا
 کہ یہ ارکان مزاحف اوس بحر کے ہیں اور سیطرہ اور مواضع میں یعنی تمیز ارکان مزاحف
 کی اوس بحر سے ہوتی ہے جس میں واقع ہوں ورنہ ایک ایک زحاف کئی کئی بحرون میں آتا
 ہم و متاخران را در فی خوش است کہ بر تل تقطیع توان کرد چون یک رکن مشکول میگردد و کی
 سالم تا بیستی از فعلات فاعلاتن بود چہار بار مثالش نیست بعیت بچمن بر آئی روزی سپہ
 ہمار لبشکن سر غمرہ بجنباں صف روزگار لبشکن چہ نیست بحور دائرہ مجتلبہ و اوزان آن
 ت اور متاخران کے نزدیک ایک وزن خوش آئند ہے کہ اوسکو مثل میں تقطیع کیا جائے
 جب ایک رکن مشکول یعنی فعلات لین اور ایک رکن سالم یعنی فاعلاتن تو ایک بعیت
 فعلات فاعلاتن سے ہو چار بار مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بچمن فعلات
 رای روزی فاعلاتن سپہیب فعلات ہار لبشکن فاعلاتن سر غمرہ فعلات امی بجنبا فاعلاتن
 صف روز فعلات کار لبشکن فاعلاتن یہ ہیں بحرین دائرہ مجتلبہ کی اور اوزان اوسکے
 ہم سر لیج این سجہ ہم درہم دو لغت مستعمل است و ہلش در دائرہ مستعملن مستعملن فاعلاتن
 دو بار است و وانی و شطوہ یکا در اند و آنرا در جاتا بازی دو عروض شش ضرب است و
 بر شش وزن آمدہ و ابیاتش نیست یہ بھی دونوں زبانوں میں یعنی تازی اور فارسی

بین مستعمل ہے اور اصل اوسکی دائرے میں مستعملین مستعملین مفعولات دو بار ہے اور
 وافی اور مشطور استعمال کرتے ہیں اور اوسکی استعمال تازی میں وود عرض یعنی مطوی
 مکشوف فاعلن یا محمول مکشوف فعلن اور موقوف یعنی مفعولان یا مکشوف یعنی مفعولن ہیں
 اور چہ ضربین مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلن اور اصل مکشوف مکشوف
 عین اور محمول مکشوف فعلن بجز ایک عین اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن ہیں
 اور چہ وزنوں پر آئی ہے اور بیتین اوسکی یہ ہیں ہم اشعر اذمان سلمی لا یرئی ثلما
 الراءون فی شام دلانی عراق ۛ عروض مطوی مکشوف است و ضرب مطوی موقوف است
 پہلا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اوسکا مطوی مکشوف ہے یعنی فاعلن اور ضرب مطوی
 موقوف یعنی فاعلان ہے ازمان بالفتح جمع زمان بمعنی وقت کثر اور منتخب اور غیاث ۛ
 اور سلمی نام معشوقہ عرب اور شام اور عراق دونوں ملک بحسن و خوبی مشہور ہیں اور آراء
 میں رومی مشدودہ اول متعلق مصرع اول ہے اور ثانی متعلق مصرع ثانی بمعنی یہ ہیں زمانی
 سلمی کی نہیں دیکھی مانند اونسکے دیکھنے والوں نے شام میں اور نہ عراق میں تقطیع یہ ہے
 ازمان سل مستعملن مالا یری مستعملن ثلما فاعلن را وافی مستعملن ثامود لا مستعملن فی عراق
 فاعلان ہم ب شعر باج انومی ز سیم بذات الغضا ۛ مخلوق مستعمل محمول ۛ عروض
 و ضرب مطوی مکشوف است دوسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب اوس میں
 دونوں مطوی مکشوف ہیں یعنی فاعلن غضا نام ایک درخت صحرائی کا مانند کنارہ گل اوسکی
 دیر تک رہتی ہے غیاث سے اور مخلوق بمعنی کہنہ اور مستعمل بمعنی ساکت نجم سے کہ کہنہ
 بمعنی گنگ شدن ہے غیاث سے اور مخلوق ریگ تودہ گردیدہ یا منتقل الاحوال اور منتخب
 لکھا ہے کہ محمول اور ماحل زمین و شہر قطار سیدہ بمعنی یہ ہیں کہ اوٹھا یا یعنی پیدا کیا عشق کو
 نشان مکانات نے اوس موضع میں کہ جس میں درخت غضا ہے کہنہ اور ساکت منتقل الاحوال
 تقطیع یہ ہے با جملہوا مستعملن سمن ہذا مستعملن لغضا فاعلن مخلوق مستعملن بجمع مستعملن
 محمولو فاعلن ہم ج شعر قالت ولم یقصد یقیل الخنا ۛ ثلما فقد ابلغت اسماعی ۛ عروض
 پہچان بہت و ضرب اصل است تیسرا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض دہی یعنی مطوی مکشوف

فاعلن اور ضرب اصل یعنی فعلن سکون عین خنا بالفتح والقصر سخن فحش و بہودہ منتخب سے
 اور محل یعنی زبان غیاث سے معنی یہ ہیں کہ کہا معشوقہ نے در حالیکہ قصد نہیں کیا گیا تھا
 بسخن فحش زبان سے کہ تحقیق پہنچا یا تو نے اس سخن فحش کو میرے کانوں میں تقطیع یہ
 حالت ولم مستفعل بقصد لقی مستفعلن للحناء فاعلن ملن فقد مستفعلن البغت اس مستفعلن باعی
 فعلن ہم شجر انشمر مشک والوجہ دیکھا نہ ہو و اطراف الاکف عظم ہے عروض و ضرب ہر دو
 مجہول مکشوف ست و این چار وافی است ہم چوتھا شعر جو مرقومہ متن ہے عروض و ضرب و لون
 مجہول مکشوف ہیں یعنی فعلن بجز یک عین معنی یہ ہیں جو معشوقوں کی مانند جو مشک بر سر
 اور مونہ اونکے مثل دینارونکے سرخ اور روشن ہیں اور سر انگشتان خالبتہ مثل عظم
 سرخ ہیں اور عظم بفتحتین ایک درخت ہے زمین حجاز میں کہ بھل اس کے سرخ ہونے ہیں اونکو
 تشبیہ دیتے ہیں انگشتان خالبتہ سے کذا فی المختص تقطیع یہ ہے انشمر مستفعلن
 کو و او جو مستفعلن ہونا فعلن نہ و و اط مستفعلن را فلاکف مستفعلن فغم فعلن و یہ چار وافی
 وافی کے ہیں ہم ہ شجر یضمن فی حاقا تھا بالابا و ال کے عروض و ضرب کی است و این کو
 ست پانچواں شعر جو مرقومہ متن ہے عروض اور ضرب ایک ہیں یعنی مشطو ہے اور یہ مرقومہ
 یعنی مفعولان معنی یہ ہیں کہ گرانے ہیں وہ نافی کنار ہی فرج سے اپنی پیشاب تقطیع یہ ہے
 یضمن فی مستفعلن حاقا تھا مستفعلن بلا بوال مفعولان ہم و شجر یا صا جی رخی اقل عذری
 پہچان است و آن مکشوف ست و ہر دو وزن از مشطو ست چھٹا شعر جو مرقومہ متن ہے
 اسی طرح پر ہے یعنی عروض اور ضرب ایک ہیں اسبب مشطو ہونے کے اور وہ مکشوف ہے
 یعنی مفعولن معنی یہ ہیں ای دو صا جو ہم منزل سیری کم کرو با شتر میرا حل بالفتح مسکن و
 منزل درخت و سباب و پالان شتر و کوچ صراح اور منتخب وغیرہ سے کذا فی الغیاث اور عدل
 بکسر اول و سکون ثانی بار یکطرف کہ پشت ستور پر لیجاتے ہیں غیاث سے ح ای دو یار
 پالان یعنی سواری من کم کنید ملامت من تم کلامہ ظاہر ہے کہ عدل یعنی ملامت خلاف تمام
 اور عدل یعنی بار یکطرف شعر موافق مقام تقطیع یہ ہے یا صا جی مستفعلن حلی اقل مستفعلن
 لا علی مفعولن اور یہ دونوں وزن مشطو کے ہیں ہم و بطریق زعاف و گیرا کان مجنون و

مطوی و مجنول روادارند و ضربہای مشطور مجنون روادارند است اور بطریق نہ جاف کو یعنی
 بطریق تغیرات جائزہ کے اور ارکان مجنون یعنی مفاعیلن اور مطوی یعنی مفتعلن اور مجنول یعنی
 فعلتن روادار کتے ہیں اور ضربہای مشطور مجنون روادار کتے ہیں یعنی مفعولان اور مفعولن کو
 ضرب مشطور میں مفعولان اور مفعولن بھی کر لیتے ہیں ہم داما پارسی ارکان ہمہ مطوی بکار دارند
 و بر سالم و مجنون شعر نیامده است الا آنچه عروضیان بہ تکلف گفته اند از جهت تشبہ بعرب و گفته
 اور اسہ عروض است و بہت ضرب و بردہ وزن آورده اند باین تفصیل است داما فارسی بیت
 ارکان مطوی استعمال کرتے ہیں اور سالم اور مجنون میں شعر نہیں آتا ہے الا جو کچھ کہ عروضیوں
 بہ تکلف کہا ہے بہت تشبہ بعرب سمجھا چاہیے اور کہا ہے کہ اس کے تین عروض یعنی مطوی
 موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور مجنون مکشوف فعلن ہجریک عین اور اصلم
 مقصور فاع یا اصلم محذوف فاع اور آٹھ ضربیں ہیں یعنی مطوی موقوف فاعلان اور مطوی
 مکشوف فاعلن اور مجنون مکشوف فعلن اور مجنون مکشوف فعلن ہجریک عین اور اصلم مقصور
 فاع اور اصلم محذوف فاع اور موقوف مفعولان اور مکشوف مفعولن اور اصلم حقیقت میں مجنول
 مکشوف مسکن ہے علامہ نہیں ہے یعنی فعلن مسکن العین کہ وزن چارم میں ضرب ہے
 اور اس کو عروضیوں نے اصلم کہا ہے سہو کی ہے حقیقت میں وہ فعلن متحرک العین کو
 مسکن کیا ہے پس ضربیں آٹھ ہوئیں نہ نو اور اس بحر کو دس وزنوں پر لائے ہیں اس تفصیل
 ہم ا عروض مطوی موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف بنیگو نہ بیت چون نہ نرم دست
 بنقر اک لوجہ جز تو کسی نیست مراد سنگیرت پہلا وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا
 مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف یعنی فاعلان بیت مثال کی جیسا کہ متن
 میں ہے تقطیع یہ کہ چون نرم مفتعلن دست بفت مفتعلن راک تو فاعلن جزت کسی مفتعلن نہیں
 مفتعلن دستگیر فاعلان اور فقر اک یعنی شکا تشبہ ہے ضرب عروض ہمان و ضرب مطوی مکشوف
 و حقیقت ہمان وزن اول بہت است و دوسرا وزن عروضی وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
 ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور یہ حقیقت میں وہی وزن اول ہے ہم ج عروض مطوی
 مکشوف و ضرب مجنون مکشوف بنیگو نہ بیت ماہ رخا بر ہمہ روی زمین و خبر تو مر بار و گستر و چ

تسیر وزن عروض مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مجنول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین مثالی
 جیسا کہ متن میں ہے تقطیع یہ ہے ماہ رخا مفتعلن برہم و مفتعلن ایزمی فاعلن خبر مرفوع مفتعلن باریک
 مفتعلن نسر و فعلن اور نسر و یعنی سزاوار نہیں ہے ہم و عروض ہمان و ضرب اصل مکشوفہ اندواین
 سو است چہ اینجا طی لازم است بحقیقت مجنول مکشوف مسکن است مثالش بیت پستہ پست
 شفا سے دلم نہ انکہ شد او خستہ با و است ہدواین وزن مسکن وزن سوم است ت چوتھا
 وزن عروض وہی یعنی مجنون مکشوف فاعلن اور ضرب اصل عمر و ضیون کے مکملی ہے یعنی جب
 مفعولات سے و تدرک جاے مفعول ہے مقام پر او سکے فعلن مسکون العین لایکن اور یہ
 سو ہے اس واسطے کہ ہمان سربج مطوی میں لے لازم ہے پس جب اصل مکمل کما طے کما ن را
 لہذا اسکو مجنول مکشوف مسکن کہنا چاہیے کہ خیل اجتماع خبن و طے ہے اور جب اسکو مسکن
 کریں فعلن مسکون العین ہو معنی بیت مثال مرقومہ متن کی یہ ہیں کہ لب تیرے میرے دل
 کے واسطے شفا ہیں اس لیے کہ یہ تیری آنکھ کا بیمار ہے اور دو موافق اور مناسب بیماری کے
 چاہیے تقطیع یہ ہے پستہ تا تو مفتعلن بہت شفا مفتعلن ای دلم فاعلن نہ انکہ شد و مفتعلن خستہ تا
 مفتعلن و است فعلن اور یہ وزن مسکن وزن سوم ہے اس جگہ صاحب حاشیہ نے تین جگہ
 غلط لکھا ایک یہ کہ مجنول مکشوف کو مجنون مکشوف لکھا اور نسر و بر وزن فاعلن ہی نہیں ہے
 بلکہ بر وزن فعلن ہے دوسرے یہ کہ اینجا طے لازم است پر یہ حاشیہ لکھا ح قولہ اینجا طی لازم است
 و از ان مفتعلن شود پس اگر آنرا اصل مکمل نسر و بر وزن فعلن مانڈے فعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ ضرب میں
 کرن اصلی مفعولات واقع ہوا ہی نہ مستفعلن کسواسطے کہ سربج متن نہیں آئی پس مفعولات سے
 اصل فعلن ہو گا نہ مفتعلن جیسا صاحب حاشیہ نے لکھا کیا ہی تیسرا اضافہ وزن آئندہ میں ہم
 عروض و ضرب ہر دو مجنول مکشوف برہمگو نہ بیت قبڈ من روی چو ماہ تو شدہ قبلہ ازین بہر بود
 بھمان چہ و عروض ہمان و ضرب اصل مکمل سخن و ہمان است کہ گھنٹہ آمدت ہانچوان وزن عروض
 اور ضرب دونوں مجنول مکشوف یعنی فعلن متحرک العین بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
 قبلہ من مفتعلن روی چا مفتعلن چشد فعلن قبل اری مفتعلن بہنود مفتعلن بھمان فعلن چشد
 عروض وہی یعنی فعلن متحرک العین اور ضرب اصل مکمل یعنی جسکو عروضی اصل مکمل کہتے ہیں اور کلام اس میں

وہی ہے جو کہا گیا یعنی طے لازم ہے اسکو مجبول کشوف مسکن کہنا چاہیے صاحب حاشیہ نے
اس جگہ حاشیہ لکھا ہے ح قطعیش قبل من مقتلن روا چھ مقتلن ہے تشد فاعلن قبل از مئی مقتلن
منہو مقتلن در جہان فاعلن تم کلامہ معلوم ہو کہ مجبول کشوف فعلن ہے نہ فاعلن اور قطع نظر
اسکے اگر عروض و ضرب فاعلن ہو وہ وزن اول ہے ہم ز عروض اصلیم مقصور یا اصلیم محذوف
و ضرب اصلیم مقصور بر اینگونه بیت سنگدل آن یار نے آرم یکشہم از خود کند شاد و چ
عروض بہان و ضرب اصلیم محذوف و بحقیقت بہان است ساتوان وزن عروض اصلیم
مقصود فاع یا اصلیم محذوف فع اور ضرب اصلیم مقصور فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے قطعیش
سنگدل لا مقتلن یا رباً مقتلن رزم فاع یکشہم مقتلن خذ کن مقتلن شاد فاع آرم لفتح زائجہ و
سکون را رملہ شرم اور حیا اور شفقت اور مہربانی اور صلح اور تاشخی لطافت اور جہانگیری اور
برہان اور بداری کذافی النیات آٹھوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فع اور ضرب اصلیم محذوف
یعنی فع اور یہ حقیقت میں وہی وزن ہے یعنی ہفتم اور شتم ایک وزن ہے ہم ط مشطور و
ضرب موقوف بر اینگونه عروض در سر من جہنم ہوس جانان نیست چہ می ہم مشطور ضرب کشوف
بر اینگونه بیت بار دیگر آن بیت من باز آمدت توان وزن مشطور اور ضرب موقوف یعنی مفعولان
و کہ عروض کا کیا اسواسطے کہ مشطور میں عروض اور ضرب ایک ہے مثال جیسی متن میں ہے
قطعیش ہوسکی یہ ہے در سر من مقتلن خبر موسی مقتلن جانانیس مفعولان و سوان وزن بھی
مشطور اور ضرب کشوف یعنی مفعولن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے قطعیش یہ ہے بار دیگر مقتلن
لا بیت من مقتلن باز آمد مفعولن معلوم ہو کہ مثال اول مشطور میں عین لکھا اور مثال دوم مشطور میں
بیت اشارہ یہ ہے کہ مشطور کو مصرع اور بیت دونوں کہہ سکتے ہیں ہم و نیز ایک متاخران مستعمل
وزن اول است و دوم از سالم مثال بر اینگونه گویند بیت اولچوہ من بر من ستمگار شدہ بی بیچ
جرمی مرمر کرد و خوارہ و از مجنون بر اینگونه بیت چو انرو می کنی بارہی چہ را ہی کنی دلش را بارہوہ
و دیگر را ہمہ مثال آورده اند لیکن ناخوش و متکلف باشد است اور نزدیک متاخران کے
وزن اول مطوی کا مستعمل ہے اور دوسرا وزن ساکم جسکی مثال مرقومہ متن ہے قطعیش لچاہ
میں مستعمل بر من ستم مستعمل کار شد فاعلن بی بیچ جز مستقلن می مرمر مستقلن کردہ فاعلن

اور مخبون اوسے سالم کا جو مثال مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے چنانچہ مفاعیلن و می کئی مفاعیلن
 بار ہے فاعلن چہ را ہی مفاعیلن کئی و شش مفاعیلن را بدو فاعلان اور مثالین اور دونوں کی ہی
 بقشبہ عرب لائے ہیں مگر ناخوش اور تکلیف دہندہ ہیں اور یہی بمعنی بندہ یعنی عاشق ہم قریب
 امین بحر پارسی گویان خاص است و اصلش در دائرہ مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن دو بار است و
 در بنا مکفوف بکار دارند و فوراً یا اعراب و ہر دو را دو عروض و چہا ضرب آورده اند و گفتہ اند پیش
 وزن آ مرہ است و مکفوف را دو وزن آورده اند یک عروض مقصور یا محذوف و دو ضرب اول
 مقصور دوم محذوف و بحقیقت ہر دو کی است مثالش انیت بیت فغان زان سر زلفین تا بدار
 فروہشتہ زیاقوت آبدار است یہ بحر فارسی گویوں کی خاص ہے اور اصل اوسکی دائرے
 میں مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے دو بار اور استعمال میں مکفوف ہے تو فوراً یا آخر
 متوکررہ کہ جسمین خرب نہو یعنی مفاعیل اور اعراب مفعول اور دونوں کی دو عروض ہیں یعنی
 سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضرب ہیں یعنی مقصور اور محذوف اور سالم اور سبع
 اور کہا ہے کہ چہ وزنوں پر آئی ہے اور مکفوف کے دو وزن لائے ہیں ایک کا عروض
 مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور دو ضربین اول مقصور یعنی فاعلان اور دوم
 محذوف یعنی فاعلن اور حقیقت میں یہ دونوں ایک ہیں مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے
 فغان زان سر زلفین مفاعیل تا بدار فاعلان فروہشتہ مفاعیل زیاقوت مفاعیل آبدار
 فاعلان اور یاقوت آبدار سے مراد خسارہ ہے ہم و اعراب چار وزن آورده اند و عروض
 چہا ضرب عروض سالم و ضرب سبع و این پسندیدہ نیست چہ از دائرہ زیادت ست مثالش
 بیت شمسیدر بندہ کت دہندہ چہ خود ہر چہ جز این بود محال است اور اعراب کے
 چار وزن لائے ہیں اور دو عروض لائے ہیں سالم اور مقصور یا محذوف اور چار ضرب ہیں لا فاعل
 سالم سبع مقصور محذوف پہلا وزن عروض سالم فاع لاتن اور ضرب سبع فاع لیان اور یہ
 پسندیدہ نہیں ہے کسوا سٹے کہ دائرے سے زیادہ ہے معلوم ہو کہ قریب دائرے میں نہیں
 اور دشمن نہیں آئی ہے کسوا سٹے کہ سلیح اور قریب اور مہمل اول یعنی جدید انکی اوایل میں
 رکن کرتا یا ہے اور ان قیون کو دشمن نہیں لائے ہیں بیت مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی

مفاعیلن و می کئی مفاعیلن
 بار ہے فاعلن چہ را ہی مفاعیلن کئی
 و شش مفاعیلن را بدو فاعلان
 اور مثالین اور دونوں کی ہی
 بقشبہ عرب لائے ہیں مگر ناخوش
 اور تکلیف دہندہ ہیں اور یہی بمعنی
 بندہ یعنی عاشق ہم قریب
 امین بحر پارسی گویان خاص است
 و اصلش در دائرہ مفاعیلن
 مفاعیلن فاع لاتن دو بار است
 و در بنا مکفوف بکار دارند
 و فوراً یا اعراب و ہر دو را
 دو عروض و چہا ضرب آورده
 اند و گفتہ اند پیش وزن
 آ مرہ است و مکفوف را دو وزن
 آورده اند یک عروض مقصور
 یا محذوف و دو ضرب اول
 مقصور دوم محذوف و بحقیقت
 ہر دو کی است مثالش انیت
 بیت فغان زان سر زلفین تا
 بدار فروہشتہ زیاقوت آبدار
 است یہ بحر فارسی گویوں کی
 خاص ہے اور اصل اوسکی
 دائرے میں مفاعیلن
 مفاعیلن فاع لاتن ہے
 دو بار اور استعمال میں
 مکفوف ہے تو فوراً یا
 آخر متوکررہ کہ جسمین
 خرب نہو یعنی مفاعیل
 اور اعراب مفعول اور
 دونوں کی دو عروض
 ہیں یعنی سالم اور
 مقصور یا محذوف اور
 چار ضرب ہیں یعنی
 مقصور اور محذوف اور
 سالم اور سبع اور
 کہا ہے کہ چہ وزنوں
 پر آئی ہے اور مکفوف
 کے دو وزن لائے ہیں
 ایک کا عروض مقصور
 یعنی فاعلان یا محذوف
 یعنی فاعلن اور دو
 ضربین اول مقصور
 یعنی فاعلان اور دوم
 محذوف یعنی فاعلن اور
 حقیقت میں یہ دونوں
 ایک ہیں مثال مرقومہ
 متن ہے تقطیع یہ ہے
 فغان زان سر زلفین
 مفاعیل تا بدار فاعلان
 فروہشتہ مفاعیل
 زیاقوت مفاعیل آبدار
 فاعلان اور یاقوت
 آبدار سے مراد خسارہ
 ہے ہم و اعراب چار
 وزن آورده اند و
 عروض چہا ضرب
 عروض سالم و ضرب
 سبع و این پسندیدہ
 نیست چہ از دائرہ
 زیادت ست مثالش
 بیت شمسیدر بندہ
 کت دہندہ چہ خود
 ہر چہ جز این بود
 محال است اور اعراب
 کے چار وزن لائے
 ہیں اور دو عروض
 لائے ہیں سالم اور
 مقصور یا محذوف اور
 چار ضرب ہیں لا
 فاعل سالم سبع
 مقصور محذوف پہلا
 وزن عروض سالم
 فاع لاتن اور ضرب
 سبع فاع لیان اور
 یہ پسندیدہ نہیں
 ہے کسوا سٹے کہ
 دائرے سے زیادہ
 ہے معلوم ہو کہ
 قریب دائرے میں
 نہیں اور دشمن
 نہیں آئی ہے کسوا
 سٹے کہ سلیح اور
 قریب اور مہمل اول
 یعنی جدید انکی
 اوایل میں رکن
 کرتا یا ہے اور ان
 قیون کو دشمن
 نہیں لائے ہیں
 بیت مثال مرقومہ
 متن ہے تقطیع
 اوسکی

یہ ہے شمشیر مفعول برزند مفعول کف دہندہ فاعل لاتن خذہج مفعول خبر ایست مفعول محض
 فاعل لیان کف دہندہ یعنی قبضہ دہندہ اور خود بمعنی تحقیق اور محال بمعنی باطل صوب ہر دو سالم
 مثالش بیت باران کہ زمین پاک و شستہ دارد چون کزدل من غم ہی نشوید است دوسرے
 عروض اور ضرب دونوں سالم بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے معنی یہ ہیں کہ باران زمین کو
 پاک اور شستہ رکھتا ہے سبب کیا کہ میرے دل سے غبار غم نہیں کھوتا قطعاً باران کہ مفعول زمین پاک
 مفاعیل شست دارد فاعل لاتن چون کزد مفعول لمن غم مفاعیل می نشوید فاعل لاتن ہم محض عروض
 مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر نیگو نہ بلیت بامردم سازگار طبع و بیچارہ شود مرد سازگار
 است تیسرا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان
 بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہو قطعاً اوسکی یہ ہے بامرد مفعول مناساز مفاعیل کا طبع
 فاعلان بیچارہ مفعول شود مرد مفاعیل سازگار فاعلان ہم عروض ہاں است و ضرب محذوف
 و تحقیق ہمہ سہ وزن ہمیش نیست و حکم تشکیل اواسط ہاں است کہ گفتہ آمد و این بحر نیز و یک
 متاخران ہم متروک است چوتھا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف
 فاعلن و حقیقت میں سبب تین وزنوں سے زیادہ نہیں ہیں کسواسطے کہ دونوں کفوف ہو
 ایک ہیں اور چاروں اخر ب دو اور حکم تشکیل اوسط کا وہی ہے جیسا کہ سابق میں کہا گیا یعنی
 جائز ہے پس مفعول مفاعیل بعد تشکیل اوسط کے مفعولن مفعول ہوگا اور یہ بحر بھی نزدیک متاخر و یک
 متروک ہے ہم طشرح این بحر در وقت مستعمل است و تبازی اصلش در دائرہ مستفعلن مفعولات
 مستفعلن دوبار باشد و در نوافی و منہوک آید و اور ایک عروض بود و سہ ضرب و بر سہ وزن
 آید یکے وافی و ہمیش نیست است یہ بحر دونوں زبانوں میں یعنی عربی اور فارسی میں مستعمل
 اور اصل اوسکی دائرہ تازی میں مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے دوبار اور احتمال میں وافی اور
 منہوک آتی ہے اور اوسکا ایک عروض ہے یعنی سالم مستفعلن اور تین ضربیں ہیں یعنی مطوی
 مستفعلن اور موقوف یعنی مفعولان اور کشوف یعنی مفعولن اور تین وزنوں پر آتی ہے ایک وافی
 بیت اوسکی یہ ہے ہم اشعر ان ابن زید لازل مستعملاً فی نفسی فی مضمر النفس کا
 عروض سالم و ضرب مطوی است پہلا وزن عروض سالم مستفعلن اور ضرب مطوی یعنی

مقتعل سے بیت مثال کی جیسا کہ مسطورہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ان بن زمی مقتعلن
 ویلا ذوال مفعولات مستعملن الخیرین مقتعلن سی فی مصر مفعولات ہر فاعل مقتعلن عرفت
 بالضم نیکوئی اور احسان اور بضم یہی آیا ہے منتخب سے معنی یہ ہیں تحقیق کہ پسر زید ہمیشہ
 استعمال کرتا ہے خیر کو فاش کرتا ہے اپنے شہر میں احسان کو ح العرف بالضم الاحسان بضمین
 مبالغہ اور ضرورتہ تم کلامہ قائل ہم و دو منہو کیے راضرب موقوف و پیش انیت اب
 صبر انہی عبد اگر دے و دیگر راضرب مکشوف و پیش انیت ج شہر و نیکم سفید سندات
 اور دو منہو کی یعنی ثقی ایک کی ضرب موقوف یعنی مفعولان مفعولات سے اور وہ وزن دوسرا ہے
 بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے صبر بنی مقتعلن عبد و د ا مفعولان
 معنی یہ ہیں کہ صبر کو اسے پسراں عبد و د اور دوسری منہو کی ضرب مکشوف یعنی مفعولان
 مفعولات سے وہ وزن تیسرا ہے بیت مثال کی جیسا کہ متن میں ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
 و یلم مستعملن و سندات مفعولن معنی یہ ہیں کہ خرابی سے واسطے اُم سعد کے کہ نام بھی اوسکا
 سعد ہے اور و یلم سفید اصل میں ذیل ل ا م سعد تھا اور سعد منصوب باعنی ہے ہم و بطریق زحاف
 درہمہ ارکان غیر ضربہا خبن و طی و خبل بکار دارند لاد رکین عروض کہ اگر خبل کتد یا تابی مفعولات
 پنج متحرک متوالی شود و نشاید و در ضربہا سے منہو کی خبن بکار دارند و زنی دیگر یافتہ اند کہ خلیل
 نیا و ردہ است و آن وانی است عروض سالم و ضرب مقلوع ت اور بطریق زحاف کے
 سب ارکان میں سوا ضربوں کے خبن یعنی مفاعیلن اور مفعولات اور طی یعنی مقتعلن اور مفاعلات
 اور خبل یعنی فعلتین اور فعلات استعمال کرتے ہیں الارکن عروض میں خبن اور طی لاتے ہیں
 خبل نہیں لاتے کسوا سٹے کہ اگر خبل لائیں تابی مفعولات سے مل کر پانچ متحرک متوالی جمع
 ہو جائیں اور یہ سچا ہے مثلاً کہیں مقتعلن مفعولات فعلتین پس تا اور فا اور عین اور لام اور
 تا و ثانی پانچ متحرک جمع ہوں اور پانچ متحرک جمع نہیں ہوتے اور اضراب منہو کی میں
 خبن یعنی مفعولات استعمال کرتے ہیں بدور ایک وزن اور پانچا ہی کہ خلیل اوسکو نہیں لایا ہے
 اور وہ دافعی ہے عروض سالم یعنی مستعملن اور ضرب مقلوع یعنی مفعولن اور اسکی مثال کی جیسا کہ
 کہ وزن اول وانی میں اگر غم کو بسکون را چہ سے مثال اسکی ہو جائے لحن قولہ و زنی دیگر آہ

با بد و انت کہ وزنی قطعاً ضرب کہ در مفتاح وغیر آن از کتب فن مذکور است نہایت بدیت
 ذاک و قد اذ عراک الوحوش لصلب الحذر حب لبائہ مخفر یعنی انکس حالی کہ ترسانند
 حشیان را بکشد و رخسار فراخ است سینہ او و واسع است لقطیعش ذاکو قد مفتعل اذ عرلو
 فاعلات حوش بصل مفتعل تلخ و روح مستفعل بلبان فاعلات ہو مخفر مفتعل انما مخفی نامہ کہ
 دین و زن عروض ہم مطوی است سالم چنانکہ محقق علام میفرماید و شاید کہ مصنف علام را شانی میگوید
 سالم العروض و قطعاً ضرب ہم رسیده باشد اما دیگر عروضیان بر موقوف الضرب کفافی نمایند
 قائل هم و اما پارسی اصلش در دائرہ مستفعلین مفعولات چهار بار باشد و دانی و مجز و مشطور
 یعنی شمن و سدس و مرجع بکار دارند و ہمہ ارکان مطوی مستعمل است و عروضیان گویند اورا
 سد عروض و شش ضرب است و بر دو وزده وزن آندہ است چهار شمن و شش سدس و دو مرجع
 بدین تفصیل است اما فارسی اصل اس بحر کی دائرہ میں مستفعلین مفعولات چار بار ہے اور
 دانی اور مجز و اور مشطور یعنی شمن اور سدس اور مرجع استعمال کرتے ہیں اور سب ارکان مطوی
 یعنی مفتعلین فاعلات مستعمل ہیں اور عروضی کہتے ہیں کہ او سکے تین عروض ہیں یعنی مطوی
 موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلان اور اصل مقصور و ہم اخذ مقصور فاع یا اصل مخذوف
 و ہم اخذ مخذوف فع اور مطوی معرے مفتعلین یا موقوف مفتعلین اور آٹھ ضرب ہیں ہیں یعنی
 مطوی موقوف فاعلان اور مطوی مکشوف فاعلان اصل مقصور و ہم اخذ مقصور فاع یا اصل مخذوف
 و ہم اخذ مخذوف فع اور مطوی مذال مفتعلان اور مطوی معرے مفتعلین اور اعرج مفتعلان
 اور موقوف مفتعلین معلوم ہو کہ جب فاع اور فع شمن میں مفعولات سے بنی اصل مقصور
 اور اصل مخذوف ہو اور جب سدس میں مستفعلین سے بنی اخذ مقصور اور اخذ مخذوف ہو
 پس لفظ میں ایک ہیں اگرچہ اعتبار دو ہیں لہذا محقق علیہ الرحمہ نے آٹھ ضربیں لکھیں کہ سولہ
 کہ غرض صورت لفظ سے ہے نہ اعتبارات سے چنانچہ سرین میں دو موقوف تھے ایک فعلین
 فاعلان سے دوسرا مفتعلین مستفعلین سے وہاں دو وزن شمار میں لیے کہ صورتیں دو تھیں
 لفظ کی صاحب حاشیہ نے بیان بھی شبہ کیا اور یہ لکھا ح مطوی موقوف و مطوی مکشوف
 و اصل مقصور و مذال و اعرج و موقوف و اخذ مقصور و اخذ مخذوف و مطوی معرے اصل مخذوف

و این همه ده بود نه هشت چنانکه مصنف فرموده تم کلامه قتال اوریه بجز باره وزنون پرتابی
چار شمن اور چه سدس اور دو مربع اس تفصیل سے ہم شمنات اعروض مطوی موقوف
یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف بر نیگو نہ بیت ترک من آن خوب روی سیمبر و مهر جوی
قامتش آزادہ سر دروی چو ماہ تمام ہ و چون این وزن چار خانہ شود مسط یا غیر مسط
رکن دوم ہر دو مصرع ہم مطوی مکشوف یا موقوف بکار در اندر قیاس عروض و ضرب
شمنات وزن پہلا عروض مطوی موقوف فاعلان یا مطوی مکشوف فاعلن اور
ضرب مطوی موقوف فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے لفظ یہ ہے ترک من
مفتعلن خوب روی فاعلات سیمبر و مفتعلن مهر جوی فاعلان قانتش مفتعلن زا و سر فاعلا
روی چا مفتعلن ہے تمام فاعلان اور جو یہ وزن چار خانہ ہو یعنی با قافیہ اور غیر مسط یعنی
نہ قافیہ رکن دوم سر وزن مصرعوں کا بھی مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور مطوی موقوف
یعنی فاعلان استعمال کرتے ہیں مثل عروض اور ضرب کے یعنی مطلع میں رکن دوم ہم
و ضرب ہوگا اور اشعار میں رکن دوم ہم قافیہ عروض ہوگا بر وزن فاعلن خواہ فاعلان
پس اگر چار خانہ نہ ہو مثلاً ایک لفظ نصف رکن دوم میں نصف رکن سوم میں
مقتبر ہو وہاں رکن دوم کو مطوی مکشوف اور مطوی محذوف مسئل
عروض و ضرب کے نہ کہیں گے بلکہ وہ ہمیشہ مطوی محذوف ہوگا ح تو کہ چار خانہ
آئکہ منقسم شود بچار قسم کہ یک قسم را از انہا با دیگرے قافیہ ہو پس اگر سہ ازان یک قافیہ
دارند و چارم قافیہ دیگر دارد کہ یا بیت دیگر مانند آن ہم قافیہ است آنرا مسط گویند تفصیل
و تمییزش در اول کتاب گذشت و مثال غیر مسط اسخ و دل سوار شاہ سلام علیک
حیدر با ذوالفقار شاہ سلام علیک ہ تم کلامه قتال ہم ب عروض ہمان و ضرب مطوی
مکشوف و بحقیقت ہمان است و دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور
ضرب مطوی مکشوف یعنی فاعلان اور حقیقت میں یہ وہی ہے یعنی وزن اول اور دوم
ایک ہے ہم ج عروض اصل مقصور یا اصل محذوف و ضرب اصل مقصور یا نیگو نہ بیت
من ز فرغ سرج چو ماہ تو ہر شب ہ باز نہایت ان ز شعلہ خورشید عروض ہمان و ضرب

اصول مخدوف و بحقیقت یہاں ست کہ گذشت ست تیسرا وزن عروض اصل مقصور یعنی فاع
یا اصل مخدوف یعنی فاع اور ضرب اصل مقصور یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
تقطیع اوسکی یہ ہے من ز فرد مفتعلن علی رنج فاعلات ماہ تہر مفتعلن شب فاع باز تہر مفتعلن
بم نقار فاعلات شعل آخر مفتعلن شید فاع وزن چوتھا عروض وہی یعنی فاع یا فاع اور ضرب
مخدوف یعنی فاع اور حقیقت میں یہ وہی وزن ہے جو گذرا یعنی سوم اور چارم ایک ہر
م سدسات ۵ عروض مطوی معرے یا نذال و ضرب نذال برائیکونہ بدیت یا زن آن
سر و قد موی میان ہر سیم بر و مشک زلف بدر جمال ۶ عروض و ضرب ہر دو مطوی معرے
و حکمش یہاں ست تا پانچواں وزن عروض مطوی معرے یعنی مفتعلن یا مطوی نذال
یعنی مفتعلان اور ضرب مطوی نذال یعنی مفتعلان اگرچہ عروض نقط مطوی معری کتابت
میں ہے مگر تقریبہ جملہ عروض کہ لکھے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ لفظ یا نذال کتابت سے
رہ گیا ہو بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے یا رنا مفتعلن سر و قد فاعلات
موی میا مفتعلن سیم بر و مفتعلن مشک لفت فاعلات بدر جمال مفتعلان چہاں وزن عروض
اور ضرب دونوں مطوی معرے یعنی مفتعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی پہچم اور ششم ایک ہے
اور ایک ساکن کی زیادت بغیر وزن نہیں ہم ز عروض مطوی یا مقطوع و ضرب اعرج
برائیکونہ بدیت چون ز تو باشد عنایت ای مہترہ پہچم نترسم ز حاسد و بد خواہد عروض
یہاں و ضرب مقطوع و حکمش یہاں است ست ساتواں عروض مطوی یعنی مفتعلن یا مقطوع
یعنی مفعولن اور ضرب اعرج یعنی مفعولان بیت مثال کی متن میں لکھی ہے تقطیع یہ ہے چوتھا
مفتعلن شد عنای فاعلات تیمہتر مفعولن پہچم نتر مفتعلن سم ز حاس فاعلات دو بد خواہ
مفعولان آٹھواں وزن عروض وہی یعنی مفتعلن یا مفعولن اور ضرب مقطوع یعنی مفعولن
اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن ہفتم اور ششم ایک ہے ہم و بعضے از قدما این عروض را
ضرب مجنون مطوس کہ پر وزن فاعل باشد استعمال کردہ اندر اس عروض کے
مقابلے میں ضرب مجنون مطوس یعنی فاعل لائے ہیں مثلاً مصرع ثانی بیت مذکور کا یوں ہو
س پہچم نترسم ز حاسد و غیرہ پس و غیرہ وزن فاعل ہو ہم ط عروض اخذ مقصور یا اخذ

مخذوف و ضرب اخذ مقصور براہیگونہ بیت اسی بدو رخ چون گل بہارہ چون تو ندیدہ
 کیے نگار سے عروض و ضرب اخذ مخذوف و حکمش ہماں ست ست نوان وزن عروض
 اخذ مقصور یعنی فاع یا اخذ مخذوف یعنی فاع اور ضرب اخذ مقصور یعنی فاع بیت مثال
 کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے اسی بدو رخ مفتعلن چو کلیب فاعلات ہار فاع چو تنزی مفتعلن
 دم یکین فاعلات گار فاع دسوان وزن عروض وہی یعنی فاع یا فاع اور ضرب اخذ مخذوف
 یعنی فاع اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن نہم اور دہم ایک ہے ہم مریجات یا عروض مطوی
 موقوف یا مکشوف و ضرب مطوی موقوف براہیگونہ بیت چون زور پنج فرو دہ صابری
 از من مجواہر چیب عروض ہماں و ضرب مکشوف و حکمش ہماں است مریجات گیارہواں
 وزن عروض مطوی موقوف یعنی فاعلان یا مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور ضرب مطوی موقوف
 یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے چو ترن مفتعلن ہم فرو دہ فاعلان
 صابریز مفتعلن من مجواہر فاعلان بارہواں وزن عروض وہی یعنی فاعلن یا فاعلان اور ضرب
 مطوی مکشوف یعنی فاعلن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی وزن یازدہم اور دوازدہم ایک ہے
 ہم و این جملہ بحقیقت پنج وزن است و تشکیں اوسط ہمہ جار و ابودت اور یہ سب یعنی
 دوازدہ حقیقت میں پانچ وزن ہیں اور تشکیں اوسط سب جگہ روا ہے ظاہر ہے شہادت
 میں وزن پہلا اور دوسرا ایک ہے یہ ایک ہوا اور تیسرا اور چوتھا ایک ہے یہ دو ہوا
 اور مسدسات میں وزن پانچواں اور چھٹا اور ساتواں اور آٹھواں بسبب جواز تشکیلی اوسط
 ایک ہے یہ تین ہوتے اور نوان اور دسوان ایک ہے یہ چار ہوتے اور مریجات میں
 گیارہواں اور بارہواں ایک ہے یہ پانچ ہوتے صاحب حاشیہ نے یہاں یہ حاشیہ
 لکھا ہے ح قولہ بحقیقت پنج وزن است محقق نماذکہ باسقاط وزن دوم و چہارم و ششم
 و ہشتم و دہم و دوازدہم کہ ہر ایک ہما قبلش متحد است ششش یا فی می ماند اسقاط اور ان
 سبب ازین دوازدہ بحیال ناقص نمی آید تم کلامہ افسوس کہ اس عبارت کو بھی سمجھ سکیں اس
 ہمہ چار و دہم و چون دہ ضرب سوم و چہارم یا دہم ہمہ سکن کنند بہر زنجیر بر توان خواند
 مثلاً فاعلن فاعلات مفتعلن فاع را چنین تقطیع توان کرد مفتعلن فاعلن ہما فاعلن فاع و این

ترانہ است و باقی برین قیاس و ہر جا کہ چنین افتد فرق بدیگر مصرعہ کے قصیدہ و غلام ہر دو
 ت اور جو وزن سوم اور چارم یا دہم میں سب مسکن کرین ہرج میں بھی پڑھ سکتے ہیں
 مثلاً مفعولن فاعلات مفعولن فع کہ مسکن مفتعلن فاعلات مفتعلن فع وزن سوم اور چارم
 کا ہے اوسکی یوں تقطیع ہو سکتی ہے مفعولن فاعلن مفاعیلن فع اس صورت میں فاعلن
 بجائے فاعلا اور مفاعیلن بجائے مفعولن ہوگا اور یہ وزن ترانے کا ہے ہرج سے
 اور باقی ارکان اسی قیاس پر اور جس جگہ ایسا واقع ہو فرق اور مصاریع قصیدہ سے
 ظاہر ہوگا یعنی اور مصرعون سے تمیز وزن ہرج اور وزن مسجح میں ہو جائے گی ہم بعض
 عروضیان برین اوزان از سالم مستقلن و مجنون اشد آوردہ اند مثال وزن اول از سالم
 بیت بریار من بگینا حجیرم بگرفت راہ بہ آن حاسد عیب خواہ و آن دشمن نشت
 گومی و از مجنون شعر مرا از ان روی لعل و زان و ذل سیاہ و ز روزگہ شب کنی
 و ز شب گہی باز روز بدست اور بعض عروضی ان وزنوں میں سالم سے مستقلن و مجنون
 مثالیں لائے ہیں یعنی اوزان سالم میں اول رکن مفتعلن تھا اوسکی جگہ مستقلن سالم
 اور مجنون مستقلن یعنی مفاعلن مثالوں میں لائے ہیں مثال وزن اول کی سالم سے
 یعنی وزن اول سالم مفتعلن فاعلات تھا یہاں مستقلن فاعلات ہے بیت مثال کی
 مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے بریار من مستقلن بگینا فاعلات حجیرم بگ مفتعلن نشت راہ
 فاعلان حاسدی مستقلن عیب خواہ فاعلات و دشمنی مستقلن نشت گومی فاعلان
 اور مثال مجنون سے یعنی وزن اول سالم میں جہان بجائے مفتعلن مفاعلن آیا ہے
 اوسکی مثال یہ ہے جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے مرا از ا مفاعلن روی لعل
 فاعلات و ز ذل مفاعلن فی سیاہ فاعلان و ز روزگہ مفاعلن شب کنی فاعلات نشت گومی
 مفاعلن باز روز فاعلان ہم و از مجنون اگر ہر دو مستقلن مجنون یا شد بنایت ناخوش بود
 اما اگر دوم مطوی بود بہتر یا شد بگینا بیت مرا ز لعل و در تو نیست نصیب ہے مرا از چہنج
 سیاہ نشت گزیدے بیت اور مجنون کھینے جہان اول رکن مجنون آیا ہے اگر دو وزن
 مستقلن مجنون ہوں یعنی مفاعلن نہایت ناخوش ہے لیکن اگر دوسرا مستقلن مطوی ہو

یعنی مفتعلن بہتر ہے مثال اوسکی مرقومہ متن ہے نقطیج یہ ہے مرارفع مفتعلن نو دریت
 فاعلات نبس نصی مفتعلن بی فع مرارجر مفتعلن غمی سیاہ فاعلات نشت کران مفتعلن دمی فع
 معنی بیت کہ یہ ہیں کہ مجھکو ترے محل و در سے یعنی لب و دندان سے نہیں ہے
 حصہ اور تری چشم سیاہ سے ہے گزند چرخ بالفتح و غین معجمہ ایک طائر شکاری ہے
 بطور شکوہ مؤید اور بران اور سراج سے کذا فی الغیاث ہم مثال وزن پنجم از سالم بیت
 بر من چر کردہ دراز این زبان بگذارتادارم این زبان در دہان مثال وزن پنجم کی
 سالم سے یعنی وزن پنجم سالم مفتعلن فاعلات مفتعلن تھایہان بجائے ملوی سالم ہے
 بیت مثال کی مرقومہ متن ہے نقطیج یہ ہے بر من چر استفتعلن کرداید فاعلات راز زبان
 مستفعلن بگذارتا مستفعلن دارمیز فاعلات بادردہان مستفعلن ح بر من چر استفتعلن
 کرداید فاعلات راز زبان مستفعلن بگذارتا مستفعلن دارمیز فاعلات بادردہان مستفعلن
 و بر روی مصنف وزن عروض مستفعلن باید و بہر کیفیت این شعر مثال وزن پنجم کہ دران
 عروض معری و ضرب ندال باید نہایت اندر شد تم کلامہ معلوم ہو کہ صاحب حاشیہ نے پہلی
 عبارت تبھی غلط پڑھی کہ جہان عروض معری ہے وہاں یا ندال بھی ہے اور جملہ عروض
 مصنف علیہ الرحمہ نے اسی سیاق سے لکھے ہیں اور قطع نظر اس سے مصنف علیہ الرحمہ
 مثالین بطور عروضیون کے لکھتے ہیں اور خود کہتے ہیں کہ الٹ اور نون بجائے ایک حرف
 کے ہے اور صاحب حاشیہ خود بھی جا بجا لکھتا ہے کہ زیادت یک ساکن منخیر وزن نہیں
 باوجود اسکے ایسے اعتراض پر اصرار بھی ہے ہم دادرکن اول مخبون شعر زہر خوبی نہ از
 براسے وفا تر اگزیدم بتاز خلق جہان و باقی برین قیاس است اور مثال رکن اول
 مخبون سے یہ ہے جو مرقومہ متن ہے نقطیج زہر خوف مفتعلن بی نازب فاعلات رای وفا
 مفتعلن تراکزی مفتعلن دم بتاز فاعلات خلق جہا مفتعلن اور باقی مثالین اسی قیاس پر
 ہیں ہم تحقیق این بحر در ہر وقت مستعمل است و تہا زنی ہاشش و دائرہ فاعلاتن
 مس قطع لمن فاعلاتن دوبار است و اور اسہ عروض و چار ضرب است و بہر پنج وزن آئہ است
 سہ از وافی و دواز محزوب این تفصیل یہ بہر تازی اور فارسی میں مستعمل ہے اور اصل

اوسکی دائرہ تازی میں فاعلاتن مس تفع لن فاعلاتن ہے دوبار اور اوسکے تین
عروض ہیں یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور چار ضرر ہیں
یعنی فاعلاتن سالم اور مس تفع لن سالم اور فاعلن محذوف اور فاعلن محذوف مجنون مقصور
اور سپانچ وزنوں پر آئی ہے تین دانہ اور دو مجزواں تفصیل سے ہم اشعر حل ابی
ما بین درنی فباؤنی ۛ وحلت علویۃ بالسخال ۛ عروض و ضرب ہر دو سالم است
س پہلا وزن شعر جو تین میں ہے عروض اور ضرب اوسکے دونوں سالم یعنی فاعلاتن
درنی اور بادولی اور سخال تینوں نام قریوں کے ہیں اور فی فباؤنی میں یعنی داو ہے
معنی یہ ہیں کہ اوتری اہل میری قری کی فباؤنی ہیں اور اوتری ساکن اوس قریہ
عالمیہ کی قریہ سخال میں تقطیع یہ ہے حل ابی فاعلاتن ما بین در مس تفع لن تا فاؤ
نا فاعلاتن لا وحلت فاعلاتن علویۃ مس تفع لن بسخالی فاعلاتن ہم بسخفر
یست شغری ہل ثم ہل ایتھم ۛ او یجو لن من دون ذاک اردی ۛ عروض سالم و ضرب
محذوف ستا دوسرا وزن عروض سالم یعنی فاعلاتن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن
شعر مثال کا مرقومہ ہیں آتین صیفہ مضارع شکم بنون خیفہ اور یجو لن صیفہ مضارع فاعل
بنون خیفہ معنی یہ ہیں کہ کاش جانتا میں آیا ہر آؤنگا میں ان تک یا حایل ہوگی بدو
اسکے موت یعنی آیا یا رو نکو پہر دیکھو لگا میں یا بغیر دیکھے مر جاؤنگا تقطیع یہ ہے بیت
شغری فاعلاتن ہل ثم ہل مس تفع لن ایتھم فاعلاتن او یجو لن فاعلاتن من دون
در مس تفع لن کر و فاعلن ہم ج شخرا ان قدرنا یو نا علی عامرہ نقیصت مسمۃ
اؤندعہ لکم ۛ ہر دو محذوف و این لہر سہ دانہ است ست تیسرا وزن عروض اور ضرب
دونوں محذوف ہیں یعنی فاعلن معنی یہ ہیں اگر قدرت پاتا میں کسی دن عامر پر انتقام
لیتا میں اوس سے یا چوڑ دیتا میں اوسکو واسطے تمہارے تقطیع یہ ہے ان قدرنا
فاعلاتن یو من علی مس تفع عامر فاعلن نقیصت من فاعلاتن ہو و اندع مس تفع لن
ہو لکم فاعلن یہ تینوں وزن دانہ کے ہیں ہم شخرا بیت شغری فاؤثرنی ۛ اؤم عمر
فی آمرنا ۛ ہر دو سالم اندرست چوتھا وزن شعر جو تین میں مسطور سے عروض اور ضرب

دونوں سالم ہیں یعنی مس تفع لن معنی یہ ہیں کہ کاشن جانا میں کہ کیا رای اور عمر کی ہے
 میرے مقدسے میں تقطیع یہ ہے بیت شعری فاعلاتن ذاتری مس تفع لن ام سر
 فاعلاتن فی امرنا مس تفع لن ہم ہ شعر کل خطب ان لم تکنوا احد عینہم لیسیم
 عروض سالم و ضرب مجنون مقصور است و این ہر دو مجزوءت است پانچواں وزن شعر
 مرقومہ متن ہے عروض سالم یعنی مستفعلن اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلن معنی یہ ہیں
 کہ ہر کار عظیم اگر غضب نہ کر و تم آسان ہی تقطیع یہ ہے کل خطب فاعلاتن ان لم تکنوا
 مس تفع لن تو عینہم فاعلاتن لیسیم و فعلن یہ دونوں وزن مجزوء کے ہیں ہم و بطریق
 زحاف درہمہ ارکان طین روا ابو دو درکن اول کف و شکل روا ابو دو میان حرف آخر کن
 اول و حرف دوم رکن دوم معاقبہ باشد و در ضرب بیت اول تشیث روا ابو دو در عرض اگر
 بیت مصرع بود ہم لازم آید است اور بطریق زحاف کے سب ارکان میں غین روا ہے
 پس فاعلاتن فاعلاتن اور مس تفع لن مفاعیلن ہوگا اور رکن اول میں کہ فاعلاتن ہے
 کف یعنی فاعلات اور شکل یعنی فاعلات روا ہے اور در میان حرف آخر رکن اول کے
 کہ نون فاعلاتن کا ہے اور حرف دوم رکن دوم کی کہ میں مس تفع لن کا ہے معاقبہ ہے
 یعنی دونوں سلامت رہیں گے یا ایک گر یگانہ دونوں اور ضرب بیت اول میں کہ سالم
 تشیث روا ہے یعنی بجائے فاعلاتن مفعولن لانا درست ہے اور عروض میں بھی
 اگر بیت مصرع ہوگی یعنی مطلع تشیث لازم ہوگی واسطے مطابقت ضرب کے ہم و اما
 بپارسی اصلش دروازہ فاعلاتن مس تفع لن چار بار بود و مجنون بکار و در اندر
 عروضیان گویند آزا چار عروض و ہفت ضرب بہت و بہشت وزن مستعمل است یکے
 مشمن پوشش مسدس و یکی جریج با بین تفصیل است و اما پارسی میں اصل او سکی و اسر میں
 فاعلاتن مس تفع لن چار بار ہے اور مجنون استعمال کرتے ہیں اور عروضیوں نے
 کہا ہے کہ اس کے چار عروض ہیں یعنی مفاعیلن مجنون اور فاعلاتن مجنون اور مفعولن تشیث
 اور فاعلاتن مجنون مقصور یا فعلن مجنون مخذوف اور سات ضربیں ہیں یعنی مفاعیلن مجنون
 اور فاعلاتن مجنون اور مفعولن تشیث اور فاعلاتن مجنون مقصور یا فعلن مجنون مخذوف اور

فعلین مشعت محذوف اور فعلان مشعت مقصور اور اسٹکھ وزنون پرستعمل ہے ایک شمن اور چہ مسدس اور ایک مربع اس تفصیل سے ہم اعروض اور ضرب ہر دو مجنون از شمن برہنگونہ بیت منہم آنکس کہ تا بفرق ہی سوزم از قدم ہنر غم عشق آن صنم کہ نہ بینی چنودگر کہ ت پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں مجنون یعنی مفاعلن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے قطع او سکی یہ ہے منہماکس فعلاتن کتابفر مفاعلن قہمیسو فعلاتن زفر قدم مفاعلن غمی عیش فعلاتن قانصنم مفاعلن کہ نہ بینی فعلاتن چنودگر مفاعلن اور چنواختصار چون او کا ہر بیان ہم مسدسات ہے ہر دو مجنون برہنگونہ بیت تن تو در دمن بود دل من نہ صنایع ببر کہ شتر است مسدسات ہے دوسرا وزن عروض اور ضرب دونوں مجنون ہنر غمی فعلاتن بیت مثال کی متن میں بطور ہر قطع یہ ہے تن فی فعلاتن مند بود مفاعلن ولی من فعلاتن صنار فعلاتن جبر کنی مفاعلن شتر اول فعلاتن ہم ج عروض مجنون یا مشعت و ضرب مشعت و این بحقیقت یہاں ہست کہ ضرب دوم مثال شن بیت من اگر دل تن ہوشم یارے ہنر چون زعفران بچہ پوشانم ست تیسرا وزن عروض مجنون یعنی فعلاتن یا مشعت یعنی مفعولن اور ضرب مشعت یعنی مفعولن اور یہہ وزن فی الحقیقت وہی ہے کہ ضرب دوسری یعنی قسم دوسری پس دوم اور سوم مسدس میں ایک وزن ہے مثال مرقومہ متن ہے قطع یہاں ہے منکر دل فعلاتن تن ہو مفاعلن شمن باری مفعولن رنح چوزع فعلاتن فراہنجی مفاعلن پوشانم مفعولن ہم عروض یہاں و ضرب مجنون مقصور برہنگونہ بیت چکنم چون مرا ستخوابد یارم بکہ نام ازین حکایت و حال ہے ست چوتھا وزن عروض وہی یعنی فعلاتن یا مفعولن اور ضرب مجنون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی متن میں لکھی ہے قطع او سکی یہ ہے چکنم چو فعلاتن مرا ستخا مفاعلن بچارم مفعولن بکہ نام فعلاتن ازی حکا مفاعلن سجال فعلان ہم عروض مقصور یا محذوف و ضرب ہم مجنون مقصور برہنگونہ بیت چکنم صابری چو صبر نماندہ تم از رنح صابری بگذاخت ہنر و ضرب مشعت مقصور ہم مستعمل باشد و بالیستے کہ بہت آن وزنی دیگر اور نہ ہی ست پانچواں وزن عروض مجنون مقصور یعنی فعلان یا مجنون محذوف یعنی فعلین اور ضرب بھی مجنون مقصور یعنی فعلان بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے قطع او سکی یہ ہے

چکنم صا فعلاتن بری چسب مفاعلن رنماند فعلان تنمزلن فعلاتن چسا بری مفاعلن
 بگذاخت فعلان اور ضرب مشعت مقصور یعنی فعلان بسکون عین بھی مستعمل ہے اور چاہیو
 کہ بھکت اور سکے ایک وزن اور لائے ہم و عروض همان و ضرب محذوف و محکش همان
 ت چٹا وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلس اور ضرب مجنون محذوف یعنی فعلان و حکم او کا
 وہی ہے یعنی پنجم اور ششم ایک ہے ہم و عروض همان و ضرب ابتر گفتمہ اندو آن سہو
 بل مشعت محذوف ست برنگونہ بلیت چہ گنہ کردم ای نگار بگو کہ زمین روز و شب
 گزرائی چہ این جملہ محذو و این بحر ست سا توان وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن
 اور ضرب ابتر کہی ہے عروضیوں یعنی فعلن بسکون عین اور یہ سہو ہے بلکہ مشعت محذوف
 اس واسطے کہ جنس بیان لازم ہے اور بعد جنس کے تری فعلن بسکون عین نہیں ہو سکتا
 بیت مثال کی جیسی متن میں لکھی ہے قطعاً اوسکی یہ ہے چہ گنہ کر فعلاتن دمی نگام غلار
 ربکو فعلن کز من رد فعلاتن ز شب گری مفاعلن زانی فعلن بسکون عین اور یہ سہو اور ان
 محذوف کے ہیں ہم و مرجح ہر دو مجنون است برنگونہ بلیت چہ کئی با کسے جفا چہ کہ بود
 از تو مبتلاست مریع آکھوان وزن عروض دو وزن مجنون یعنی مفاعلن جیسے
 بیت مرقومہ متن ہے قطعاً اوسکی یہ ہے چکنی با فاعلاتن کسی جفا مفاعلن کہ بود فعلاتن
 تبتلا مفاعلن ہم و بحقیقت این جملہ پنج وزن است و صدر و ابتر اسلم و ابود و تشکیں اسط
 متحرکات ہم جائز بودت اور یہ سہو بحقیقت میں پانچ وزن ہیں ایک شمس و تیرین
 مسدس اول و سوم و چہارم اور ایک مریع باقی متحد صدر و ابتر این اوزان میں اسلم لانا
 روا ہے اور اسط متحرکات کی تشکیں بھی روا ہے یعنی بجائے فعلاتن مفعولن لائیں
 جہان چاہیں ہم و عروضیان بر ارکان اسلم نہ تکلف امثلہ آورده اند مثال وزن اول
 از مسدسات برنگونہ بلیت چہ گنہ کردم یا من کمن بدنگار چہ تاز عشقت پیدا نکرد و نہا تم
 ست اور عروضی ارکان اسلم کی مثالیں تکلیف لائے ہیں مثال وزن اول کی مسدسات
 جیسی مرقومہ متن ہے قطعاً اوسکی یہ ہے چہ گنہ کردم فاعلاتن یا من کمن بدنگار
 فاعلاتن تاز عشقت فاعلاتن پیدا نکرد مس فاعلاتن چہ گنہ کردم فاعلاتن ہم مثال وزن دوم

بیت دلربا باشد پاک پیدار از دم نہ فرو ہر کس زین دیدہ غماز مت مثال وزن دوم کی
 مسدسات سے جیسی مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے دلربا با فاعلاتن شہ پاک بی
 مس تفع لن دار از مفعولن فرو ہر کس فاعلاتن زمی دیدامی مس تفع لن غماز مفعولن
 لفظ پاک شعر مذکور میں بمعنی صاف اور آشکارا ہے اور غماز بالفصح و تشدید المیم سخن چین
 اور اشارہ کنندہ بچشم اور طعنہ زندہ لطائف سے کذا فی الغیث ہم مثال وزن سوم
 روی یارم ملا کہ را کی پسند وہ لالہ چون او کی برد در بہار مت مثال وزن سوم کی مسدسات
 سے شعر متن میں مرقوم ہے تقطیع او سکی یہ ہے روی یارم فاعلاتن مر لالہ راست فطر
 کی پسند و فاعلاتن لالہ چو ا فاعلاتن کے برود مس تفع لن در بہار فاعلاتن ہم مثال وزن
 چہارم بیت پنجم آمد دلخواہ من بامداد وہ ہر در رخ را راستہ چون بہشت مت مثال
 وزن چہارم کی مسدسات سے بیت مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ ہے پیشامد فاعلاتن
 دلخواہ من مس تفع لن بامداد فاعلاتن ہر در رخ را فاعلاتن راستہ مس تفع لن چون بہشت
 فاعلاتن ہم مثال وزن پنجم بیت وقت رحمت نامد ترا ای نگار چہند داری مارا بدین
 زاری مت مثال وزن پنجم کی مسدسات سے جیسی بیت مرقومہ متن ہے تقطیع او سکی یہ
 وقت رحمت فاعلاتن نامد ترا مس تفع لن ای نگار فاعلاتن چہند داری فاعلاتن مارا بدی
 مس تفع لن زاری فعلن ہم مثال سالم وزن مشطوریہ بیت تاکے ایدل اندہ خوری کہ تو بیا کہ
 اولی تری مت مثال سالم وزن مشطوریہ مر بیع کی تقطیع بیت مذکور کی یہ ہے تاکیدیل فاعلاتن
 اندہ خری مس تفع لن تو بیا دی فاعلاتن اولی تری مس تفع لن ہم مضارع این
 بحر ہم مدہر و لغت مستعمل مت و بتازی اصلش در دائرہ مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن
 دو بار باشد و در بنا مجز و آید و اور ایک عروض و یک ضرب بود ہر دو سالم و ہر یک وزن
 آید و پیش اینست مثلاً یہ بحر بحر کی تازی اور فارسی میں مستعمل ہے اور اصل اسکی
 دائرہ تازی میں مفاعیلن فاعلاتن مفاعیلن و دوبار ہے اور استعمال میں مجز و آتی ہے
 اور اسکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونوں سالم یعنی فاعلاتن اور ایک وزن ہے
 آتی ہے اور بیت او سکی یہ ہے شعر دہانی را سکا کہ دو آتی ہوئی سکا و مت

شعر مثال کا معنی اوسکے یہ ہیں کہ بلایا مجھ کو طرف معشوقہ سعاد کے اسباب محبت سعاد کے
 اور تقطیع اوسکی یہ ہے و طانی امفاعیل لاسعادون فاع لاتن و و اعیہ مفاعیل م اسعادوی
 فاع لاتن م و صدر و ابتدا کہ مکفوف اند مقبوض ہم رو اور و میان یا و نون مفاعیل م راقبہ ہا
 و در عروض کف نیز رہا بود و مفاعیلن شاید کہ بخرم اخر ب یا اشترا شود و صدر را و
 ابتدا کہ مکفوف ہیں یعنی مفاعیل مقبوض بھی رو این یعنی مفاعیلن اور و میان یا و نون
 مفاعیلن کے عراقبہ ہے یعنی ثبوت و نون کا ہم جائز نہیں ہے اور لامحالہ سقوط ایکہ کا
 لاجعینہ واجب ہے اور عروض اور ضرب میں کف بھی رو اسہ یعنی فاعلات مگر جب آخر
 شعر میں کف آئیگا آخر لامحالہ ساکن ہوگا اور مفاعیلن لائق ہے کہ خرم سے اخر پ لینے
 مفعول یا اشترا یعنی فاعلن ہو یعنی مفعول اور فاعلن بھی صدر اور ابتدا میں آجاتا ہے م
 و اما بفارسی اصلش و در دائرہ مفاعیلن فاع لاتن چہار بار بود و ہمہ ارکان مکفوف ہکا و ادر
 مکفوف یا موقوف بود یا اخر و ہر کیے را نوے شعرند و ہر دو ہفت عروض و یا زوہ ضرب آوردہ اند
 و گفتہ اند بر بست و ہفت وزن مستعمل است و اما دائرہ فارسی میں اصل اوسکی مکفوف
 فاع لاتن چار بار ہے اور سب ارکان مکفوف استعمال کرتے ہیں یعنی مفاعیل فاع لات
 اور مکفوف یا موقوف یعنی مفاعیل بدون خرب یا اخر ب یعنی مفعول آتا ہے اور ہر ایک کو
 عروضی ایک نوع جانتے ہیں اور و نون کے سات عروض اور گیارہ ضربیں لائے
 ہیں اور کہا ہے کہ ستائیس وزنوں پرستعمل ہے م مضارع مکفوف عروضیان
 این نوع را چہار عروض و ہفت ضرب آوردہ اند و گفتہ اند بردہ وزن آوردہ است نہ ششم و
 و دمسدش و سہ مربع و دو مثلث و تفصیل اینست م مضارع مکفوف عروضی اس نوع کو
 چار عروض لائے ہیں یعنی مقصور یا مخدوف فاع لاتن سے فاعلان یا فاعلن ایک
 اور ابتر جبکہ محقق علیہ الرحمہ نے مخدوف مقصور کہا ہے یعنی فاعلن و اور مقصور مفاعیلن سے
 یعنی مفعولان یا مخدوف اوسکا یعنی مفعولن تین اور سالم یعنی فاع لاتن چار صاحب حاشیہ نے
 مضمون مجاہدہ حاشیہ کہا ہے م مقصور و مخدوف و ابتر و سالم م کلامہ فاعل اور ا
 مضمون لائے ہیں مقصور فاع لاتن سے یعنی فاعلان ایک اور مخدوف اور مضمون

فاعلن دو اور ابتر یعنی فعلین جسکو محقق علیہ الرحمہ نے محذوف مقصور لکھا ہے تین
 اور مقصور مفعولین سے — یعنی مفعولان چہ مارا اور محذوف اوس سے
 یعنی فعلین پانچ اور سالم یعنی فاع لاتن چہ اور محبوب یعنی فعلیات اور انزل یعنی فاع
 آٹھ صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے محذوف ضرب یعنی مقصور و محذوف
 و ابتر و سالم و محبوب و انزل و این ہمہ شش می شود نہ ہشت و اگر مقصور و محذوف نہیں
 و سندس و مرجع را جدا جدا شمار کنند زائد از ہشت گردد تم کلامہ فاعل اور عروضیوں نے
 کہا ہے کہ یہ نوع دس وزنوں پر آئی ہے تین نہیں اور دو سندس اور تین مرجع اور دو
 مثلث اور تفصیل یہ ہے ہم شمنات عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور
 برنگو نہ علیت نگا راقاب روی و شراب راقاب بخت و دلت گسل از نگار و دین
 گسل از شراب و شمنات پہلا وزن عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی
 فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان جیسی شعر مرقومہ میں ہے تظلیع او سکی یہ ہے
 حکاراف مفاعیل تاب روی فاع لات شراب مفاعیل تاب بخت فاع لان دلت
 گسل مفاعیل از نگار فاع لات دین گسل مفاعیل از شراب فاعلان دلت گسل از نگار
 اسی دل اپنا ندوٹھا معشوق سے ہم ب عروض ہمان و ضرب محذوف و حکش ہمان است
 ست دوسرا وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور
 حکم او سکا وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں ہم ج ہر دو ابتر گرفتہ اند و سہو ست چہ
 ابتر محذوف مقطوع باشد و این محذوف مقصور ست ازان جہت کہ فاع لاتن مفروقی است
 نہ مجموعی مثالش علیت تو گوئی مرا کہ از چہ چنین ستندی چہ ازیر اکبہ چہ کبزی جانم کبزی
 ست تیسرا وزن عروض اور ضرب دونوں ابتر کے ہیں عروضیوں نے اور یہ ہو ہے
 اسوا سطر کہ ابتر محذوف اور مقطوع کو کہتے ہیں اور یہ محذوف مقصور ہے اس جہت
 کہ فاع لاتن مفروقی ہے نہ مجموعی اور قطع فاعلاتن مجموعی میں آتا ہے نہ مفروقی میں
 مثال او سکی مرقومہ متن ہے تظلیع او سکی یہ ہے گویم مفاعیل را کا درج فاع لات
 و مفاعیل مندی خیلن ازیر اکبہ مفاعیل پنج عروض لات زبانت مفاعیل

کند می فعلن ہم مسدسات کو عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر اینگونه سے
 مانند مرعاشقیست چنین زارہ کنون بر من ای نگار بہ بخشایست مسدسات چوتھا وزن
 عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی
 مرقومہ متن ہے قطع او سکی یہ ہے بندم ز مفاعیل غاشقیست فاعلات جنی ز فاعلان
 کو ہم مفاعیل فی نگافاعلات بخشای فاعلان ہم عروض ہماں و ضرب محذوف ہماں
 ہماں است است پانچواں وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا فعلن اور ضرب محذوف یعنی
 فعلن اور حکم او سکا وہی ہے یعنی یہ دونوں وزن ایک ہیں ہم مرعجات و عشرہ متن
 ضرب ہر دو سالم بر اینگونه یست چہ کردم متباگونہ کہ بر من چنین بکینیست مرعجات
 چھٹا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی فاعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 قطع او سکی یہ ہے چکر دمب مفاعیل تا بگوئی فاعلاتن کبرہج مفاعیل فی بکینی
 فاعلاتن اور بکینی ای بکینہ استی ہم ز عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور بر اینگونه
 بیت نہ بینی کہ عشق بارہمین دست بر کشادت ساتواں وزن عروض مقصور یعنی
 فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 قطع یہ ہے نہ بینی کہ مفاعیل عشق بار فاعلان بن دست مفاعیل بر کشادت فاعلان
 ہم عروض ہماں و ضرب محذوف است آٹھواں وزن عروض وہی یعنی فاعلان یا
 فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن یہ دونوں بھی ایک ہیں ہم مثلثات ط
 این وزن را عروض نیا شد و ضرب محبوب آید و ازین نوع شعر دراز گفستہ اند چار چار
 گفستہ اند ازان سہ بر یک قافیہ و چہارم را قافیہ دیگر و مطربان بعضی آنرا پارسی بار خوانند
 و بعضے جادو راہ مثالش شہر دل از یاد سنگدل بگسل چہ و اگر مسکن کنند چنین شود شعر
 بنام آدمی چہر اکوشتیست مثلثات نون وزن اس وزن کا عروض نہیں ہے فقط ضرب
 سے اسکی شناخت ہی اور ضرب محبوب آتی ہے یعنی جب مفاعیل سے دونوں سبب
 گر گئی مقدار با فعل اسکی مقام پڑا یا اور اس نوع میں شعر دراز تر نہیں کہی ہیں یہی بہت کم
 کہی ہیں قصیدہ خواہ غزل نہیں کہتی چار چار کہی ہیں یعنی مثل مسط چار خاد کے او نہیں

تیسری ایک قافیہ پر اور چوتھی کا قافیہ دوسرا موافق اس بات کے اور چوتھی طرب او سکو
 فارسی بار بد کہتے ہیں بار بد ۱۰۰ طرب خسرو پر ویر کا کشیدہ اور برہان اور غیاث سے اور
 ششم طرب او سکو جادو راہ کہتے ہیں جادو بمعنی سحر اور ایمینی لغتہ اور مقام اور پرودہ اور
 اصول اور غوازندگی ہے کذا فی البرہان مثال او سکی سے دل از یار سنگدل گسل ۱۰۰ قطع
 یہ ہے دل از یار مفاعیل سناب و لب فاع لات گسل فعل ۱۰۰ اور اگر مسکن کریں لینے اگر
 مفاعیل فاع لات فعل میں تین متحرک سے ایک کو ساکن کریں بر وزن مفاعیل فاع لات
 فع ہو مثال مرقومہ متن ہے قطع یہ ہے بنام و مفاعیل می چو کو فاع لاتن شمی فع ح
 بنام وی ہی متن میں بھی ۱۰۰ حاشیہ میں بھی لکھا ہے فاعل ہم می ہین وزن و ضرب
 انزل ہم مسکن شود پر تیار ۱۰۰ شہر ازیرا چین گویدم یار ۱۰۰ و بد انکہ مضارع موقر نیز و یک
 متاخر ان متروک است مت و سوان وزن ہی وزن ہے اور ضرب او سکی انزل یعنی
 مفعول اور انزل اجتماع حذف و قصر کو کہتے ہیں جب مفاعیل میں حذف و قصر کیا مفعول
 اور اگر مسکن ہو یعنی مفاعیل فاعلات مفاع میں تین متحرک سے ایک ساکن ہو وزن
 مفاعیل فاعلاتن فاع ہو جا سے مثال او سکی جیسا کہ مرقومہ متن ہے اور لفظ ازیرا شہر
 مذکور میں یعنی ازیرا جہت ہے اور زیر انھف او سکا ہے خواہ نیز اصل ہو اور الف و
 زائدہ او سپر آیا ہو مگر ازیرا الفتح اول و یا جمہول مزید علیہ زیر ابینی ازیرا جہت برہان سے
 کذا فی الغیاث قطع یہ ہے ازیرا ج مفاعیل فی گزیدم فاع لاتن یا فاع اور معلوم ہو
 کہ مضارع موقر نیز و یک متاخر ان کے متروک ہے ہم مضارع اخرج عروضیان
 این نوع تاہفت عروض و یازدہ ضرب آوردہ اند و لغتہ اند کہ بر ہفتہ نوع آوردہ است
 پنج شمس و ہفت مسدس و پنج مربع یاں تفصیل است مضارع اخرج عروضی اس نوع کو
 سات عروض لائے ہیں وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف و فعلن
 جسکو ابتر کہتے ہیں اور محذوف مقصور ہے اور فاعل محبوب موقوف یا فاع محبوب
 اور مفاعیلن سالم اور فاعلان مقصور یا فاعلن محذوف اور فاعل انزل اور گیارہ ضرب ہیں
 لائے ہیں وہ فاعلاتن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعلن محذوف اور فاعلن جسکو ابتر

فعل اخرج

کہتے ہیں اور وہ محذوف مقصور ہے اور قطع محبوب مکشوف اور فاع محبوب موقوف
 اور مفاعیلن سالم اور فاعلان مقصور اور فاعول محذوف اور فاعول ازال اور فعل العجبوب اور مکشوف
 کہ سترہ نوع پر آئی ہے پانچ شمن اور سات مسدس اور پانچ مرجع اور تفصیل سے مثنیات
 عروض و ضرب ہر دو سالم برائے لکونہ بیت فریاد من ز عشق پر پیکرہ سن برہ کز عشوہ عمر
 برونیادش بروردہ و چون سکین شو و مفعول فاعلاتن چہا بار بار شود و چہا خانہ برین وزن
 چشم آیدست مثنیات پہلا وزن عروض اور ضرب اونوات سالم یعنی فاع لاتن بیت مثال
 مرقومہ متن ہے قطع یہ ہے فریاد مفعول من عشق فاع لاتن پیکرہ مفاعیل ای سمنبر
 فاع لاتن کز عشوہ مفعول عمر و فاع لاتن نیادش مفاعیل ابی برورد فاع لاتن لفظ در شعر
 میں زائد ہے اور بعض نسخوں میں برورد باضافت سہ یعنی نزدیک دروازہ اور اگر سکین ہو
 یعنی تا و فاع لاتن میم مفاعیل ہے لے بستکین اوسط مفعول فاع لاتن چہا بار ہو اور چہا
 اس وزن میں خوش آئندہ ہوتا ہے مثال یہ ہے بیت از تو فانیاد وانی کہ نیک دانم
 وزن چہا نغیر و دانم کہ نیک دانی ہم سب عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برنگونہ
 شعر یاران من جوان و رفیقان من جوان چہ اندوہ تو بکرم و مرا ای نگار پیر دست و سرور
 عروض مقصور یعنی فاعلان یا محذوف یعنی فاعلن اور ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت
 مثال کی مرقومہ متن ہے قطع اوسکی یہ ہے یاران مفعول من جوان فاعلات رفیقان
 مفاعیل یخوان فاعلان اندوہ مفعول تو بکرم فاعلات مرلاین مفاعیل کار پیر فاعلان
 مرجع عروض همان و ضرب محذوف و حکمش همان است تیسرا وزن عروض وہی
 یعنی فاعلان یا فاعلن اور ضرب محذوف یعنی فاعلن اور حکم و سکا وہی ہے یعنی یہ وزن
 وزن ایک ہیں ہم و عروض و ضرب ابتر گفتمہ اندوہ سہوست چہ محذوف مقصورست مثالش
 بیت دانی کہ از چہ عمر گدازم باندہ و زیر کہ تو زاندہ من شادمانی دست چو سخا و زن
 عروض اور ضرب کو عروضیوں نے ابتر کہا ہے اور یہ سہو ہے اسواسطے کہ ابتر حذف
 اور قطع ہے اور قطع وند مجموعی میں آتا ہے اور فاع لاتن تفصل میں وند مجموعی نہیں ہے
 موقوفی ہے پس یہ محذوف مقصور ہے جب فاع لاتن کو حذف کیا فاع لارا اور جب قصر کیا

فَاعِلْ رُحَا اوسکی جگہ پر فعلین لاس کے مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے وائیک مفعول
 از چہر فاع لات گذار سب مفاعیل اندہ فعلین زیر کہ مفعول تو زائد فاع لات ہمن شاد
 مفاعیل مانی فعلین ہم ہ عروض محبوب موقوف یا محبوب مکشوف و ضرب محبوب مکشوف
 بر اینگونہ بیت گنگنار زرد چو شہینان ہدیہای سبز دارد وزین مکثر و بایستی کہ ضرب محبوب موقوف را فاع
 کردندی بقیاس گنگنشتہ پانچوان وزن عروض محبوب موقوف یعنی فاع جبے دون سبب سحر گئے
 اور عین ساکن ہوا وقف ہوا یا محبوب مکشوف یعنی جبے دون سبب گرو اور عین کشن سرفع ہوا اور
 ضرب محبوب مکشوف یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے گنگنار مفعول زرد
 پہم فاع لات شہی چین مفاعیل یا نفع دیہای مفعول سبز دارد فاع لات در زرد یک مفعول
 مرفع اور عروضیوں کو چاہیے تھا کہ ضرب محبوب موقوف کو ایک وزن اور قرار دیتے
 بقیاس گذشتہ مسدسات و عروض و ضرب ہر دو سالم مثالش شہر باد بہار و بادہ
 شبگیری ہوتی نقشہ و سمن و خیری مسدسات چھٹا وزن عروض اور ضرب دون
 سالم یعنی مفاعیلین مثال اوسکی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے بادیب مفعول ارباد
 فاع لات شبگیری مفاعیلین بویئت مفعول نقش اوس فاع لات منو خیری مفاعیلین شبگیری
 بمعنی صبح و سحر گاہ غیاث سے اور خیری بالکسر بیا و معروف بر وزن پری اور شہین اوسکی
 بہت بین زرد اور سفید اور پہنچ اور کوہ اور باد و سکو خطمی اور گل خطمی اور گل خیر و سخی کتو
 بین برہان اور بہار عجم سے اور صراح بین لکھا ہے کہ یہ عرب خیر و کا ہے ہم ز عروض
 یا محذوف و ضرب مقصور بر اینگونہ بیت از کار رفتہ ہیچ میندیش و زمانہ ہنوز کن یاد
 مسالتوان وزن عروض مقصور یعنی فحولان یا محذوف یعنی فحولن اور ضرب مقصور
 یعنی فحولان مثال مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے از کار مفعول رفت ہیچ فاع لات میندیش
 فحولان وز نام مفعول و اہنوز فاع لات کن یاد فحولان ہم سح عروض ہمان و ضرب
 محذوف حکمش ہمان است اتھوان وزن عروض وہی یعنی فحولان یا فحولن اور
 سرب محذوف یعنی فحولن اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی یہ دون وزن ایک بین ہم ط
 عروض ضرب انزل بر اینگونہ شہر مانند روی خوب نکار یہ تا بد شب چہارہ باد

ت فوان وزن عروض اور ضرب دونوں ازل یعنی فحول باجماع حذف و قصر شعر مثال کا
مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں کہ مثل روئے محبوب کے ماہ شب چہارم چھپتا ہے لفظ چھپ
مانند مفعول روئے خوب فاعل لات نکا ر فحول تا بدش مفعول شب چہار فاعل لات و ماہ فحول
ہم می عروض ہماں و ضرب محبوب و ہماں وزن است و سوان وزن عروض وہی
یعنی فحول اور ضرب محبوب یعنی فعل محذوف مرتین اور یہ وہی وزن ہے یعنی یہ دونوں
ایک ہیں ہم یا رکنی کہ بجای عروض ست نہ ازان قبیل است کہ رکنی کہ بجای ضرب است
پس معتقد است و ضربش محبوب موقوف بر نیگو نہ شعر تا کی بوم باندہ و تیمار عشق آن بت
نامہربان چہ و اگر ہمہ او اسطہ تحركات مسکن کنند پارہ بہتر شود بر نیگو نہ شعر سر و سہی بہ بالا
رخ سیب و سیم زندان لب ناروان چہ ست گیا رہوان وزن جور کن کہ بجای
عروض ہے نہ اوس قبیل سے ہے جیسا کہ رکن بجای ضرب ہے پس معتقد ہے
یعنی رکن عروض اور ہے کہ مفاعیلن سے بنا ہے اور رکن ضرب اور ہے کہ فاعلاتن سے
بنا ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ مضارع مسدس کئی طرح پر ہے ایک بحذف فاعلاتن اخیر
یعنی مفاعیلن مضارع لاتن مفاعیلن جیسا کہ ظاہر ہے دوسرے بحذف فاعلاتن دوم آخری
مفاعیلن مفاعیلن فاعلاتن جیسا کہ انوری کہتا ہے بیت کو آصف جم کو بیا بہ بین
بر تحت سلیمان رستین چہ پیش بدل دیو دوام و دودہ بریم زدہ صفہای حور عین
بر وزن مفعول مفاعیل فاعلن خواہ فاعلان اور تیسری صورت معتقد کی کہ اس میں
مفاعیلن اول مصرع ثانی گویا ہے لہذا اسکو معتقد کہا ہے یعنی گویا کہ یہ ایک ہی مصرع ہے
کسواسطے کہ مفاعیلن بحر مضارع میں جب مسدس بناتے ہیں ساقل نہیں ہوتا جیسا کہ
دقوع اسکا مصرع ثانی بیت مثال میں ہے اور بیت معتقد ہے چنانچہ محقق علیہ الرحمہ
خود فرماتے ہیں کہ ضرب اسکی محبوب موقوف یعنی فاعلاتن سے قطع بیت
مثال مرقومہ متن کی یہ ہے تاکیب مفعول و م باند فاعلاتن ہتیمار مفاعیل عشق و اب
فاعلاتن تناہر مفاعیل بان فاعلاتن اور اگر سب او اسطہ متحرکات کو مسکن کہیں یعنی مفعول
فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن مفاعیل فاعلاتن دو جگہ تین متحرک جمع ہوئے ہیں لہذا

اوسط کو ساکن کرین پس رکن یہ ہونگے مفعول فاع لاتن مفعول فاعلاتن مفعول فاع
 یہ صورت کچھ اول سے ہنر جو پس بیت سروسی بالاسخ سیب سیم دندان لٹائی و
 جو مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے سرویس مفعول ہو بالافاع لاتن رخ سیب
 مفعول سیم دندان فاع لاتن لب نام مفعول وان فاع اس جگہ صاحب حاشیہ فرمایا ہے
 ح قولہ محبوب موقوف درینجا متفق ازل باید زیر کہ اصل رکن ضربی درینجا مفاعیلین قد
 مجموعی است و وقت و رد موقوفی واقع شود پس قف درینجا گنجایش ندارد و تم کلام
 دوسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش تا کیب مفعول دم باتدفاع لات بیتیار مفاعیلین عشتاق
 مفعول تنیمہ فاع لات بان فاع و این خلاف قرار داد مصنف علام است زیرا کہ اولت
 و لون ساکن را کہ در آخر مصرع آند باز او یک حرف می شمار و پس محبوب مکشوف بالیتی فرود
 تم کلامہ اور تیسرا حاشیہ یہ ہے ح تقطیعش سرویس مفعول ہے بالافاع لاتن رخ
 سیب مفعول سیم دندان فاع لاتن لب نام مفعول و افع تم کلامہ چوتھا حاشیہ یہ ہے
 ح و الف نامہ ربان در تقطیع مے افتد و این عیب است تم کلامہ قابل ہم عیب وض
 ہچنان و ضرب محبوب مکشوف و وزن ہمان است ہا ہوان وزن عروضی و سیلح
 یعنی رکن عروض آور آور رکن ضرب آور آور شعر محقق اور ضرب محبوب مکشوف یعنی فاع
 فاع لاتن سے اور وزن وہی ہے یعنی و لون وزن ایک ہن ہم مریجات منج عروض
 و ضرب سالم برنگونہ بیت آمد بہار خرم وقت گل اندر آمدت تیر ہوان وزن عروض
 اور ضرب و لون سالم یعنی فاع لاتن مثال مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے ایب
 مفعول ہا خرم فاع لاتن و فنی کہ مفعول اندر آمد فاع لاتن ہم پید عروض سالم ضرب مقصور
 برانگونہ بیت ای دلبر نگارین با یا کی بسازد ت چو ہوان وزن عروض سالم
 فاع لاتن ہا ضرب مقصور یعنی فاعلان بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے
 اید لب مفعول ری نگاری فاع لاتن ما مای مفعول کی بساز فاعلان ہم یہ عروض سالم و
 ضرب محذوف و حکمش ہمان است پند نہوان وزن عروض سالم یعنی فاع لاتن اور
 ضرب محذوف یعنی فاعلان اور حکم اوسکا وہی ہے یعنی و لون وزن ایک ہن ہم پید

و محجز و بکار و ازند و اور ایک عروض و یک ضرب است ہر دو ملوی برین وزن آید پیش
 این است مت مقضب یہ بحر خاص تازیون کہ ہر دو مقضب مقضب است مقضب قطع کردن ہے
 اور اصل او سکی دائرے میں مفعولات مستفعلن مستفعلن و بار سہے اور محجز و استعمال
 کرتے ہیں اور او سکا ایک عروض اور ایک ضرب ہے دونوں مطوی یعنی مفتعلن پس وزن
 آتی ہے اور بیت او سکی یہ ہے ہم شعر اَعْرَضْتُ فَلَاحَ لَمَّا جَ عَارِضَانِ کَالْبُرْدِ
 است شعر جو مرقومہ متن ہے معنی او سکے یہ ہیں اعراض کیا معشوقہ نے پس ظاہر
 ہوئے او سکے دور خسار سے مثل نزالے کے شقائق اور سپید اور بعضے خون میں بجا
 اعرضت اقبلت ہے یعنی توجہ کیا معشوقہ نے قطع او سکی یہ ہے اعرضت فاعلات
 لاح لہما مفتعلن عارضان فاعلات کلبر دی مفتعلن اور بر و بفتحین یعنی نزالہ و گنگار کذا
 فی الغیاث ہم در صدر و ابتدا میان فار مفعولات و وادوش مراقبہ باشند پس ہر دو محزون
 مطوی نشاید است اور صدر و ابتدا میں در میان فا اور و مفعولات کے مراقبہ ہے
 پس دونوں رکن صدر و ابتدا میں محزون مطوی سچا ہے یعنی اسقاط و دونوں کا اور اثبات
 و دونوں کا میجا جائز نہیں ہے بلکہ ثابت رکھنا ایک کا دونوں سے لازم ہے پس فعلات
 نہوگا یا فاعلات ہوگا یا مفعولات ہم و پارسی بہ تکلف امثلہ آوردہ اند بر ایگو نہ بیت
 ترک خو بروئی مرا کہ گوچر انہ خوش منشی و ضرب نزال معری و مسکن و اباید داشت
 برقیاس و گیر اوزان است اور فارسی بہ تکلف مثالین لائے ہیں جیسے بیت مرقومہ متن ہے
 قطع او سکی یہ ہے ترک خوب فاعلات روی ہر مفتعلن گوچر انہ فاعلات خوش منشی
 معلوم ہو کہ اس مریج کو کبھی مشن بھی لائے ہیں بیت سر و گلزار منی بہ فصل فہ ہارنی
 من اگر چہ تنگ توام چہ عز و افتخار منی چہ ہر وزن فاعلات مفتعلن فاعلات مفتعلن اور
 اگر عین مفتعلن کا سا کن کرین فرقی اس وزن میں اور ہرج اشترین خبر ہے جیسا کہ یہ
 شعر ہے وقت را غنیمت دان آلفد کہ بتوانی چہ حاصل حیات ایجان یکدم است تادانی
 چہ اور کبھی خوشوین مطوی مسکن مریج ہوتا ہے جیسا کہ یہ شعر و فراق او مہری
 عرض کن کہ شب ہمارا چہ یار و ان ہر دو تودر و ذرا کسے چہ کند چہ کن دوم مصرعے ماقی مفعولات

بہار

اور ضرب مقتضب کی نذال یعنی مفتعلان اور معری مفتعلن اور مسکن یعنی مفعولن روا رکھتے ہیں مثل اور اوزان کے ہم محبتش این بجز در برد و نعت مستعمل است و تازی اصلش در دائرہ مس نفع لن فاعلاتن فاعلاتن دوبار باشد و مجزواً یکا در زند و ایک عروض و یک ضرب ہر دو سالم و اور ایک وزن باشد و بتثنی نیست ت محبتش نعت میں یعنی از پنج برگزدہ ہے اور یہ بجز تازی اور فارسی میں مستعمل ہے اصل اوسکی دائرہ تازی میں مس نفع لن فاعلاتن فاعلاتن ہر دو بار اور مجزواً استعمال کرتے ہیں ایک عروض اور ایک ضرب و دونوں سالم یعنی فاعلاتن اور اوسکا ایک وزن ہر بیت اوسکی یہ ہے ہم مشعر البطن نہما خمیفہ و اؤجہ منشل الہلال و در ارکان خبن و کف و شکل روا در زند مگر ضرب کہ در وی خزن نشاید و میان آخر ہر رکن دوم دیگر رکن معاقبہ باشد و در ضرب تشیث روا بود ت شعر جیسا کہ مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں شکم اوس سے خالی ہے یعنی لا غریبان ہے اور منہ مثل ہلال ہے تقطیع اوسکی یہ ہے البطن من مس نفع لن و خمیفہ فاعلاتن و لوجہ من مس نفع لن للہلالی فاعلاتن اور ارکان میں خبن یعنی مفاعلن فاعلاتن اور کف یعنی مستفعل فاعلاتن اور شکل یعنی مفاعل فعلات روا رکھتے ہیں مگر ضرب اوس میں سوا خبن کے یعنی سوا فعلاتن کے سچا یہیے اور در میان آخر ہر رکن کے اور دوم رکن ثانی کے معاقبہ ہے یعنی لن فاعلاتن فاعلاتن کہ دونوں کو سلاست رکھیں یا ایک کو حذف کریں تو دونوں صاحب حاشیہ نے اس جگہ یہ حاشیہ لکھا ہے پس حذف ہر دو یا احد ہا جائز بود تم کلامہ فاعلاتن اور ضرب میں تشیث یعنی مفعولن روا ہے بجائے فعلاتن کے ہم را یا ہا پارسی اصلش در دائرہ مس نفع لن فاعلاتن چہار بار بود و ثمن و سدس و مریج و ثمن کردہ اندر گفتمہ اند کہ اور پنج عروض و نہ ضرب است و بر سیزدہ وزن آمدہ است ہفت ثمن و دو سدس و چہار مریج و ارکان ہمہ مخنون یکا در زند تفصیل انہیست ت لیکن دائرہ فارسی میں اصل اوسکی مس نفع لن فاعلاتن چار بار ہے اور ثمن اور سدس اور مریج استعمال کی ہے اور کہا ہے کہ اوسکے پانچ عروض ہیں فعلاتن مخنون اور فعلاتن مخنون

یا فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو ابتر کہتے ہیں اور فاعل مخبون
محذوف مدروس یا فاعل مخبون محذوف مملوس اور مفاعلن مخبون اور لوضر بین بین فعلات
مخبون اور فعلان مخبون مقصور اور فعلن مخبون محذوف اور فعلن مخبون محذوف مسکن جسکو
ابتر کہتے ہیں اور فعل مخبون محذوف مقطوع اور فاعل مخبون محذوف مدروس اور فاعل
مخبون محذوف مملوس اور مفاعلن مخبون مذال اور مفاعلن مخبون اور تیرہ وزنوں پر
آئی ہے سات شمن اور دو سدس اور چار مبع اور سب ارکان مخبون اتمال کر رہی ہیں اور تفصیل یہ
ہم مثنیات اعروض و ضرب ہر دو مخبون برنگو نہ بیت اگر چہ حیلہ فروشی و گرچہ
چرب زبانی بہ سپاس دار خدا ایم کہ تو بجلہ مرانی بہت مثنیات پہلا وزن عروض
اور ضرب دونوں مخبون یعنی فعلاتن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں
کہ ہر چند حیلہ گراور چرب زبان ہے تو شکر کر خدا کا یا شکر گزار خدا ہوں میں کہ تو ہمہ جست
واسطے میرے ہے تقطیع اوسکی یہ ہے اگر چہ حی مفاعلن لفروشی فعلاتن و گرچہ چرب زبان
ہر زبانی فعلاتن سپاس دار مفاعلن ر خدا ایم فعلاتن کہ تو بجلہ مفاعلن لمرانی فعلاتن ہم
عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب مخبون مقصور برنگو نہ بیت زہر حلیت
نرا با من ای گزیدہ نگارہ سجای نرم درشت و سجای وصل فراق بہت دوسرا وزن عروض
مخبون مقصور یعنی فعلان یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب مخبون مقصور یعنی فعلان
بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع اوسکی یہ ہے زہر حی مفاعلن سترایا فعلاتن
منی گزی مفاعلن و نگار فعلان سجای نرم مفاعلن درشتو فعلاتن سجای وصل مفاعلن
لفراق فعلان ہم ج عروض ہچنان و ضرب مخبون محذوف و تحقیقت ہمان وزن است
تایمہ وزن عروض وہی یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن
اور تحقیقت میں وہی ہے یعنی دونوں وزن ایک ہیں کسواسطے کہ زیادت یک حرف بغیر وزن
نہیں ہے ہم عروض ہچنان و ضرب ابتر گفتمہ اندو این سہوست مخبون محذوف مسکن
می باید چہ خبن در ہمہ اسکان لازم است و این استحقاق انفرادیت مثالش بیت تو مدون
کہ پروزی نغزو باسد اگر چہ کسے زبانی در آید سری سخنانی بہت چوتھا وزن عروض وہی ہے

یعنی فعلان یا فعلن اور ضرب مجزوع و ضیون کے کہی ہے اور یہ سہو ہے مجنون محذوف
 مسکن کہنا چاہیے اس واسطے کہ جن میں یہاں جملہ ارکان میں لازم ہے اور بعد جن کے
 تر سے یعنی حذف و قطع سے فعلن نہیں ہو سکتا اور اس کی استحقاق الفراء نہیں یعنی وزن کا گنا نہیں ہے
 بلکہ وہی وزن ہے یعنی دوسرا اور تیسرا اور سر جنبا نیدن یعنی حرکت کر دینا قطع یہ ہے
 مرد و امفاعلن نکر و زنی فعلاتن لغو ذیل مفاعلن لکر فعلن کیسے یا مفاعلن اور ایدفعلائن
 سری بجن مفاعلن بانی فعلن ہم و عروض مجنون محذوف مسکن و ضرب مجنون مقطوع
 براہیگو نہ بلیت مراوی ست کہ دائم ستم کند بر من چہ بودی ارستم از شکر آمدی
 ست یا پنچوان وزن عروض مجنون محذوف مسکن یعنی فعلن بکون عین اور ضرب مجنون
 محذوف یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے معنی بیت کے یہ ہیں کہ دل میرا
 مجھ پر ستم کرتا ہے ہمیشہ کاش ایسا ستم معشوق مجھ پر کیا کرتا قطع یہ ہے مراوی مفاعلن
 سکدایم فعلاتن ستم کند مفاعلن بر من فعلن چو بر مفاعلن ستم از فعلاتن شکر آمد مفاعلن
 مدی فعل ہم و عروض مجنون محذوف دروس یا مطوس و ضرب مجنون محذوف دروس
 براہیگو نہ بلیت دل بر آتش و چشمی پر آب دارم ہذا ان کہ با من بدخوشہ است جلمان
 ست چشما وزن عروض مجنون محذوف دروس یعنی فاع یا مجنون محذوف مطوس یعنی
 فاع اور ضرب مجنون محذوف دروس یعنی فاع بیت مثال کی مرقومہ متن ہے قطع اسکی
 یہ ہے ولی پر امفاعلن تش چشمی فعلاتن پر ایدامفاعلن رم فاع از کیا مفاعلن من بدخو
 مفعلن شد ستم مفاعلن نان فاع قطعیش دیپر امفاعلن تش چشمی فعلاتن بر ایدامفاعلن
 رم فاع از کیا مفاعلن من بدخو فعلاتن شد ستم مفاعلن نان فاع و اینم خلاف قرار داد
 مصنف کلام معلوم میشود زیرا کہ اوائف و نون ساکن ریکحرف می شمارد پس ضرب
 مجنون منقطع و مطوس تیر طور مصنف تم کلامہ مخفی تر ہے کہ مصنف مثالین بطور و ضیون کے
 لکھتے ہیں اور جہاں جہاں سہو پاتے ہیں بیان کرتے جاتے ہیں اور الف و نون کو
 جو بحر دایر سے سے نکلتا ہے وہاں بجای کیحرف لینا چاہیے بواتی میں اختیار یہ
 لکھتے ہیں صاحب حاشیہ و انداعلم کیا سمجھا ہے کہ ہر جگہ اسی بات کو اعتراضاً بار بار لکھتا ہے

وزن عروض وہی معنی فعلاتن اور ضرب مخبون محذوف یعنی فعلن اور وہی وزن ہے یعنی
 یازدہم اور دوازدہم ایک وزن ہے ہم کج عروض مخبون مقصور یا مخبون محذوف و ضرب
 مخبون محذوف دہر و مسکن روا بود بر اینگوئے بیت تو آگهی صنما یہ کہ من چہ غم خورم
 تیر ہوان وزن عروض مخبون مقصور یعنی فعلاتن یا مخبون محذوف یعنی فعلن اور ضرب
 مخبون محذوف یعنی فعلن اور دونوں مسکن جائز ہیں بیت مثال کی مرقومہ سنس۔ بے تعلق
 اوسکی یہ ہے تا آگهی مفاعلین صنما فعلن کن چہ غم مفاعلین خروم فاعلن ہم و جملہ مسرات اور مرعات
 نزدیک متاخران نامستعمل است و تشکیک در ہمہ مواضع روا بود و در صدر و ابتدای این بحر
 روا نہ بود چہ مبدوء و تہ مجوع نیست ہر چند بران وزن است از ان جهت کہ از دو سبب خفیف
 بعد از جنس وزن و تہی باقیماندہ است و از قدر بعضی بنا در بیٹی آورده اند کہ صدر را و آخر
 و بعضی از متاخران وزنی دیگر آورده اند از مفاعل فاعلاتن چار بار و ان خلط مشکول
 با سالم میتواند بود بر اینگوئے شعر بدان ملک الملوک کہ ہر دو جہان با مرش شدند ز بیج چیری
 بگفتن کاف و نونی این است اوزان دائرہ مشتبہ اور جملہ مسرات اور مرعات
 نزدیک متاخران کے نامستعمل ہیں اور تشکیک از وسط جگہ روا ہے اور صدر اور ابتدا
 میں اس بحر کی خرم روا نہیں ہے اس واسطے کہ مبدوء و تہ مجوع نہیں ہے اور خرم و تہ مجوع میں
 آتا ہے چہ اوس وزن پر بہت ہے کہ اصل میں سبب خفیف تو فی نفس تضاد اس کن میں جابجہ نہیں ہوا و ان
 و تہ ہو گیا یعنی مفاعل و تہ اصلی نہیں ہے اور قدر سے بعضی ایک بیت بنا دلائے ہیں کہ
 صدر اوسکا آخرم ہے اور بعض متاخران سے ایک وزن اور دلائے ہیں مفاعل فاعلاتن
 چار بار اور وہ خلط مشکول یعنی مفاعل کا ساتھ سالم کے یعنی فاعلاتن کے ہو سکتا ہے شعر
 مثال کا مرقومہ متن ہے تعلق اوسکی یہ ہے بدائل مفاعل کلمہ کی فی فاعلاتن کہ درج مثال
 با مرش فاعلاتن شدند ز مفاعل بیج چیری فاعلاتن بگفتن مفاعل کاف و نونی فاعلاتن
 یہ ہیں اوزان دائرہ مشتبہ کے ہم متقارب این بحر ہر دو لغت مستعمل است و
 در دائرہ فعلن مشتبہ بار باشد و بتاری وانی و مجزوب کا رد از رد و ادرا و عروض و چہا ضرب
 و بر شش وزن آید ہست چہا رونی و دو مجزوب و میتا بشل این است یہ بحر عربی اہم

فارسی میں مستعمل ہو اور اصل اوسکی دائرے میں فعلوں اشعر بار ہے اور تازی میں وافی اور
مجزو استعمال کرتے ہیں اور اوسکے دو عروض ہیں فعلوں سالم اور فعل محذوف اور چار فقرہ
ہیں فعلوں سالم فعل مقصوف فعل محذوف فع ابتر اور چہ وزن پر آئی ہے چار وافی اور
دو مجزوا اور بتین اوسکی یہ ہیں ہم اشعر فاما تميم تميم ابن مرقہ فالتا ہم القوم فلی
نیا ناکہ عروض و ضرب ہر دو سالم ست پہلا وزن عروض اور ضرب دونوں سالم یعنی
فعلوں بیت مثال کی مرقومہ متن ہے ربی راب سے معنی یہ کہ ست خواب ہو اور نیا م جمع
نایم یعنی خوابیدہ یعنی یہ کہ فاما تميم ابن مرقہ پایا قیم نے سزست خواب تقطیع اوسکی یہ ہے
فاما فعلوں تیس فعلوں تیسب فعلوں نورن فعلوں فالتا فعلوں تعلقو فعلوں مرزاں فعلوں
نیا ما فعلوں ہم ب شھر و یا وئی الی شوق یا یسات و شعیت مرا ضیع مثل اشعال
عروض سالم است و ضرب مقصور ت دوسرا وزن عروض سالم یعنی فعلوں اور ضرب مقصور
یعنی فعل بیت مثال کی مرقومہ متن ہے یا یسات مقلوب الیسات زنان بسن ایاس
رسیدہ کہ القطار حیض سے اوس میں ہوتا ہے اور نہایت الرعب میں بالسات
ببای موجدہ پڑا ہے معنی محتاجات اور شعث جمع شعثا یعنی پر اگندہ موغبار آلودہ و مرضیم
جمع مرضع یعنی شیر دہندہ اور سعال اصل سعالی بخار یا معنی غول یا بانی معنی یہ ہیں کہ
جگہ لیتا ہے طرف زنان منقطع بحیض پریشان موگرد آلودہ شیر دہندہ کہ مانند غول یا بانی
کے تقطیع یہ ہو و یا وی فعلوں الانس فعلوں تینیا فعلوں اساتن فعلوں شعش فعلوں
مراضی فعلوں عیشل فعلوں سعال فعلوں ہم ج شھر و آروئی من اشعر شعراً عو یضاً
یفسی الروات الذی قد رواہ عروض سالم است و ضرب محذوف ت تیسرا وزن عروض سالم
یعنی فعلوں اور ضرب محذوف یعنی فعل شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی یہ ہیں روایت
کرتا ہوں میں شعر سے شعر مشکل کہ بھلا دیتا ہے راویوں کو کہ اوسکی روایت کی ہو تقطیع
یہ ہے وادی فعلوں ششع فعلوں رشرن فعلوں عویشن فعلوں تیسرے فعلوں روا تمل
فعلوں لذی قد فعلوں روو فعل ہم و شھر خلیلی عو جانی ریسم و آریہ خلک من سکیلی
و من تیشہ عروض سالم و ضرب ابتر و این چہا و وافی است چوتھا وزن عروض سالم

یعنی فحولن اور ضرب ابتر یعنی فتح باجماع حذف و قطع شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی او سکے
یہ نہ ہیں ای دو نون دوستو میرے ٹھہر و خانہ سے ویران پر کہ خالی ہیں سیلیبی سو
اور یہ سے اور یہ دو نون نام معشوقہ کے ہیں تقطیع یہ ہے غیلی فحولن یو جافحولن
علی رس فحولن مدارن فحولن خلعت من فحولن سیلیبی فحولن و منی فحولن یہ فتح اور یہ
چارون وزن وافی کے ہیں ہم ہ شعر ابرین و منیہ اقرت ہ سلمی بذات الغضاضہ
ہر دو محذوف ست پانچوان وزن عروض اور ضرب دو نون محذوف ہیں یعنی فعل
شعر مثال کا مرقومہ متن ہے ومنہ آثار الدار کذا فی القاموس غضا جمع غضاۃ نام ایک
شجر کا ہے ذات غضا یعنی وہ زمین کہ جس پر یہ درخت ہوں معنی یہ ہیں آیا یہ ویرانہ
نشان گھروں کا ہے کہ واسطے معشوقہ سلمی کے بیچ زمین درختان غضا کے تھا تقطیع
یہ ہے امدم فحولن متن اق فحولن قرت فعل سلمی فحولن بذات فحولن غضا فعل
ہم و شعر کعقن و لا تینکس ہ فاما یقش یا تینکا ہ عروض محذوف و ضرب ابتر
و این ہر دو محذوف اندت چھٹا وزن عروض محذوف یعنی فعل اور ضرب ابتر ہے یعنی
فتح شعر مثال کا مرقومہ متن ہے معنی او سکے یہ ہیں کہ عقیف ہو اور خرین ہو جو کچھ کہ
مقدار اور حکم ہوا ہو گا بیش آئے گا عقیف مرد پارسا اور پرہیزگار از حرام غیاث سے
تقطیع یہ ہے کعفت فحولن ولایت فحولن تاس فعل فائق فحولن ضیاتی فحولن کافع اور
یہ دو نون مجزویں ہم و بطریق زحاف در دیگر ارکان قبض روا بود و در عروض ہا و سلم
قصر و حذف روا بود و در صدر ثلم و ثرم و با خد کہ در ابتدا ہم بنا و استعمال کنند
اور بطریق زحاف کے اور ارکان میں قبض روا ہے یعنی فحولن بضم لام حشو میں لانا
درست ہے اور قبض گرانا حرف پنجم کا جب سبب میں پڑے اور عروض ہا و سلم میں
قصر یعنی فحولن اور حذف یعنی فعل روا ہے اور صدر میں انٹلم یعنی فعلن اور ثرم یعنی فعل
بسکون عین روا ہے اور کبی ابتدا میں ہی بنا و ثلم اور ثرم کو استعمال کرتے ہیں ہم
و اما در پارسی وافی و مجز و مشطور آورده اند و گفته اند کہ اورا و عروض است و چہا ضرب
دبر و وزن آندہ است چہا رثمن و سہ سدس و سہ مربع است و اما پارسی میں وافی اور مجز و

اور مشطور لائے ہیں اور کہا ہے کہ اوسکے دو عروض ہیں سالم یعنی فحولن اور مقصور
 یعنی فحول یا محذوف یعنی فعل اور چار ضربیں ہیں مسبغ فحولان اور سالم فحولن اور فحول مقصور
 اور فعل محذوف اور دوس اور نون پر آئی ہے چار شمس و تین مسدس اور تین مربع مشتمل
 ا عروض سالم و ضرب مسبغ برانگونیہ بیت ببالانگارا چو ازادہ سردی و لیکن برخمار
 مانند گلنار و دین ناپسندیدہ است چہ حرف آخر ازادہ ہر دن است شمس ثمناس
 پہلا وزن عروض سالم یعنی فحولن اور ضرب مسبغ یعنی فحولان بیت مثال کی مرقومہ میں ہے
 گلنار یعنی گل انار مراد مسبغ قطع یہ ہے ببالا فحولن نگارا فحولن چا از فحولن دسرو فحولن
 و لیکن فحولن برخسا فحولن رمان فحولن و گلنار فحولان اور یہ ناپسندیدہ ہے اس واسطے کہ
 حرف آخر دائرے سے باہر ہے ہم ہر دو سالم است دوسرا وزن عروض اور ضرب
 دونوں سالم یعنی فحولن مثال اوسکی یہ ہے بیت اگر سرو من دچمن جا بگیرد عجیب
 باشار از سرو بالا بگیرد ہم ج عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور است تیسرا وزن
 عروض مقصور یعنی فحول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فحول مثال سے تولی
 کا فریدی ز یک قطرہ آب گہرای روشن تر از آفتاب ہم عروض همان و ضرب
 محذوف و تحقیق ہر دو وزن یکی است و شاہ نامہ برین وزن گفتہ اندست چو تھان
 عروض وہی یعنی فحول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل مثال سے چو آیم بکویت کن
 عیب من کہ بی اختیارم درین آمدن و اور حقیقت میں یہ دونوں وزن ایک ہیں
 یعنی سوم اور چہارم اور شاہنامہ اسی وزن میں کہا ہے شعر شاہنامے کے یہ ہیں
 برو ز نبرو آن یل زورمند بہ شمشیر و خنجر بگز و کند و درید و ہرید و شکست و بہت چہ یان
 را سر و سینہ و پا و دست ہم و ایچ وزن را پارسی گویان راہ اعشی خوانند از جہت آنکہ ایات
 اعشی برین وزن است کہ این دو بیت از انہست شعر و کاس شربت علی کذوہ
 و آخری نگر اویت نہا بہا کئی ایلعل الناس اتی امرؤ آتیت الیمینۃ مریج باہا
 است اور ان تین وزنوں کو فارسی گواراہ اعشی کہتے ہیں یعنی طریق خواندگی اس واسطے کہ
 بہا بہت اعشی اس وزن پر ہیں کہ دو بیتیں اوس سے یہ ہیں مشرود وزن مرقومہ میں ہیں

معنی اونسکے یہ ہیں بہت کاسے پیہ میں نے واسطے لذت کے اور بہت پیالے
 نوش کیے سینے واسطے دوا کے یعنی بہت گرم و سرد زمانے کا چکھنا تاکہ جانیں لوگ کہ
 ایک مرد ہون میں کہ پوسنچا ہوں میں اور تلاش کی ہے سینے معیشت اور سکی دروازہ
 اور تقطیع یہ ہے وکاسن فو لن شرتو فو لن غلا لذ فو لن ذوقن فعل و آخری فو لن تدریج
 فو لن تنہما فو لن بہا فعل کی یغ فو لن کمننا فو لن ساتم فو لن روو فعل اتینل فو لن بیت
 فو لن بہن با فو لن بہا فعل اعشی نام شاعر کا اور راہ معنی پردہ سرد و دم مسدسات ہر جن
 و ضرب سالم برینگونہ بیت نگہ کن بدان سرخ و سرخ بد کرد و زرد گشت این رخا نم
 ت مسدسات با پوان وزن عروض اور ضرب و دون سالم یعنی فو لن بیت مثال کی
 مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے نگہ کن فو لن بد اسر فو لن خدو سرخ فو لن کرد و زو فو لن
 و کشتی فو لن رخا نم فو لن ہم و عروض مقصور یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ بیت
 ازان خط مشکین یا رہ شذران ماہش اندر محاق ت چٹا وزن عروض مقصور یعنی
 یعنی فو لن یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فو لن بیت مثال کی مرقومہ متن ہے
 تقطیع اور سکی یہ ہے از خط فو لن طمشکی فو لن نیار فو لن شدا ما فو لن ہند فو لن
 محاق فو لن ماہ سے مراد خسارہ اور محاق بضم اور کبسر اور لفتح تینوں حرکتوں سے آیا ہر
 ہستی کا ستن ماہ ابتدا اور سکی شب پانزویں ہم سے ہے اور تین دن آخر مہینے کے کہ چاند
 ان انام میں چپ جاتا ہے طائف اور منتخب اور مدار اور کشف سے کہ کافی انبیاء ہم
 نہ عروض بہان و ضرب محذوف و بحقیقت بہان است ساتوان وزن عروض یعنی
 فو لن یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ حقیقت میں وہی وزن سے یعنی ششم
 اور ہفتم ایک وزن ہے ہم مربعات ح عروض و ضرب سالم برینگونہ بیت
 عیان شد نہا نم ز رنگ رخا نم ت مربعات تھوان وزن عروض اور ضرب دون
 سالم یعنی فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو
 تقطیع یہ ہے عیاش فو لن نہا نم فو لن ز رنگ فو لن رخا نم فو لن ہم ط عروض مقصور
 یا محذوف و ضرب مقصور برینگونہ بیت شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو فو لن شرتو

عروض مقصور یعنی فاعول یا محذوف یعنی فعل اور ضرب مقصور یعنی فاعول بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے تائی دل فاعول گزار فاعول منم دل فاعول سپار فاعول هم ی عروض ہمان و ضرب محذوف و بحقیقت ہمان است س دسوان وزن عروض ہی یعنی فاعول یا فعل اور ضرب محذوف یعنی فعل اور یہ وہی وزن ہے یعنی ہنم اور ہم ایک ح تقطیعش تائی دل فاعول گزار و فاعول منم دل فاعول سپار فاعول تم کلامہ مجموع علیہ الرحمہ تو عروض کو مقصور یا محذوف لکھتے ہیں یہ تقطیع عروض سالم کی کرتے ہیں اور شعر میں بھی داد لکھا ہے ہم و بہ نزدیک متاخران مسدسات و مربعات متروک است وقد ما اثلیم در صدر یا در ابتدا بنا در بکار و شتہ اند چنانکہ رود کی گوید بیت بہار است ہر روزہ در روزنم منکر فراوان و معروف کم و استعمال قبض و فارسی روایت پہچو س اور متاخران کے نزدیک مسدسات اور مربعات متروک ہیں اور قد ما فی اثلیم یعنی فعلن صدر میں یا ابتدا میں بطریق ندرت استعمال کیا ہے جیسا کہ رود کی کتاب ہے بیت رود کی کی مرقومہ متن ہے روزنم یا روزیم یعنی موسم برشکال و بہار منکر یعنی امر منکر مثل شراب نوشی اور لہو و لعب معروف یعنی امر معروف ضد منکر تقطیع یہ ہے بہار س فاعول تہر و فاعول نر و فاعول نر تم فعل منکر فعلن فرا و فاعول منم و فاعول منم فعل اور استعمال قبض کا فارسی میں روانہ ہیں ہے کسی وجہ سے منی اسکے یہ ہیں کہ وزن سالم میں اور وزن محذوف خواہ مقصور الضرب والعروض میں جیسے صدر اور ابتدا میں کن اثلیم یعنی فعلن کبھی آگیا ہے اس جگہ مقبوض یعنی فاعول کو لانا سنا ہے صاحب میزان اس مطلب کو نہ سمجھا اور اثلیم پر یہ حاشیہ لکھا ح مثال اثلیم و صدر و ابتدا بل و شو نیز رفتم و برویم دافع تو بر دل صبح الصبح المنزل بمنزل و وزن مصرع اول فعلن فاعول فاعول فاعول وزن مصرع ثانی فعلن فاعول فاعول فاعول تم کلامہ ظاہر ہے کہ رفتم و برویم بر وزن فعلن فاعولان پس بیان ہے اور مصرعہ ثانیہ استعمال قبض کی جگہ لکھا ہے ح لیکن متاخرین بر مقبوض اثلیم شعر گفتہ اند باین طور کہ یک زلفن مقبوض باشد و دیگر اثلیم تقدیم مقبوض چنانکہ درین شعر بر وزن ہجرت چہ چارہ نام

مسکن بھی لاتے ہیں یعنی فعلن سکون عین اٹھ بار شعر مرقومہ متن ہے منی یہ ہیں امی
محبوب میرے دریافت کر میری سوچ کو اور رحم کر میرے دل پر پس بیٹھ نزدیک میرے
تقطیع یہ ہے یا مح فعلن بوبی فعلن اور ک فعلن روحی فعلن و رحم فعلن قلبی فعلن فجلس
فعلن عمدی فعلن ہم و عروضیان این رکنا را موقوف خوانند و این سہو است چه قطع
جزر و عروض و ضرب یافتند و ہر سہ نوع یعنی سالم و مخبون و موقوف غلط کنند اور
عروضی این رکون کو یعنی فعلن فعلن کو موقوف کتے ہیں اور یہ سہو ہے اس واسطے کہ
قطع سواسے عروض و ضرب کے نہیں آتا پس مخبون مسکن ہیں اور مینون قسین یعنی
سالم فاعلن اور مخبون فعلن بحر یک عین اور موقوف فعلن سکون عین غلط کرتے ہیں
ہم و اما بفارسی قدما بہ تکلف برین بحر ہم شعر آوردہ اند نذال و معری ہم عروض ہم ضرب
و ضرب تنہا نذال و ہمہ مخبون یا ہمہ مسکن یا مختلط ہمہ نذال و معری و مختلط اما سالم یا مخبون
و مسکن غلط کنند کہ از قیاس خارج بود و اما فارسی مین قدما بہ تکلف اس بحر مین
شعر لاتے ہیں نذال یعنی فاعلن اور معری یعنی فاعلن عروض ہی اور ضرب ہی اور
ضرب تنہا نذال بھی لاتے ہیں اور سب رکن مخبون بھی لاتے ہیں اور سب رکن مسکن بھی
لاتے ہیں اور سب رکن مختلط بھی لاتے ہیں یعنی کوئی مخبون اور کوئی مسکن اور سب
نذال اور معری اور مختلط بھی لاتے ہیں لیکن رکن سالم کو ساتھ رکن مخبون اور مسکن کے
غلط نہیں کرتے ہیں فارسی مین کہ انکے قیاس سے خارج ہے بخلاف عربی کے کہ وہاں لانا
درست ہے ہم مثال سالم مثنیٰ مشعر سخت سرگشتہ ام از غم بحر توبہ اگر خطای کتم و لبر اخو
کن و مثال سالم مثنیٰ کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع سخت سر فاعلن کشتہ ام فاعلن
از غمی فاعلن جب رتو فاعلن اگر خطا فاعلن فی کتم فاعلن و لبر فاعلن مخو کن فاعلن ہم
مثال سالم مسدس مشعر سرخ گل بردورخ کشتہ و لاجرم فتنہ کشتہ مثال سالم
مسدس کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے سرخ گل فاعلن بردورخ فاعلن کشتہ ای فاعلن
لاجرم فاعلن فتنای فاعلن کشتای فاعلن کشتہ یعنی پیدا کردہ ہم مثال مربع سالم مشعر
سجدہ کردت بنا و آفتاب از خاک و مثال مربع سالم کی شعر مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے

سجدہ کرنا علن دت بتا فاعلن افنا فاعلن بز فلک فاعلن هم مثال شمن مخبون و مسکن در بیشتر
 آورده اند مثال شمن مخبون اور مسکن کی سابق میں لائے ہیں عربی میں اور فارسی میں
 مثالین یہ ہیں مثال مخبون سے چورخت بنو گل بانغ ارم یہ چودت بنو قدس و چین
 فعلن آٹھ بار تعلق اسکی یہ ہے مثال مسکن سے ہر دم میت دارم زاری ہرگز غم ناک
 زارم داری فعلن آٹھ بار تعلق اسکی ہے ہم دیکھیں ابہرج اخرب ورل مخبون ہم
 تعلق توان کردت اور اگر سب رکن مسکن ہوں یعنی فعلن فعلن فعلن فعلن مسکن عین
 وزن کو ہرج اخرب اور رل مخبون میں تعلق کر سکتے ہیں ہرج اخرب مسدس محذوف العر
 والضر بر وزن مفعول مفاعیل فعلن ہے اور رل مخبون مسدس محذوف العر والضر
 فعلن تعلق ہے جب انکو مسکن کیجیے وہی وزن ہو جائے ہم و باقی وزنہا عین مسدس
 و مربعات مخبون و مسکن از طبع دور تر بود این است بحر ہای دائرہ تنفقہ تفصیل بحر و اوزان
 تمامی آن تمام شدت اور باقی وزن مسدسات اور مربعات مخبون اور مسکن کی طبیعت
 دور ہیں یہ ہیں بحرین دائرہ تنفقہ کی اور تفصیل بحر و اوزان کی جملہ تمام ہوئی ہم معلوم
 کہ در پانزدہ بحر کہ مستعمل عرب است جملہ عروض ہائست و شش است و جملہ ضرب ہائست
 و بر شصت و سہ وزن آمدہ است و در بحر کہ مستعمل عجم است بقول عروضیان چل و چہار
 عروض و ہشتاد و پنج ضرب است و بر صد و نو و نہ وزن شعر گفتہ اند و الدرا علم بالصواب
 است اور معلوم ہوا کہ پندرہ بحر و تین کہ مستعمل عرب ہیں جملہ عروض چہدیس ہیں
 اور جملہ اضراب پچاس اور ترستہ وزنوں پر آئی ہیں اور دس بحر و تین کہ مستعمل
 عجم ہیں بقول عروضیوں کے چوالیس عروض اور پچاسی ضرب ہیں اور ایک سے
 ننانوے وزنوں پر شعر کہے ہیں و الدرا علم بالصواب ہم و باید دانست کہ این بحر ہا
 مولف از اصول مذکورست و شاید کہ اصلہا سے دیگر غیر آنچه گفتہ اند تا لیف کنند و ازان
 اصلہا بحر ہا مولف شود کہ در مقام دیگر مستعمل باشد یا بروز گاری دیگر مستعمل شود چنانکہ
 بنا و ریخت پارسی رکنی ثمانی یافتہ می شود مولف از دو و تہ و سببہ بروزن مظاہر
 شعری دیدہ ام از تکرار این رکن چہار بار کہ عین آن شعر یادند ارم اما برین منوال بود

بلیت اگر بدانی کہ سنے تو جو غم مرادین غم روانداری ہے درست فعلن مخبون مرغل برین
 وزن باشد و از متفاعلن موقوف مرغل پنجین است اور جانا چاہیے کہ یہ بحرین مولف
 اصول مذکور سے ہیں اور شاید کہ اصلین اور سوا این اصلون کے تالیف کریں اور ان
 اصلون سے بحرین مولف ہوں کہ اور زبانوں میں سوا تازی اور فارسی کے مستعمل ہوں
 یا اور زمانے میں مستعمل ہوں چنانچہ بندرت لغت پارسی میں ایک رکن ثانی یعنی
 ہشت حرفی پایا جاتا ہے مولف دو و تدا اور ایک سبب سے ہر وزن مفاعلاتن کہ اس میں
 مفا اور علا دو و تدا میں اور تن ایک سبب و ایک شعر دیکھا ہے یعنی اس رکن کی
 تکرار سے چار یا کہ بعینہ و غیر یا و نہیں ہے مگر اس طرح پر تھا بلیت اگر بدانی کہ بی تو جو غم
 مرادین غم روانداری ہے قطعاً اگر بدانی مفاعلاتن کہ بیت جو غم مفاعلاتن مرادری غم
 مفاعلاتن روانداری مفاعلاتن اور ست فعلن مخبون مرغل اس وزن پر ہے یعنی مفاعلاتن
 اور متفاعلن موقوف مرغل یعنی مفاعلاتن بھی اس وزن پر ہے موقوف یعنی مضم مخبون
 ہم و نیز از بحر پی کہ اور این زبان پہلو بران بحر میگویند و شبیہ است بہر ج مسدس سالم
 رکن اول ہم ثانی است مولف از چار سبب خفیف برین وزن کہ مفعولاتن و گاہ سالم کا میدار
 و گاہ مخبون ہر وزن مفاعیلن و گاہ مملو ہر وزن فاعلاتن و ہر سہ با یکدیگر خلط میکنند و
 و در رکن باقی مفاعیلن فاعلاتن یا مفاعیلن فاعلاتن است مثالش بیت فردا کہ عرض پی
 لشکر و زن پی و میان دو سرا ہل انجمن پی و ہمہ گرد آورد ویر و جوان را و انچہ من کردہ
 پی نہر برج بمن پی و صدر بیت اول سالم است و ابتدا و صدر بیت دوم مخبون و ابتدای
 بیت دوم مملو و امثال این بسیار است اور ایک بحر اور بھی دیکھی ہے کہ رکن اول
 او سکا ثانی ہے مولف چار سبب خفیف سے اس وزن پر کہ مفعولاتن اور اور اس زبان
 پہلو ی او س بحر پر کہتے ہیں وہ مثلاً ہے ہر ج مسدس سالم سے اور اس منضم اول اور
 سکون نون اور اور این بھی ایک طرح کی خوانندگی اور گویندگی ہے کہ وہ خاصہ فارسیہ و گاہ
 اور شعر او سکا زبان پہلو ی میں ہوتا ہے کسی شاعر نے کہا ہے بیت لحن اور این
 بیت پہلو ی و زخمہ و زود و سماح غسر و سی و اور ایک دیکھی نام ہے مضامات اور

تو جمع جو سقان سے مشہور باورامہ چونکہ خنیاگر وہاں کے ساکنین نے یہہ خوانندگی وضع کی باورامین مشہور ہوئے پس اس مفعولات کو کبھی سالم استعمال کرتے ہیں اور کبھی مجنون بروزن مفاعیلن اور کبھی مطوی بروزن فاعلاتن اور تینوں کو با یکدیگر خلط کر دیتے اور بعد اس کے مفعولاتن خواہ مفاعیلن خواہ فاعلاتن کے دو رکین باقی مفاعیلن مفعولاتن یا مفاعیلن فاعلاتن ہیں مثال اسکی بیت جو مرقومہ متن ہے اور شعر مذکور میں فردا کہہ جی فردا وقت صبح اور عرض یعنی ملاحظہ اوپلی لشکر یعنی پامی لشکر اور وژن یعنی کثافت اور سنجاست مراد خرابی پی در پی ہے اور دوسرا بل انجمن پی یعنی در پی رئیس اہل انجمن اور زبرج یعنی زینت اور مین پی اسی در پی من خواہد بود صدر بیت اول سالم ہے یعنی مفعولاتن اور ابتدای بیت اول اور صدر بیت دوم مجنون یعنی مفاعیلن اور ابتدا کے بیت دوم مطوی یعنی فاعلاتن تعلق یہہ ہے فردا کہہ مفعولاتن ضعیف کر مفاعیلن وژن پی فاعلاتن میان پی دو مفاعیلن سری اہلن مفاعیلن جمن پی فاعلاتن ہمہ کرد مفاعیلن در دہیر مفاعیلن جو را فاعلاتن انجمن فاعلاتن پیر برج مفاعیلن مین پی فاعلاتن اور مثل اسکے بہت ہیں ہم و غرض از ایراد این سخن آن است تا دانند کہ اصول جو در اینجا گفتیم محصوریت نہ فروع و تغیرات بل انچہ ایراد کردیم موجود است بحسب الغلب والحمد اعلم بالصواب اور غرض اس سخن کی ایراد سے یہہ ہے تا معلوم کریں کہ اصول جو جو کہے ہیں ہمنے محصور ہیں نہ فروع اور تغیرات بلکہ جو فروع اور تغیرات ایراد کیے ہمنے موجود ہیں بحسب غالب یعنی اصول محصور ہیں فروع اور تغیرات محصور نہیں ہیں والحمد اعلم بالصواب **فصل ہشتم** در تغیر زیادت کہ تعلق بارکان نذر و از تغیرات کہ در بیشتر یاد کردیم تغیر زیادت را کہ آنرا از خرم خوانند در ہیج موضع مثال بنا و دریم و آن بغایت گران و ناپسندیدہ باشد و بر کنی و بگری خاص نبود و ایراد آن بآن سبب باین موضع افکنند کہ تا بسجود اوزان و قوف نہ باشد اگر اک آن چنانکہ باید دست نہ در و خرم بیشتر یک حرف ہو کہ در اول بیت افزائند مثالش تجازی امر القیس گوید **شعر و کان ثبیر آفتی عرائین و بیکہ کبیر اناس فی سجاد و حترک ہر بر سحر طویل است**

از وزن دوم دو اور خرم است فصل ششم بیان تغیر زیادت میں کہ ارکان سے
تعلق نہیں رکھتا پس تغیرات جو پہلے بیان کیے تھے ان میں ایک تغیر زیادت بھی
اوسکو خرم کہتے ہیں کسی جگہ مثال اوسکی نہیں لائے ہم وہ نہایت گران روزنا پسندیدہ
اور کسی رکن اور کسی بحر کے ساتھ خاص نہیں اور یہاں اوسکو ایسے بیان کیا ہے کہ
جب تک بحرین اور اوزان معلوم نہوں اور اک اوسکا جیسا چاہیے حاصل نہیں ہوتا
اور خرم اکثر بیک حرف ہوتا ہے کہ اول بیت میں لاتے ہیں مثال اوسکی تازی بیت
امر القیس کی جو مرقومہ متن ہے اوس میں شبیر نام ایک کوہ کا ہے اطراف مکہ میں اور
غریب سر بنی مراد اول چند ول جمع دابل یعنی باران بزرگ قطرہ بجا دیکھیم غلط منزل
چاوپر پیچیدہ معنی یہ ہیں اور گویا کہ شبیر اول باران میں مرد بزرگ بگیم غلط پیچیدہ ہے
تقطیع کا فن فعول ثبیرن فی مفاعیلن عرائی فعولن نوہلی مفاعیلن کبیر فعولن اناسن
فی مفاعیلن سجادن فعولن مزللی مفاعیلن کبیر طویل ہے وزن دوم سے جسکے عروض
اور ضرب دونوں مقبوض ہیں اور او اول بیت میں خرم کا ہے ح خرم راصل
انداختن حلقہ در بنی شتر است و وجہ مناسبت ظاہر و حکم کردن صنفی ہا کہ انجمنی
بران است کہ بدوش در شجر می دست نشود و الانشا یہ محکامہ مثال اور کبھی یہ زیادت
مصرع دوم میں ہوتی ہے بیت تاملید یا کلب یا بیت القاع فکلم لکنا انکما می تکرر
ام کینلی من البشر بحر سبط سے بروزن مستفعلن فعلن مستفعلن فعلن فاعلن
مستفعلن فعلن اور عجزہ استفہام اول مصرع دوم میں خرم جو ہم زیادہ ازین ہم آورده اند ایک کلمہ
از چار حرف و آن نادر است و بیتش این است فکلمہ اشد و جازیمکلمہ الموت
فان الموت لا یقیکا ولا تجزع من الموت اذا حل بوذیکما و بر سبب ہر زج دست اول
و کلمہ اشد و خرم دست ت اور زیادہ ایک حرف سے بھی لائے ہیں پارہرت تلمہ
یعنی چار حرف کا کلمہ اور یہ بہت کم ہے اور مثال اوسکی جیسا کہ مرقومہ متن ہذا دہمین
حیا زیم جمع حرام معنی کمر بند ہے اور لایق کا ہشباع الف معنی یہ ہیں بانہ کہ ہر
اسپہ واسطے موت کے پس تحقیق الموت ملاقات کر گئی تجھے اور زور موت سے حیو

وارد ہوا تہ ۱۰۱ ی میں تقطیع یہ ہے حیازیم مفاعیل کلکوت مفاعیل فائلمو مفاعیلن
 تلا قیکا مفاعیلن لا تخرج مفاعیلن تلکوت نعل اذا خلل مفاعیل بواو یکا مفاعیلن یہ بحر
 ہرج ہے وزن اول اور کلمہ اشد و کا خزم ہے مثال زیادت ایک حرف اور چار حرف
 محقق علیہ الرحمہ نے لکھی مثال زیادت دو حرف کی یہ ہے مشعر قد فانی الیوم من
 حدیک است مدبر کہ ۱۰۲ وزن فاعلاتن مفاعیلن فعلاتن مفاعیلن خفیف مجزوء
 اور قسم ختم ہے مثال زیادت سہ حرف کی بیست اذا حذرت ربی و ذکر تک ۱۰۳
 یا اکریم یا ذی بک الجبار ۱۰۴ بروزن فعلاتن فاعلن فعلاتن فاعلن فعلاتن مد بحر
 اور کلمہ اذا ختم ہے ہم در پاسی ہم یک حرف قدا آوردہ اند بعضے در اول مصرع
 اول برای گوید رو کی گوید بیست جحد ہجون نوزد آب ببادہ گو یا آستینان شکستی ۱۰۵
 میانکش نامزکاک چو ساہ سونی ۱۰۶ گوئی از یکدگر گسستی ۱۰۷ بحر خفیف است از وزن ہفتم
 و میم خرم است در اول بیست دوم است اور فارسی میں بھی یک حرف قدا لائے ہیں
 بعضے اول مصرع ہیں جیسا کہ بیت رو کی کی مرقومہ متن ہے بحر خفیف میں وزن ہفتم
 عروض مشکوٰۃ اور ضرب ابتر اور سیم خرم کا ہے اول بیت دوم میں اور نوزد آب سنی
 حج آسب الفج ۱۰۸ ہے جحد ہجو فاعلاتن نوزد ۱۰۹ مفاعیلن بیاد فعلاتن کو یا افاطلن
 خبا سکت ۱۱۰ مفاعیلن نستی فعلن یا بکسن تا فاعلاتن زکھسا مفاعیلن یا موی فعلاتن کو از
 فاعلاتن و ذکر گس مفاعیلن نستی فعلن ہم بعضے در اول مصرع دوم ہم گفتہ اند چنانکہ
 مرادی گوید بیست از ختم و گنج چو فریاد و کسود کہ مرگ کند بر تن تو تا خن ۱۱۱ بحر
 سریع است از وزن دوم و حرف کہ در اول مصرع دوم خرم است و متاخران البتہ استعمال
 خرم نمی کنند و الدرا علم است اور بعضے اول مصرع دوم بھی لاتے ہیں جیسا کہ مرادی
 کہا ہے بیت مثال کی مرقومہ متن ہے تقطیع یہ ہے از چشمو مقتلن کنجھو مقتلن یا دسو
 فاعلاتن مرگ کند مقتلن بر مقتلن تا خن فاعلن بحر سریع ہے وزن
 دوم سے اور حرف کاف کا اول مصرع دوم میں خرم ہے اور متاخر البتہ استعمال
 خرم کا نہیں کرتے ہیں و الدرا علم بالصواب **فصل نہم** و ذکر معانی بعضے الفاظ و

القاب مذکور پارسی سبب رسن باشد و تدنیخ و این دو اسم از اجہت نہادہ اند کہ
عرب بیت شعر را سخاۃ تشبیه کردہ اند چہ بیت خانہ باشد و خانۃ ایشان خیمہ باشد و خیمہ
بر رسن و میخ قائم شود و فاصلہ جدا کنندہ باشد بعضی متحرکات متوالی را رباعی کن از دیگر
متحرکات جدا کنند فصل نون ذکر معانی بعضی الفاظ اور القاب مذکور میں اور
فارسی میں سبب بمعنی رسن ہے اور وتد بمعنی میخ اور یہ دو نام اس جہت سے رکھے
ہیں کہ عرب بیت کو گھر سے تشبیه دیتے ہیں اس واسطے کہ بیت بمعنی خانہ ہے
اور گھر عرب کا خیمہ ہوتا ہے اور خیمہ رستی اور میخون سے قائم ہوتا ہے اور فاصلہ
بمعنی جدا کنندہ ہے یعنی متحرکات متوالی کو بسبب ساکن کے اور متحرکات سے
جدا کرتا ہے ہم و اما بجز طویل و مدید و بسیط باین سبب بمعنی درازی و کشیدگی گسترگی
نام کردہ اند کہ بتاری بزرگتر از ترکیب اصول این بجز کہ در دائرہ بست و چہا حرف
بسیج ترکیب نیست اور بجز و ن طویل اور مدید اور بسیط کا اس سبب سے بمعنی
درازی و کشیدگی و گسترگی نام رکھا ہے یعنی طول بمعنی درازی اور مد بمعنی کشیدگی
اور ربط بمعنی گسترگی ہے کہ تازی میں انکی ترکیب سے کوئی ترکیب بزرگتر نہیں ہے
کہ دائرے میں چوبیس حرف ہیں ایک مصرع میں ہم و بعد ازان سہ بحر اصل بحر وافر
و کامل بیت و یک حرف است و ہر چند مساوی دیگر مسبغات است اما حرکت ازان
زیادت است پس ازین جہت این دو بحر ابو فور و کمال موسوم کردند اور بعد انکے
یعنی بعد طویل اور مدید اور بسیط کے وافر اور کامل ہے کہ اون میں اکیس حرف ہیں
ایک مصرع میں اور ہر چند برابر اور مسبغات کلین لیکن حرکتوں میں اون سے یا زود ہیں
کہ ان میں تیس حرکتیں ہیں اور سباعیات دیگر میں مثل رجز اور رمل کے چوبیس
حرکتیں ہیں پس اسی جہت سے ان دو بحرون کا نام ابو فور اور بکمال رکھا ہم و ہر
آواز سے راگویند کہ تاہر نے باشد و این اسم از جہت نکوی بحر بردہادہ اند و رجز
ربخی راگویند کہ پای شتر را بلزاند و گفتہ اند موضع نشستن باشد بیشتر از ہودج
خود ترو این اسم از جہت اضطراب اخرا و بسبب تقارب حرکات یا بسبب کوتاہی بیت

برین بھر نہادہ اندکہ در عرب بیشتر مشطور استعمال کنند و رمل رفتن بشتاب باشد
 و این اسم از جهت روانی وزن نہادہ اندت اور ہرج آواز با ترنم کو کہتے ہیں اور
 ترنم بمعنی سرود اور خوش آوازی ہے اور یہ نام اس سحر کا بسبب خوبی اور نیکوئی کو
 رکھا ہے اور ہر ایک مرض کو کہتے ہیں کہ پائی شتر کو لغزش میں لاتا ہے اور یہ بھی
 کہا ہے کہ موضع نشستن ہے شتر پر ہودج سے چھوٹا اور یہ نام اس سحر کا بسبب
 اضطراب اجزاء کے اور بھت تقارب حرکات کے یا بسبب کوتاہی بیت کے رکھا ہے
 کہ عرب میں بیشتر اسکو مشطور مستعمل کرتے ہیں اور رمل بمعنی شتاب رفتن ہے
 یہ نام بسبب روانی وزن کے رکھا ہے ہم و سر لہجہ را بسبب سرعت اطلاق بر شتاب
 و زلفش این نام نہادہ اند و قریب را بسبب قرب او مضارع و ناقہ منسرحہ تیز رو باشد
 و المنسرح الزجل اتقن باشد کہ بر پشت افتد و پایا از ہم باز نہد و منسرح را این نام
 بسبب روانی نہادہ اند یا بسبب آنکہ دور کن او کہ بر وزن مستفعلن است از یکدہ گیر بر کن
 مفعولات جدا شدہ اندت اور سر لہجہ کا نام بسبب سرعت اطلاق کو او سکوت شتاب
 وزن پر سر لہجہ رکھا ہے اور قریب کا نام قریب رکھا ہے کہ اسکو قرب مضارع ہے
 اسواسطے کہ وزن مضارع کا مفاعیلن فاع لاتن مفاعیلن ہے اور وزن قریب کا
 مفاعیلن مفاعیلن فاع لاتن ہے اور ناقہ تیز رو کو منسرحہ کہتے ہیں و المنسرح الزجل
 یعنی پشت سے دراز ہوا اور دو وزن پاؤں یکدہ گر سے جدا کیے پس منسرح کا نام منسرح
 بسبب روانی کے رکھا یا اس سبب سے کہ دور کن او سکے مستفعلن یکدہ کر سے بر کن
 مفعولات جدا ہوئے ہیں ہم و خفیف را بسبب خفت وزن خفیف نام کردہ اند و مضارع
 را از جهت مشابہت او بہ ہرج و اقضاب بریدن است و اقضاب سخن و شعر گفتن
 آن باشد بر سبیل ارتجال و بعضی گویند سحر مقتضب از ان جهت خواندہ اند کہ کوئی بعضی
 از منسرح است کہ تا بریدہ اند و بعضی گویند بآن سبب کہ وزنی مرتجل است
 اور خفیف کا بسبب خفت وزن کے خفیف نام رکھا ہے اور مضارع کو مضارع کہا ہے
 کہ اسکو مشابہت ہے ہرج سے اسواسطے کہ وزن مضارع مشتمل بہ مفاعیلن ہے اور

اور ہرج کے بھی رکن مفاعیلین ہیں اور اقضاب یعنی بریدن ہے اور اقضاب شعر
 و سخن بر سبیل ارتجال یعنی فی البدیہہ کہنا اور سکا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مقتضب کو
 مقتضب اس جہت سے کہا کہ منسرح سے بریدہ ہوئی ہے اس واسطے کہ رکن مقتضب کے
 مفعولات مستفعلن مستفعلن ہیں اور وزن منسرح کا مستفعلن مفعولات مستفعلن ہے اور
 بعضے کہتے ہیں اس سبب سے کہ وزن مرتجل ہے یعنی روان اور فی البدیہہ ہم و
 محثث از بن برکنہہ باشد و گویند آن سبب گفتہ اند کہ گوی این بحر از خفیف باز
 برکنہہ اند و مرآتو چنان است کہ مقتضب محثث را باین نامہ از ان جہت خواندہ اند
 کہ عرب جز مجز و مستعمل ندانستہ اند گوی بعضے از اصل مجز و باز بریدہ اند یا آنرا از بن
 برکنہہ اندت اور محثث بمعنی از بن برکنہہ ہے اور کہتے ہیں یہ بحر خفیف سے
 برکنہہ ہوئی ہے یعنی نکالی گئی ہے اس واسطے کہ خفیف بن سس نفع لن در میان دو
 فاعلاتن کے ہے اور محثث میں مقدم دونوں پر اور محکو تصور ایسا ہے کہ مقتضب
 اور محثث کے اس جہت سے کہ نام رکھے ہیں کہ عرب انکو سوامجزو کے نہیں کہتے
 پس گویا اصل سے مجز کو بریدہ کیا ہے ہم و متقارب را از جہت تقارب اجزا و کوتاہی
 ارکان متقارب گفتہ اند و غریب را از جہت قلت استعمال و رکض الخیل را ندن آپہا
 بہائی کہ بر پہلوی او بجنبانند و این بحر را باین سبب باین نام خواندہ اند کہ روانی او
 بہ تکلف است و بحر را از جہت اشتغال او بر اوزان بسیار بحر خواندہ اند چہ معنی بحر اقضاب
 درست و تعمق کندت اور متقارب کو جہت تقارب اجزا اور کوتاہی ارکان متقارب
 کہا ہے اور غریب کو جہت قلت استعمال غریب کہا ہے اور رکض الخیل را ندن آپہا
 و اس قدم سے کہ اس کے پہلو پر ملائین یعنی مضار را رین اور اس بحر کا اسم پہلویہ نام رکھا ہے
 کہ روانی اسکی بہ تکلف ہے اور بحر کو اس جہت سے بحر کہا ہے کہ مشتمل ہے اوزان
 بسیار سے اور معنی بحر کے مقتضی وسعت و تعمق ہیں ہم و ہر امی و غیر اوزان عروضیان
 گفتہ اند عروض چوبی باشد کہ در میان خمیہ باشد و ضرب و انہامی خمیہ باشد و من این
 تفسیر نہ کتب لغت نیافتہ ام و چنان ہذا رم کہ عروض را باین سبب باین نام گفتہ اند

کہ معارض ضرب بست یعنی مقابل او یا از انجنت کہ عروض راہ و سمت راہ باشد و ضرب را
از ان جهت ^{مقابل} باین اسم خوانده اند کہ اوزان سبب ضرب بہا مختلف شود چہ ضرب و صنف
یکلی باشد بست اور بہر ارمی و غیرہ عروضیون نے کہا ہے کہ عروض چوب در میان خمیہ
اور ضرب و اسن خمیہ کے ہیں اور سینے یہہ تفسیر کتب لغت میں نہیں پائی اور ایسا
جانتا ہوں کہ عروض کو اس سبب سے عروض کہا ہے کہ معارف اور مقابل ضرب
کے ہے کہ دونوں آخر معصع میں پڑتے ہیں یا اس جهت سے کہ عروض بمعنی راہ اور
سمت راہ ہے اور ضرب کو اس جهت سے ضرب کہا ہے کہ اوزان اور سکھ مختلف ہوتے
کے واسطے کہ ضرب اور صنف ایک ہی دونوں بمعنی قسم ہم و این علم را باین سبب
عروض خوانند کہ مشتعل است بر معارضہ کردن شعر با اصول و ارکان اوست اور اس
علم کا نام اس جهت سے عروض کہا کہ مشتعل ہے معارضہ اور مقابلہ شعر بہ ساتھ اصول
اور ارکان کے اور اس جهت سے کہ معروض علیہ شعر ہے یا اس جهت سے کہ عروض
نام مکہ مخطمہ کا ہے اور خلیل ابن احمد مکہ مخطمہ میں باین علم ملہم ہوا لہذا وہی نام اس
علم کا رکھا یا اس جهت سے کہ عروض بمعنی راہ و شوار گزرا ہے کوہ میں اور اس علم سے
بھی بدشوالی راہ اوزان کی معلوم ہوتی ہے اور ایسے وجوہ کتب عروض میں بہت
کچھ ہیں ہم و مجزور بمعنی جزوی بیگندہ باشد و مشطور را شطری یعنی نصفی بیگندہ و
منہوک از لاغری بگداختہ است اور مجزور کا نام مجزور ہوا سے رکھا کہ مجزور اسکو کہتے ہیں
جسکا ایک جزو گر گیا ہوا اور مشطور کا نام اسوا سے مشطور رکھا کہ مشطور اسکو کہتے ہیں
جسہیں نصف گر گیا ہوا اور نصف باقی رہا ہو اور منہوک کو منہوک اسوا سے کہتے ہیں
کہ منہوک بمعنی از لاغری بگداختہ ہے یعنی ثلث بیت ہم اما القاب تغیرات میں
فراشکستن جامہ باشد و بدو فتن موضع شکستہ تاکوتاہ شود و مخجون را ازینجا گرفته اند
و طی در نور دیدن بود و قبض فراہم گرفتن و کف بازداشتن است و اما القاب تغیرات
میں فراشکستن جامہ ہے اور سینا موضع شکستہ کا تاکوتاہ ہو جائے و کف را ازینجا
اور مخجون کو یہیں سے لیا ہے اور طے لیتا اور قبض فراہم کر لینا اور کف را

باز رکھنا اور باز رہنا کذا فی المنتخب ہم واضمار باریک میان و سبک کردن چار پایاں
و عصب پی سخت باشد و تعصیب باریک میان کردن از گر سنگی و معصوب از نیجا
گرفته اندست اور اضمار باریک میان اور سبک کرنا چار پایوں کا اور منتخب بین معنی
در دل داشتن بھی ہے اور عصب بمعنی پی سخت اور تعصیب باریک میان کرنا گر سنگی
اور معصوب یہیں سے لیا ہے ح قولہ معصوب از نیجا گرفته اند بل معصوب نہ منے
بسیار گرسنه است کما فی القاموس المعصوب النجائع جداً و ممکن است کہ از عصب بمعنی
پیچیدن باشد تم کلامہ معلوم ہو کہ تعصیب کو بمعنی باریکی میان گر سنگی سے اور لفظ معصوب
اوس سے محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھا ہے اور عصب جلیسا بمعنی پیچیدن ہم معنی داغ
کردن و استوار بستن و فراہم کردن شاخا سے درخت و ریختن بر گھامی و رخت
بعضرب چوب و غیرہ و سخت بستن را نہامی شتر بادہ وقت و دشیدین شیر خشک
شدن آب و روان و غیرہ بھی ہیں کذا فی المنتخب ہم و موقوف از وقف گرفته اند
و مکشوف را از کشف کہ چون حرفی از آخر بیگنند مانند آنست کہ برہنہ شدہ باشد
اور موقوف کو وقف سے لیا ہے اور وقف بمعنی ایستادن و واداشتن ہو منتخب ہو
اور مکشوف کو کشف سے لیا ہے کہ جب ایک حرف آخر سے گرائیں مانند برہنہ ہونیکے
ح قولہ برہنہ شدہ باشد ظاہر این کلام دلالت برین معنی دارد کہ این لفظ بشین مجہ
لیکن علامہ مخشری در کشف و غیور آبادی و قاموس و سکاکی در مفتاح آورده اند
کہ صحیح بسین مہملہ است و بشین معجمہ تصحیف است تم کلامہ ظاہر ہے کہ یہ دو لغت ہیں
ایک کشف و بشین معجمہ بمعنی برہنہ کردن اور دوسرا کشف بسین مہملہ بمعنی بریدن و بارہ بارہ
کردن جامہ لہذا عرو ضیون ہیں کیسے مکشوف و بشین معجمہ اور کسی نے مکشوف بسین
مہملہ لکھا ہے کہ دو لون مناسب مقام ہیں اور دو لون لغت منتخب ہے ہم و مقصور
کو تاہ کردہ شدہ و مقطوع بریدہ اندام و مخذوف بعضے از وہ بیگنندہ و اخذ و ابتر
و نہال بریدہ مقصور کو تاہ کیا گیا مقطوع بریدہ اندام جسکا بدن ٹکڑے ٹکڑے
ہوا ہو مخذوف یعنی گرلہ ہوا یعنی جس سے کوئی جزو گر گیا ہو و اخذ و ابتر و نہال بریدہ جسکو

دم کما کہتے ہیں ح قولہ دہبال بریدہ ظاہر از کلام مصنف علامہ است کہ اخذ و اتبرہر دو
 معنی مذکور و اردو حال آنکہ معنی اخذ فی الجملہ مخالفت از معنی مذکور و اردو چہ اخذ بمعنی خفیف الذہبت
 جو ہری گوید بعیر اخذ و ناقہ خذ اری التی خفت ریش و ذنبہا یعنی آنکہ موسی و مش کتر باشد
 تم کلامہ معلوم ہو کہ خذ بالفتح و التشدید الذال بمعنی از ہم بریدن منتخب سے اور خذ و بفتح
 کوتاہی و سبکی دم شتر و جزآن یہ ہے منتخب سے اور نیز بفتحین بریدہ دم شدن یہ ہے
 منتخب سے قتال ہم و اصل ہم و دو گوش پر کندہ و شعث پر گندہ کردہ یا فرو گذاشتہ است
 اصل ہم جسکے دونوں کان او کھڑا لیے ہوں اور شعث پریشان کیا ہوا اور لٹکا یا ہوا ہم
 و اصل ہم رخنہ شدہ و اخرم دیوار یعنی بریدہ و سبغ تمام و دراز کردہ و نڈال دامن دراز کردہ
 یا فرو گذاشتہ و مرفل بزرگ کردہ و دامن کشادہ کردہ و مشکول چار پا دست و پاستہ
 بشکال و مجبول عقل یا اعضا نباہ شدہ و معقول شتر زانوبستہ بعقل و منقوص ناقص کردہ
 و مقطوف خراشیدہ و یا میوہ از درخت چیدہ و موقوف گردن شکستہ و مخزول بریدہ
 و اثرم دندان بینتادہ و شتر بلکہ چشم باز گردیدہ و اخرج گوش شکافتہ و غضب گو سپند
 کہ سرون اندرونی او شکستہ باشد و نیز گو سفندی را گویند کہ یک سرون او شکستہ باشد
 و اقصم گو سفندی را گویند کہ سرون بیرونی او کہ محکم باشد شکستہ باشد و مردی را نیز گویند
 کہ دندان پیشین او از نیمہ شکستہ باشد و اجم آن گو سپندی کہ سرون ندارد و اقص
 سرون برہم یا برگوش پیچیدہ و اخرم رسن درہنی کردہ است اور اثرم سوراخدار اور اخرم
 لٹکا اور سبغ بڑا یا ہوا اور نڈال دامن دراز یا لٹکا ہوا اور مرفل بزرگ کیا ہوا یا دامن
 کشادہ کیا ہوا اور مشکول چار پایہ ہاتھ پاؤں بند ہوا رسن سے مجبول جسکی عقل یا
 اعضا نباہ ہوئے ہوں اور معقول وہ شتر کہ جسکی زانوبند ہے ہوئے ہوں رسن سے
 اور منقوص ناقص کیا ہوا اور مقطوف خراش کیا ہوا یا میوہ درخت سے چٹا ہوا اور
 موقوف جسکی گردن ٹوٹی ہوئی ہو مخزول بریدہ اور اثرم دانت گرا ہوا یعنی جسکے دانت
 گر گئے ہوں اور شتر بلکہ چشم گھٹا ہوا یعنی جسکی پلکین گھلی ہوئی ہوں اور اخرج گوش
 اور غضب وہ گو سفند جسکی شاخ اندر سے پھٹی ہوئی ہو اور وہ گو سفند جسکی ایک شاخ

شکستہ ہوا اور اقصم وہ گوشت کھانہ بیرون اوستی جو محکم ہوا اور ٹوٹ گئی ہوا اور اوستی
مرد کو بکلی سنے ہن جسکے دندان پیشین ٹوٹ گئے ہوں اور اچھ وہ گوشت کھانہ بیرون
نر کھتی ہوا اور اقصم شاخ لپٹی بدنی یا شاخ کان پر لپٹی بدنی اور اقصم وہ جانور جو کھکی
نہاک میں رشتی دلی ہو ہم غلیل بیشتر ازین القاب بلا خطہ احوال تغیرات نہادہ است
کہ لقب ہر علت کہ خاص با و ایل مصرعہ است از علتہا سے مقدم چارہائی گرفتہ و اسچہ
خاص با و اخر است از علتہا ہی موخر و اسچہ عام است از اسچہ خاص موضع ہی نباشد است
اور غلیل نے بیشتر یہ القاب بلا خطہ احوال تغیرات رکھے ہن کہ لقب اوست علت کا
جو خاص با و ایل مصرایع سے علت ہائی مقدم بدن چارہ پایہ سے لیا ہے اور لقب
اوست علت کا جو خاص با و اخر مصرایع سے موخر بدن چارہ پایہ سے لیا ہے اور لقب
اوست علت کا جو عام ہے اوست سے لیا ہے جو کسی موضع میں خاص نہیں ہے ہم
و همچنین اعرج ننگ و دروس کہنہ و ناپیدا و مطموس ناپدید و سترہ و ازل ناقص سرین
یھاک زکات اندر ہم منزل زلوا لانی نقصت فی الوزن والازل الخفیف الوریکن
اور اسطرح اعرج یعنی ننگ ہے اور دروس یعنی کہنہ اور ناپیدا اور مطموس یعنی ناپدید
اور سترہ اور ازل ناقص سرین جبکہ سرین ناقص ہوں کہا جاتا ہے کہ ناقص ہوئی
ورم وزن میں حق ناقص ہوئے کا ای نقصان آیا وزن میں اور ازل خفیف الوریکن کو
کہتے ہن وریکن دو وزن سرین ہم و محبوب بریدہ و حضی کردہ باشند و محبوب
کہا ہوا اور حضی کیا ہوا ہے ہم و همچنین معاقبہ بر عقب یکدیگر آمدن باشد و معاقبہ یکدیگر را
نگاہ داشتن و رقیب دہر منزلی از منازل قمر منزلی باشد کہ چون از ہر دو یکی طلوع کند
دیگر غروب کند والد اعلم است اور اسطرح معاقبہ پیچھے ایک دوسرے کے آنا اور
مراقبہ ایک دوسرے کو نگاہ رکھنا اور رقیب ایک منزل سے منزل قمر سے کہ وہ طلوع
کرتا ہے ایک طرف مقابل میں او کے دوسرے منزل میں غروب کرتا ہے دوسری
طرف یعنی مشرق اور مغرب والد اعلم فصل و ہم در بیان فائدہ و منفعت علم عروض
بیان کہنہ بی خبریہ مصدر کتاب اللحن ترا باشد اما چون فہم کشش بر بتدی دشوار تو اندر بود

تاخیر شش مصلحت نمود و ازین جهت در تناسب حکمے نیستند چه فائدہ ہر چیز کے کہ بوجہی
 غرض و غایت آن چیز است چنانکہ اول فکر باشد آخر عمل نیز باشد فصل ہستون
 بیان فائدہ علم عروض میں بیان اسکا ہر چند صدر کتاب میں لائق تر تھا لیکن جو فہم
 مبتدی پر دشوار ہوتا ہے تاخیر اسکی مصلحت معلوم ہوئی اور تناسب میں کچھ خلل نہیں ہے
 اسواسطے کہ فائدہ ایک شے کا کہ غایت اوس شے کا ہے جیسا کہ اول فکر میں ہوتا ہے
 باعتبار تصور کے آخر کار بھی ہوتا ہے باعتبار وجود خارجی کے پس اگر آخر کتاب میں بیان
 خالی مناسبت سے نہیں ہے ہم و منکرین فائدہ این علم گویند ادراک ذہن یا حق تو انہ
 و صاحب ذوق از عروض مستغنی باشد و عادتش را بوسیلہ عروض از شعر حظ حاصلی بود
 پس عروض را فائدہ زیادت نباشد اور منکر فائدہ علم عروض کے کہتے ہیں کہ ادراک
 ذہن کا شعلی ذوق ہے اور صاحب ذوق علم عروض سے مستغنی ہے اور اوسکو عادم
 اور فاقہ کو یعنی نادان ذوق کو بوسیلہ عروض شے سے حظ یعنی مزہ ایک حد تک ہوتا ہے
 یعنی ظیل ہر تناسب پس عروض سے زیادہ فائدہ نہیں ہے ہم و بدراکہ اکثر این مقدمات
 نامستقیم است و وجہش از انچہ درین فصل گفتہ شود روشن گردد گوئیم کہ فائدہ این علم از
 چہار وجہ است اور معلوم کرتو کہ اکثر یہ مقدسے یعنی اقوال منکرین نامستقیم ہیں اور
 وجہ اسکی جو اس فصل میں لکھی جاوے گی ظاہر ہوگی کہتے ہیں ہم کہ فائدہ اس علم کا چار
 وجہوں سے ہے ہم اول آنکہ احاطہ بہہ اوزان و احصائی آن وجہ مناسبت و مخالفت
 اوزان با یکدیگر و تصرفات پسندیدہ و ناپسندیدہ در آنکہ علم مشتمل بران است از ذوق
 حاصل نتواند شد و از صنعت حاصل آید و مثال این چنان بود کہ سچا سچا ذوق اور ادراک
 شہیرینی ممکن باشد اما معرفت آنکہ انواع شیرینی با چند باشد و ترکیب آن چگونہ کنند
 و صلاح و فساد ہر یک از چہ باشد سچا سچا ذوق ممکن نگردد و مثال اول وہ کہ احاطہ
 سب وزنوں کا اور حصر اور شمار اور نمکا اور وجہین مناسبت اور مخالفت اوزان کی بلکہ
 بلکہ دیگر تصرفات پسندیدہ اور ناپسندیدہ کہ یہ علم مشتمل ہے اور سچا ذوق سے حاصل
 نہیں ہو سکتا اور صنعت یعنی فن عروض سے حاصل ہو سکتا ہے مثال اسکی یہ ہے

کہ حسن ذوق سے دریافت کرنا شیرینی کا ممکن مگر معرفت انواع شیرینی کی اور اسکی ترکیب کی اور اسکی صلاح اور فساد کی حسن ذوق سے ممکن نہیں ہم دوم آنکہ شعری کی ہر وزن غیر متداول باشد و مناسب آن از بد است نظر دور صاحب ذوق از دراک وزن آن عاجز شود تا معرفت ہنر و عیب آن پیرسد و صاحب صناعت را در حال ہر آن وقوف اندازد و جبہ دوسری یہ ہے کہ وہ شعر کہ ہر وزن غیر متداول اور مستعمل ہیں اور تناسب او نکاہد است نظر سے دور ہے صاحب ذوق اسکے وزن کے اور اس سے عاجز نہوتا ہے عیب و ہنر کے جانتے کا ذکر کیا اور صاحب صناعت فی الفور اوس سے واقف ہو جاتا ہے ہم سوم آنکہ تمیز میان اوزان متقارب اکثر احوال پر اصحاب ذوق متبہس باشد و اگر ادراک کند از بیان آن عاجز باشد و بر عرضی بچینین ہو و مثال اوزان متقارب از فارسی این بیت است بیت عاقل از عیش تلخ حارم گردود باشد ایمن ہر آنکہ غافل گردود ہر لایم عاقل را تحریک نکنند و ہمزہ اظہار کنند وزن ترانہ باشد از ہرج و اگر تحریک کنند یا اظہار ہمزہ منسرح باشد و اگر ہمزہ در لفظ نیارند خفیف باشد و ہم برین قیاس در مصرع دوم است وجہ تیسری یہ ہے کہ تمیز اوزان متقارب کی یعنی جو بحرین کہ قریب اونکے وزن ہیں اکثر صاحب ذوق پر متبہس ہوتی ہے اور اگر دریافت کرتا ہے اوسکے بیان سے عاجز نہوتا ہے اور عرضی کے نزدیک کچھ مشکل نہیں ہے مثال اوزان متقارب کی فارسی میں جو مرقوم ہیں ہیں اوس میں حارم بمعنی ہوشیار ہے مترجم سے پس اگر لایم عاقل کو تحریک نہ کریں اور ہمزہ کو اظہار نہ کریں وزن ترانے کا ہو ہرج سے یعنی ہر وزن مفعولن فاعلن فاعلین فاعلن فاعل کو تحریک کریں ساتھ اظہار ہمزہ کہ منسرح ہو یعنی ہر وزن مفعولن فاعلن فاعلین فاعلن فاعل کو تلفظ میں تلائیں خفیف ہو یعنی ہر وزن فاعلن فاعلین فاعلن فاعلین اور یہی صورت ہے مصرع دوم کی ہم و مثال دیگر از فارسی این است مشعر قد کا د قلبنی ان یزل ز بحرہ کو قاہ من کان اظلوب باعزہ مصرع اول متصل است از طویل باشد و ظلم بود و متصل است از کمال شد و چون مصرع دوم آید اگر قاہ خفیف گویند معلوم شود کہ کامل است و اگر شدید گویند

معلوم شود کہ طویل است اور مثال دوسری تازی میں یہ ہے جیسا کہ شعر قومیہ متن
 معنی اور سکے یہ ہیں تحقیق کہ جبوقت لغزش کی میرے دل نے بسبب او سکے جادو کے
 پس نگاہ رکھا اور سکو اوسے کہ قلوب سب کے اور سکے حکم میں ہیں یعنی خدا یتعالیٰ نے
 مصرع اول متصل ہے طویل سے ہو اور اٹلم ہو یعنی بروزن فعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن اور
 متصل ہے کہ کامل ہے ہو یعنی بروزن مستفعلن مستفعلن متفاعلن اور جب مصرع دوم پر آئیں
 اگر وقافہ کو مخفف بدون تشدید کمین معلوم ہو کہ کامل ہے بروزن متفاعلن مستفعلن متفاعلن
 اور اگر مشدّد کمین معلوم ہو کہ طویل ہے بروزن فاعلن مفاعیلن فاعلن مفاعیلن ہم و یکی از
 افاضل عالم کہ در علوم متبحر بود در انشائی بیان مسئلہ چند عروض خوبستہ است کہ این بیت را
 نقلیج کنند شمس من دای یومنا و یوم نبی النبیہ اذا التفت ضیقہ یقدرہ بدگفتہ است
 از شرح ست واصل شرح مستفعلن علامتین مستفعلن سیدس و او در فاعلن کہ از ست فاعلن پنج بیت۔ خرم کردہ
 فاعلن شد و این تلجائز در کن اول کہ مستفعلن بود و پنجین مفاعیلن شدہ و ازین فاعلن بودہ کہ اینجا
 اسقاط میم روا ہو و چخرم درو تر بود و این میم جزوی از سبب ست و فاعلن ہو چہ از فروع
 مستفعلن ہو تا ند بود اگر اول بیت فمن رای بو وی چنان بو وی کہ او گفت اما چون برین وجہ
 از بحر خفیف از وزن دوم است و آن فاضل بزرگتر از آن است کہ امثال انمضی برو پوشیدہ ماند
 الا انکما اعتماد بر ذوق کردہ و در صناعت مہارتی تمام نہ آستہ سہوی چنین کردہ است و او ایک
 شخص نے افاضل عالم سے معلوم ہیں تبرتھا انشائی ہیناج مائل تروض میں چا کہ از بیت کی قطیج کر
 جو قومیہ متن پر معنی رو کیا یہ ہیں کس نو دیکھا ہر روز جنگ میرا و نبی تیم کا جبوقت کہ گرمی آدن کی
 پیش آئی اور سکو اور کہ ما کہ شرح سے ہے بروزان فاعلن فاعلن مستفعلن مستفعلن فاعلن
 مستفعلن اور در کن اول کہ مستفعلن تھا پنجین مفاعیلن ہو اور چخرم فاعلن اور اس سے
 فاعلن تھا کہ اس جگہ اسقاط میم مفاعیلن روا نہیں ہے اسوا سکے کہ حزم و تدبیر آتا کہ
 اور یہ میم ایک جزو سبب ہے اور فاعلن کسی وجہ سے فروع مستفعلن ہے نہیں ہو
 اگر اول بیت فمن رای بروزن مفاعیلن ہوتا اور سکا کست شحیک ہوتا اسوا سکے کہ
 ضہین اس جگہ البتہ جائز ہے لیکن جو اس وجہ پر ہے کہ اول بیت سن زای بروزان فاعلن

بمحر خفیف سے وزن دوم ہے یعنی بروزن فاعلاتن مفاعیلن فعلاتن فعلاتن مفاعیلن
 فاعلاتن کسوا سطر کے وزن دوم خفیف میں عروض سالم اور ضرب محذوف ہے اور ضرب
 اس میں سب جگہ جاکر ہے ح یعنی فاعلاتن مفاعیلن فعلاتن فعلاتن مفاعیلن مفعلاتن
 تم کلامہ قتال اور وہ فاصل بزرگتر اس سے ہے کہ ایسے معنی اور سپر پو شیدہ ہیں
 مگر یہ کہ اعتماد و ف پر کیا اور صناعت یعنی فن عروض میں مہارت تمام نہ لکھتا تھا سہو کیا
 ہم و من کی ازاد بارادیم کہ قصیدہ دراز بر اول وزن طویل گفتہ بود و یک بیت و میانہ
 بروزن سوم افتادہ خواستم کہ اور اوقوف وہم چون در صناعت بصیرتے نہ داشتہ اور کہ
 نیکو و تا بعد از مدتی کہ ذوق اور اک کرد اصلاح آن بیت بگرد و آن این ست شعر
 شمل خیرانی فمالی خیران * و بان رقا و می لاکیرج اذبا کو * منی ملتقی آما منازل
 اہلما * قصیری و آما منزلی فغان * و بعد از ان باضمان کرد ست اور میں نے ایک
 شخص کو اویہوں سے دیکھا کہ قصیدہ دراز وزن اول طویل میں کہا تھا عروض و ضرب
 یعنی مفاعیلن اور ضرب سالم یعنی مفاعیلن اور ایک دریا کی بیت وزن سوم طویل میں
 واقع ہوئی تھی عروض مقبوض اور ضرب محذوف یعنی فاعلاتن چاہیے کہ اس کا لکھا کہ لکھا
 جو صناعت میں بصیرت نہ لکھتا تھا اور اک نکرتا تھا ہاں تک کہ بعد ایک مدت کے کہ
 بسبب ذوق کے دریافت کیا اس بیت کی اصلاح کی بیشین مرقومہ متن میں معنی اور
 یہ میں کہ محمل باندا میری ہمسایوں نے پس نہیں ہیں ہمسایے میرے اور دور ہوا
 خواب میرا کہ رجوع نہیں کرتا ہے جو وقت سے جدا ہوئے ہیں ہمسای کب ملاقات کروں گا
 میں اونکی لیکن منازل اونکی اہل کے بصری میں ہیں دانا منزل میری پس عمان ہر
 مصرع اول بروزن فعول مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثانی بروزن فعول
 مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے مصرع ثالث بروزن فعولن مفاعیلن فعول مفاعیلن ہے
 مصرع رابع بروزن فعولن مفاعیلن فعول فعولن ہے بعد اس کے سجائے فغان فیضان
 بنایا تا ضرب مصرع اخیر کی مفاعیلن ہوئی شہدہ نو کہ عروض میں قبض لازم ہے اور
 یہاں عروض بیت اول میں سالم اسوا سطر کے لازم قبض کا بیت غیر مصرع میں ہے

شعر
 شمل خیرانی فمالی خیران *
 و بان رقا و می لاکیرج اذبا کو *
 منی ملتقی آما منازل
 اہلما *
 قصیری و آما منزلی فغان *

اور مصرع میں عروض تابع ضرب ہوتا ہے ہم چارم آنکہ عادم ذوق را طریق تحصیل تمیز
 بیان نظم و شعر جز عروض نبود و این فائدہ تمام ست با آنکہ اعتقاد من آنست کہ اگر کسی را
 در سبب و فطرت ذوق نباشد ممکن باشد کہ بلکہ عروض اورا اکتساب ذوقی حاصل شود و
 این سخن در خویش تن مشاہدہ کردہ ام این ست تمامی سخن در عروض و الداء علم و الداء ولی
 التوفیق ست وجہ چوتھی یہ ہے کہ ناواقف ذوق کو راہ حاصل کرنے میں کمی و میان
 نظم اور شعر کے سوا عروض کے نہیں ہے اور یہ فائدہ تمام ہے باوجودی کہ اعتقاد میرا
 یہ ہے کہ اگر کسی کو ابتداء سے فطرت میں ذوق نہ ہو ممکن ہے کہ بسبب ملکہ عروض کو
 ذوق حاصل ہو جائے اور ملکہ بمعنی کیفیت راستہ ہے اور یہ بات بننے اپنی ذات میں
 مشاہدہ کی ہے یہ ہے تمامی سخن کی عروض میں و الداء علم و الداء ولی التوفیق
 مرقن دوم در علم قافیہ و آن وہ فصل ست فصل اول در حد قافیہ و اقسام
 آن اسم قافیہ باشد کہ بر تہمتہ قصیدہ یا بر تمامی یک بیت از قصیدہ اطلاق کنند
 و آن بطریق توسع و مجاز باشد اسم قافیہ یعنی قافیہ جسکا نام ہے او سکو کہ بھی اور اگر
 ابیات قصیدہ پر اطلاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس قصیدہ کے اوخر میں یہ
 قافیہ ہے اور یہ کہنا بطریق توسع اور مجاز ہے اور من قبیل اطلاق جزو ہے کل پر
 جیسے اطلاق کلے کا مجموع اشدان لا الہ الا اللہ اشدان محمد رسول اللہ علیا ولی اللہ
 یا تمامی ایک بیت قصیدہ پر اطلاق کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس بیت میں یہ قافیہ
 اور یہ کہنا بھی بطریق توسع اور مجاز ہے کسواسطے کہ حقیقت میں قافیہ بدون دو بیتوں
 ظاہر نہیں ہوتا اور قافیہ کو قہو سے لیا ہے بمعنی پیروی یعنی قافیہ پیرو آخر بیت ہے
 یا شاعر پیروی او سکی کرتا ہے اور بنا نظم کی او سپر ہے اور تہمتہ آخر ہر خبر غیاث سے
 ہم و باشد کہ کلمات متشابہ را کہ در او اذرا بیات باشد توانی خوانند و آن از جہت آن
 کلمات باشد بر قافیہ ست او کہ بھی کلمات متشابہ کو جو آخر بیت میں واقع ہوتے ہیں
 قافیہ کہتے ہیں کسواسطے کہ اون کلموں میں حرف قافیہ شامل ہوتا ہے مثل گوہر اور اختر
 کے او نہیں را حرف روی شامل ہے پس لفظ گوہر اور اختر تمام ہا اور اذرا بیات میں

قافیہ میں یہ ہے مذہب انفس کا ہم و باشد کہ کثرت را کہ اصل قافیہ باشد و آن را
 حرف رومی خوانند چنانکہ بعد ازین گفتہ شود قافیہ خوانندست او کوئی ایک حرف کو
 کہ اصل قافیہ ہے و او را سکو رومی کہتے ہیں جیسا کہ بعد اسکے کہا جائے گا قافیہ کہتہ ہیں
 یہ مذہب ابو علی قطرب اور ابو العباس کا ہے کذا فی المفتاح معلوم ہو کہ یہاں تک
 باب قافیہ میں تین مذہب ہوئے ایک یہ کہ مثلاً اختر اور گوہر میں حرف ر وے
 قافیہ ہے دوسرا یہ کہ مجموع لفظ اختر اور گوہر قافیہ بسبب ثمول حرف ر وے کے
 ہو تیسرا یہ کہ مجموع یہ دونوں قافیہ ہیں اور آخر قصیدہ یا قصیدہ یا آخر بیت میں
 بطریق توسع اور مجاز اور قسم اول یہی ہے ہم و خلیل و قومی از علمای عرب کہ نظر
 دقیق تر کردہ اند و تعریف قافیہ گفتہ اند قافیہ عبارت است از مجموع حرکات و حروف
 از حرف ساکن آخریت باشد تا حرفی ساکن کہ برو مقدم بود یا حرکتی کہ پیش از ساکن
 مقدم ہو مثلاً صاحب و کتابا مجموع دو الف و دو حرف کہ میان ایشان است و حرکت
 آن دو حرف و حرکت صا و یا حنات او و خلیل نے اور ایک قوم علمای عرب نے
 نظر دقیق کی ہے کہ قافیہ عبارت ہے مجموع حرکات اور حروف سے کہ حرف
 ساکن آخریت سے حرف ساکن تک کہ اوس ساکن آخر پر مقدم ہو ساتھ اوس
 حرکت کے کہ اوس ساکن اول پر مقدم ہو مثلاً صاحب اور کتابا میں دو الف ساکن
 اول و آخر اور دو حرف متحرک جو در میان ان دو الفون کے ہیں اور حرکتیں او کی اور
 حرکت صا و کی صاحبان یا حرکت کاف کی کتابا میں مجموع قافیہ پسح یا حرکتی کہ
 پیش از ان است آہ و این کلام صریح است درین معنی کہ حرف ماقبل ساکن اول خارج
 از قافیہ نزد خلیل است انا از بیان سکا کی در مفتاح و صاحب خزرجیہ چنان معلوم میشود
 کہ انحراف نیز داخل قافیہ است چ عبارت سکا کی این است ہی اند الخلیل من آخر حرف
 فی البیت الی اول ساکن یلیہ مع المتحرک الذی قبل الساکن و قال الخزرجی من المتحرک قبل
 الساکن الی اتم کلامہ بلا ہر سبب کہ جب حرکت داخل ہوئی وہ حرف کہ جس پر حرکت ہے
 خارج نہیں ہو سکتا اس حرکت سے کہ دونوں ہم و خلیل میں مراد متحرک سے حرکت

اوسکی ہے کہ حرکت بجز نہین ہوتی ہم و اگر در آخریت مثل کار دو ساکن بود قافیہ مجموع آن دو ساکن و حرکت ماقبل ایشان باشد در آخریت دو ساکن ہوں قافیہ مجموع وہ دو ساکن اور حرکت ماقبل اون دو ساکنوں کی ہے ہم بنا بر این تقریفات قوافی را قسمت کرده اند پر پنج قسم دہر یک را القبی نہادہ اند برین وجہ کہ میان دو ساکن حشر خالی نبود انا کہ یا چار متحرک بود یا سه متحرک یا دو متحرک یا یک متحرک یا هیچ متحرک نبود و هیچ قسم دیگر غیر ازین اقسام ممکن نباشد اول را متکاوس خوانند و دوم را متراکب و سوم را متدارک و چہارم را متواتر و پنجم را مترادف و لفظ سبکوت مثل بحدوث او اخرا این القاب است از جهت اس تقریفات اخیرہ کے قوافی کو تقسیم کیا ہے پانچ قسموں پر اور ہر ایک کا ایک لقب مقرر کیا ہے اس طرح کہ در میان دو ساکن آخر کے یا چار متحرک ہونگے جیسے اللکہ فخر بین کہ بعد الف ساکن کے جو بعد لام کے ہے یا اور فاء اور جیم اور با جا زون متحرک ہیں یا تین متحرک ہونگے جیسے الموت نزل میں کہ بعد واو ساکن کے تا اور نون اور زای مجہ تینوں متحرک ہیں یا دو متحرک ہونگے جیسے فیما جذع میں کہ بعد الف ساکن کے جیم اور ذال مجہ دونوں متحرک ہیں یا ایک متحرک ہوگا جیسے سائل اور قاتل میں در صورت سکون آخر بعد الف ساکن کے ایک متحرک ہے یا کوئی متحرک نہ ہوگا جیسا کہ حال و قال میں سکون آخر اول کو متکاوس کہتے ہیں اور تکاوس بمعنی ابنوہ کردن ہے منتخب سے ہی اور دوسرے کو متراکب کہتے ہیں اور تراکب بمعنی در ہم شستن ہے منتخب سے اور تیسرے کو متدارک کہتے ہیں اور متدارک بمعنی دریاختن ہے منتخب سے اور چوتھے کو متواتر کہتے ہیں اور تواتر بمعنی بی در پی ملدن ہے غیاث سے اور پانچویں کو مترادف کہتے ہیں اور مترادف بمعنی در پس یکدیگر شستن ہے منتخب سے اور کوئی قسم سوا ان پانچ قسموں کے اور ممکن نہیں ہے کسوا سے کہ نارحی میں چار متحرکوں سے زیادہ جمع نہیں ہوتے اور متحرک چہارم بطریق زحاف کے آتا ہے جیسے فکلمین میں اصلی نہیں ہوتا اور لفظ سبکوت میں حروف آخر ان القاب کے شامل ہیں یعنی سین متکاوس کا اور با متراکب کی اور کاف متدارک کا اور رے متواتر کی اور فے مترادف کی ہم و بد انا کہ درین تقریفات و قسمت نظری وجہ است چہ شد کہ متنازل این

تعلیف مشتمل شود بر آنچه در قافیہ معتبر باشد مثلاً درین بیت گفتہ اند **شہر قد جبر الدین**
اللہ تجبر بموجب تعلیف مذکور قافیہ مجموع شش حرف و پنج حرکت باشد از آنستہ بہت
 و نہ چنان است چہ درین موضع حرف را حرکت ماقبل او بیش معتبر نیست و همچنین درین بیت کہ
 گفتہ اند **شہر لا عار بالموت نزل** چہ قافیہ بموجب تعلیف مذکور مجموع پنج حرف و چہار حرکت
 آخرین باشد و درین بیت **شہر یا کینتی فیما جذع** مجموع چہار حرف و سہ حرکت
 آخرین باشد و پنچان است چہ در ہر یک یک حرف و یک حرکت بیش معتبر نیست و معلوم ہو
 کہ اس تعلیف اور تقسیم مین فکر اور تامل واجب ہے اس واسطے کہ جو چیز کہ قافیہ مین معتبر
 نہیں ہے وہ بھی اس تعلیف مین داخل ہوئی جاتی ہے مثلاً بیت اول مین جو مرقومہ متن ہے
 معنی اوسکے یہ مین تحقیق کہ کامل کیا دین کو خدا نے پس کامل ہوا اور خیر لازمی اور متعدی
 و دونوں طرح پر آیا ہے پس اس بیت مین قافیہ بموجب تعلیف مذکور کے مجموع چہہ حرف
 یعنی الف ساکن کہ بعد لام الہ کے ہے اور ہا اور فا اور جیم اور با اور زائے ساکن جو آخرین ہو
 اور پانچ حرکتیں یعنی حرکت لام کی جو قبل الف الہ کے ہے اور حرکت ہا اور حرکت فا اور
 حرکت جیم اور حرکت با مین اور ایسا نہیں ہے یعنی یہ مجموع چہہ حرف اور پانچ حرکتیں
 اس جگہ قافیہ مین معتبر نہیں مین بلکہ اس مقام مین فقط حرف را اور حرکت ماقبل
 قافیہ مین معتبر ہے اور پس کس واسطے کہ قصیدے مین قافیہ فخر کا نظر ہو گا نہ لہ فخر و شاہ
 فطر ح یعنی از حرکت ہمزہ الہ تا حرکت با می فخر تم کلامہ فتال اور سیطر ح بیت ثانی جو
 مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ مین کہ نہیں ہے ننگ موت سے کہ موت آئے والی ہے
 پس اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعلیف مذکور کے مجموع پانچ حرف یعنی وا اور تا اور نون
 اور زائے اور لام اور چار حرکتیں یعنی حرکت میم کی جو قبل واو کے ہے اور حرکت تا اور حرکت
 نون اور حرکت زائے مجملہ ہے اور سیطر ح بیت ثالث مین جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکو
 یہ مین کا شکے ہوتا مین او سوقت مین جو ان اور معنی تفصیلی اسکے رجز مین بیان ہوئی پس
 اس بیت مین بھی قافیہ بموجب تعلیف مذکور کے مجموع چار حرف یعنی الف جو فیما مین ہو
 اور جیم اور ذال مجملہ اور مین اور تین حرکتیں یعنی حرکت ہا جو قبل الف فیما کے ہے اور حرکت

جیم کی اور حرکت ذال مجہ کی اور ایسا نہیں ہے یعنی شعر ثانی میں پانچ حرف اور چار حرکتیں
 اور شعر ثالث میں چار حرف اور تین حرکتیں مقبیر نہیں ہیں بلکہ دو لون شعرون میں ایک
 حرف اور ایک حرکت فقط مقبیر ہے اس واسطے کہ قافیہ نزل کا اجل ہو گا نہ موت نزل
 اور فوت عجل اور قافیہ جذع کا ورع ہو گا نہ باجذع و باورع ہم و انا قسمت مذکور اگر
 بطریق منع خلو کنند یعنی قافیہ ازین اقسام خالی نباشد صحیح ہو و انا اگر بطریق منع جمع کنند
 صحیح ہو و چہ اگر شعر مثلاً بر بحر بسیط مجز و یا رجز باشد و رکن آخر در ہیتی مجبول و در یک بیت
 مطوی و در سوم سالم یا مجنون باشد قافیہ در یک قصیدہ ہم متکاوس و ہم متر اکب و ہم
 متدارک باشد و اگر بر بحر کمال باشد و رکن اخروی وقتی مخزول و وقتی سالم یا مضمر یا
 موقوف قافیہ ہم متر اکب و ہم متدارک باشد و انا قسمت مذکورہ اگر بطریق منع
 خلو کریں یعنی کوئی قافیہ ان پانچ قسموں سے خالی نہ ہو گا یہ تقسیم صحیح ہوگی لیکن اگر
 قسمت بطریق منع جمع کریں یعنی پانچون قسمیں ایک قصیدے میں جمع نہ ہوگی تو یہ تقسیم
 صحیح نہ ہوگی اس واسطے کہ اگر شعر مثلاً ایک قصیدے میں بروزن بسیط مجز ہو اور وزن بسیط
 مجز و یہ ہے مستفعلن فاعلن مستفعلن یا بروزن رجز ہو اور وزن رجز و یہ ہے مستفعلن فاعلن
 مستفعلن اور رکن آخر یعنی رکن عروض و ضرب ایک بیت میں مجبول یا اجتماع غبن و طلی یعنی
 فاعلن آو و دوسری بیت میں مطوی یعنی مفتعلن اور تیسری بیت میں سالم یعنی مستفعلن
 یا مجنون یعنی مفاعلن ہو قافیہ ایک قصیدے میں ہم متکاوس ہو گا بروزن فاعلن اسی
 قبیل ساکن و ہم متر اکب بروزن مفتعلن و ہم متدارک بروزن مستفعلن خواہ مفاعلن یا و اگر
 شعر مثلاً ایک قصیدے میں بروزن بحر کمال ہو گا اور وزن بحر کمال کا یہ ہے مفاعلن
 متفعلن اور رکن آخر بیت کا کبھی مخزول یعنی مفتعلن اور کبھی سالم یعنی متفعلن یا مضمر
 یعنی مستفعلن یا موقوف یعنی مفاعلن قافیہ ہم متر اکب ہو گا بروزن مفتعلن و ہم متدارک
 ہو گا بروزن متفعلن خواہ مستفعلن خواہ مفاعلن ہم بعد ازین تقریر کنیم و گوئیم اگر کسی
 خواہد کہ تعریف قافیہ کند بوجہی کہ تحقیق نزدیک تر بود بدینو چہ باید گفت کہ قافیہ عبارت
 از مجموعی کہ مولف باشد از حسنی یا جردنی کہ واجب باشد کہ در کلمات متشابه کہ در او

ابیات یا مصرعہا بود مکرر یا در حکم مکرر باشد بحسب اصطلاح و از حرفی کہ بشابت حشو افتد
 میان آن حروف و از حرکتی کہ تعلق بآن حرف یا بان حروف داشته باشد بعد
 اسکے تقریر کہین ہم اور کہین ہم کہ اگر کوئی چاہے کہ تعریف قافیہ کی کرے اس طرح کہ
 تحقیق سے نزدیکتر ہو یوں لکھنا چاہیے کہ قافیہ عبارت ہے اوس مجموع سے جو مولف ہو
 ایک حرف سے مثل رومی کے جیسے لفظ قمرین حرفین ہے کہ اس میں حرف راء مع حرکت ماضی
 قافیہ ہے یا مولف ہو حروف سے اور مراد حروف سے تاسیس اور روف اور رومی اور
 اور وصل اور خروج ہے کہ واجب ہو یہ بات کہ کلمات متشابہ میں جو اواخر ابیات
 واقع ہوں یا اواخر مصاریع واقع ہوں مکرر آئیں یا حکما مکرر آئیں بحسب اصطلاح قید و آخر
 ابیات کی اسلئے ہے تا تصیدے اور غزلین اور قطعے سوا مطلعوں کے شامل ہو جائیں
 اور قید و اواخر مصاریع کی اسلئے ہے تا مطلع اور ثنویان اور رباعیان شامل ہو جائیں
 اور قید حکم تکرار کی اسلئے ہے تا قوافی مستزاد اور فردین شامل ہو جائیں کہ مستزاد حکم مصرع
 میں ہے اور فرد جب اوس سے دوسری بیت مل جائے گی تکرار قافیہ ہو جائے گی اور
 مولف ہو اوس حرف سے جو ہنزلہ حشو واقع ہوتا ہے ان حرفوں میں مثل فخیل کے
 جیسے ہم اور قاف ہے کامل اور عاقل میں اور مولف ہو حرکات سے جو تعلق اوس
 حرف رومی سے یا اون حرفوں سے یعنی تاسیس اور روف اور وخیل اور رومی اور وصل
 اور خروج سے رکھتے ہوں ہم و فہم یعنی این تعریف بعد از معرفت حروف و حرکات قافیہ
 صورت می بندد چہ معرفت مرکب کل بی معرفت اجزای او میسر نشود و تحقیق فرق در میان کلام
 عرب و مذہب عجم و قافیہ ہم بعد از ان ممکن باشد و چون سبقت در علوم شعر عرب راست
 ابتدا بیان مذہب عرب کنیم درین فن والہد اعلمت اور سمجھنا اس تعریف کا بعد سمجھنے
 حروف اور حرکات قافیہ کی ممکن ہے اس واسطے کہ فہم مرکب کا بدون فہم اجزائے کسیر
 نہیں ہوتا اور فرق مذہب عرب و عجم بھی بعد اسکے معلوم ہو سکتا ہو اور جو سبقت شعر میں
 عرب کو ہے لہذا بیان مذہب عرب سے ابتدا کر فرمیں ہم والہد اعلم فصل دوم در بیان
 حروف و حرکاتی کہ اجزای قافیہ باشد بر مذہب عرب حروف قافیہ نزدیک ہر شے

رومی و سہ حرف کہ بروی مقدم باشد و آن تاسیس و دخیل و رد و است و دو حرف کہ از روی متاخر باشد و آن وصل و خروج باشد فصل دوسری بیان حروف و حرکات میں کہ اجزای قافیہ ہیں نزدیک عرب کے حروف قافیہ کے نزدیک جمہور کے چہ ہیں اولیٰ اور تین حرف کہ رومی پر مقدم ہوتے ہیں وہ تاسیس اور دخیل اور رد و است و دو حرف کہ رومی سے موخر ہوتے ہیں وہ وصل اور خروج ہے ہم اما حرف رومی حرفی است مگر کہ بنامی قافیہ بروی است و ہر قصیدہ کہ بقافیہ منسوب باشد لکبتش بحرف رومی کنند مثلاً قصیدہ را کہ ضرب و سلب قافیہ باشد بائی خوانند و قصیدہ را کہ حل در حل قافیہ باشد لامی خوانند پس با دلام درین دو قافیہ رومی باشد و است اما رومی ایک حرف ہے کہ اگر آتا ہے اور بنا قافیہ کی اوس پر ہوتی ہے اور جو قصیدہ کہ منسوب ہوتا ہے ساتھ ایک قافیہ کی نسبت اوس قصیدے کی ساتھ حرف رومی کی کرتے ہیں مثلاً قصیدہ جہین ضرب اور سلب قافیہ ہو اوسکو بائی کہتے ہیں اور جہین حل اور حل قافیہ ہو اوسکو لامی کہتے ہیں پس ضرب و سلب میں بی رومی ہو اور حل اور حل میں لام رومی ہے اور ضرب یعنی زدن اور سلب یعنی رہودن اور نیست کردن اور حل بفتح اول و سکون ثانی یعنی برداشتن اور حل بفتح یعنی کوچ کردن چارون لغت غیاث سے اور رومی بفتح اول اور کسر و او اور تشدید یا ہے اور فارسیوں نے یہ تخفیف استعمال کیا ہے یعنی سیراب اور تازہ اور نام حرف اصلی قافیہ کا ہے کہ ہذا قافیہ کا اوسپر ہے و طائف اور منتخب سے اور رسالہ عطائی میں لکھا ہے کہ رومی کو روم سے لیا ہے اور روم لغت میں وہ برسن ہے جس سے بارشتر بانہ تہے ہیں پس گویا اس حرف سے ابیات برہم بستہ ہیں اور کہہ سکتے ہیں کہ رومی لغت میں برہم تماندہ ہے پس جیسا کہ بیٹنے والا رسی کا رشتی کو ٹٹتا ہے اور اوسکے اجزا کو جمع کرتا ہے یہ حرف بھی اجزا ابیات کو جمع کرتا ہے کذا فی الغیاث اور رومی کو بیان میں اور حرفون پر مکتوب کیا اس کو کہ یہ حرف اصلی ہے قافیہ میں اور قافیہ محض رومی سے دون اور حرفوں کے ساتھ ہے اور اور حرفون سے قافیہ دون رومی کے نہیں ہو سکتا ہر حرف مقدم

قافیہ را باعتبار این دو حرف غالی و متعدی خوانند و در مثال غالی این بیت آورند کہ شعر
 وَ قَائِمُ الْأَعْمَاقِ قَادِي الْخَيْرِ قَرْنٍ مِثْلُ شَبَابِهِ الْأَعْلَامُ لِمَا عِ الْخَفِ قَرْنٍ ۖ بِرِوَايَتِي كِه نُونِ سَاكِنِ
 در لفظ آورند بعد از قاف کہ روی است و ساکن است و باشد کہ تحریکیش کنند اگر چه وزن
 بآن سبب مختل شود و آن نون را حرف فلو خوانند و آن نون را بعضی نون در حرف قافیہ
 کے اور ثابت کیے ہیں کہ قافیہ کو باعتبار را ون دو نون حرفون کے غالی اور متعدی
 کہتے ہیں اور غالی کی مثال میں یہ بیت لاتے ہیں شعر جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے
 یہ ہیں یعنی بہت سے بیابان تاریک خالی چلنے والے سے مشتبہ العلامات درخشاں
 سراب قطع کیے ہیں مینے قائم سیاہ منتخب سے عمق بالفتح و بالضم و ضمین تک چاہ اور
 کنارہ بیابان کہ دیکھنے سے دور ہو منتخب سے مخترق چلنے والا اعلام جمع علم بمعنی نشان
 اور علامت ملح روشن ہونا اور چمکانا منتخب سے خفق ہلنا سراب کا منتخب سو پس
 المخترق اور الخفق جو قافیہ واقع ہو ئیں اس بیت میں اس میں دو روایتیں ہیں ایک و آیت
 یہ ہے کہ نون ساکن تلفظ میں لاتے ہیں بعد قاف کے کہ روی ہے اور ساکن ہے
 اور دو نون کو ساکن پر پڑتے ہیں مثل دو ساکن کے آخریت میں اس صورت میں وزن
 مختل نہیں ہوتا اور دوسری روایت یہ ہے کہ فقط قاف کو آخر میں متحرک پر پڑتے ہیں
 نون تلفظ میں نہیں لاتے اس صورت میں وزن مختل ہوتا ہے کہ واسطے کہ صرغ اول
 بروزن مفاعیلن مستفعلن مستفعلن ثانی بروزن مفتعلن مستفعلن مستفعلن پس
 جب نون کو تلفظ میں نہ لائے اور قاف کو کسور پڑا وزن مختل ہوا مگر یہ صورت آہنا سے
 خارج ہے صورت اول جسمین نون پڑا جاتا ہے غرض اوس سے ہے اور اوس نون
 حرف غلو کہتے ہیں غالی حد سے گزرنے والا منتخب سے پس غالی نون متوینی ہے کہ
 قوافی مقیدہ سے لاحق ہوتا ہے اور وہ عبارت ہے ہون قافیون سے کہ حرف روی
 اون میں ساکن غیر مذہ ہو پس غالی آخر میں مثل خرم کے ہے اول میں ہم و در مثال
 متعدی این بیت آورند مست لکھا رأیت اللہ رحماً خطیبہ حرف صلت و ساکن
 ہی باید و چون بر عادت بعضی از عرب متحرک کنند و ادوی تو کہ کنند انرا متعدی خوانند و ہر دورا

از حساب عیوب شعر شمرند کہ تعلق بقافیہ دارد و فرق باشد میان خروج و تعدی چه آن
 حرف را ایراد واجب بود و این حرف را خطا از جهت آنکہ وزن مختل میشود است اور
 تعدی کی مثال میں یہ بیت لائے ہیں جو مرقومہ متن ہے معنی اوسکے یہ ہیں کہ جنت
 دیکھا مینے کہ زمانے نے گرم کیا فساد اپنا خلل بختیں سستی اور تباہ کننا سخن کا اور گونا
 پیچیدن منتخب سے پس حرف باصلہ بھی ساکن چاہیے مگر عادت بعض عرب کی یہ ہے
 کہ اوس ہی کو متحرک کرتے ہیں کہ اوس سے واو پیدا ہوتا ہے اوسکو حرف تعدی کہتے ہیں
 اور دونوں کو معنی غلو اور تعدی کو عیوب شعر سے شمار کرتے ہیں اور تعلق قافیہ سے
 رکھتا ہے اور فرق ہے خروج اور تعدی میں کسواسلے کہ ایراد حسنہ وجہ کا واجب
 ہوتا ہے کہ وہ داخل وزن ہوتا ہے اور ایراد تعدی کا خطا ہے اس جہت سے کہ
 وزن مختل ہوتا ہے جیسے یہ شعر رجز مشطور بر وزن مستفعلن مستفعلن مفتعلن ہے جب حرف
 موصولہ متحرک اور واو پیدا ہوا وزن مختل ہو گیا مگر حرکات قافیہ و اما حرکات کہ
 تعلق بقافیہ دارد ہم شش است ارس و آن حرکت ماقبل الف تاسیس بود ب اشباع
 و آن حرکت وخیل بود ج حذف و آن حرکت ماقبل روف بود و توجیہ و آن حرکت
 ماقبل روی بودہ مجری و آن حرکت روی متحرک بود و نفاذ و آن حرکت ہای وصل متحرک
 بود و حرف اوایل این شش لقب درین لفظ جمع است کہ راحت من و قومی رس را
 اعتبار نہ کردہ اند و قومی اشباع را و در انکہ تحت ماقبل واو و بار کہ نہ از حرف مد باشند
 چون بجای روف افتد حذف و خوانند یا نہ خلاف است حرکتین قافیہ کی و اما
 حرکتین کہ تعلق قافیہ سے رکھتی ہیں وہ بھی چٹہ ہیں اول رس اور وہ حرکت ماقبل
 الف تاسیس کی ہے جیسے حرکت حا اور جیم کی خال اور جابل میں اور رس بافتح
 و التشدید السین یعنی ابتدا ایک چیز کی منتخب سے اور پہرہ حرکت بھی ابتدای قافیہ میں
 آتی ہے دوم اشباع اور وہ حرکت وخیل کی ہے جیسے حرکت میم اور ہا کی حامل و جابل
 میں اور اشباع بالکسر یعنی بر خواندن و باصطلاح قافیہ حرکت مابعد الف تاسیس
 غیاث سے سوم حذف اور وہ حرکت ماقبل روف کی ہے جیسے حرکت سین اور نون کی

ساروا اور نوزوا میں اور خود بالفتح برابر کرنا وہ چیزوں کا آپس میں اور برابر کسی چیز کے ہونا منتخب سے اور جو یہ حرکت قدم بقدم روف کی ہے لہذا خود نام رکھا چہارم توجیہ اور وہ حرکت ماقبل روی ساکن کی ہے جیسے حرکت فا اور شین کی فنی اور شق میں اور توجیہ روگردانی اور خوب بیان کرنا منتخب سے اور نام حرکت ماقبل روی ساکن کا کذا فی الغیاث پنجم مجری اور وہ حرکت روی متحرک کی ہے جیسے حرکت لام کی حلی اور حمله میں ح مانند حرکت قاف در مخترقن و خفصن تم کلامہ قائل اور مجری جامی روان شدن اور راہ مجاری جمع غیاث سے ح سبب جربان تم کلامہ شبشم نفاذ اور وہ حرکت ہے وصل متحرک کی ہے جیسے حرکت ہاکی محلما اور حلی میں اور نفاذ بالفتح جاری شدن فرمان منتخب سے اور بعضوں نے اسکو بدل مہملہ پڑا ہے بمعنی تمام شدن اور حروف اوایل ان چہ القاب کے اس لفظ میں جمع ہیں کہ راحت من پس را اشارہ رس کا اور الف اشارہ اشیا ع کا اور حا اشارہ خود کا اور تا اشارہ توجیہ کا اور میم اشارہ مجری کا اور نون اشارہ نفاذ کا ہے اور ایک قوم نے رس کو اعتبار نہیں کیا ہے کہ وہ ہمیشہ فتح ہو تا ہے اور ایک قوم نے اشباع کو کہ اس کے نزدیک جیسے دخیل غیر معین ہے ویسی اس کی حرکت بھی غیر معین ہے اور اس بات میں خلافت ہے کہ فتح ماقبل واو اور یا کا کہ حروف مدرسے نہوں جب بمقام روف کے واقع ہوا و اسکو حذو کہیں یا کہ بین پس جو لوگ اس حرف کو حرف مد جانتے ہیں اس حرکت کو حذو کہتے ہیں اور جو لوگ حرف مد نہیں جانتے اس حرکت کو بھی حذو نہیں کہتے **فصل سوم در احکام** این حروف و حرکات ہیج شعر مقفی از روی خالی نوازند بود شاید کہ پنج حرف باقی خالی بود و روی اگر متحرک بود قافیہ را مطلق خوانند و اگر ساکن بود مقید خوانند و جمع تہا کہ و روف بہم ممکن نباشد اما خلوا از ہر دو ممکن بود آن قافیہ را کہ از ہر دو خالی بود و مجرور خوانند پس قافیہ یا مرفوف بود یا موسس یا مجرور **فصل تیسری احکام بین ان حروف** اور حرکتوں کی کوئی شعر مقفی روی سے خالی نہیں ہو سکتا ہے کہ پانچ حروف باقی ہوں ماسیس اور دخیل اور روف اور وصل اور خروج سے خالی ہو اور روی اگر متحرک ہو

نیز از پنج حرف باقی

یعنی موصولہ ہو تافیہ کو مطلق کہتے ہیں بسبب اطلاق اور روانی کے اور اگر ساکن ہو یعنی موصولہ نہ ہو مقید کہتے ہیں کہ آگے نہ چل سکے اور جمع ہونا تاسیس کا اور رد کا بہم ممکن نہیں ہے کیونکہ اسے کہ تاسیس کو فاصلہ ایک حرف کا روی سے لازم ہے اور رد کا روی میں کوئی حرف فاصلہ نہیں ہوتا پس ماقبل روی یا وخیل ہوگا یا رد و جمعیت ممکن نہیں مگر خالی ہونا دونوں سے یعنی تاسیس اور رد سے ممکن ہے اور اس تافیہ کو جو تاسیس اور رد سے خالی ہو مجر کہتے ہیں یعنی تنہا ہے رد و تاسیس کے ساتھ نہیں مثل قمر کے کہ رابع حرکت میم تافیہ ہے پس تافیہ یا مرفوع ہوتا ہے یا مستس یا مجرد ہم و بیشتر حروف کہ در یک تافیہ جمع شود پنج بود تاسیس و ذیل و روی وصل و خروج چنانکہ در حائلہا و امثال آن مجتمع اند و بیشتر حرکات کہ در یک تافیہ جمع شود چہار بود رس و شباع و مجری و نفاذ کہ در ہمیں مثال جمع اندت اور زیادہ حرف کہ تافیہ میں جمع ہوتے ہیں پانچ ہیں تاسیس اور ذیل اور روی اور وصل اور خسرو ج جیسا کہ حائلہا میں اور اسکی امثال میں یعنی حائلہا و حاملہا میں فراہم ہیں پس حائلہا میں الف تاسیس کا اور میم و ذیل کا اور لام روی کا اور با وصل کی اور الف خروج کا اور زیادہ حرکتیں کہ ایک تافیہ میں فراہم ہوتی ہیں چار ہیں رس اور شباع اور مجری اور نفاذ کہ اسی خالی میں یعنی حائلہا میں جمع ہیں پس جس حرکت ماقبل الف تاسیس ہے اور شباع حرکت میم و ذیل ہے اور مجری حرکت لام روی متحرک ہے اور نفاذ حرکت ہای وصل متحرک ہے ہم و کتر حروف کہ در یک تافیہ جمع ہوں وہاں روی تنہا بود و کتر حرکات کی حرکت بود وہاں توجہ بود چنانکہ در قمر افتد مثلاً چون را روی ساکن بود یا مجری چنانکہ در قمر افتد مثلاً اور کتر حروف کہ تافیہ میں ہوتے ہیں ایک حرف ہوتا ہے اور وہ رس تنہا ہے اور کتر حرکتیں کہ تافیہ میں ہوتی ہیں ایک حرکت ہے اور وہ توجہ ہے جیسا کہ لفظ قمر میں مثلاً جب رس روی ساکن ہو یا مجری جیسا کہ لفظ قمر و میں پس توجہ حرکت ماقبل روی ساکن اور مجری حرکت روی متحرک ہے اور حائلہ میں سب سے لفظ مجر کے بعد لکھا ہے جس حرکت ماقبل روی متحرک ہم و اعتبار ہر کے از تاسیس

وارادہ اور تجرید و اطلاق و تقیید در ہر قصیدہ و در ہر شعر کہ ہر ایک قافیہ بود واجب باشد
و تاسیس چنانکہ گفتیم جز الف نباشد و رس جز فتنہ نتواند بود و خیل ہر حرفی کہ
بود غیر حروف مد شاید و اشباع نیز اصناف حرکات تواند بود و اختلاف و خیل پسندیدہ
نہود و اختلاف اشباع ناپسندیدہ بود و رد و جبر علت نہود و بنزدیک بیشتر اصل صنائع
جز حرف مد نشاید و اختلاف رد ناپسندیدہ بود جز یک اختلاف و آن اختلاف
بواو یا باشد بشرط آنکہ از حروف مد باشند و در آن صورت لامحالہ حذو مختلف باشد
بضمت و کسرت و در غیر آن صورت اختلاف حذو ہم ناپسندیدہ بود و اعتبار کرنا
تاسیس اوراد و اور تجرید اور اطلاق اور تقیید کا ہر قصیدے میں اور ہر شعر میں
کہ ایک قافیہ ہو یعنی مطلع ہو واجب ہے یعنی تمام قصیدے میں قافیہ ایک طرح کا چاہیے
اور تاسیس جیسا کہ کہا ہے سوا الف کے نہیں ہونا اور رس یعنی حرکت ماقبل الف
تاسیس سوا فتح کے ممکن نہیں کہ ماقبل الف کے ہمیشہ فتح ہوتا ہے اور خیل جو حرف ہو
سوا حروف مد کے سزاوار ہے اور اشباع یعنی حرکت و خیل سب حرکتیں ہوتی ہیں اور
اختلاف و خیل کا ناپسندیدہ نہیں ہے جیسے اختلاف ہم اور ہا کا ہے حامل اور جابل
اور اختلاف اشباع کا یعنی حرکت و خیل کا ناپسندیدہ ہے جیسے اختلاف حرکت ہا کا
نجاہل اور جابل میں اور رد و سوا حرف علت کے نہیں ہوتا یعنی الف اور و او اور یا
اور نزدیکی اکثر اہل فن کے رد و سوا حرف مد کے سچا ہے یعنی حرف مد مع حرکت
موافق مثل عماد اور عمید اور عمود کے اور بعض قول اور قبل بالفتح کو ہی رد و جاتہ ہیں
اور اختلاف رد کا ناپسندیدہ ہے سوا ایک اختلاف کے اور وہ اختلاف بواو یا ہے
بشرط کہ حروف مد سے ہوں جیسے عمود اور عمید کہ قافیہ انکا عربی میں درست ہے
اور اس صورت میں لامحالہ حذو یعنی حرکت ماقبل رد مختلف ہوگی ایک جگہ نصہ اور
ایک جگہ کسرہ اور سوا اس صورت کے اختلاف حذو کا بھی ناپسندیدہ ہے ہم دروی
ہر حرف کہ باشد شاید الاچار حروف کہ در یازدہ حالت نشاید و آن چار حروف مد است
و اکہ حروف وصل اند و تفصیل حالتہا این ست اور ردی جو حرف ہو سزاوار ہے

مگر چار حرف گیارہ حالتوں میں روی نہیں ہوتی اور وہ چار حرف تین مدہ ہیں اور ایک
 کہ چاروں حرف وصل ہیں اور تفصیل گیارہ حالتوں کی یہ ہے ہم اما الف در پنج حالت
 نشاید کہ روی بود الفی کہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ در لفظ الضربا و آنرا الف
 اطلاق خوانند ب الفی کہ از جهت بیان حرکت در آخر کلمہ آید چنانکہ در لفظ انا و حیثہما الج الفی کہ
 بدل تنوین بود و در حال وقف چنانکہ رایت زید ا الفی کہ بدل نون تاکید خفیفہ باشد
 چنانکہ در اضربا کہ بدل اضربن بود الف ثنیہ چنانکہ در ضربا باشد اما الف پایخ
 حالتوں میں پنجابیہ کہ روی ہوا اول وہ الف کہ اشباع حرکت سے پیدا ہوتا ہو جیسا کہ
 لفظ اضربا میں ہے اور اسکو الف اطلاق کہتے ہیں دوم وہ الف کہ واسطے بیان
 حرکت کے آخر کلمہ میں آئے جیسا کہ لفظ انا و حیثہما میں ہے آنا ضمیر مکمل ہے و حیثہما اسم
 فعل معنی بیا سوم وہ الف کہ بدل تنوین کے ہوتا ہے حالت وقف میں جیسا کہ رایت زید
 یعنی دیکھا میں نے زید کو چارم وہ الف کہ بدل نون خفیفہ ہے ہوتا ہے جیسا کہ رایت زید
 کے آنا ہے معنی ہر آئینہ بزین پنجم الف ثنیہ جیسا کہ ضربا میں ہے ہم اما یاد و دو حالت
 نشاید کہ روی بود ایا نیکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ قحوظی و آن را
 یای اطلاق خوانند ب یای تانیث چنانکہ در قحوظی باشد لیکن یاد و دو حالتوں میں پنجابیہ
 کہ روی ہوا اول وہ یا کہ اشباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس لفظ میں قحوظی اور اسکو
 یای اطلاق کہتے ہیں ثانی بالفتح اول ہر خبر اور ہر سیاہ جو بہت بر سے اور سیل کہ
 پانی او سکا صاف ہو اور نام ایک موضع کا ہے اور نام ایک عورت کا ہے کہ سگ مادہ کو
 دن بھر گرسند رکھتی تھی اور وہ سگ وہ رات بھر اسکی یاسبائی کرتی تھی یہاں تک کہ
 اس سگ مادہ نے مارے بھوک کے اپنی دم کو چبا ڈالا اور کھالیا اور یہ بات مثل
 ہوئی عرب کہتے ہیں فلان الجوع من کلبۃ حوبلی منتخب سے دوم یای تانیث جیسا کہ قحوظی
 میں ہے اور قحوظی صیغہ امر مونث کا ہے بمعنی بر خیز ہم و اما یاد و دو حالت نشاید کہ روی
 بود و ویکہ از اشباع حرکت حادث شود چنانکہ درین لفظ کہ فحوک و آن را و اطلاق خوانند
 ب و او جمع چنانکہ در ضربا باشد و اما یاد و دو حالتوں میں پنجابیہ کہ روی ہوا اول

و او کہ شباع حرکت سے پیدا ہو جیسا کہ اس نقطہ میں کہ فحو ملو اور او سکودا و اطلاق کمین
حو ملو حالت رفع میں ہے اور ناکلمہ علاحدہ دوم و اوجع کا جیسا کہ ضرلو امین ہر اور ضرلو
صیغہ جمع مذکر غائب کا ہے ہم و آنا ہر دو حالت نشا پدا ہی سکتے چنانکہ در بالیہ و سلطانیہ
باشد ہا سے تانیث خاصہ کہ ساکن ہو چنانکہ در حمزہ و ضار بہ باشد اگر متحرک ہو
بعضے بکار دوشتمہ اندامانیت ناپسندیدہ باشد و تانیث در امثال ضربت و خرجت
رواداشتہ اند کہ روی کنند اما ہم قبیح باشد و اگر متحرک کنند چنانکہ در ضربت و خرجت
قبیح کمتر بود و اما ہر دو حالتون میں نچا ہیہ کہ روی ہو اول ہی سکتہ اور ہائی
وہ ہے کہ آخر کلمہ میں بحالت وقف واسطے بیان حرکت اور باقی رہنے حرکت کے
آتی ہے جیسا کہ بالیہ اور سلطانیہ میں دوم تانیث کی علی الخصوص جب وقت کہ ساکن ہو
یعنی حالت سکون میں بالاتفاق ردی نہوگی جیسے کہ حمزہ اور ضار بہ میں اور حالت تحریک
میں اختلاف ہے جیسا کہ کہتے ہیں کہ اگر متحرک ہو جیسے حمزہ فی اور ضار تہی میں بعضوں نے
استعمال کیا ہر لیکن نہایت ناپسندیدہ ہے اور تانیث امثال ضربت و خرجت میں
روار کھی ہے کہ او سکودوی کرین لیکن یہ بھی قبیح ہے اور اگر متحرک کرین جیسا کہ ضربتی
اور خرجتی میں قبیح اوسکا کم ہو جائے ہم و بدانکہ ٹون نیز در یک حالت نشا پد کہ روی باشد
و ان نون تنوین باشد و اہل صناعت ذکر ان نکر وہ اند بان سبب کہ در مقاطع سخما
تنوین مستعمل نباشد اور معلوم کیا چاہیے کہ نون بھی ایک حالت میں نچا ہیہ
کہ روی ہو اور وہ نون تنوین کا ہے اور اہل فن نے ذکر اوسکا نہیں کیا ہے اس سبب
کہ مقاطع سخن میں تنوین مستعمل نہیں ہے بلکہ تنوین آخر شعر میں بمقام وقف حروف علت کو
بدل جاتی ہے پس ذکر واد و الٹ اور با کا معنی اوس سے ہے ہم و ہر چہ غیر ازین حرفا
مذکور باشد و ابو کہ روی باشد اما از انکات مانند الفی کہ بدل حرف اصلی ہو چنانکہ
در عصا و رحی و الٹ تانیث چنانکہ در جہلی ہو و الٹ زائد ملحق باخر کلمہ چنانکہ در جاری
باشد و از یا یا ہی اصلی چنانکہ در یرمی و ندی باشد و یا ہی اصناف چنانکہ در یتیمی و یا
نسبت چنانکہ در مکی باشد و پنچین واد اصلی چنانکہ در یغز باشد و یا ہی اصلی چنانکہ در بلہ

وعمہ باشد و مای ضمیر چنانکہ در بیتہ و بیثما باشد و اگر چہ ساکن بود ہر چند بعضی ازین از قبح خالی نبودست اور سو ارن حرفون کے سب حرف روا ہے کہ روی ہون لیکن الفون سے ناند اوس الف کے بدل حرف اصلی کے ہوتا ہے جیسا کہ عصا اور رچی میں کہ الف بدل یے کے آیا ہے اور عصا بمعنی چوبکستی اور رچی بمعنی سنگ استیا کے ہے غیاث سے اور الف تانیث کا جیسا کہ جلی امین می اور جلی بمعنی زن باردار ہے غیاث اور کنز سے اور الف زائدہ جو ملحق ہوتا ہے آخر کلمہ سے جیسا کہ جباری میں اور زائدہ ہونا اسکا باعتبار حروف اصلیہ کے ہے اگر چہ نفس کلمہ میں داخل ہے باعتبار وضع کے جباری بضم اول و رای مملہ و الف مقصورہ بصورت یا نام ایک طائر کا ہے برابر غالی اور رنگ اور سکا زرد اور سیاہ ہوتا ہے فارسی میں اوسکو چرز کہتے ہیں شرح نصاب یونکی اور صحاح سے کذا فی الغیاث اور یاؤن سے بار اصلی جیسا کہ یزنی اور ندنی میں ہے یزنی رنی سے بمعنی تبر انداختن اور ندنی بمعنی انجمن اور مجلس ہے دونوں لغت منتخب سے اور یے اضافت کی جیسے لفظ بیتی میں ہے بمعنی خائے من اور یا نسبت جیسے مکی میں ہر بمعنی منسوب بمکہ اور اسطر ح و اد اصلی جیسا کہ فیخو میں ہے بمعنی جہاد میکند اور ہا اصلی بلکہ اور عثمہ میں بلکہ لغتہ میں نادان شرن منتخب سے اور عثمہ لغتہ میں بمعنی گشتگی اور حیرت راہ میں اور سجاننا حجت اور دلیل کا اور دور ہونا منتخب سے اور ہا ضمیر جیسے بیتہ اور بیثما میں بیتہ یعنی گھر اوس مرد کا اور بیتہا یعنی گھر اوس عورت کا اور اگر چہ یہ ہا ضمیر ساکن ہو بیتہ میں تو بھی روی ہو سکتی ہے ہر چند بعضی حرف ران حرفون سے قبح سے خالی نہیں ہیں یعنی انکے روی کرنے میں قباح ہے اور وہ بای نسبت ہے اور بای اضافت ہے کہ یہ مثل ضمائر اور مثل نون تشبیہ و جمع کے ہیں روی کرنا اسکا قباح سے خالی نہیں اور ہا ضمیر جو بیتہ اور بیتہا میں ہے کہ اسکا بھی روی کرنا مثل ہا سے تانیث کے بچا ہو سکا کی فی اسکو تصریح لکھا ہے اور و اد اصلی جیسے فیخو میں ہر صاحب مفتاح نے لکھا ہے کہ بہت سے حروف اصلی مدات سے مثل سُرئی یُسُرُو سُرئی کے اور ہا فی اصلی مثل ہشہ اور اغمہ کے ماتد حروف اشباعیہ کے حرف وصل

ہوئے ہیں نہ روی اسکی گنجائش قصاید میں البتہ ہے ہم وضابطہ است کہ ہر حرف
 کہ بیک معنی در آخر کلمات کمر شود مانند ضمائر و نون تشبیہ و جمع وغیر ان اگر روی کنند
 از قبیحی خالی نبود چہ بوجہی تکرار تافیه باشد و در ہشال آن مقید از مطلق و مجرد و غیر مجرد
 قبیح تر باشد و بہترین حرفی کہ روی کنند حرف اصلی باشد کہ از جنس حرف مذہب و دست
 اور قاعدہ یہ ہے کہ جو حرف بیک معنی آخر کلمات میں کمر آتا ہے مثل ضمائر اور نون
 تشبیہ اور جمع وغیرہ کے جیسے یا سے نسبت ہے اگر او سکوروے کرین قباحت سے خالی
 نہیں کسواسطے کہ ایک وجہ سے تکرار تافیه ہے اور ایطای اسی کو کہتے ہیں اور اسطرح کی
 تکرار میں مقید مطلق سے اور مجرد و غیر مجرد سے قبیح تر ہے یعنی اس ایطای مثالوں میں ایطای
 روی ساکن کا ایطای روی متحرک سے اور ایطای روی مجرد کا ایطای روی غیر مجرد سے
 یعنی مروف اور موسس سے بدتر ہے اور بہتر روی کے واسطے حرف اصلی کلمے کا ہے کہ
 کہ جنس حرف مد سے نہ کو واسطے کہ حروف مد اور ہی بیشتر حرف وصل ہوتے ہیں اسکا
 بیان ہو چکا ہے ہم و اختلاف حرف روی و اختلاف مجرئی روا نبود و اختلاف توجیہ روا نبود
 اندام از قبیحی خالی نبود و بعضی گفتہ انداختلاف توجیہ بضم و کسر روا بود و قیاس پر رون
 و حذو وغیر ان روا نبود و اختلاف حرف روی اور اختلاف مجرئی یعنی حرکت
 روی کاروا نہیں ہے اور حال اسکا عیوب میں مفصل لکھا جائے گا اور اختلاف توجیہ کا
 بحرکات ثلثہ روا رکھا ہے لیکن قبیح سے خالی نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ اختلاف
 توجیہ کا بضم و کسر روا ہے مثلاً تافیه حرم بضم را کا ساتھ حرم کسر را کے کرین گے
 اور قیاس اسکا ہے اوپر رون اور حذو کے اور روا اسکی جائز نہیں یعنی جیسے تافیه قولو او
 قیلو کا درست ہے اور تافیه قولو اور تافیلو خواہ قیلو اور تافیلو کا درست نہیں اسطرح اختلاف
 توجیہ بھی بضم و کسر درست ہے بضم و فتح اور کسر اور فتح درست نہیں ہم و حرف وصل جزیکی
 از چہا حرف مذکور نہ تواند بود و جمع میان تافیه موصول و غیر موصول و اختلاف حرف وصل
 و اختلاف نفاذ روا نبود و حرف وصل سو ایک کے چار حرفوں سے نہیں
 نہ ہوتا وہ تین حرف مد شباعیہ اور ایک ہا و فتح کی خواہ سکتی کی خواہ ضمیر کی جسکا بیان

حکایت
 روی
 نہ ہوتا

در
 قیاس

ہو چکا ہے اور قافیہ موصول اور غیر موصول جیسے اسباب اور ابواب جمع نہوگا اور اختلاف
حروف وصل جیسی عالم و ظالمہ اور اختلاف نفاذ یعنی حرکت وصل جیسے عالمی اور
ظالمہ و انہیں ہے ہم و حرف خروج جزیکی از حروف مدنوتا ند بود و اختلاف آن ہوا
نہو دو وصل و نہو ج نیز یک مجموعہ رومی مطلق را نباشد و حرف خروج ہوا
حرف مد کے نہیں ہوتا اور اختلاف او سکا مثل حملہا اور حملہو کے روا نہیں ہے
اور وصل اور خروج نزدیک سب کے رومی متحرک کے واسطے ہوتا ہے کہ واسطے کہ جب
رومی ساکن ہوگی کیونکہ حرف وصل سے ملے گی اور جب وصل سے نکلے گی خروج ہو
بھی نکلے گی کہ خروج بعد وصل کے ہوتا ہے ہم و اشتباہ میان این حروف ممکن نباشد
جز میان رومی و روف یا وصل اما میان رومی و روف چنانکہ درین صورت کہ صلوة و زکوۃ
در حرف الف چہ بوجہی الف اولی آن باشد کہ رومی کنند از ان جهت کہ ہی تانیث
فتاید کہ رومی باشد بوجہی الف اولی آن باشد کہ روف کنند چہ ہی وصل بعد از رومی
نیایدت اور شبہہ در میان حروف قافیہ کے ممکن نہیں ہے مگر در میان حرف رومی
اور حرف روف کے اور در میان حرف رومی اور حرف وصل کے پس در میان رومی
اور روف کے جیسا کہ توافی صلوة اور زکوۃ میں حرف الف ہے کہ واسطے کہ اس الف کو
ایک وجہ سے اولے یہ ہے کہ رومی کرین اور ہے کہ وصل کہیں اس سبب سے کہ ہے
تانیث پنجا ہے کہ رومی ہو پنچال ایطاک کی اور ایک وجہ سے بہتر یہ ہے کہ اس الف کو روف
کرین اور ہے کہ رومی کہیں اس جهت سے کہ حرف وصل بعد رومی ساکن کے نہیں آتا
اور یہاں اگر الف کو رومی کہیں تو رومی ساکن ہے ہم و درین صورت کہ علاۃ و حجابہ
بوجہی الف اولی آن باشد کہ روف کنند چہ درین صورت ہضمیت برای رومی ہی باید و ضمیت برای
بود اما فتاید کہ وصل بود از جهت سکون رومی و بوجہی الف اولی آن کہ رومی کنند چہ حرف اصلی
و ہی ضمیر در حکم تکرار تا از قیج خالی بود چہ باتفاق اشال امین قافیہ قبیح نباشد و اگر غلط
و علامت قافیہ کنند قبیح باشد اور اس صورت میں جیسے علاہ اور حجابہ ہوا اور و لون
میں ہی ضمیر ہے اور ہی ضمیر کا حال محقق علیہ الرحمہ نے پیشتر لکھا ہے کہ بعضوں نے

تافہ کیا ہے اور اسکو حکم تکرار میں نہیں جانا ہے اور پھر لکھا ہے کہ خالی از قلم
 نبود یعنی بعضوں کے نزدیک یہ تکرار تافہ ہے پس اس جگہ موافق دونوں مذہبوں
 لکھتے ہیں کہ علاہ اور حجابہ میں ایک وجہ سے اولیٰ یہ ہے کہ الف کو روف کہیں
 اور ہے کہ رومی اسواسطے کہ ہے ضمیر کی ہے اور سزاوار ہے کہ رومی ہو موافق مذہب
 اولوں کو گون کے جو اس میں تکرار نہیں جانتے اور سنا ہے کہ ہا وصل ہو بسبب سکون
 رومی کے یہ دوسری جہت ہوئی رومی قرار دینے حرف ہا کے اور ایک وجہ سے اولیٰ
 یہ ہے کہ اس الف کو رومی کہیں کسواسطے کہ یہ الف حرف اصلی ہے اور حرف اصلی
 ہوتے ہوئے اور حرف کو رومی قرار دینا سنا ہے اور ہا می ضمیر حکم تکرار میں ہے موافق
 مذہب اولوں کو گون کے جو ہا می ضمیر کو حکم تکرار میں جانتے ہیں یہ جہت دوسری ہوئی
 رومی قرار دینے حرف ہا کے تاکہ تافہ قبح سے خالی ہو اسواسطے کہ ایسے تافہ قبیح نہیں
 ہیں یعنی جب الف حرف اصلی رومی ہو اور ہا وصل باتفاق اس میں قباحت لازم
 نہ آئی کسواسطے کہ ہر جگہ حرف اصلی رومی اور ہا می ضمیر وصل ہوتی ہے اس میں بھی
 وہی صورت قرار دینا چاہیے اور اگر عقلہ اور علمہ کو تافہ کرین قبیح ہے یعنی جن لوگوں
 ہا می ضمیر کو حکم تکرار میں نہیں جانا ہے وہ تافہ کرتے ہیں مگر قباحت سے خالی نہیں
 یعنی جتنے نزدیک تکرار ہے وہ اسکو ایسا سمجھتے ہیں صاحب حاشیہ کے ذہن میں
 یہ مطلب نہ آیا لہذا یہ حاشیہ لکھا ح مخفی نماند کہ عبارت مصنف علامہ مشتعل بر جش و طول
 می نماید چہ قولہ و شاید کہ رومی بود و قولہ بوجہی اولیٰ آنکہ رومی کنند مفید معنی واحد است
 پس عبارت مستحسن پسین بود کہ بوجہی الف را اولیٰ آن باشد کہ روف کنند چہ در نصرت
 ہا ضمیر است یعنی رومی و بوجہی اولیٰ آنکہ رومی کنند چہ حرف اصلی است و ہا می ضمیر حکم تکرار
 وصل انشاید کہ ہا وصل بود از جہت سکون رومی تم کلامہ قائل دوسرا حاشیہ یہ ہے
 ح قولہ قبیح باشد چہ ہا می ضمیر یعنی تکرار است و احتمال دیگر گنجائش ندارد چنانکہ
 در علاہ و حجابہ محتمل بود تم کلامہ محقق علیہ الرحمہ قبیح فرماتے ہیں یعنی کسیکے نزدیک درست
 اور کسی کے غلط ایک نادرست نہ نادرست مطلق قائل علا یا لفتح بلندی اور نام ایک مرکب کا

اور ایک موضع ہے مدینے میں منتخب سے جی بالکسر عقل اور زیر کی اور بالفتح کنارہ ایک
چیمبر کا منتخب سے ہم واما اشباہ میان ردی و وصل ہم درین صورت ہا در حرف افتد
چہ بزان تقدیر کہ الف روف کنند ہا روی باشد و بزان تقدیر کہ الف روی کنند ہا وصل
باشد و اما شبہہ در میان روی اور وصل کے بھی ان صورتوں میں حرف ہا
صلوۃ و رکوع اور حرف ہا علاہ اور حجابہ میں پڑتا ہے اس واسطے کہ اگر الف کو روف
کہیں جس حرف ہا روی ہو اور اگر الف کو روی کہیں حرف ہا وصل ہو ہم و گفتہ اند ہا
وصل جزا ہی ضمیر یا تانیث یا وقف تواند وصل متحرک ازین جملہ جزا ہی ضمیر نباشد
و این حکم با بیشتر حکم اغلب تواند بود و الا اگر کسی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کند و بعد از ان
ناپہر بیاورد کہ از نہایت کشتق باشد ہا ی اصلی وصل افتادہ باشد و نشاید کہ گویند کہ
ہا روی ست و با و خیل و الا روا باید داشت کہ اعلامہ مثلاً درین قافیہ افتد
اور عروضیوں نے کہا ہے کہ ہاے وصل سوا ہاے ضمیر یا ہاے تانیث یا ہاے می وقف کی
نہیں ہوتی اور وصل متحرک ان سب سے فقط ہاے ضمیر ہوتی ہے اور یہ حکم اکثر حکم اغلب میں
و الا اگر کوئی قافیہ اسبابہ و ابوابہ کا کرے اور بعد اوسکے ناپہر لائے کہ نہایت سوا
ہاے اصلی بمقام وصل ہو اور بچا ہیے کہ کہیں کہ ہے روی ہے اور بے و خیل ہے
ناپہر میں و الا اگر ایسا ہو اعلامہ بھی اس قافیہ میں آسکتا ہے کہ اختلاف و خیل کا
جائز ہے پس اس بات سے معلوم ہوا کہ وہ حکم عروضیوں کے حکم غالب ہیں گھیتی
نہیں ہیں کس واسطے کہ ناپہر میں یہاں ہاے اصلی بمقام وصل پڑی ہے نہایت نامزد
اور بزرگ ہونا صراح سے اور مشہور ہونا منتخب سے کہ ان فی النیات ہم و بدانکہ ہر حرف
یا حرکت کہ در ہمہ قصیدہ مکرر شود غیر حروف و حرکات مذکورہ آنرا بقافیہ تعلق نباشد و
از باب لزوم مالا یلزم بود کہ از قبیل صنعت ہا و ابداع ہا می سخن باشد و نسبت آن نظم
و ترکیبان بود و اور معلوم ہو کہ جو حرف یا حرکت تمام قصیدے میں مکرر ہو سوا
حروف و حرکات مذکورہ کی اوسکو قافیہ سے تعلق نہیں ہے بلکہ قسم لزوم مالا یلزم
سے ہے اوسکو صنعت اور ابداع سخن یعنی ندرت سخن سے کہا جائے اور نسبت اوسکے

لفظہ و مترین ایک ہے قافیہ سے تعلق نہیں جیسے لازم کرنا حرکت و خیل کا
 در صورت روی متحرک کا ملی اور راحلی میں کسوا سٹے کہ جب روی متحرک ہو تبدیل حرکت
 و خیل میں اختیار ہے اور اگر کوئی لازم کرے صنعت ہے نثر ہو یا لفظ ہم فصل
 چہما رحم در انواع توانی نزدیک عرب قافیہ چنانکہ گفتیم باعتبار حال روی و نوع
 بود مطلق یا مقید و باعتبار ماقبل روی سے نوع موسس یا مردف یا مجرد
 و باعتبار ما بعد روی سے نوع موصول مخرج یا موصول تنہا یا غیر موصول و غیر مخرج
 پس بحسب ترکیب ہیچہ شود کہ از ضرب دودر سے حادث شود اما بعضی ازین مرکبات
 ممکن الوقوع بود و بعضی مختلف فیہ باشد و آنچه متفق علیہ بود نہ نوع باشد
 فصل چوتھی اقسام توانی میں جو نزدیک عرب کے ہیں قافیہ جیسا کہ کہا ہمیں اعتبار
 حال روی کے دو طرح پر ہے مطلق جس میں روی متحرک ہو یا مقید جس میں روی
 ساکن ہو اور باعتبار ماقبل روی کے تین طرح پر ہے موسس جس میں الف
 تاسیس ہو یا مردف بسکون را و تخفیف دال جس میں حرف روت ہو یعنی حرف علت
 مع حرکت ماقبل موافق یا مجر و جس میں تاسیس روت کچھ نہوا اور باعتبار ما بعد
 روی کے بھی تین طرح پر ہے موصول مخرج جس میں وصل اور خروج
 و دونوں ہوں یا موصول تنہا جس میں فقط وصل ہو غیر موصول اور غیر
 مخرج جس میں وصل اور خروج کچھ نہوا اور احتمال مخرج تنہا کا
 سا قسط ہے کہ خروج نے وصل نہیں ہوتا پس بحسب ترکیب کے اٹھارہ
 قسمیں ہوتی ہیں کہ ضرب دود سے تین میں پچھتر میں ہیں ہوتی ہیں
 یعنی مطلق اور مقید کو جب موسس اور مردف اور مجر و میں ضرب
 دے تبھیچے چھتہ ہوں اور جب چھتہ کو موصول مخرج اور موصول تنہا
 اور غیر موصول اور غیر مخرج میں ضرب دے تبھیچے چہ ترک اٹھارہ
 ہوں لیکن بعض ان مرکبات سے ممکن الوقوع نہیں ہیں اور بعض مختلف فیہ
 ہیں کہ مصنف نے خود انکا بیان آگے کیا ہے اور جتنے کہ متفق علیہ ہیں تو قسمیں ہیں

نقشہ اقسام توانی باعتبار اختلاف روی

| | | | | |
|---|-------------------|------------|------------|--------------------|
| <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> | | | | |
| مطلق ای شکر | موسس مردن مجرد | موصول مخرج | موصول تنها | غیر موصول غیر مخرج |
| مقید ای ساکن | موسس مردن مجرد | موصول مخرج | موصول تنها | غیر موصول غیر مخرج |
| <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> <p>صحیح صحیح صحیح صحیح صحیح</p> | | | | |

هم اطلاق موسس موصول مخرج چنانچه درین قافیه که صاحبها و کاتبهاست اول مطلق
موسس موصول مخرج جیسا که صاحبها اور کاتبها بین الف تاسیس اور حا اور با و دونون
ذخیل اور باروی اور اصل اور الف آخر خروج ہے ہم ب مطلق موسس موصول غیر مخرج
چنانکہ صاحبها و کاتبهاست دوم مطلق موسس موصول غیر مخرج جیسا کہ صاحبها اور کاتبها
بین الف تاسیس اور حا اور تا و دونون بین ذخیل اور باروی اور الف آخر خروج ہے
هم ج مطلق مردن موصول مخرج چنانکہ جمالا و خیالهاست سوم مطلق مردن موصول
مخرج جیسا کہ جمالا و خیالها بین الف اول مردن اور لام روی مطلق اور اصل اور
الف ثانی خروج ہے هم ب مطلق مردن موصول غیر مخرج چنانکہ جمالا و خیالهاست
چهارم مطلق مردن موصول غیر مخرج جیسے جمالا و خیالها بین الف اول مردن اور
لام روی مطلق اور الف دوم مردن اصل ہے هم د مطلق مجرد موصول مخرج چنانکہ ضربها
و خطبهاست پنجم مطلق مجرد موصول مخرج جیسا کہ ضربها اور خطبها بین باروی مطلق مجرد
اور اصل اور الف خروج ہے هم و مطلق مجرد موصول غیر مخرج چنانکہ ضربها و خطبها بین

مطلقا ست ششم مطلق مجرد موصول غیر مخرج جیسا کہ ضربا اور خطبا بین باروی
 مطلق مجرد و الف وصل ہے اور یہ چہ قسمین روی مطلق کی ہیں ہم ز مقید موسس جیسا کہ
 قاضی و حامی ششم مقید موسس جیسا کہ قاضی اور حامی بین کہ الف تاسیس اور
 ضا اور سیم دونوں میں و تخیل اور یا رشتہ شتافی روی مقید ہے ہم ح مقید مردف
 چنانکہ جمال و خیال ششم مقید مردف جیسا کہ جمال اور خیال بین الف مردف
 اور لام روی مقید ہے ہم ط مقید مجرد چنانکہ قمر و خطر داین سے نوع مقیدات ست
 ششم مقید مجرد جیسا کہ قمر اور خطر بین را روی مقید ہے اور بس اور یہ تین قسمین
 روی مقید کی ہیں ہم و سے نوع مطلق ممکن الوقوع نبود آن موسس و مردف و مجرد
 باشد ہر سے غیر موصول و غیر مخرج از جہت اتناع تحرک حرف آخر از شریعت اور
 تین قسمین روی متحرک کی غیر ممکن ہیں اور وہ موسس اور مردف اور مجرد ہیں تین
 غیر موصول اور غیر مخرج یعنی مطلق موسس غیر موصول و غیر مخرج اور مطلق مردف غیر
 موصول اور غیر مخرج اور مطلق مجرد و غیر موصول اور غیر مخرج کسوا سطلے کہ آخر شعر
 ساکن ہوتا ہے اور یہاں روی متحرک بدون وصل اور خروج کے واقع ہوئی ہے
 پس وقوع اسکا غیر ممکن ہے ہم و ششش نوع مقید واقع نبود آن موسس و مردف
 و مجرد بود ہر سے یا موصول غیر مخرج یا موصول مخرج اما نزدیک کسانی کہ وصل و خروج
 بعد از روی ساکن جائز نہ اند از جہت این علت است اور چہ قسمین روی ساکن
 واقع نہیں ہوتیں اور وہ موسس اور مردف اور مجرد تینوں موصول غیر مخرج یا موصول
 مخرج لیکن نزدیک اون لوگوں کے جو وصل اور خروج بعد روی ساکن کو جائز نہیں کہتے
 واسطے اسی علت کے یعنی بسبب عدم جواز وصل و خروج بعد روی ساکن کے ہم
 و اما نزدیک کسانی کہ جائز اند از این ششش دو نوع ممکن الوقوع ہوں ان مقید مردف
 موصول غیر مخرج بود از جہت توالی سے حرف ساکن در روی یعنی مردف و روحی وصل
 و اما نزدیک اون لوگوں کے کہ متقی وصل و خروج کا بعد روی ساکن کے جائز نہ کہتے ہیں ان
 چند قسمین مقید ہوں ان ممکن ہیں اور وہ اول مقید مردف موصول غیر مخرج بسبب برابر تعلق

تین حرف ساکن کے اوس میں آوردہ تین حرف ساکن یعنی ردف اور روی اور وصل
اس واسطے کہ جب روی مقید ہو وی ساکن ٹھہرے اور دونوں خود عبارت حرف ساکن سے ہے
اور وصل کہ آخر شعر میں ہے لامحالہ ساکن ہوگا پس وقوع اس صورت کا نام ممکن ہے ہم
ب مقید مروف موصول مخرب از جہت توالی دو ساکن در غیر مقطع شعر و آن ردف و روی
ہو کہ بر وصل متحرک سابق باشند اور دونوں ہی صورت ناممکن مقید مروف موصول
مخرج ہے بسبب برابر آئے دو ساکن کے غیر آخر شعر میں آوردہ ردف ساکن اور روی
ساکن ہے کہ وصل متحرک سے پہلے واقع ہونگے اور دو ساکن سوا آخر شعر کے درمیان میں
نہیں آتے پس یہ صورت بھی ناممکن ٹھہری ہم و چار نوع باقی ممکن ہو دبا بن تفصیل
آ مقید موسس موصول مخرب چنانکہ لم تنجأ طیناً ولم تراقبہا کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف و بالذباب لزوم مالا یلزم تھمد و باروی نشدہ فافیہ مطلق مجر و موصول
غیر مخرب و اگر بدل با حرفی از حروف مد ہو چنانکہ در قاصیہا و اینہا مطلق مروف تھمد
ت اور چار قسمین باقی ممکن ہیں اس تفصیل سے اول مقید موسس موصول مخرب
جیسا کہ لم تنجأ طیناً اور لم تراقبہا مخاطبت سے بمعنی باہم خطاب کردن اور امر امتناع
بمعنی نگاہداشتن یکدیگر پس ان میں الف تاسیس ہے اور طاء و رقا و دو نویں
وخیل اور باروی ساکن اور با وصل اور الف آخر خروج اور جو لوگ انکار اس نوع سے
کرتے ہیں اس میں یہ تادل بیان کرتے ہیں کہ بعد روی ساکن کے وصل اور خروج
نہیں ہوتا اس فافیہ میں تکرار الف اور باکی لزوم مالا یلزم ہے اور ہے روی ہے
اور الف وصل اور فافیہ مطلق مجر و موصول غیر مخرب ہے اور اگر بدل ہو ساتھ
ایک حرف کے حروف مد سے جیسا کہ قاصیہا اور دانیہا میں ہے مطلق مروف
جانتے ہیں یعنی یا روف ہے اور باروی اور الف آخر وصل اور قاصیہا بمعنی اعلیٰ
اور دانی بمعنی ادنی ہے ہم ب مقید موسس موصول غیر مخرب و درمیں صورت چون
روی و وصل ساکن باشند و اصل در کلام عرب آشت کہ چون دو ساکن توالی آتھا
کنند ساکن اول از حروف مد ہو و و حرف مد توالی نہ تواند بود پس لامحالہ روی

از حرف مدبوء وصل ہی ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم ثم یرد و یارد نهند و باروی و قافیہ مقید مروت گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت میں جو روی اور وصل
دونوں ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر احتمال
کرتے ہیں پہلا ساکن حرف مدبوء ہوتا ہے اور دو حرف مدبر بر نہیں ہو سکتے پس
لا محالہ روی حرف مدبوءگی اور وصل بار ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ میں ہر یکوں یا
و قاضیہ یعنی حکم کنندہ آن اور حامیہ حمایت کنندہ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونوں میں دخیل اور یا تختانی روی ساکن اور وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہیں کہتے ہیں کہ بعد روی ساکن کے وصل نہیں آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ میں لزوم مالا یلزم اور یارد و باروی ہے اور قافیہ اور کونوی
مقید مروت ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تفریق کیے کہ خلیل قافیہ
کردہ است بران جگہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول
نباشد چه دخیل و تاسیس و رس و رین دو صورت ازان تفریق خارج باشند اما ان تفریق
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد و ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تنخا طیبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تفریق قافیہ کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب میں بیان ہوئی ہے تمام حروف و حرکات قافیہ اور اس
تفریق میں شامل نہوں کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول کی
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت قبل
تاسیس ان دونوں صورتوں میں تفریق خلیل سے خارج ہوتی ہیں مثلاً لم تنخا طیبہا
میں موافق تفریق خلیل کے با اور با اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے
اور طاسے و دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل او کی جب کو رس کہتے ہیں
خارج ہوتی ہے اور سیطرح قاضیہ میں یا اور او کی حرکت ماقبل اور ما و خل قافیہ

ن
از حرف مدبوء وصل ہی ساکن چنانکہ در قاضیہ و حامیہ و کسانیکہ انکار این نوع کنند
تکرار الف از باب لزوم مالا یلزم ثم یرد و یارد نهند و باروی و قافیہ مقید مروت گویند
ت دوم مقید موسس موصول غیر مخرج اور اس صورت میں جو روی اور وصل
دونوں ساکن ہونگے اور قاعدہ کلام عرب کا یہ ہے کہ جب دو ساکن برابر احتمال
کرتے ہیں پہلا ساکن حرف مدبوء ہوتا ہے اور دو حرف مدبر بر نہیں ہو سکتے پس
لا محالہ روی حرف مدبوءگی اور وصل بار ساکن جیسا کہ قاضیہ اور حامیہ میں ہر یکوں یا
و قاضیہ یعنی حکم کنندہ آن اور حامیہ حمایت کنندہ آن الف تاسیس اور ضاد اور
میم دونوں میں دخیل اور یا تختانی روی ساکن اور وصل ہے اور جو لوگ منکر
اس نوع کے ہیں کہتے ہیں کہ بعد روی ساکن کے وصل نہیں آتا پس تکرار الف
قاضیہ اور حامیہ میں لزوم مالا یلزم اور یارد و باروی ہے اور قافیہ اور کونوی
مقید مروت ہے ہم و بدانکہ تجویز این دو نوع اقتضای آن کند کہ تفریق کیے کہ خلیل قافیہ
کردہ است بران جگہ کہ صدر این فن گفتیم تمامی حروف و حرکات قافیہ را متناول
نباشد چه دخیل و تاسیس و رس و رین دو صورت ازان تفریق خارج باشند اما ان تفریق
بنا بر آنست کہ قافیہ مقید را وصل و خروج نباشد و ت اور معلوم ہو کہ تجویز اس
دو نوع کی یعنی مقید موسس موصول مخرج جیسے لم تنخا طیبہا اور مقید موسس موصول
غیر مخرج جیسے قاضیہ اس بات کو چاہتی ہے کہ وہ تفریق قافیہ کی جو خلیل نے
کی ہے اور صدر کتاب میں بیان ہوئی ہے تمام حروف و حرکات قافیہ اور اس
تفریق میں شامل نہوں کس واسطے کہ قول خلیل یہ ہے کہ ساکن آخر ساکن اول کی
مع حرکت ماقبل قافیہ ہے پس بیان دخیل اور تاسیس اور رس یعنی حرکت قبل
تاسیس ان دونوں صورتوں میں تفریق خلیل سے خارج ہوتی ہیں مثلاً لم تنخا طیبہا
میں موافق تفریق خلیل کے با اور با اور الف اور حرکت ماقبل با قافیہ ہے
اور طاسے و دخیل اور الف تاسیس اور حرکت ماقبل او کی جب کو رس کہتے ہیں
خارج ہوتی ہے اور سیطرح قاضیہ میں یا اور او کی حرکت ماقبل اور ما و خل قافیہ

اور الف تاسیس اور او کی حرکت ماقبل او یضاد و خیل خارج مگر وہ تعریف خیل کی
 اس واسطے ہو کہ قافیہ مقید میں وصل اور سندرج نہیں ہوتا یعنی لم یطلبہا میں لم یطلب
 تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف اور او کی حرکت ماقبل او طانی و خیل
 قافیہ بپاتی رد الف ہو اور قافیہ میں قاضی تک قافیہ ہو پس با اور ساکن اول الف
 اور او کی حرکت ماقبل او یضاد و خیل قافیہ باقی رد الف ہو اس صورت میں ہمیں
 اور و خیل اور رس داخل تعریف مذکور رہتی ہیں ہم ج مقید مجرد موصول مخرج چنانکہ
 لم یطلبہا ولم یجہا و متکران این نوع تکرار با از لزوم بالایلزم شعرند و ہاروی نہند و
 قافیہ مطلق مجرد موصول غیر مخرج و اگر بدل با یکی از حروف مدلول چنانکہ در علما و ذرا
 قافیہ مطلق مروف موصول شعرند است سوم مقید مجرد موصول مخرج جیسا کہ لم یطلبہا
 او لم یجہا پس ہاروی مقید اور با وصل اور الف خروج ہے اور معنی یہ کہ ثبت آنرا
 و حاجت نشد آنرا اور متکران اس نوع کی تکرار با کو لزوم بالایلزم اور با کو روی مطلق اور الف کو
 وصل جانتے ہیں اور قافیہ کو مطلق مجرد موصول غیر مخرج کہتے ہیں اور اگر بدل با
 حرف مد ہو جیسا کہ علما ہاروند آنا میں یعنی بالای آن برآمد و آواز داد اور قافیہ کو
 مطلق حرف موصول جانتے ہیں اور الف اول کو روف اور با کو روی مطلق اور
 الف کو وصل کہتے ہیں ہم مقید مجرد موصول غیر مخرج و درین صورت ہم روی از
 حروف مد تواند بود و وصل ہای ساکن چنانکہ گفتہ آمد مشکش صلوٰۃ و زکوٰۃ و متکران این
 قافیہ را مقید مروف شعرند این است الزام توانی والہ اعلم است چہارم مقید مجرد
 موصول غیر مخرج اور اس صورت میں بھی روی حرف مد ہوگی اور وصل ہای ساکن جیسا کہ
 قبل ازین کہا گیا مثال او کی صلوٰۃ اور زکوٰۃ ہے الف روی مقید اور ہای تانیست
 وصل ہے اور متکران اس قافیہ کو مقید مروف جانتے ہیں اور ہای تانیست کو روی مقید
 اور الف کو روف کہتے ہیں یہ ہیں قصین قافیون کی نزدیک عرب کے والہ اعلم
 م فصل پنجم در عیوب توانی نزدیک عرب ہای کہ تعلق بقافیہ دارد یا راجع
 با حال حروف و حرکات قافیہ یا راجع نیست و صنف اول منقسم است بالغلام عدد حروف

اما اپنے تعلق بہ تاسیس وارد کیے بیش نتواند بود و آن جمع قافیہ موسس و قافیہ
 با موسس باشد در یک بیت و ہمین عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس کند و در تاسیس
 و رس نخر این اختلافی دیگر تصور نیندازد فصل یا پنجمین عیوب توانی مین جوایل
 عرب کے نزدیک ہین وہ عیب کہ قافیہ سے تعلق رکھتے ہین یا رجوع کر کے ہین
 طرف حرفوں اور حرکتوں کے یا راجع بحروف و حرکات نہیں ہین پس جو راجع بحروف
 و حرکات ہین منقسم ہین باقسام عدد و حروف یعنی تہنی قسمین اول حرفوں کی ہین اوتنی
 قسمین ان عیوب کی ہین اما عیب تعلق تاسیس سے رکھتا ہے ایک سے زیادہ
 نہیں ہے اور وہ مع ہونا تانیہ موسس اور ناموسس کا ہے ایک بیت مین جیسو قافیہ
 سالم اور مسلم کا اور ہی عیب بعینہ اقتضای وجود و عدم رس یعنی حرکت یا قبل تاسیس
 کرتا ہے اس واسطے کہ تاسیس منحصر بالفت ہے اور یا قبل الفت سوائے فتح کے نہیں ہوتا
 پس اگر الفت اور حرکت سے بدل جائے گا حرکت او کی یا قبل کی بھی بدل جائے گی
 مثلاً سالم مین رس ہے اور مسلم مین رس نہیں ہے اور تاسیس اور رس مین سوا اسکے
 اور اختلاف خیال مین نہیں آتا ہم واما اپنے بدخیل وار و جز اختلاف اشباع نبود و آن
 سہ گوئے تواند بود چہ اختلاف بضم و کسر بود یا بضم و فتح بود یا بکسر و فتح و اما وجود و عدم
 وخیل و وجود و عدم اشباع راجع بود یا جمع موسس و ناموسس و اما جو عیب
 تعلق وخیل سے رکھتا ہے سوا اختلاف اشباع یعنی حرکت وخیل کی نہیں ہے اور وہ
 تہین طرح ہوتا ہے یا اختلاف ساتھ ضمہ اور کسر کے جیسے کابل اور کال ہین یا
 اختلاف ساتھ ضمہ اور فتح کے جیسے ہاؤر اور دلاور مین یا اختلاف ساتھ کسر کے
 ہور فتح کے جیسے تا جر اور باور مین اما وجود و عدم وخیل کا اور وجود و عدم اشباع
 حرکت وخیل کا راجع ہے طرف جمع موسس اور ناموسس کے اس واسطے کہ وخیل تابع
 تاسیس ہے جہاں تاسیس ہوگا وخیل بھی ہوگا جیسا قافیہ حل کا ساتھ حاصل کے
 کہ ایک قافیہ موسس ہے اباد مین وخیل بھی ہے اور ایک ناموسس اور مین
 وخیل بھی نہیں ہے اور یہ قافیہ عرب مین جائز نہیں اور قصاصے عجم جائز رکھتے ہین

ہم دانا اپنے تعلق بر روت دارد و نوع تواند بود آجمع مروت و نام مروت سبب جمع
 میان و او و الف ہر دو در ج جمع میان یا و الف ہر دو در ج جمع میان و او ی کہ قبلش
 مفتوح بود و او در ج جمع میان و او ی کہ قبلش مفتوح بود و الف و جمع میان
 و او ی کہ قبلش مفتوح بود و او ی می در ج جمع میان یا ی کہ قبلش مفتوح بود و یا
 در ج جمع میان یا ی کہ قبلش مفتوح بود و او و او در ج جمع میان یا ی کہ قبلش
 مفتوح بود و الف می جمع میان و او و یا قبل ہر دو مفتوح است و اما جو عیب کہ
 تعلق روت سے رکھتا ہے دس طرح پر ہوتا ہے اول جمع ہونا مروت اور نام روت کا
 جیسے قافیہ حال اور ظل کا دوسرا جمع ہونا و او و الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ
 غما و اور عمود کا تیسرا جمع ہونا یا و الف کا دونوں مدہ جیسے قافیہ عمیل و رعماد کا
 چوتھا جمع ہونا و او و قبل مفتوح اور و او مد کا جیسے قافیہ قول اور طول کا پانچواں
 جمع ہونا و او و قبل مفتوح اور الف کا جیسے قافیہ قول اور قال کا چھٹا جمع ہونا و او
 و قبل مفتوح اور یا ی مد کا جیسے قافیہ قول اور قیل کا ساتواں جمع ہونا یا ی قبل
 مفتوح کا اور یا ی مد کا جیسے قافیہ ذیل اور قیل کا آٹھواں جمع ہونا یا ی و قبل مفتوح کا
 اور و او مد کا جیسے قافیہ ذیل اور طول کا نوواں جمع ہونا یا ی و قبل مفتوح کا اور الف کا
 جیسے قافیہ ذیل اور زال کا دسواں جمع ہونا و او و یا کا جن دونوں کا و قبل مفتوح
 جیسے قافیہ قول اور قیل کا ہم و اختلافی دیگر ممکن ہو دو ان جمع باشند میان و او و یا
 ہر دو مدانا آتزا از عیوب شمرند و کسانیکہ و او و یا کہ و قبل ایشان مفتوح ہو و روت
 شمرند نزدیک ایشان ازین دہ نوع مذکور نوع آخر از اعتبار ساقط بود و شش نوع
 دیگر کہ بیش از ان باشند داخل ہو در جمع مروت و نام مروت اور ایک اختلاف اور
 ممکن ہے اور وہ جمع ہونا و او و او و یا دونوں مدہ کا ہے جیسے عمود اور عمید میں اور
 او کو عیب نہیں جانتے ہیں شاعر کہتا ہے مشعر بانث سعاد قطبانی الیوم مقبول
 تیرا اگر تم یقیناً مقبول لکھنا خلقت قد سبط من دہما فجمع و وقع و اختلاف تبدیل
 یہ بھی بہترین ہے خصوصاً غزل میں اور جو لوگ و او و یا و قبل مفتوح کو مدہ نہیں جانتے

اور نئے نزدیک قسم دہم جیسے قول اور قبل جو آخرین بیان کی سبب اعتبار سے ساقط ہوگی
 اور نو قسمیں جو باقی سین اورین چہ قسمیں جو قبل اس نوع آخر کی بیان کین داخل ہوں
 جمع حروف اور نامحروفین یعنی ایک جگہ مذہ اور ایک جگہ غیر مذہم و اصناف عیوب
 متعلق ہر دو سے نوع اول شیش ہو و اپنے راجع ہو و با حذر ہمیں اقسام باشند بعینہ
 چہ اختلاف این حروف اقتضای اختلاف حذو کند و بر عکس است اور قسمیں عیوب
 ہر دو کی تین سے زیادہ نہیں ہیں کس واسطے کہ جو پہلے بیان کی یعنی دس میں ایک
 اعتبار سے ساقط ہے اور چہ قسمیں داخل جمع حروف و نامحروف ہیں باقی رہیں تین
 قسمیں اور جو عیب کہ راجع ہے طرف حذو کے یعنی طرف حرکت ماقبل روضہ کے یہی
 اقسام ہیں بعینہ کس لیے کہ اختلاف این حروف کا مقتضی ہے اختلاف حذو کا اور
 بر عکس یعنی اختلاف حذو کا مقتضی اختلاف مذکورہ ہے ہم و اما اپنے راجع ہو و بارے
 سے صنف ہو و یکے اپنے روی و مختلف باشند و ان دو نوع ہو و یکے آنکہ و حروف باشند
 قریبی المخرج و دیگر آنکہ قریب مخرج درو معتبر نباشد و صنف دوم اپنے سبب اختلاف توجہ
 ہو و ان ہم سہ گونہ ہو و چہ اختلاف باضم و کسر ہو و یا بضم و فتح یا بفتح و کسر و صنف سوم
 اپنے سبب اختلاف مجرے ہو و ان سہ گونہ ہو و بر قیاس گذشتہ و اما اختلاف
 ہو و توجہ و عرش یا ہو و مجری و عرش از اعتبار خارج ہو و چہ اقتضای ادا
 تشابہ کنند اصلا است و اما جو عیب کہ متعلق بروی ہے تین طرح پر ہے اول اختلاف
 او سکی دو قسمیں ہیں قسم پہلی وہ کہ دو حرف ہوں قریب المخرج جیسے میم اور نون ایک جگہ
 میم روی ہو ایک جگہ نون اسکو کفا کہتے ہیں قسم دوسری وہ کہ قریب المخرج نون
 جیسے با اور یا یا عیب ہے اور اسکو اجازہ کہتے ہیں دوم عیب جو متعلق روی ہے
 سبب اختلاف توجہ یعنی حرکت ماقبل روی کے وہ تین طرح پر ہے اس واسطے کہ
 اختلاف بضم و کسر ہو گا مثل ذرا اور خضر یا اختلاف بضم و فتح ہو گا مثل ذر و خمر یا اختلاف
 بفتح و کسر ہو گا مثل قمر و خضر سوم عیب جو متعلق روی ہے وہ سبب اختلاف مجرے
 یعنی حرکت روی ہو گا کہ ہو تا ہے بر قیاس گذشتہ یعنی بضم و کسر جیسا قالو و قالہ میں

یا بضم اور فتح جیسا قائلہ اور قائلہ میں بالفتح و کسر جیسا قائلہ اور قائلہ میں و اما اختلاف
 ساتھ ہوئے اور نہ ہوئے تو جیسے قمر اور اُمّیر میں یا اختلاف ساتھ
 ہوئے اور نہ ہوئے جیسے علمہ اور علیہ میں اعتبار سے خارج ہے یعنی قابل
 اعتنا نہیں اس واسطے کہ اقتضائے ازالۃ تشابہ کرتا ہے مطلقاً یعنی اس میں کسی طرح کا
 تشابہ نہیں ہے پس تلافیہ عیب دار بھی نہ ہو گا ہم و اما پنجم راجع یا وصل بود ہم بہ سب کو پیش
 دان اختلاف بود و او یا او و الوت بالف و یا تحقیق راجع باشد یا اختلاف مجری و اما اختلاف
 وصل جمع کی از حروف مد با و اختلاف جمع ہی ساکن و متحرک و اختلاف وجود و عدم
 از اعتبار خارج بود و مقتضی ازالۃ اصل تشابہ با شریعت و اما جو عیب راجع وصل
 ہوتا ہے وہ بھی تین طرح پر ہوتا ہے اور وہ اختلاف بود و یا ہے جیسا قائلہ اور قائلہ
 یا اختلاف بود و الوت ہے جیسا قائلہ اور قائلہ میں یا اختلاف بالف و یا ہے جیسے قائلہ اور
 قائلہ میں اور حقیقت میں یہ عیب راجع ہوتا ہے طرۃ اختلاف مجری یعنی حرکت و سنی
 متحرک کی و اما اختلاف وصل کا ساتھ جمع ہونے ایک حرف مد کے ساتھ حروف ہا کے
 جیسا قائلہ اور قائلہ میں اور اختلاف وصل کا جمعیت ہا سے ساکن و متحرک جیسا کہ حملہ و
 حملہ میں اور اختلاف وصل کا وجود و عدم جیسا کہ تخیل اور حملہ اعتبار سے خارج ہے
 کسو اسلئے کہ اصل تشابہ ان میں زائل ہے یعنی اختلاف کے ساتھ تشابہ نہ ہو سکتا ہے
 یہاں کسی طرح کا تشابہ بھی نہیں ہے پس ناخن فیہ سے خارج ہے ہم و اما اختلاف مجری ہم
 سے نوع بود و یا جمع و او یا بود یا جمع و او و الوت یا جمع یا و الوت و ہر سہ راجع بود و اختلاف
 فضا و حکم اختلاف جنس و جمع وجود و عدم شش ہم از اعتبار خارج بود و این عیب ہا
 متعلق بود بحروف و حرکات و اما اختلاف متعلق حروف بھی تین طرح پر ہو سکتا ہے
 یا جمع و او یا ہو گا جیسے فضا ہو و کتابا بھی یا جمع و او و الوت جیسے لم یطین ہو و لم یطینا
 یا جمع یا و الوت جیسے مبتا ہی و کتابا اور یہ تینوں راجع ہیں با اختلاف فضا یعنی حرکت
 وصل متحرک اور حکم اختلاف جنس و جمع کا بھی جمع وجود و عدم اعتبار سے خارج ہے اور یہ عیب متعلق
 بحروف و حرکات ہم ایجاب ہی کہ بحروف و حرکات متعلق نہ ہو دیا بسبب اعادہ قافیہ بود و ان چنان

کہ کلمہ کہ بڑا قافیہ مشغول بود بلفظ و معنی مکرر شود و یا بسبب آن بود کہ قافیہ را از صیغہ مستعمل تخریف
کنند تا اشارہ حاصل آید مثلاً ابراہیم با ابراہیم کنند چون قافیہ نعیم و کریم باشد یا لفظ را
قافیہ کنند کہ معنی را بان اختصاصی نبود مثلاً اگر قافیہ سجود و شہود باشد ذکر باری تعالی
در موضع قافیہ افتد از اسمای او تعالی و در وایہ او کنند و ایراد این اسم را خبر رعایت قافیہ
و جہی نبود یا غلطی را قافیہ کنند کہ جسز منحنی باشد و جزو دیگر در اول دیگر بیت بود مثلاً
در شعرے کہ قافیہ کرم و علم باشد لم از لم لفعیل قافیہ کنند لفعیل در اول بیت دیگر بیاورند
ت آنا و عیوب جو حروف و حرکات سے تعلق نہیں رکھتے ہیں کئی طرح پرین
یا وہ عیب بسبب اعادہ قافیہ ہوتا ہے اور کسی صورت یہ ہے کہ جو کلمہ کہ مشتمل قافیہ ہے
لفظ و معنی میں مکرر ہو یعنی لفظ بھی ایک اور جہی بھی ایک جیسے لسان اور لسان و ذوق
بمعنی زبان پس اگر لفظ بدل جائی جیسے لسان اور زبان قافیہ ہوگا یا معنی بدل جائیں
جیسے لسان ایک جگہ بمعنی زبان اور ایک جگہ بمعنی زبان ترازو قافیہ ہوگا یا وہ عیب
بسبب اسکے ہوتا ہے کہ قافیہ کو صیغہ مستعمل سے تخریف کریں اس واسطے کہ باہم نہفت
ہو جائی یعنی عنیت دور ہو جائے فی الجملہ فقیر پیدا ہو مثلاً ابراہیم کو ساتھ ابراہیم کے
قافیہ کریں مطلع میں جب قافیہ نعیم و کریم ہو قصید سے میں پس قافیہ کرنا ایک کلمہ کا
تخریف نہا ہے یا وہ عیب یوں ہوتا ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کریں کہ معنی کو اس
لفظ سے خصوصیت نہو جیسے وود و معنی دوست اور ایک اسم اسمای باری تعالی ہو جی
پس جب قافیہ سجود و شہود کا ہو اور ذکر باری تعالی موضع قافیہ میں پڑو اسمای باری تعالی
وود و ایراد کریں اور یہ وارو کرنا اس حکم قطع بر رعایت قافیہ ہو اور کوئی وجہ نہو حال
یہ کہ وود اور قادر اور شکم صفت واقع ہوتے ہیں پس رب وود اور رب قادر کہنا چاہو
کہ معنی کو خصوصیت ہو جائے عیب قافیہ کا یہ ہے کہ ایسی لفظ کو قافیہ کریں کہ وہ جزو
ایک سخن کا ہو اور دوسرا جزو اس کا اول بیت ثانی میں ہو مثلاً جس شعر میں قافیہ کرم
اور علم کا ہو لفظ لم کو قافیہ کریں لم لفعیل سے اور لفعیل کو اول بیت ثانی میں لائیں ہم و
عیوب قافیہ علی الاجمال سے صنعت باشد انجم البتہ نشاید کہ ایراد کنند و اگر کسی ایراد کنند

آن شاذ شعر مذکور پہلے ایراد شد قبیح بود اما استعمال آن شعر از روی ضرورت اتفاق افتد چنانچه استعمال آن بسیار باشد اما متحسن نبود و از عیوب مذکور بعضی را القاب مخصوص باشد و بعضی نہایت او عیوب و ثقیف کے تجملاتین قسم پرین اول وہ کہ یقیناً نسخا ہے کہ ایراد کرین اور اگر کوئی ایراد کرے او کو شاذ جاستے ہیں دوم وہ کہ ایراد او کا قبیح ہوا استعمال او کا شعرین از روی ضرورت کے اتفاق پر ہے سوم وہ کہ استعمال او کا بہت ہو مگر متحسن نہو یعنی ایک قسم ایسی ہے کہ استعمال او کا عند الضرورت بھی جائز نہیں ہے اور دوسری قسم ایسی ہے کہ عند الضرورت جائز ہے مگر قبیح ہے اور تیسری قسم ایسی ہے کہ بی ضرورت بھی روا ہے مگر قبیح ہے اور عیوب مذکورہ میں بعض کے القاب مخصوص ہیں اور بعض کے القاب نہیں ہیں ہم دنا القاب مشہور کی اقواسہ و آثار اختلاف مجری باشد و البتہ روا بنود است اور القاب مشہورہ سے ایک اقواسہ اور وہ اختلاف مجری یعنی حرکت روی کا ہے جیسے قائلو اور قائلہ بضم و کسر اور قائلہ اور قائلہ بضم و فتح اور قائلہ اور قائلہ بفتح و کسر اور یہ مثالیں سابق بھی لکھی گئی ہیں پس یہ اختلاف البتہ روا نہیں ہے اور اقواسہ بالکسر تمام ہونا زاد کا پس اس قافیہ کا لانا ایسا ہے گویا زاد شاعر کا تمام ہوا غیثات سے اور منتخب میں یعنی خالی شدن منزل اور محتاج اور درویش گردانیدن اور مختلف گردانیدن قافیہا بجز کات و در منزل خالی فرود آمدن و مسافرت کردن اور بجز نوش شدن و خالی شدن شکم از طعام و بسیار مال شدن و بی مال شدن لکھا ہے ہم دوم الکف و آثار اختلاف حروف روی باشند لے اعتبار قریب مخرج و ہم البتہ روا بنود سوم اجازت و آثار اختلاف حروف ہی باشد بشرط آنکہ مخرج متقارب باشند مانند ما و ط یا سین و صاد و این نوعی است از کفیات اور دوسرا کفیات ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بدون اعتبار قریب مخرج یعنی اعتبار قریب مخرج کلا اس میں ضرورتیں سے قریب المخرج ہوں یا نہ ہوں اور یہ البتہ روا نہیں ہے اور اکف بالکسر کج کرنا طعنت کا تاجو کہہ کہ اس میں ہو کر جائے اور خم و ثیالمان کو اور ایک نوع عیب قافیہ ہے کہ بعض ابیات میں حرف روی اور ہوا بعض میں در منتخب ہو اور غیثات میں لکھا ہے

کہ اکفایہ قافیہ ہے کہ روی یا قید مختلف ہو بشرط قرب مخرج جیسے صباح اور سپاہ اور بحر اور شہ تیسرا عیب اجازت ہے اور وہ اختلاف حروف روی کا ہے بشرطیکہ مخرج میں نہ قارب ہوں جیسے تاہ اور طوی اور سین اور صا اور یہ ایک لوح سے اکفایہ یعنی آغا عام ہے اور اجازہ خاص اور اجازہ بڑا مجمعہ رہا رکھنا اور چوڑ دینا اور روستوی و نہا اور ایک قافیہ میں ایک جگہ طوی اور ایک جگہ وال روی دانا منتخب سے اور صاحب غیاث نے معنی خرد و دین لکھا ہے کہ ماخذ اس لفظ کا نسب معتبرہ لغات عرب میں پایا گیا اور ملائزالدین ظہوری نے خوان ثلیل میں نہاد اور خرد کا قافیہ کیا ہے ظاہر طوی خرد کی فارسیوں نے اپنے تصرف سے تاشیخ بدل کے بحت قرب مخرج والی سے مبدل کی ہے اور صراح میں لکھا ہے کہ باصطلاح شرای عرب اس عمل کو اجازہ کہتے ہیں کہ ایک صریح میں حرف روی طار حملہ کو لانا اور صریح دیگر میں دال لانا تم کلامہ ح قولہ این نوعی بہت از اکفا ظاہر این قول صحیح ہے در اکفا حسب تصریح مصنف علام عدم اعتبار قرب مخرج است و در اجازہ اعتبار قرب مخرج پس اندراج و نوعیت یکی از مخالفین نسبت دیگری صورت نہ بند و مگر آنکہ گویند معنی قولہ بے اعتبار قرب مخرج نیست کہ قرب مخرج در ان ضروری نیست

باشد یا نہ و ہذا ہوا موافق لما قالہ ابن الحاجب فی المقصد الجلیل لاکفا اختلاف الروی فان کین مشہد مخرج او یحفظ فهو قد سہل لیکن صاحب مفتاح و خزینہ میگوید اختلاف بین متقارب المخرج را اکفا گویند رہا بعد المخرج را اجازہ و بسیاری از عروضیان دیگر نیز موافق ایشان آورده اند بل معنی اجازہ اسنچہ مصنف علام آورده در کتابی دیدہ شد تم کلامہ ظاہر ہے کہ اعتراض اول کو خود کچھ سمجھ کر دفع کیا اور اعتراض ثانی اگر صراح اور منتخب بھی دیکھتے نہ کرے لکھو اسے کہ منتخب اور صراح میں لکھا ہے کہ اجازہ اور کو کہتے ہیں کہ ایک قافیہ کے روی طویے اور ایک قافیہ کی رویے دال ہوا در دال اور طویے قویب المخرج ہیں چنانچہ رسالہ مطبوعہ سید حسن قاری میں یہ عبارت لکھی ہے کہ مخرج طار و دال بی لفظ و تازی قرشت از سر زبان ست فافہم ہم چارم سناد و آن

چند نوع بود اجمع موسس و ناموسس بجمع مردف و نامردف ج اختلاف ردف بود و الف یا بیاء و الف در حرف در اختلاف ردف بیای غیر مد کہ قبلش مفتوح بود یا ہ اختلاف توجیہ و سہ قسم اول روا بود چہارم قبیح بود اما استعمال کنند بنا در و پنجم بسیار استعمال کنند و قبحش از قبیح چہارم کمتر بود و بعضی اختلاف توجیہ بضم و کسر روا دارند قیاس بر اختلاف ردف بود و یاد رہے ہوا صلیح قبیح این ہمہ نوع اختلاف از دیگر انواع کمتر شمرند چوتھا عیب قافیہ کا سناد ہے اور سناد بالکسر لغت میں معنی معانیت اور اصطلاح اہل عروض میں جو عیب کہ قبل ردیف کے ہوا و ردہ کئی طرح پر ہے اولاً جمع ہونا موسس اور ناموسس کا یعنی ایک جگہ الف تاسیس ہوا اور ایک جگہ نہ وجیسا سالم اور مسلم میں دوم جمع ہونا مردف اور نامردف کا یعنی ایک جگہ حرف ردف ہو ایک جگہ نہ وجیسا طور اور ٹھنر کہ عربی میں حرف ردف مدہ ہوتا ہے سوم اختلاف ردف کا ہوا و الف جیسے قول اور قال یا بیاء و الف حرف مد میں جیسے قال اور قیل چہارم اختلاف ردف کا بیاءے غیر مدہ کہ قبل او کا مفتوح ہو ساتھ یا اے مدہ کے جیسے ذیل اور قیل پنجم اختلاف توجیہ کا جیسے قل اور قل اور حل اور حلین قسمین پہلی سناد کی روا نہیں ہیں مطلقاً اور چوتھی قسم قبیح ہے مگر استعمال کرتے ہیں بہ ثروت یعنی کہی کہی اور پانچویں یعنی اختلاف توجیہ بہت استعمال کرتے ہیں اور قبیح او کا حرام ہے کمر سے ہے اور بعضی اختلاف توجیہ کا لضم کہ سناد کے ہیں اور قیاس کرتے ہیں اختلاف ردف ہوا و یا پر یعنی اختلاف توجیہ کا بضم و کسر جیسے قل اور حل ہے مثل اختلاف ردف ہوا و یا ہے جیسے عمرو اور حمید اور جیسے وہ جائز ہے ویسے یہ جائز ہے اور سب مواضع میں قبیح اس نوع اختلاف کا اور انواع سے کمتر جانتے ہیں ح حقیقی مانند کہ نوع ششم انواع سناد باقی مانند و آن اختلاف اشباع یعنی حرکت و فیصل است چنانکہ در عالم کبیر لام کی وفتح لام دیکر کم کلامہ ظاہر ہے کہ سناد کو ہیں اور عیب کو جو قبل ردیف کے ہوا اس صورت میں صورت قل اور حل اور عالم اور عالم کی ایک ہے اور توجیہ عام ہے اور اشباع خاص پس اشباع داخل ہو بہر جہاں اشباع کو

یہ بھی یاد نہیں کہ خود قبل اسکے بیان توجیہ میں حاشیہ لکھا ہے کہ فرق در توجیہ وہاں
 آہستہ کہ توجیہ عبارت است از حرکت ماقبل روی ساکن خواہ ان حرف ماقبل و خیل باشد
 مثل میم کامل و رائل یا نباشد چنانکہ میم قمر و مزد اشباع عبارت است از حرکت و خیل کہ
 مابعد تاسیس بود خواہ روی آن ساکن بود خواہ متحرک پس نسبت عموم من وجہ در میان
 این ہر دو تحقیق است تم کلامہ ہم بچم ایطا و ان اعادت قافیہ بود و چند اکتہ تکرار ایٹا
 نزدیکتر بود و جہش زیادت بود و ایراد لفظ مشترک مانند عین بمعنی مختلف ایطا نبود
 اگر لفظ در اصل یکے بود و بتصرف یا وجہ استعمال مختلف شود اختلافی کہ اقتضا
 اختلاف لفظ یا معنی کند مثلاً جل الرجل یکی نکرہ و دیگر معرفہ و لم تضرب دلم تضرب یکے
 مخاطبہ مونث و دیگر منایہ او و غلام و غلامی یکی بیامی اطلاق و دیگر بیامی اضافت
 بانفس خود و امثال این ایطا نبود و اما بر جل و لر جل و یضرب و تضرب و امثال این
 ایطا بودت پانچوان عیب قافیہ کا ایطا ہے اور ایطا بمعنی پامال کردن و پامال تانید
 منتخب اور غیاث سے اور اصطلاح اہل عروض میں تکرار قافیہ لفظاً و مخاسبہ سے اور جتنی کہ
 تکرار قافیہ یکہ گر سے نزدیکتر ہو قصیدے میں قیج او سکا زیادہ ہو گا لکھا ہے کہ
 کہ اقل قصیدہ سات بیتین ہین پس اگر اعادہ قافیہ کا بعد سات بیتوں کے ہو گویا
 قافیہ ثانیہ میں ہے اور یہ طرح اگر اعادہ فن دیگر میں ہو مثلاً تمہید کے بعد
 مع شروع کر کے اور اعادہ قافیہ سے اس سے اس کے کچھ باک نہیں ہے کہ اقال شکل
 اور وارو کر قافیہ مشترک کا مانند عین کے بمعنی چشم و آفتاب و ذات و چشمہ وغیرہ بمعنی
 مختلف ایطا نہیں ہے یہی ہے مذہب جہوہ کا کہ خلیل تکرار قافیہ باختلاف معنی بھی
 داخل ایطا جانتا ہے الا باختلاف اسم و فعل مثل ذہبت اسم بمعنی زر اور فعل بمعنی
 یہ ایطا سے اس کے نزدیک خارج اور یہ طرح اگر لفظ اصل میں ایک ہو اور بسبب
 تصرف کے یعنی گردان کے یا وجہ استعمال مختلف ہو پس وہ اختلاف کہ متضمنی اختلاف
 لفظ بمعنی اوس ہوا اختلاف لفظ ہو جائے یا متضمنی اختلاف معنی ہو یعنی اوس ہوا اختلاف معنی ہو جائے مثلاً راجل
 اور الرجل کہ ایک نکرہ ہے یعنی کوئی مرد اور دوسرے معرفہ سے یعنی یہ مرد اور لم تضرب اور

لم تضرب بشباع ایک صیغہ مونث حاضر کا اور ایک صیغہ مونث غایب کا اور غلام
 بشباع اور غلامی ایک بیامی اطلاق اور ایک بیامی اضافت طرقت اپنی ذات کے
 یعنی غلام میرا اور امثال اسکی ایطائنین سے ہے کسواسلے کہ الرجل اور رجل میں تغایر معنی
 ہو گیا اور لم تضربی اور لم تضرب میں اور غلام اور غلامی میں تغایر نفطی ہو گیا اما برجل اور
 رجل اور یضرب اور تضرب اور امثال اسکی داخل ایطائنین ح قولہ یضرب وتضرب
 حنفی نماز کہ حکم مخالفت الرجل از رجل بسبب شدت اتصال افادہ آن میکند کہ یضرب
 وتضرب نیز ایطائنا شد چہ اتصال یا ہی یضرب نامی تضرب کثر از اتصال الرجل نے نمایہ
 والعدا علم تم کلامہ قائل کہ الرجل در یضرب اور تضرب میں اتصال الف و لام دور یا اور
 تا سے غرض نہیں جیسا کہ صاحب حاشیہ نے گمان کیا ہے غرض یہ ہے کہ الرجل اور
 رجل میں صورت معنی کے بدل گئی اور معنی تغایر ہو گئے بخلاف یضرب اور تضرب
 کہ صورت معنی کی ایک رہی اور آخر لفظ بھی ایک ہی رہا نقطہ حضور اور غیبت ہشت
 تغایر نہیں ہے ہم ششم تفسیر و آن تعلق آخر بیت بود باول دیگر بیت چنانکہ در پیشتر
 گفتہ آمد و این تفسیر غیر آنست کہ در صنعت ہای شعر اقد و آن ایراد شاعر بود در آنست
 شعر خود بقیہ مشہور کہ برہان وزن و قافیہ بود از شعر دیگر بر سبیل استشہاد و یا تشبیل
 انیت انچہ واجب نمود ایراد آن از علم قافیہ شعر تازی و الدعا علم است چٹا عیب
 قافیہ کا تفسیر ہے اور وہ تعلق آخر بیت کا ہے ساتھ اول بیت ثانی کو جیسا کہ
 پیشتر کہا گیا مثل لم کے کہ آخر بیت اول میں قافیہ ہو اور یضرب شروع بیت ثانی کی
 اور یہ تفسیر سوا اس تفسیر کے ہے کہ داخل صنائع شعر ہے اور سکی صورت یہ ہے
 کہ شاعر اپنی شعر میں شعر مشہور شخص غیر کا ہم وزن اور ہم قافیہ بر سبیل استشہاد یا تشبیل
 ضم کرے یہ ہے جو کچھ کہ واجب تھا ایراد اسکا علم قافیہ سے شعر تازی میں الدعا
 فصل ششم در حروف و حرکات توانی بنزدیک پارسی گو یان و ذکر ردیف حرف
 پس کیس را در شعر پارسی اعتباری نیست و کسانیکہ اعتبار کردہ اند ملا خطہ شعر عرب کردہ اند
 و حال ایشان ہانست کہ حال کسانیکہ بر اوزان خاص بعرب شعر فارسی گفتہ اند و چون

تاسیس ساقط شود و خیل ہم ساقط شود و از حرکات رس و شباع ساقط شود و فصل
چشمی حروف و حرکات توانی میں نزدیک فارسی گویون کے اور ذکر ردیف میں حرف
تاسیس کو شعر فارسی میں کی طرح کا اعتبار نہیں ہے اور جن لوگوں نے اعتبار کیا ہے
ملاحظہ شعر عرب کا کیا ہے یعنی تقلید عرب کہا ہے اور باب لزوم مالا یزعم سے جانا ہے
اور حال اون لوگوں کا وہی ہے جیسے اوزان عرب میں تقلید اشعر فارسی کہے ہیں اور
جب تاسیس ساقط ہوا حرف و خیل ہی ساقط ہوا اور حرکتوں سے رس اور شباع
دونوں حرکتیں ساقط ہوئیں کہ اسلئے کہ رس حرکت ماقبل تاسیس اور شباع حرکت
و خیل کا نام ہے ہم و ردوف و فارسی ہر حرف کہ اتفاق افتد شاید خواہ حرف مد خواہ
غیر آن و واجب بود کہ در ہر قصیدہ یک حرف بود بعینہ و ساکن بود و حرکت ماقبل او یعنی
حذو یک حرکت بعینہ بود مثال ردوف حرف علت الف در کار و بار و در و در و در و در و یا
در تیر و شیر و حسنی کہ بواو ماند و گور و شور و حرفی کہ بیاماند و در و در و در و در و مثال حرف تیر
دیگر را در کرد و مرد و سین در دست و بست و کاف و بکر و فکرت اور ردوف فارسی
میں جو حرف کہ اتفاق پڑے مندر اور ہے خود حرف مد خواہ غیر مد اور واجب ہے
کہ تمام قصیدے میں ایک حرف پڑے بعینہ اور ساکن ہو اور حرکت ماقبل او سکن
یعنی حذو ایک حرکت بعینہ ہوتی ہے مثال ردوف حرف علت کی جیسے الف کار و بار
میں اور و اور و اور و اور سور میں بمعنی سرور اور یا تیر اور شیر میں اور و و اور و و اور و و سے
مشابہ ہے جیسا گور اور شور میں بحرکت جھولہ اور و و حرف حویا سے مذہ و سور مشابہ
جیسا دیر و زیر میں بحرکت جھولہ اور مثال اور حرفون کی جو عید مذہ ہیں جیسے را کرد و
مرد و میں اور سین دست و بست میں اور کاف بکر اور فکر میں معلوم کیا جا ہے کہ
اور حرفیوں نے ردوف فقط حروف مدہ کو قرار دیا ہے اور غیر مدہ کو اس جگہ قد کہا
اور تکرار کو حصر کیا ہے جس حرفون پر یعنی با و خا و را و ا و سین و شین و فین و خا
و کون و نا اور مثالین یہ لکھی ہیں ابر و صبر و تحت و سخت و حمد و مد و بزم و بزم و دست
دست و شست و گشت و مغر و لغز و گفت و سفت و بند و بند و چر و چر و اور حرف ردوف کا

بعینہ ایک حرف ہونا تمام قصیدے میں اور اوسکی حرکت ماقبل یعنی خذو کا ایک حرکت ہونا بعینہ بس جو کچھ اسکے خلاف ہے اور جمع ہونا حرکت معروف اور مجہول کا مثلاً دور اور شور میں ان سب کا حال عیوب میں لکھا جاوے گا یہاں بقصر ح او سکی ضرورت نہیں رکھتی ہم و آماروی باشد کہ کچھ حرف بود و باشد کہ دو حرف بود اول را مفرد خوانند و دوم را مضاعفت و آماروی کبھی ایک حرف ہوتا ہے اور کبھی دو حرف اول کو روی مفرد کہتے ہیں اور دوم کو ردے مضاعفت اور عروضیوں نے اس جگہ ردف کو مکرر کہا ہے ایک کو ردف اصلی اور ایک کو ردف زائد ہم ردی مفرد یا شد کہ حرف مد بود مانند الف در جد اور و او یا در ہی و صبی و او اور را سو پہلو و شبیہ بیاد و دعوی یعنی شبیہ بو اور نیکو و مینو و باشد کہ غیر مد بود مانند دال در کرد و مرد و در کرد و سفرت اور روی مفرد کبھی حرف مد ہوتا ہے جیسا الف جدا اور و این اور یا بھی اور صبی میں اور و اور سو اور پہلو میں اور را سو یعنی نیولہ کے ہے اور شبیہ یا جیسا دعوی اور مینی نیز اور شبیہ بو او جیسا نیکو اور مینو میں اور کبھی روی مفرد غیر مد ہوتی ہے مانند حرف دال کے کرد و مرد میں اور مانند حرف را کے گدرا اور سفر میں ہم ردی مضاعفت از حرف ہا می ہندو بود و بشرط ہا می مخصوص اما شہر ہا ان بود کہ قافیہ مردف بود و ردف کی از حرف مد بود و ان و حرف کہ روی باشد ہر دو در کلمہ اصلی باشند و حرف اول یا دو او چھوڑو مجہول الحرفہ باشند اور روی مضاعفت حروف معدود سے ہوتی ہے اور این بشرطین ہیں اول یہ کہ قافیہ مردف ہو و دوسرے یہ کہ ردف ایک حرف مد سے ہو تیسرے یہ کہ وہ دو حرف روی کے کلمے میں اصلی ہوں چوتھے یہ کہ حرف پہلا یا او و او کا دونوں مجہول الحرفہ ہوں جیسے بخت اور سوخت کہ قافیہ مردف ہے اور و او اور یا نہیں حرف مد میں اور دونوں حرف روی یعنی خا اور تا کلمے میں حرف اصلی ہیں و حرف اول و او اور یا کا یعنی با و پسین بخت اور سوخت میں مجہول الحرفہ ہیں صاحب حاشیہ نے لفظ و او کو دور کر کے یہ عبارت لکھی ہے کہ اول یا نہ مجہول الحرفہ باشد و در نتیجہ اس عبارت کے لکھا ہے ان دو حرف روی اور و یا نہیں مجہول الحرفہ

ح قولہ اول یا ہر دو مجهول الحکمتہ باشند نظائر گنت کہ در بیشتر ازین کلمات ممشدہ
 مابعد ہر دو حرف روی مضاعف ساکن واقع شدہ مثل رست و ساختہ یافت و ثبت
 آرمی در بعضی از کلمات پارس و کار و حرکت حرف اول مختلف است اما حرکت مجهولہ کہ از
 ازین کلمات بر اول و ثانی حرف روی یافتہ نمی شود معلوم نیست کہ صحت علام از حرکت
 مجهولہ چہ ارادہ ساختہ است تم کلامہ قتال اکبر مرد قابل گئے کہ ناماشناسی علم طب بخ
 حاشیہ میزان الطب پر لکھا اور تپ نو بہ کی جگہ نوبت کے معنی لغت میں دیکھا کہ شیعہ بر
 ثبت کیے کہ نوبت چیز سیست کہ بر در شاہان می نوازند الحق کہ بدون فہم معنی کے
 حال تحریر کا ایسا ہی ہوتا ہے اور معلوم ہو کہ بعضے نسخوں میں وہ عبارت ہے جو کبھی گئی
 اور بعض نسخوں میں یہ عبارت ہے کہ و حرف اول یا ہر دو مجهول الحکمتہ باشند
 پس محشی نے باکو جو بای موحده ہے یا بای تختانی پڑہ کر مطلب کو خراب کیا ہے
 ورنہ معنی یون ہی بنتے ہیں کہ حرف اول ساتھ دونوں حرف روی کے مجهول الحکمتہ
 مثلاً بخت میں حرف یا کہ خا اور تاسے ملا ہوا ہے اور دوست میں واکہ سین اور
 تاسے ملا ہوا ہے مجهول الحکمتہ ہو پس اس صورت میں بھی وہی معنی ہوتے ہیں
 ہم اما حرف ہامی کہ در روی مضاعف افتد باستقرار معلوم شدہ ست کہ حرف اول کیے
 ازین ہفت حرف باشند خا و را و سین و شین و فا و نون و ذرا کہ درین لفظها مجتمع اندیش
 ثرت و حرف دوم کیے ازین شش حرف باشند یا و تا و جیم و دال و سین و کان کہ
 درین لفظها مجتمع اند سکت بسجد و وقوع آن در امثال این کلمات است رست و ثبت
 دوست بیت وشت گوشت یافت کوفت و رفیت ساخت بخت وخت کاشک کو شک
 کار و مور و راند بانگ پارس جا باسپ کوچ نیزک غیر کو کر و زردت و لیکن جو حرف کہ روی
 مضاعف میں واقع ہوتے ہیں باستقرار و تلاش معلوم ہوا ہے کہ حرف اول اول
 سات حرفوں سے ہوتا ہے جو مرقومہ متن ہیں اور مجموعہ اوں کا مخفش ثرت ہو یعنی
 سخن اوں کا عمیق اور تہ دار ہے اور حرف دوسرا ان چہ حرفوں سے ہوتا ہے جو مرقومہ
 متن ہیں اور مجموعہ اوں کا سکت بسجد ہو یعنی خاموش ہوا کہو شش یا جہد قابل ہزل ہے

کنز اور غیاث سے اور مثالیں انکی جوہر قوندہ متن بین اور حروف ثانی میں جو کاف ہے
 اوس سے مراد کاف پارسی اور کاف تازی دونوں بین اور مثالوں میں بیت بمعنی پست
 با ثانی مجهول امر ہے ایستادن سے یعنی توقف کن بران سے اس واسطے کہ ماقبل وہ
 حرکت مجهولہ شرط میں داخل ہے اور بخت صیغہ ماضی ہے بختن سے بابا فارسی ہزون
 بختن بمعنی پچیدن بران سے اور کاشک مخفف کاشکے ہے کہ اصل میں کاشش تھا
 ہی مخفی کہ کاف بیانی کے آخر میں بھی بسبب کسر کے یای تختانی سے بدل ہوئی
 کاشکے ایک لفظ ٹھہرا جو ہر الحروف اور غیاث سے اور کوشک بسکون ثالث بنا لیکن
 اور قصر کو کہتے ہیں بران سے اور کارو بمعنی کرکک ہے کہ عربی میں اوسکو سکین کہتے ہیں
 اور مور و بضم اول و سکون ثانی مجهول و ثالث و دال ابجد نام ایک درخت کا ہے کہ اوسکو
 آس کہتے ہیں پتی اوسکی نہایت سبز اور تر و تازہ ہوتی ہیں اور دواؤں میں استعمال
 کرتے ہیں اور بسبب نہایت سبزی کے زلف محبوب سے نسبت دیتے ہیں اور نہایت
 صبر و نگیں آیا ہے بران سے اور پارسی بابا ہی فارسی نام ایک ولایت کا ہے اور وہ
 چار شہر ہیں شیراز اور سپاہان اور کرمان اور سبزوار اور استعمال میں ایک حرف
 پارس کا زیادہ وزن سے آتا ہے کشف اللغات سے اور معنی یوز اور نام پہلو بن سام
 بن نوح علیہ السلام بھی ہے بران سے اور جاماسپ بابا فارسی نام حکیم کا کہ وزیر کتاب
 شاہ کا تھا اور جاماسپ نامہ اوسکی مصنفات سے ہے کذا فی الکشف اور کوخ کو بران
 اور جہانگیری میں بفتح فاکھا ہے بمعنی نام جماعت کہ کوہستان کرمان میں رہتے ہیں
 اور کوخجان کو بران میں بر وزن بوستان اور کشف میں باقار موقوف جمعی جماعت مذکور
 اور قفس لکھا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کوخ بفتح فاء و سکون فاء و دونوں طرح آیا ہے اور قفس
 کہ بسکون فاء مخفف کوخجان ہو اور نیز کسح نیز اول ثانی کشیدہ و برای ماری زیادہ گہا ہے
 کہ بر درخت پچر و عبری عشقہ گویند کذا فی البرہان اما با کاف ویدہ نشد شاید مثل کاشک
 افزودہ باشند تم کلامہ بران میں لفظ نیز بدون کاف ہے اور یہاں مع الکاف اور
 و دونوں حرف رہی کے اصلی و کارہین ایسا قیاس مفید نہیں اور غیر شوح غیر بکسر اول

دیا رجھول و زای فارسی نودہ امر غیر بدین است کہ بمعنی بزائو و چہاردست و پانشتہ نیست
 مانند طفلان و بزایوت دال چنانکہ مصنف آوردہ دیدہ نشد شاید در بعضی است دال را
 زائد کردہ باشند مثل کاف و کاشک و الداعلم تم کلامہ ظاہر ہے کہ غیر امر او غیر بدین
 مصدر بران میں لکھا ہے اور یہاں غیر و مع الدال آیا ہے اور دونوں حرف روی کے
 اصلی درکار ہیں کیا عجب کہ مثل غیر بدین کے غیر بدین بھی مصدر آیا ہو جیسے گذرانیدن اور
 گذاردن و گستریدن اور گستر دن وغیرہ اور غیر و ماضی اوس سے ہو اور کروڑ و رخ کروڑ
 ہو اور مجھول بمعنی نشاط و اندوہ از لغات اضداد است کذا فی الغیات اما حال دال را بر حال
 دال غیر و قیاس باید فرمود تم کلامہ یہ قیاس صاحب حاشیہ کا بکار آمد نہیں کہ بران اور
 کشف میں یہ لفظ بدون دال ہے اور یہاں مع الدال اور دونوں حرف روی کو اصلی لکھا
 ہیں سو اس کے بران میں کروڑ بر وزن خروس لکھا ہے اور یہاں حرکت ماقبل روٹ
 مجھولہ چاہیے شاید کہ کروڑ بدین بھی کوئی مصدر آیا ہو ہم و این دو حرف چون در مقاطع
 شعر افتد آزاد و وزن بجای یک حرف شمارند چنانکہ گفتہ ایم و روی مقید باشند توجیہ
 و این جنس در قافیہ نازی واقع نہ باشد و اما اگر در مقاطع نہ باشد اتصال این دو حرف
 یا بحر نے ساکن ہو یا بحر نے متحرک و اگر بحرف ساکن ہو چنانکہ در لفظ راستی روی ^{مطلوبہ}
 ہو و چہ ہر دو بحرف روی را متحرک شمارند و اگر اتصال شان بحر فی متحرک ہو چنانکہ گویم
 راست شو اگر یک حرف در دیدہ شود ما بر وزن فاعلیق شود و روی را یک حرف بیش نہ باشد
 و اگر ہر دو حرف مستوفی در لفظ آزد تا بر وزن مفتعلن شود ہر دو حرف روی متحرک باشند
 و روی در نیصورت نہ وصل باشد و بر جملہ چون روی دو حرف متحرک باشد متصل باشد
 و وصل اسم مجری بآن حرکت لائق تر باشد کہ بوصل پیوستہ ہو و حرکت اول را آن اولی کہ
 با سہمی دیگر خوانند و چہنیں چون ہر دو حرف متحرک باشند یا یکی و بوصل متصل نہ باشد اسم مجر
 جزان کہ تہا لائق نہ باشد و این حکم کہا کہ گفتہ آمد خاص ست باین لغت است اور یہ
 دو حرف یعنی روی مضاعفت کہ دونوں ساکن ہیں جب آخر شعر میں واقع ہوتے ہیں
 ان کو وزن میں نہ سجای یک حرف شمار کرتے ہیں جیسا کہ کہا ہے اول کتاب میں اور روی

منفید ہوگی نئے توجیہ کے یعنی حقیقت میں مثلاً لفظ راست میں تاروی ساکن ہے اور سین اس کے ماقبل بقیاس تازی متحرک چاہیے تھا اور حرکت اس کی توجیہ ہوتی اور یہاں سین دو تہا حرف روی کا واقع ہوا ہے اور ساکن ہے پس گویا روی ساکن ہے بدون توجیہ کے اور اس قسم کا قافیہ تازی میں واقع نہیں ہوتا بسبب اسکے کہ دو حرف روی دونوں ساکن اور ماقبل اون کے مدہ وہ بھی ساکن پس وقوع تین حرفوں ساکن کا آخر شعر تازی میں نہیں ہوتا اور اگر یہ دو حرف آخر شعر بین نمون حشو میں ہوں اتصال ان دونوں حرفوں کا یا بحر حرف ساکن ہوگا یا بحر متحرک اگر بحر حرف ساکن ہوگا جیسا کہ لفظ راستی میں کہ یا ساکن سے اتصال ہوا اس صورت میں روی مطلق ہوگی یعنی متحرک اس واسطے کہ دونوں حرف روی کو متحرک شمار کرتے ہیں اور راستی کو بروزن فاعلن کہتے ہیں اور اگر اتصال اون کا بحر حرف متحرک ہو جیسا کہ راست شو اگر اس میں ایک حرف دزدیدہ کیجیے اور بروزن فاعلن کیسے روی پر ایک حرکت سے زیادہ نہوگی کس واسطے کہ ایک دزدیدہ ہو گیا ایک حرف جو باقی رہا اس پر ایک ہی حرکت چاہیے اور اگر دونوں حرف مستوفی اور تمام کردہ شدہ یعنی پُر پُر میں تا بروزن مفتعلن ہو دونوں حرف روی کے متحرک ہونگے اور روی اس صورت میں بی وصل ہوگی اس واسطے کہ حرف وصل متحرک نہیں ہوتا اور منفصل نہیں ہوتا اور بر جملہ یعنی حاصل کلام یہ ہے کہ جب روی دو حرف متحرک ہونگے اور وصل سے ملین گے جیسے لفظ راستی میں کہ بروزن فاعلن ہے نام مجرے کا اس حرکت روی کو زیبا ہے کہ مجرے حرکت روی متحرک کو کہتے ہیں اور یہاں روی متحرک وصل ساکن سے ملی ہے اور حرکت حرف اول کا بہتر یہ ہے کہ اور نام رکھیں کس واسطے کہ حرف روی دو ہیں اور دونوں متحرک ایک کی حرکت کا نام مجرے ہوا اور سری کا نام اور چاہیے اور سیطرہ جب دونوں حرف روی متحرک ہوں جیسے راست شو میں بروزن مفتعلن یا ایک حرف متحرک ہو دوسرا ساکن جیسے راست شو میں بروزن فاعلن اور وصل سے متصل ہو جیسے یہاں شو کا شبن متحرک اور منفصل ہے وصل نہیں ہو سکتا ہے حرف وصل ہساکن اور منفصل چاہیے اس صورت میں اسم مجرئی ان حرکتوں پر لائق ہے اس واسطے کہ

مجموعی نام حرکت روی متحرک کا ہے جو متصل ہوتا ہے وصل سے اور یہاں وصل نہیں
 اور روی متحرک ہے پس یہ احکام کہ کہے گئے خاص میں لغت فارسی میں تازی میں یہ
 صد ترین قافیوں کی نہیں ہوتی ہم و آما وصل حرفی زائد باشد کہ بعد از روی آئند از کلمہ مفصل
 ہو در بعضی گفتمہ اند وصل ازین شش حرف باشد تا ویم و شین و یا و دال و اچنانکہ در سخت
 و سخم و سخم شش و سخی و گوید و گفتمہ می آید ت و آما وصل ایک حرف زائد ہوتا ہے کلمہ سے
 اور تکرار اسکی واجب ہوتی ہے اور بعد روی کے آتا ہے اور کلمے سے جدا نہیں ہوتا
 اور بعضہ ان کے کہا ہے کہ وصل ان چہ حرفوں سے ہوتا ہے تا میم شین یا دال جیسا کہ
 سخت اور سخم اور سخم شش اور سخی اور گوید اور گفتمہ میں آتا ہے ہم و این جسر واجبیت
 چہ یکہ در خطاب باشد مثلاً گوئی تو درین سخی یا در صفت چنانکہ در لفظ خوشش سخی یا
 در نسبت چنانکہ در شہری دیگر باشد و شبیہ بیا کہ در نکرہ آید مثلاً گوئی سخی از سخم یا
 در تقدیر فعل چنانکہ گوئی اگر گفتمی و کاشکی گفتمی و بخواب دیدم کہ گفتمی و این دو حرف باشد
 و یکی گرفته اند ت اور یہ جسر چہ حرفوں پر واجب نہیں ہے اسوا سئلے کہ یا می خطاب
 جیسا کہ کہے تو کہ تو درین سخی یعنی تو بچ اس بات کی ہے اور یا سے کلمہ توصیف جیسا لفظ
 خوشش سخی میں یعنی سخن خوش اور یا نسبت جیسا کہ شہری میں یعنی شہر کا رہنے والا
 پس یہ یا اور ہے یعنی یا سے معروف ہے اور شبیہ بیا یعنی یا سے مجہول کہ نکرے میں
 آتی ہے مثلاً کہے تو سخی از سخم یعنی گوئی سخن سخم ہے یا تقدیر فعل میں ہوتی ہے یعنی
 جس میں وقوع فعل ثابت نہو جیسا کہ کہے تو اگر گفتمی یعنی اگر کتابین و کاشکی گفتمی
 کاشکی کتابین و بخواب دیدم کہ گفتمی یعنی خواب میں دیکھا میں نے کہ کتاب تھا اور ہی اور یہ
 دو حرف ہیں یعنی ایک یا می معروف اور ایک شبیہ بیا یعنی یا می مجہول اور عربیوں نے
 ایک ہی کی تھی چہ سرفنون میں ح یعنی شبیہ بیا کہ عبارت است از یا می مجہول کیفیت
 حرف مرکب است از الف و یا و تفصیلش در اول کتاب گذشت ہم و نیز الف نداء چنانکہ
 گوئی پس ازین قبیل است و خارج است از حروف مذکور ت و ا و الف نداء جیسا کہ کہے تو
 پس ازین ہی پس اسی قبیل سے ہے اور خارج ہے حروف شش گانہ مذکورہ سے

همچنین کات تصنیف چنانکه گوی سپرک و در بعضی لغات بدل کات تصنیف و او بود و است اور
 اسطرح کات تصنیف جیسا که کہے تو سپرک یعنی سپر خرد اور بعضی لغت میں بدل کات تصنیف
 و او ہے یعنی سپر و مثال او سکی مشعر بر من نظری نیکی ای سپر و چشم خوش گو کہ قرین
 باد برو ہم و نون مصدر چنانکہ در لفظ گفتن و کردن ہم ازین قبیل است و خارج است
 از حروف شش گانہ است اور نون مصدر جیسا کہ لفظ گفتن اور کردن میں ہے اسی قبیل
 اور خارج ہے حروف شش گانہ سے ہم و بر جملہ تحقیق درین موضع آنست کہ ہر حرف
 ساکن کہ جاری مجری این حروف باشد کہ بروی مطلق پیوند تا کلمہ آن تمام شود از قبیل
 وصل بود و اور فی الجملہ تحقیق اس جگہ یہ ہے کہ جو حرف ساکن کہ تا تم مقام ان حرف
 کہ روی مطلق سے ملے تو کلمہ بسبب او سکے تمام ہو قبیل وصل سے ہے ہم و بدانکہ با
 الف اطلاق بر رسم عرب بکار داشته اند چنانکہ گویند شود او گوید او از قبیل وصل شمرده و
 استعمال آن الف اصلا خطا است چہ عرب را الف و او و او با از اشباع حرکات او اخر
 کلمات حادث شود و عجم را او اخر کلمات متحرک نباشد پس آنجا حرکتی در افزودن و آن را
 اشباع کردن تا حرفی حادث شود و خروج باشد از لغت و اور معلوم ہو کہ قد مانے
 الف اطلاق کو مثل عرب کے استعمال کیا ہے جیسا کہ کہتے ہیں شود او گوید او از قبیل
 وصل شمار کرتے ہیں اور استعمال الف کا مطلقا خطا ہے کسوا سطلے کہ لغت عرب میں الف
 اور و او اور یا اشباع حرکات او اخر کلمات سے پیدا ہوتی ہیں اور زبان عجم میں او اخر
 کلمات متحرک نہیں ہوتے پس زبان عجم میں ایک حرکت کا زیادہ کرنا اور او سکوا اشباع کرنا
 نہان تک کہ ایک حرف پیدا ہو خروج ہے لغت سے یعنی یہ بات زبان عجم سے خارج ہے
 ہم و امانہ روج درست تر آنست کہ در پارسی خروج نیست از جهت آنکہ وصل متحرک نیست
 و باین سبب یوسف عروضی کہ در تمہید قواعد عروض و توافی پارسی مانند خلیل است و توافی
 در اشعاری حروف توافی پارسی شروع نہایا و ردہ است و آخر خروج ٹھیک یہ بات ہے
 کہ پارسی بیج شروع نہیں ہے اس سبب سے کہ پارسی میں وصل متحرک نہیں ہے
 و جب وصل متحرک ہو گا ملکہ حرف تا بعد یعنی روایت ہو جائے گی اور اسی سبب سے یوسف شروع

کہ تمہید قواعد عروض و قوافی پارسی میں مانند خلیل کے ہے تازی میں حروف قوافی فارسی میں جن خروج نہیں لایا ہے ہم بعضی گفتہ اند چون حرف وصل متحرک شود و ب کئی دیگر متصل گردد آن ساکن خروج باشد و حرکت وصل نفاذ چنانکہ گوئی ز دش و پسندش دال روی است و میم وصل و شین خروج ت اور بعضے کہتے ہیں کہ جب حرف وصل متحرک ہوتا ہے اور ایک ساکن سے ملتا ہے وہ ساکن خروج ہے اور حرکت وصل کا نام نفاذ ہے جیسا کہ کہے تو ز دش و پسندش یعنی مارا سینے او سکوا اور پسند کیا سینے او سکوا دال روی ہے اور میم وصل اور شین جن خروج ہم و باشد کہ خروج ب حرکت وصل با و پیوند و چنانکہ گوئی پس ریش و خبر ریش ت اور کبھی خروج ب حرکت وصل سے ملتا ہو جیسا کہ کہے تو پس ریش اور خبر ریش یعنی ایک پس را دسکا اور ایک خبر او سکی ہم و بعضے حرفی دیگر را کہ ب خروج پیوند ہمہرین قیاس کہ در اتصال خروج ب وصل گفتہ اند زائد نام نہادہ اند چنانکہ درین قافیہ کہ زودہ انت و بستہ انت دال روی است وائی کہ در حال حرکات ہمہرہ در تلفظ بدل او ہست وصل و میم خروج و تازا زادت اور بعضے جب ایک حرف اور خروج سے ملتا ہے او سکوا پر قیاس اتصال خروج ب وصل زائد کہتے ہیں اور بعضوں نے او سکوا نام مزید رکھا ہے جیسا کہ اس قافیہ میں زودہ انت و بستہ انت یعنی مارا ہے سینے بھگو اور دیا ہے سینے بھگو اس میں دال روی ہے اور وہ ہا کہ حالت تحرک میں ہمہرہ تلفظ میں بدل اوس ہا کے ہے وصل ہے اور میم خروج ہے اور تازا زائد یا مزید ہم و از بجا لازم آئے کہ چون گویند اگر زودہ است و بستہ است یا حرفی دیگر کہ بیا ماند زیادت شود بعضی دیگر اصحاب افتد یا زائد زیادت از کج حرف روا باید داشت و شاید کہ ازین ہم زائد شود ت اور اس جگہ سے لازم آیا کہ جب کہیں اگر زودہ است و بستہ است یعنی اگر مارتا میں بھگو اور اگر لیتا میں بھگو یا کوئی حرف اور کہ مشابہ یا کے ہو اور زیادہ ہو کسی اور لقب کی حاجت پڑے اور لقب نامرہ ہے بمعنی نامرہ اور لغت کہندہ کہ سب حرفوں سے کیا کش ہے پس زودہ است و بستہ است میں دال روی اور ہا کہ بدل اوس کے حالت تحرک میں ہمہرہ تلفظ میں آتا ہے وصل اور میم خروج اور یا مزید اور تازا نامرہ ہے اور مشابہ اس کے در مثال سے

بیست دل کہ بدست تو سپر و شمشیر بازوہ اکنون کہ نبرد شمشیر و دال روی او سپین
 وصل اور تا خروج اور میم فرید اور شین نایرہ ہے یا زائد کہ زیادہ ایک حرف سو روایت
 یعنی نایرہ یکے زائد شمشیر کہے اور شاید کہ اس سے بھی زیادہ ہو مثال او سکی یہ ہے
 بیست آن دل کہ بدست تو سپر و شمشیر ای جان بدہ اکنون کہ نبرد شمشیر و دال روی
 اور سپین وصل اور تا خروج اور یا فرید اور میم اور شین نایرہ ہم و اولی آنکہ ہر جہ بعد از روی
 وصل آید جملہ از حساب ردیف شمرند و همچنین حرف وصل را چون متحرک شود از حساب
 ردیف شمرند و اور بہتر یہ ہے کہ جو حروف بعد روی اور وصل کے آئین سب کو حساب
 ردیف سے شمار کریں اور سب طرح حرف وصل کو بھی جب متحرک ہو حساب ردیف سے
 جانین ح و بنا بر این قول لازم می آید کہ درین بیست آنکہ در مدح دیدہ و طنز شمشیر
 قدرت شناخت چو لشک از نظر انداختش ہم میم و شین را ردیف گویند و شاید کہ قابل این
 قول برخلاف جمہور شعر التزام کنند کلامہ خلاف جمہور کیا بلکہ ایک جماعت شعر کا بھی
 مذہب ہے ہم و ردیف در اصل خاص بود بزبان فارسی و متاخران شعرا می عرب از
 پارسی گویان فر اگر رفتہ اند و بکار میدارند و این حرفی باشد یا کلماتی کہ بعد از روی موصول
 یا غیر موصول مکرر شود در ہمہ توانی و اعتبار روی مکرر الفاظ است و بمعنی اعتبار است
 چہ اگر ردیف در ہمہ قصیدہ بیک معنی بود یا بمعانی مختلف یا بعضی را معنی باشد بعضی را
 نباشد سبب آنکہ بعضی بالفعل و لفظی باشد و بعضی خبری باشد از لفظی روی و ابو مثلاً
 اگر قافیہ یاد و باد و شاد باشد و ردیف شاہ و وقتی بمعنی ملک آید و وقتی بمعنی شاہ طبرخ
 و در میانہ یک قافیہ باد شاہ آید و شاہ درین لفظ جزوی از کلمہ است و بالفعل و بی معنی
 ندارد و وقوع این جملہ در موضع ردیف یکسان باشد بی تفاوتی است اور ردیف
 اصل میں خاص بزبان فارسی ہے اور متاخران عرب نے فارسی گوئیوں سے اخذ کی ہے
 اور استعمال کرتے ہیں اور یہ ردیف حروف متعلق ہیں یا کلمات کہ بعد روی موصول
 یا غیر موصول کے مکرر آتے ہیں سب توانی میں اور متغیر ردیف ہیں مکرر الفاظ ہے
 متغیر نہیں اس واسطے کہ اگر ردیف تمام قصیدہ سے میں ایک معنی پر ہو یا بمعنی مختلف

یا بعض کی منی ہوں اور بعض کے منی نہیں اس سبب کہ جدا کا نہ ایک لفظ ہو اور بعض جزو لفظ ہو رو، مثلاً اگر قافیہ
یا دوا دیا دوا و رشاد ہو اور لفظ شاہ بھی منی کاٹ بھی منی شاہ شطرنج اور در میان میں ایک قافیہ بادشاہ کا
آئے اور شاہ اس لفظ میں جزو کلمہ ہے اور تنہا کچھ معنی نہیں رکھتا ہے وقوع این سب کا
موضع ردیف میں یکساں ہے نہ تفاوت پس اگر کہے تو کہ شاہ بھی معنی بادشاہ ہے اور
بامعنی ہے کہیں گے ہم کہ شاہ بالافراد بامعنی ہے نہ جزو بادشاہ ہم و در ردیف مقدار
اعتباری نیست چہ اگر تمامی صواعق مشتعل برقافیہ و ردیف باشد و ابود و چنانکہ در کثرت
اعتباری نیست و قلت ہم اعتباری نیست و چون معنی ردیف روشن شد معلوم شد
کہ آنچه بعد از روی و وصل آید اگر یک حرف باشد و اگر بزیادت جملہ از حساب ردیف باشد
ت اور ردیف میں مقدار معتبر نہیں ہے اس واسطے کہ اگر تمام صرع شامل ردیف قافیہ ہو
رو اسے مثال یہ ہے بیت زر بہر تیان ثار کردم پس بہر تیان ثار کردم چہ اور
جیسا کہ کثرت کا اسمین اعتبار نہیں ہے قلت کا بھی اسمین اعتبار نہیں ہے اور جب منی
ردیف کے ظاہر ہوئے معلوم ہوا کہ جو کچھ بعد روی اور وصل کے آئے ایک حرف ہو
جیسے لفظ کرد مش میں شین یا زیادہ جملہ حساب ردیف سے ہے ہم اگر تو نہ پہچان
بیان لازم آید کہ وصل را ہم اعتباری ہو و اور ہم از حساب ردیف شعر ندگویم کہ اگرچہ
حکم وصل در وجوب تکرار بعد از تمید قافیہ حکم ردیف است اما سبب آنکہ بی حرف وصل
است تمام کلمہ قافیہ و انقطاعش آنجا کہ وصل متصل ہو و صورت منی بند و ردیف خلاف
انست چہ کاشی المابین است و وصل را بقافیہ تعلق بزیادت لازم است بخلاف ردیف
و بان سبب اور احکم مفرد نہاد و واجب پس میان او و ردیف فرقی ظاہر باشد اما
در خروج بخلاف انست چہ وقوع خروج بعد از وقوع وصل تواند بود و چون وصل بیان او
در روی فاصل گردد و کالمابین شود پس حکمش حکم ردیف شود اگر کہیں کہ اس بیان سے
لازم آتا ہے کہ وصل کو بھی اعتبار نہیں ہے اور وصل کو بھی حساب ردیف سے گنا چاہی
کہیں گے ہم کہ اگرچہ حکم وصل کا وجوب تکرار میں بعد قافیہ کے حکم ردیف کا ہے لیکن
اس سبب سے کہ تمام ہونا قافیہ کا ہے حرف وصل کے اور انقطاع اس سے قافیہ کا

جہان کہ وصل سے متصل ہوتا ہے صورت پذیر نہیں ہے اور ردیف بخلاف اسکے ہر
 یعنی تمامی قافیہ ہر ردیف صورت پذیر ہے اس واسطے کہ ردیف مثل شے غیر کے ہے
 اور وصل کو قافیہ سے ایسا تعلق ہے کہ ریوت اسکی لازم ہے بخلاف ردیف کے
 کہ زیادہ ہونا اسکا لازم نہیں ہے لہذا وصل کو واسطے حکم مفرد تجویز کرنا واجب ہے
 یعنی وصل کے واسطے وہ بات ہے جو ردیف کے واسطے نہیں ہے پس درمیان وصل
 اور ردیف کے ایک فرق ظاہر ہے لیکن باب خروج میں بخلاف اسکے حکم ہے
 اس واسطے کہ وقوع خروج کا بعد وقوع وصل کے ہوتا ہے اور جو وصل درمیان خروج
 اور روی کے فاصل ہوتا ہے پس خروج مثل غیر کے ہے روی سے پس حکم خروج کا
 حکم ردیف کا ہے مابین میں حاصل یہ کہ وصل کو بسبب عدم مابینیت کے روی سے
 ردیف کہنا مناسب نہیں اور حسنہ وج کو بسبب مابینیت کے روی سے ردیف کہنا مناسب
 ہم دو ریخت تازی چون ردیف معتبر نبودہ است باعتبار خروج در حال متحرک وصل
 احتیاج انقادہ امارت پارسہ بسبب اعتبار ردیف از اعتبار وصل متحرک و خروج
 استغنا حاصل است اور ریخت تازی میں جو ردیف معتبر نہیں ہے اعتبار خروج کی
 بحالت متحرک وصل احتیاج ہوئی کہ بدون خروج متحرک وصل ممکن نہ تھی مگر ریخت پارسہ میں اعتبار
 اعتبار وصل متحرک اور خروج سے استغنا حاصل ہے یعنی مناسب ہے کہ وصل متحرک
 اور حسنہ وج کو پارسہ میں داخل ردیف کہیں کہ ردیف پارسہ میں معتبر ہے ہم
 و با سہر سخن شویم و گوئیم ازین بکشا روشن شد کہ حروف قافیہ در پارسہ پنج است
 اردف ب روی مفرد ج حرف اول از روی مضاعف و حروف دوم از روی مضاعف
 ہم پنج است اذ وہ توجیہ ج مجری حرکت مہول کہ حرف اول از روی مضاعف
 را بودہ حرکتی کہ حرف دوم از روی مضاعف را بود یا از روی مفرد را بود و حال اتصال
 بہ متحرکی کہ بعد از روی آید است اذ اصل مطلب پرتین ہم اور کہیں ہم کہ اس بحث سے
 ظاہر ہو کہ حرف قافیہ کے پانچ میں اول از روی دوم از روی مفرد سوم حرف اول
 از روی مضاعف سے چارم حرف دوم از روی مضاعف سے پنجم وصل اور حرکتیں بھی

پانچ ہین اول حذو یعنی حرکت ماقبل ردوف دوم توجیہ یعنی حرکت ماقبل روی ساکن سوم مجری یعنی حرکت روی متحرک چہارم حرکت مجہول کہ روی مضاعف سے جو پہلے حرف ہے اوس پر ہوتی ہے جیسے حرکت بائی بخت اور رای رخت پنجم وہ حرکت جو حرف دوم روی مضاعف پر ہوتی ہے یا روی مفرد پر ہوتی ہے در حالت القصال متحرک کہ بعد روی کے آتا ہے جیسے حرکت تاکی راست شومین جو بروزن مفتعلن ہے کہ تا متحرک ہے اور شین وصل کا بھی متحرک اسکو مجری کہنا چاہیے کہ مجری کہنا اوسکو مناسب ہے جو روی حرف ساکن سے ملکر متحرک ہو اور اسی طرح روی مفرد جیسے درو جب حرف وصل متحرک سے ملے جیسے درو دل یہ حرکت بھی مجری سے الگ ہے ہم وہ چھٹا کہ ہر چہ زیادت از وصل باشد بعد از روی و مکرر شود و آنرا ردیف خوانند ہر چہ زیادت از ردوف باشد پیش از روی و مکرر شود از قبیل صنعت یا باشد و آنرا بقافیہ تعلق نباشد اور حطرح جو کچھ کہ زیادہ وصل سے ہوتا ہے بعد روی کے یعنی بعد وصل کے کہ وصل اور روی جدا نہیں ہو سکتی اور مکرر آتا ہے اوسکو ردیف کہتے ہین اوسیطرح جو کچھ کہ زیادہ ردوف سے ہوتا ہے قبل روی کے یعنی قبل ردوف کے کہ ردوف اور روی جدا نہیں ہو سکتے اور مکرر آتا ہے وہیں قبیل صنائع ہے اور اوسکو قافیہ سے کچھ تعلق نہیں ہے ہم و اگر آن مکرر لفظی باشد چنانکہ گویند کرد یاد و کرد شا و چون قافیہ یاد و شا و باشد آن را حاجب خوانند الا آنکہ مکرر از حاجب واجب نبود بل از باب لزوم مالا یلزم باشد چہ اگر رعایت کنند نوعی از صنعت باشد و اگر نکنند حرجی نباشد اور اگر وہ مکرر جو زیادہ ردوف سے ہوتا ہے ایک لفظ ہو جیسا کہ کے نو کرد یاد اور کرد شا و چونکہ قافیہ یاد اور شا و ہے اوسکو حاجب کہتے ہین مکرر از حاجب کی واجب نہیں ہے بلکہ لزوم مالا یلزم سے ہے اگر رعایت اوسکی کریں ایک صنعت ہے اور اگر نکرین کچھ حرج نہیں ہے معلوم ہو کہ کبھی ایک لفظ حاجب ہوتا ہے جیسا کہ کرد یاد و کرد شا و ہین اور کبھی زیادہ جیسے اس بیت میں بیت ہر چند رسد ہر نفس از یار نمی چہ یا پیشو در بخت دل از یاد دے

کہ اس میں از اور یار دو لفظ حاجب ہیں اور کبھی حاجب در میان دو الفاظ میں کے ہوتا ہے جیسے اس رباعی میں رباعی ای شاہ زمین بر آسمان داری تخت چست است عدد و تا تو کمان دوزی سخت بد جملہ سبک آری و گران داری سخت بد ہر جا تو بندہ ہر جا من را بجا سخت بد اور جو شعر کہ مشتمل حاجب ہوتا ہے اس کو مخرج کہتے ہیں اور حاجب انتہا یعنی پردہ دار ہے پس یہ حاجب بھی گویا پردہ دار قافیہ ہے کہ قبل اس سے سے ذکر اردو لیت واجب بود مگر در ترجمہ ہایا اسکا کہ شاعر بطریق بدعت ردیف بکر دامنہ ترک کند و ذکر علت و عذر ایراد کند و ہر بدعت کہ مطیعت و مقبول بود نوعی تو صنعت باشد مثال تغیر ردیف بطریق بدعت آن است کہ کمال اصفہانی درین روزگار قصیدہ کہ بعضی را ردیف می آمد کردہ است و بعضی را می آید آورد است و مطلع قصیدہ انیت بلیت سپیدہ دم کہ نسیم بہار سے آمد بدنگاہ کو دم و دیدم کہ با سحر تو مدح و مدح تو خیر باین نوع گفتہ است بلیت ز بھر فال ز راضی شدم بہ استقبال کہ اسین ایام چہین خوشگوار می آید زہی رسیدہ بجای کہ پیش خاطر تو ہر ہر شہنشاہ سہر آشکار سے آیدہ و انواع بدعت محصور نبود چہ تعلق آن بتصرف طبع انعطاف یا شدت اور ترک و رجوع بجا واجب ہے مگر ترجیح بندین یا جہان کہ شاعر بطریق بدعت کے ردیف کو تبدیل کرے یا ترک کرے اور ذکر علت کا اور عذر کا ایراد کرے اور جو بدعت کہ لطیف و مقبول ہے ایک نوع کی صنعت ہے مثال تغیر ردیف کی بطریق بدعت کے کمال اصفہانی ہے اندون ایک قصیدہ کہا ہے کہ بعض جا ردیف می آید ہے اور بعض حاجی آید پستین مرقومہ متن ہیں اور بین لفظ فال معنی شکون ہے کہ شکون تک لیا ہے ہنوسم کا تا آئندہ بہار مجھ کو نصیب ہو اور لفظ ایام بالفتح بمعنی آتش ہے بیسا کہ رشیدی نے لکھا ہے اور سند او سکی ہی بیت لکھی ہے اور فرنگ جہانگیری میں بہ لفظ بصر سے اور اقسام بدعت محدود نہیں ہیں اس واسطے کہ تصرف طبع سے متعلق ہیں ہم فصل ہفتم در انواع قوافی نزدیک فارسی گویان قافیہ در پارہ اولیٰ مجرور و امرت بود و معروف ترازمی یا معروف بود یا مضاعف و ہر یکی از مجرور و معروف و مضاعف و

مطلق مجرد موصول جیسا کہ کہے تو پیری اور خبری راروی مطلق اور یا وصل ہے ہم ب
غیر موصول چنانکہ گوئی پسرین و خبرین ت دوم مطلق مجرد غیر موصول جیسا کہ کہے تو
پسرین اور خبرین راروی مطلق اور مین ردیف ہے اور اس حرکت کو مجری کہنا زیبا
نہیں کہ روی متحرک ہے بدون وصل کے پس یہ حرکت خاص ہے فارسی میں ہم واما
ج مطلق مردف موصول چنانکہ گوئی مردی و دردی ت سوم مطلق مردف مفرد
موصول جیسا کہ کہے تو مردی اور دردی اس میں راردف اور دال روی مطلق اور یا
وصل ہے ہم وغیر موصول چنانکہ مردین و دردین وغیر موصول در ہر دو نوع خبر بار دین
تواند بود چہ قطع شعر متحرک نشاید اما موصول از ہر دو نوع بار دین تواند بود ت
چہ ارم مطلق مردف مفرد غیر موصول جیسا کہ مردین اور دردین اس میں راردف
اور دال روی مطلق اور مین ردیف ہے اور غیر موصول دونوں نوعون میں یعنی
مجرد اور مردف میں جیسے پسرین اور مردین بجز ردیف ممکن نہیں یعنی ایسا قافیہ
حشو بیت میں واقع ہوتا ہے آخر بیت میں نہیں ہو سکتا اس واسطے کہ قطع بیت متحرک
نچاہے پس بب وصل اور ردیف دونوں ہون روی متحرک آخر شعر میں کیونکر آئے
اما قافیہ موصول دونوں نوعون میں جیسے پیری اور مردی ساتھ ردیف کے ہو سکتا ہے
یعنی حشو بیت میں آسکتا ہے مثلاً پیری رابر وزن فعلاتن اور مردی رابر وزن منقولن
ہوگا روی موصولہ مطلق رہے گی ہم مثال مقیدات اما مقید مجرد موصول چنانکہ گوئی دعائ
و ثنات و این بار دین نشاید چہ وقوع دوساکن در حشو بیت مقیدات مثال مقیدات
اما پنجم مقید مجرد موصول جیسا کہ کہے تو دعائ اور ثنات یعنی دعائ تیری اور ثنات تیری آئین
الف روی مقید دور تا وصل ہے اور یہ ساتھ ردیف کے نچاہے یعنی حشو بیت میں
و وقوع انکا ممکن نہیں ہے اس واسطے کہ وقوع دوساکن کا حشو بیت میں نہیں ہوتا
اور بیان الف روی اور تا ہی وصل دونوں ساکن ہیں اور وصل حرف ساکن
ہوتا ہے پس دعائ را اگر بار دین کمین بر وزن مفاعلن ہو دوساکن باقی تیرین
اور آخر شعر میں دونوں ساکن باقی رہتے ہیں ہم وغیر موصول چنانکہ گوئی حشو بیت

ہر دو نوع شاید ت ششم مقید مجر و غیر موصول جیسا کہ کہے تو خبر اور گذریہ قافیہ دونوں
 طرح ہو سکتا ہے یا ردیف اور ہر دلیف اگر آخر شعر ہوگا روی مقید رہے گی اور اگر حشو بیت
 میں ہوگا تب بھی روی مقید رہے گی مثلاً خبر مرا بروزن فنا علن ہوگا صاحب حاشیہ نے
 زیر این ہر دو نوع شاید یہ حاشیہ لکھا ہے ح یعنی پنجم و ششم تم کلامہ قائل ہم مقید
 مردف مفرد غیر موصول چنانکہ مرد و دو و این ہم یا ردیف نشاید ت ہفتم مقید مردف
 مفرد غیر موصول جیسا کہ مرزا اور درو اس میں را حرف ردف ہے جسکو قید کہتے ہیں
 اور دال روی مقید ہے یعنی ساکن اور ردیف اس میں نہیں آسکتی ہے یعنی ت ششم میں
 یہ قافیہ نہیں آسکتا اس واسطے کہ ردف اور روی دونوں ساکن ہیں اور اجتماع ساکن
 در میان بیت کے نہیں ہوتا مثلاً مرد و راجب ہوگا بروزن فنا علن ہوگا روی مقید نہ ہوگی
 اور آخر بیت میں اجتماع ساکنین ہو سکتا ہے کہ رو بروزن قاع ہوگا ہم آماج موصول
 متعذر بود از جہت آنکہ اگر یا ردیف باشد نہ ساکن در حشو بیت افتد و این محال است
 و اگر ہر دلیف باشد نہ ساکن متوالی در آخر بیت افتد و این از اعتبار خارج بود
 چہ اعتبار دو ساکن را پیش نیست و اگر واقع باشد بر نیگوندہ بود کہ گوئی بارش و کارش
 ت اما ششم مقید مردف موصول متعذر رہے اس سبب سے کہ اگر ساکن
 ردیف کے ہو یعنی حشو بیت میں ہو تین ساکن در میان بیت کے پڑیں روی رد
 وصل اور یہ محال ہے اور اگر ہر دلیف ہو یعنی آخر میں ہو تین ساکن متوالی آخر بیت
 میں پڑیں روی ردی اولیہ اعتبار سے خارج ہے اس واسطے کہ آخر بیت میں دو ساکن
 زیادہ معتبر نہیں ہیں اور اگر واقع ہو تو اس طرح واقع ہو کہ کے تو بارش اور کارش
 پس قطع میں ایک ساکن تین ساکنوں سے گر جائے گا اور دو ساکن آخر بیت میں متبر
 ہوگی تینوں ساکن متبر نہیں ہوگی ہم و اما مردف مضاعف یا ہر دو روی مفعول بہ باشد
 و لا محالہ ہر دو مطلق باشند و الا تو خروج زیادت از یک ساکن در حشو و از دو ساکن در آخر
 لازم آید یا ایک مطلق باشد و لفظ دیگر یا مطلق ہو یا مقید و این سہ نوع باشد ہر یکی
 یا موصول یا مجر موصول پس جملہ شش نوع باشد و اما مردف مضاعف یا دو دونوں

حرف روی ادس میں ملفوظ ہوں مثلاً راستی بروزن فاعل اس صورت میں دونوں
حرف روی لامحالہ مطلق یعنی متحرک ہونگے والا یعنی اگر ملفوظ بہ ہوں وقوع ایک
ساکن سے زیادہ کا یعنی دو ساکن خواہ تین ساکن کا حشو بیت میں ہوگا اور وقوع
دو ساکن سے زیادہ کا یعنی تین ساکن کا آخر بیت میں لازم آئیگا ہر چند گنجائش ایک
ساکن کی حشو میں اور دو ساکن کی آخر میں ہے یا ایک حرف پیچیدہ ہوگا اور دوسرا
یا مطلق ہوگا یعنی متحرک یا مقید ہوگا یعنی ساکن اور یہ تین قسمیں ہوں اول دونوں حرف
روی مطلق دوم ایک پیچیدہ لفظ میں اور دوسرا مطلق تیسم ایک پیچیدہ لفظ میں دو
مقید اور ہر ایک ان تینوں میں یا موصول ہوگا یا غیر موصول پس جبکہ تین قسمیں تشریح تفصیل اسکی
خانہ تین یہ ہے

مردف مضاعف ۳ نوع

| ہر دوروی مطلق | | اول مطوی دوم مطلق | | اول مطوی دوم مقید | |
|---------------|-----------|-------------------|-----------|-------------------|-----------|
| موصول | غیر موصول | موصول | غیر موصول | موصول | غیر موصول |
| بہستعمل | بہستعمل | بہستعمل | بہستعمل | بہستعمل | بہستعمل |

ہم امامردف مضاعف ہر دوروی مطلق موصول چنانکہ گوئی راستی و خواستی است لیکن
مردف مضاعف جسمین دونوں روی حرف روی متحرک ہوں اور موصول جیسا کہ کہو تو
راستی اور خواستی بروزن فاعل الف ردف ہے اور سین اور تار روی مضاعف مطلق
اور یا وصل ہم وغیر موصول چنانکہ گوئی راست است و خواست است یا راست بود و خواست بود
بروزن مفتعلان و این بنیادیت گران باشد در لفظ و این نوع جز بار دلیت توانہ بود
اور مردف مضاعف جسمین دونوں حرف روی متحرک ہوں غیر موصول جیسا کہ کہو تو
راست است اور خواست است یا راست بود اور خواست بود بروزن مفتعلان اور یہ نہایت
گران ہے اور تفصیل ہے لفظ میں اور یہ نوع بجز ردیف نہیں ہو سکتی پس مثالوں میں
لفظ است اور لفظ بود و دلیت ہے ہم امامردف مضاعف یک روی مطوی و دیگر مطلق
موصول در لفظ قبیح بود و نہ استعمل است امامردف مضاعف جسمین ایک حرف روی پیچیدہ

اور دوسرا حرف روی مطلق یعنی متحرک اور موصول ہے لفظ میں نہایت پہنچ ہے
 اور نامستعمل ہے مثلاً راستی بروزن فعلن کہ تلفظ میں بھی اچھی طرح نہیں آسکتا م
 وغیرہ موصول در لفظ از گرانی خالی نبود اما بسیار استعمال کنند و ببردلیت تہاند بود و ثبات
 چنانکہ کوئی راست بود و خواست بود بروزن فاعلان ت اور مردف مضاعفت جسمین
 ایک حرف روی پیچیدہ اور دوسرا مطلق غیر موصول ہے لفظ میں گرانی اور ثبات
 خالی نہیں ہے مگر بہت استعمال کرتے ہیں اور ببردلیت نہیں ہو سکتا مثال و سکی جیسا کہ
 کہے تو راست بود و خواست بود بروزن فاعلان پس الفت ردف ہے اور سین حرف
 اول روی مضاعفت پیچیدہ اور تا حرف ثانی روی مضاعفت متحرک اور بود و ردلیت ہے
 ہم اما مردف مضاعفت یکروی مطلق مطوی و دیگر مقید موصول بہستعمل بود از جهت تعذر
 لفظ چہ ساکنہای متوالی با آنکہ از اعتبار ساقط است باطنی بعضی و اظہار بعضی و شواہد
 در لفظ آید است اور مردف مضاعفت ایک روی مطلق پیچیدہ اور دوسری مقید موصول
 بہستعمل ہے اس جہت سے کہ لفظ ادسکا متعذر ہے اسواسطے کہ سو اکن متوالی کاغنی
 دو حرف روی ساکن سوم وصل ساکن باوصفی کہ اعتبار سے ساقط ہیں ساتھ حذف
 بعضی اور اظہار بعضی کے تلفظ میں آنا دشوار ہے اور اگر چہ حرف روی اول مطلق مطوی
 مگر ساتھ حرف دوم مقید کے یہ بھی حکم ساکن میں ہے ہم وغیرہ موصول بدنگونہ بود کہ
 بہت و خواست و بار دلیت تو اندیش اور مردف مضاعفت ایک روی مطلق مطوی دوسرے
 مقید یعنی ساکن اسطر ہے کہ بہت اور خواست اور یہ ساتھ ردلیت کے نہیں آسکتی لہذا
 اگر ردلیت آئے گی روی حشو میں متحرک ہو جائے گی مقید نہ رہے گی ہم پس ازین بحث
 معلوم شد کہ ہمہ انواع چارہ است پس اس بحث سے معلوم ہوا کہ سب انواع
 پیچیدہ ہیں یعنی آٹھ قسمیں روی مفرد کی اور چوتھ قسمیں روی مضاعفت کی ہم نہ بہستعمل
 و یا زدہ بہستعمل تین بہستعمل ہیں ایک نوع ہشتم روی مفرد کی یعنی مردف مفرد
 مقید موصول اور دوسری مضاعفت سے ایک مردف مضاعفت ایک روی پیچیدہ دوسری
 مطلق موصول دوسری مردف مضاعفت ایک روی مطلق مطوی دوسری مقید موصول

اور باقی گیارہ مستعمل ہیں ہم ذرا تین یا زود ہفت مفرد چار مضاعفت اور تین
 گیارہ سے سات مفرد ہیں کسوا سطل کہ جب آٹھ سے ایک نوع ہا مستعمل نکل گئی سات
 رہیں اور چار مضاعفت ہیں کسوا سطل کہ جب چھ سے دونوں میں نکل گئیں چار رہیں
 ہم واز ہفت مفرد چار مطلق و سہ مقید و از چار مضاعفت دو ہر دوروی مطلق و یک
 ہر دوروی در حکم یک روی مطلق و یک ہر دوروی در حکم یک روی مقید است اور ساتوں
 مفرد سے چار مطلق ہیں اور تین مقید کسوا سطل کہ ایک قسم مقید کی ہا مستعمل تھی نکل گئی
 آٹھ میں سات رہیں اور چاروں مضاعفت سے دو قسمیں وہ ہیں جن میں دونوں حرف
 روی مطلق ہیں موصول اور غیر موصول اور ایک وہ ہے جس میں دونوں حرف روی حکم
 یک روی مطلق ہیں ہیں اور حقیقت میں اول مطوی ہے اور ایک نوع اسکی سبب عدم
 استعمال کے نکل گئی اور ایک وہ ہے جس میں دونوں حرف روی حکم یک روی مقید ہیں
 ہیں اور ایک نوع اسکی سبب عدم استعمال کے نکل گئی ہم واز جملہ این یا زودہ نوع سے
 نوع بار ولایت نتواند بود و چار نوع بید ولایت نتواند بود و چار نوع شاید کہ بار ولایت
 بود و شاید کہ بید ولایت بود است اور ان سب گیارہ نوعوں سے تین نوعیں ساتھ
 رد لیت کے نہیں ہو سکتیں ایک مقید مجر و موصول و دوسری مقید حرف مفرد غیر موصول
 تیسری حرف مضاعفت ایک وی مطوی دوم مقید غیر موصول اور چار نوعیں بغیر روئی
 نہیں ہو سکتیں ایک مطلق مجر و غیر موصول و دوسری مطلق حرف مفرد و غلبہ موصول
 تیسری حرف مضاعفت ہر دوروی مطلق غیر موصول چوتھی حرف مضاعفت ایک روی
 مطوی دوسری غیر موصول اور چار نوعیں بار ولایت بھی ہوتی ہیں اور بید ولایت بھی
 ایک مطلق مجر و موصول و دوسری مطلق حرف موصول تیسری مقید مجر و غیر موصول چوتھی
 حرف مضاعفت ہر دوروی مطلق ہم فصل ہشتم در قافیہ اصلی و معمول و ذکر
 شاکیان نظمی کہ در موضع قافیہ افتد اصلی بود یا معمول و اصلی چنان بود کہ بر همان صفت کہ
 در اصل وضع داشتہ باشد استعمال کنند و معمول چنان بود کہ از اب تکمیلی یا تصریفی شایستہ
 استعمال گردانند مثلاً رست و بید است اول اصلی و دوم معمول چہ ترکیب نظر است

پیدا شاید در موازات قافیہ اول شدہ است فصل المثنویں قافیہ اصلی اور معمول کے بیان میں اور ذکر شایگان میں جو لفظ کہ مقام قافیہ میں واقع ہوتا ہے اصلی ہوتا ہے یا معمول اور اصلی وہ ہے کہ اس کو اصل وضع پر استعمال کریں اور معمول اس کو کہتے ہیں کہ جب کو کسی ترکیب یا تصریف سے شایستہ استعمال کیا ہو مثلاً راست اور پیدا است اول اصلی ہے اور دوسرا معمول اس واسطے کہ لفظ است کو پیدا سے بلا کر منرا اور بقا بلکہ قافیہ اول کیا ہو یہ مثال ترکیب لفظ کی ساتھ لفظ کے ہے مثال ثانی یہ بیت سے زلطاف خفی شاہ عادل چہ ہر دم میر و دزد دست مادل چہ اور مثال ترکیب لفظ کی ساتھ حرف کے یہ ہے بیت با فسون و عشوہ و نماز آن طنا ز من چہ دل ز دوست عالمی بردست فی تنہا ز من چہ اور ایک قسم اس کی تصرف تحلیل ہے کہ ایک لفظ کو دو دکرٹ کر کے نصف کو قافیہ اور نصف کو ردیف کریں جیسے یہ بیتین خواجہ حافظ کی سے شب از مطرب کہ دل خوش باد و می را چہ شنیدم نا کہ جانسوزنی را چہ عفاک الدن من شر النواہب چہ جزاک الدن فی الدارین خیرا چہ لفظ نے قافیہ اور لفظ را ردیف واقع ہوا ہے ہم و پنجین پاروم و افشاروم اول اصلی و دوم معمول چہ بسبب آنکہ از لفظ افشارون حکایت نفس در ماضی آورده است و شایستہ استعمال و میں قافیہ شدہ است اور اس طرح پاروم بمعنی و می آپ اور افشاروم بمعنی افشاروم اول اصلی اور دوم معمول ہے اس واسطے کہ تیل لفظ افشارون سے حکایت نفس صیغہ ماضی میں لایا ہے اور شایستہ استعمال اس قافیہ میں ہوا ہے قولہ پاروم ظاہر از کلام مصنف غلام آشت کہ این لفظ بفتح دال باشد بقرینہ قافیہ افشاروم لیکن در کتب لغت بنظر راقم الحروف نیادہ آرمی پاروم بضم دال بمعنی چرمی کہ برپس زین اسپ اندازند و بران موجود قالب آشت کہ دین معنی مرکب از پار کہ بمعنی چرم و باخت و ادہ ست و دم باشد ثم کلامہ غالب کہ یہ لفظ بفتح دال بھی استعمال شعرا میں آگیا ہوا و کشف میں چہ اسکا فقط بابا و فارسی لکھا ہے دال سے کچھ تعرض نہیں کیا اور در صورتی کہ بضم دال ہو قافیہ عیب دار ہوگا اور اگر موصولہ ہوگا

عجب بھی برطرف ہو جائیگا ہم دور تازی در تازیہ کہ اسم فاعل از نباہست باشد و نابہ کہ ناب
 باشد با ہی ضمیر کی اصلی باشد و دیگری معمول است اور تازی مین نابہ اسم فاعل نباہست
 بمعنی بزرگی اور نابہ ناب سے بمعنی دندان پیشین ساتھ ہی ضمیر کی ایک اصلی ہے
 دوسرا معمول ہم وہر گاہ کہ از قافیہ مرکب یک جزو تکرر باشد دوسرہ مواضع تکرر یک ہی
 آید آن قافیہ را شایگان خوانند و مراد از شایگان کثرت نامحدود است چہ گنج شایگان
 گنجی را گویند کہ در وی مال بسیار و بجد باشد مثال قافیہ شایگان الف و نون بمعنی جمع کہ
 در اسپان و مردان باشد یا بمعنی فاعل چنانکہ در روان و نگران و جریان باشد و الف
 جمع کہ در سر ہا و دستہا باشد یا بی نکرہ کہ در آپی و مردی باشد و ال استقبال گویند
 و کند و دہد باشد و استعمال شایگان در قافیہ جائز نباشد و تحقیق چنان اقتضای کند کہ استعمال
 یک قافیہ از شایگان روا بود مثلاً در قصیدہ کہ قافیہ او نہان و گران و جہان باشد روا بود
 کہ اسپان ایراد کنند و نشاید کہ الف و نون جمع در قافیہ دیگر ہا رہند مثلاً گویند خزان چہ الف
 نون در اسپان و خزان یک معنی است پس قافیہ مکرر شدہ باشد و علت تفعیل شایگان
 تکرر قافیہ است بیک معنی است اور جو وقت کہ قافیہ مرکب سے ایک جزو کر و افع
 ہوتا ہے اور سب جگہ تکرار ایک معنی پر آتی ہے اس قافیہ کو شایگان کہتے ہیں
 یعنی ایطامی جلی اور مراد شایگان سے کثرت نامحدود ہے اس واسطے کہ گنج شایگان
 اس گنج کو کہتے ہیں جہین مال بہت اور بجد ہو اور قافیہ شایگان مین بھی تکرار ایک معنی
 بکثرت ہے مثال اسکی جیسے الف اور نون بمعنی جمع اسپان اور مردان مین ہے یا
 بمعنی فاعل جیسے روان اور نگران اور جریان مین ہے اور الف جمع کا جیسا
 سر ہا اور دستہا مین ہے اور یا بی نکرہ جیسے آپی اور مردی مین ہے اور ال استقبال
 جیسے گوید اور کند اور دہر مین ہے اور استعمال شایگان کا قافیہ مین جائز نہیں ہے اور
 تحقیق یہ چاہتی ہے کہ استعمال ایک قافیہ شایگان کا روا ہو مثلاً جس قصیدہ سے مین
 کہ قافیہ نہان اور گران اور جہان ہو روا ہے کہ اسپان لائین اس واسطے کہ ایک جگہ سے
 فقط تکرار ایک معنی کی لازم نہیں آتی ہے اور سچا ہے کہ الف اور نون جمع کا اور قافیہ مین

لا ین مثلًا کہیں سخن کہ جمع خرہ ہے اس واسطے کہ الف اور لون سپان اور خزان میں
 بیک معنی ہے پس قافیہ مکرر ہوا اور سبب قبیح شایگان کا تکرار قافیہ ہے ایک معنی پر
 اور غیاث میں برمان اور سراج سے لکھا ہے کہ شایگان معنی فراخ دلائق و منراور
 اور ہر چیز کہ بہتر اور خوب لائق بادشاہ کے ہو اس واسطے کہ اصل اسکی شایگان تھی حرف ہا کو
 ہمزہ مدینہ سے بدل کیا اور نام ایک گنج کا ہے گنجما سے خسر و پرویز سے اور معنی بیکار
 کا برتیزو اس واسطے کہ یہ امر بھی محکم کا ہے اور تعلق شاہ اور حاکم سے رکھتا ہے اور
 ایک نوع ہے قافیہ معیوب سے جیسے صیغے اسم فاعل کے گریان اور خندان انکو ساتھ
 زبان اور فغان کے قافیہ کریں یا اون لفظونکو جہین یا اور لون نسبت ہو جیسے پہن
 اور آہنیں ساتھ جہین اور کہیں کے یا الف اور لون جمع ہو ساتھ اون لفظون کے
 جہین یا اور لون ذات کلمہ سے ہو قافیہ کریں جیسو دوستان اور یاران کو ساتھ
 زبان اور کمان کے اور سب طرح صفات اور حادثات اور کائنات اور ایسے قافیہ کو
 فقط ایک جگہ لانا مضائقہ نہیں درست ہے تمام ہوا ترجمہ عبارت کتاب لغت مذکور کا
 ہم اما شعر از شایگان احتراز کردہ اند تا بحدی کہ آن یک قافیہ کہ جائز است ہم نیاوردند
 از سبب شہرت قبحش گر اسجا کہ شعر مروت بود چہ رویت عیب قافیہ پوشاند و در شعر
 مروت ہم زیادہ از کیے نیاوردند البتہ اما شاعرون نے شایگان سے احتراز
 کیا ہے یہاں تک کہ ایک جگہ ایک قافیہ لانا جو جائز ہے او سکو بھی نہیں لائی ہیں
 بسبب شہرت قبیح شایگان کے مگر جہاں کہیں کہ شعر مروت یعنی باروین ہو و شایگان
 کا لانا مضائقہ نہیں کہ رویت عیب قافیہ کا چہاٹی ہے اور شعر مروت میں بھی زیادہ
 ایک جگہ سے نہیں لاتے ہیں البتہ ہم و در لغت عربی بایستی کہ شایگان اعتبار
 کردند می چنانکہ در مومنات و مسلمات و نصرت و نصرت و در ضمائرو امثال آن الا آنکہ
 قدما از ان فاعل بودہ اند و محدثان کہ شعر آراستہ گویند اعتبار کنندت لغت عربی میں
 یعنی قافیہ های منت عربی میں چاہیے تھا کہ شایگان کو اعتبار کرتے جیسا مسلمات او
 مومنات و در نصرت و نصرت میں اور ضمائروین مثل جلالہ اور خانیہ کے اور جوشل سکو ہو

مگر قدما اس سے آگاہ تھے اور متاخرین کو شعر آراستہ کہتے ہیں اعتقاد کرتے ہیں
اور اپنے کلام میں ایسا بھگنہ نہیں لاتے ہیں **فصل ششم** بعض احکام قواعد و قواعد
گویان گاہ ہو کہ از ایراد یک قافیہ در قافیہ در شعر معلوم نشود کہ قافیہ از کدام نوع است
چون شاعر اجمال تصرف باقی بود کہ از نوعی بنوعی دیگر نقل کند مثلاً اگر قصیدہ در موضع
قافیہ آزار و بازار ایراد کند شاید کہ بعد از ان گفتار و کردار آرد و قافیہ مروف باشد و روی
حرف را بود و مقید بود و بعینہ باشد **فصل ہفتم** بعضی احکام قواعد و قواعد میں موافق مذہب
فارسی گویوں کے کبھی ایک قافیہ اور دو قافیہ کے ایراد سے شعر میں معلوم نہیں ہوتا کہ
قافیہ کس قسم کا ہے اس واسطے کہ شاعر کو قدرت تصرف کی باقی رہتی ہے کہ ایک نوع سے
طرف دوسرے نوع کے نقل کرے مثلاً اگر قصیدہ میں قافیہ آزار و بازار ایراد کر
منزاد ہے کہ بعد اسکے گفتار و کردار لائے کہ قافیہ مروف ہو یعنی الف روف ہو اور را
روی مقید اور بعینہ ہو ہم و شاید کہ بعد از ان رازار و سازار گوید تا قافیہ از بازار راز
و ساز بودہ باشد و آخر ہمہ ردیف باشد و شاید کہ قافیہ بود و الاشیا گان بودہ باشد
و این قافیہ ہم مروف بود و روی حرف را بود و مطلق بود و بار دلیت باشد
اور سزاوار ہے کہ بعد اوسکے رازار اور سازار کہے یعنی رازار و سازار کو لائے تا قافیہ
آزار و بازار رازار و سازار ہو و کلمہ آریب جگہ ردیف اور چاہیے کہ یہی آریب قافیہ ہو و
شایگان ہو گا اس واسطے کہ آریب جگہ ایک معنی پر ہے اور یہ قافیہ بھی مثل قافیہ
اول کے مروف ہے یعنی الف ساز اور باز میں روف ہے اور حرف زار روی ہے
اور مطلق یعنی روی متحرک ہے اور ساتھ ردیف کے ہے یعنی کلمہ آریب جگہ ردیف ہے
هم و بار دیگر بعد از ان ہم شاید کہ چرازار و گیارازار آرد و تا قافیہ او یا و را و سا و چرا و گیا
بودہ باشد و رازار و سازار ہمہ ردیف بود و شاید کہ قافیہ بود و الاشیا گان افتد
و این قافیہ مجر و بود و روی کہ حرف الف است مقید بود و بار دلیت برین قیاس بلید کرد
در دیگر مواضع است اور پھر بعد اوسکے بھی سزاوار ہے کہ چرازار اور گیارازار قافیہ
لائے چرازار یعنی چاہی چہ ریدان اور گیارازار مخفف گیا و زار یعنی جای روئیدن گیا

تاقافہ آ اور بار اور را اور سا اور چ را اور گیا ہو اور زار سب جگہ ردیف پڑے اور چاہیے
 کہ یہی زار قافیہ ہو ورنہ بعض جاشایگان واقع ہوگا یعنی جیسے چرا زار اور گیا زار ہے کہ زار
 ان میں بیک معنی پڑے گا اور ساز زار و چہ زار میں نہ پڑے گا کہ ساز در میں از نکلتا
 اور چہ زار در میں زار اور یہ قافیہ آ اور با اور سا وغیرہ کا مجرد ہوگا یعنی بیرون و تاسیس اور
 روی کہ حرف الف ہے متعید ہوگا یعنی ساکن اور یہ قافیہ ردیف کے ساتھ ہوگا کہ زار
 ردیف ہے اور یہی قیاس کیا چاہیے اور مواضع میں ہم دیدانکہ ہر چند از ہشما می گذشتہ
 معلوم شد کہ چون الفاظ قافیہ متحد باشند اختلاف معانی واجب بود تا قافیہ مکرر باشد
 اما باید کہ معلوم شد کہ آن اختلاف لازم نباشد کہ از جهت تعدد معانی تنها بود بل شاید کہ
 از جهت وجود معانی و حدش باشد و در طرف وجود ہجما نہ کہ بتعدد معانی معنایرت
 حاصل آید و در طرف عدم باختلاف تعلق بمعانی ہم مغایرت حاصل آید و اما اختلاف
 کہ بسبب وجود معنی و حدش باشد چنان بود کہ در لفظ یکبار بال فرد و ال بود بر معنی یکبار
 بال فرد و ال نبود بل جزوی باشد از کلمہ کہ آن وال بود مانند لفظ باز کہ بال فرد و ال است
 بر مرغی و چون جزوی باشد از لفظ باز بر معنی سوق بال فرد و ال نبود و معلوم ہو
 کہ ہر چند ہشما می گذشتہ سے دریافت ہو کہ جب الفاظ قافیہ متحد اور ایک ہوں
 اختلاف معانی کا واجب ہے جیسے عین ایک جگہ بمعنی چشم اور ایک جگہ بمعنی آفتاب
 لیکن یہ بھی معلوم رہے کہ وہ اختلاف لازم نہیں ہے کہ جہت تعدد معانی سے تنها ہو
 یعنی فقط یہی اختلاف نہیں ہے کہ ایک لفظ کے دو معنی ہوں بلکہ لائق ہے کہ وہ اختلاف
 جہت وجود عدم معانی سے ہو یعنی ایک جگہ لفظ بمعنی ہو اور ایک جگہ بمعنی ہو اور
 جیسے بمعنی ہونے میں در میان تعدد معانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہو ویسوی
 بمعنی ہونے میں بھی بسبب اختلاف تعلق بمعانی کے مغایرت حاصل ہو جاتی ہے
 یعنی جزو لفظ کہ قافیہ ہوتا ہے بسبب تعلق کل لفظ بمعنی کے ہو کہ تعلق میں اختلاف
 کہ کتنا ہے مثال اسکی محقق علیہ الرحمہ نے خود لکھی ہے آتا جو اختلاف کہ بسبب جزوی و عمومی
 ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ لفظ میں ایک یا تر تھا دلالت کرتے معنی پر اور ایک یا تر

تنہا دلالت نہ کرے معنی پر خود معنی ہو بلکہ ایک جزو ہو گلے سے کہ وہ کلمہ دال ہو معنی پر یا نہ
لفظ ہائے کہ یہ باز تنہا دال ہے ایک منع شکاری پر اور جب یہی باز جزو ہو لفظ باز کا معنی
سوق تنہا دال نہ ہوگا معنی پر پس اس صورت میں باز ایک جگہ بمعنی ہے اور ایک جگہ بمعنی
ہم و اما اختلاف کہ بسبب تعدد معانی بود چنانکہ لفظ باز کہ بالفرد دال است بر مرغی و یکبار
دال بود بر معنی معاودت چنانکہ گویند باز چنین کرد یعنی دیگر بار چنین کرد است و اما اختلاف
کہ بسبب تعدد معانی سک ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے لفظ باز بالفرد دال ہے
معانی متعددہ پر ایک بار دال ہے منع شکاری پر اور ایک بار دال ہے معنی معاودت پر جیسا کہ
کتے ہیں کہ باز چنین کرد یعنی دوسری بار ایسا کیا یہاں باز و دونوں جگہ بمعنی ہے بالفرد
ہم و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بود بمعانی مختلف در حال عدم دلالت بالفرد
چنین بود کہ بازار با شتر اک مثلاً بیوق افتد و بر معنی دیگر لفظ باز آرد ہر دو حالت یک حکم
تواند بود و اما اختلاف کہ بسبب اختلاف تعلق بمعانی مختلف کے حالت عدم
دلالت میں بالفرد ہوتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ جیسے باز کہ بازار میں ملا ہوا معنی سوق
پر ہے اور سیطرہ بمعنی دیگر لفظ بازار یعنی جو اور معنی لفظ بازار کے ہیں اس میں بھی یہی صورت ہے
چنانچہ غیاث اور بہار نجمین لکھا ہے کہ بازار بمعنی سود و معاملہ اور رونق اور تازگی کی بھی
آگیا ہے پس دونوں حالتوں میں ایک حکم نہیں ہو سکتا یعنی ایک بازار میں بمعنی سوق ہر
اور ایک بازار میں بمعنی رونق ہے اگرچہ دونوں بازار بمعنی نہیں رکھتی مگر بحسب تعلق
معانی کے اختلاف ان میں حاصل ہے ح زبیر عبارت بمعنی دیگر لفظ بازار یہ ہے کہ ای بازار
قتل پس صورتیں تین تھمیں ایک اختلاف بوجود معنی دوسری اختلاف بعدم معنی
بافرد تیسرے اختلاف بوجود معنی بعدم معنی بالفرد ہم و مثال جامع این سہ اختلاف
اگر لفظ گردون چہار بار ایراد کنند و تافہیہ کر یا شد و دون روایت و گرد و موضع بالفرد
دال بود و بمعنی حوت شرط کی گئی چربا و موضع بالفرد دال بود و خبر باشد ان مجموع کلمہ مجموع کیا دال
بر عجلہ بود و کیا دال بود بر فلک میں اختلافات کو حاصل شود و ارادہ چارہ و تافہیہ تکرار نمود و احد علم
ست اور مثال جامع ان تینوں اختلافات کی اگر لفظ گردون کا چار بار ایراد کریں اور

تفافیہ گریہ اور دون روایت اور گرد و جگہ تنہا دال ہو معنی پر ایک جگہ بمعنی حرف شرط کہ
 خفت اگر ہے اور ایک جگہ بمعنی جُرب یعنی خارش اور دو جگہ تنہا دال ہو معنی یہ کہ ایک
 مجموع کلمہ سے ایک مرتبہ دال مجملہ پر معنی ارا بہ اور ایک مرتبہ دال فلک پر یہ اختلافات مذکور
 حاصل ہوں یعنی یہ تینوں اختلاف حاصل ہوں ایک یہ کہ گر معنی شرط اور گر بمعنی خارش
 یہ اختلاف بوجود معنی ہوا دوم گر جو گردون میں ہی معنی ارا بہ اور گر جو گردون میں ہے
 بمعنی فلک یہ اختلاف بعدم معنی ہوا کہ گراں بین بالافراد معنی نہیں رکھتا مگر تعلق ہے
 اسکو الفاظ معنی دار سے سوم اختلاف بوجود عدم معنی کہ ان دونوں کے انضمام
 حاصل ہوتا ہے اور وارد کرنا چاروں کا قافیے میں مقتضی تکرار نہیں ہے والدراظم
 جرب مفتحتین و بار موحده مرض خارش کشف اور منتخب اور بحر الجواہر اور جراح سے
 کذا فی النبیات گردون فلک دارا بہ کہ بھندی گاڑی گویند غیاث سے غجلہ مفتحتین الّتی
 کرازا کا و میکشد منتخب سے ہم حاصل وہم درعیوب قوافی فارسی از انچه در باب عیوب
 قوافی شعر تازی گفتہ آمد عیوب قوافی شعر فارسی معلوم توان کرد و بر قیاس گذشتہ اینجا
 عیب سب چار قسم باشند فصل دسویں عیوب قوافی فارسی میں جو کچھ کہتے ہیں
 عیوب قوافی شعر تازی میں کہا گیا عیوب قوافی شعر فارسی بھی انہیں سے معلوم
 کیا جاوے یعنی وہی عیوب یہاں بھی ہیں اور موافق گذشتہ کے یہاں عیوب کی
 چار قسمیں ہیں ہم قسم اول انچه تعلق بروث و شتہ باشد و ان دونوں بود اول اختلاف
 مذکور و ثلثا مرد و دوز و زرد و اگر قافیہ مطلق بود چنانکہ دستہ و دستہ و پستہ عیب پوشیدہ
 تر باشد نسبت قسم اول جو تعلق روث سے رکھتی ہے اور دو طرح پر ہے اول
 اختلاف طحکا یعنی حرکت ناقبل روث کا اور روث میں قید بھی شامل ہے جیسے کہ
 مرد و زرد و زرد و زرد و زرد یعنی وظیفہ ہے اور اگر قافیہ مطلق ہو یعنی متحرک جیسو کہ دستہ
 اور دستہ اور دستہ ہے ان میں عیب یعنی اختلاف حد و پوشیدہ تر ہے کمال معل
 کہتا ہے کہ گر سوز دلم کی نفس تہمتہ شود از درد دلم راہ نفس بہتہ شود و دوز
 اندان آب بھی گردانم تا ہرچہ نقش تست آن ششہ شود ہم دوم اختلاف روث

و اختلاف بحروف متباہج ظاہر و قبیح بود و بان سبب استعمالش کمتر اتفاق افتد
اما بحروف متقارب چنانکہ در دور و شور و شیر و شیر کہ بکار دارند و ہم قبیح باشد مگر در بحث کلمات
ہر دو کلمہ بیک حرف گویند و جمع و ردت و غیر مردنہ حقیقت راجع بہین قسم باشد
و دوسرا اختلاف حرف ردت کا عیب ہے اس میں اختلاف بحروف متباہج ظاہر و قبیح
عیب ظاہر اور قبیح تر ہے اور اسی سبب سے استعمال اس کا کمتر اتفاق پڑتا ہے لیکن
اختلاف بحروف متقارب جیسے کہ دور اور شور اور شیر یعنی اسد اور شیر یعنی لبن میں ہے
استعمال کرتے ہیں مگر یہ بھی قبیح ہے اور دور میں داو معروف اور شور میں واو مجهول
اور شیر میں یاء مجهول اور شیر یعنی لبن میں یاء معروف و حقیقت میں
دو حرف ہیں اور قریب المخارج ہیں مگر جن کو کون کی زبان میں دونوں کلمے بیک
حرف ہیں یعنی واو و یاء معروفہ اور مجهولہ کو ایک حرف جانتے ہیں اور سکے نزدیک
کچھ عیب نہیں اور جمع ہونا معروف اور غیب معروف کا حقیقت راجع بہین قسم ہے یعنی
اختلاف ردت ہے اور عیب ظاہر ہے ہم قسم دوم انچہ تعلق بروی داشتہ باشد
و آن چار نوع است قسم دوسری غیوب توانی فارسی کی وہی جو تعلق حرف
روی سے رکھتی ہے اوسکی چار نوعیں ہیں ہم اختلاف توجیہ چنانکہ در اختر و غسر و شاعر
واگر را متحرک شود این عیب مرفوع گرد و چہ تنجا حرکت ماقبل را توجیہ نبود بلکہ از حساب
قافیہ نیویدر آنکہ در پارسی میان اختلاف بفتح و ضم و یا بفتح و کسر میان اختلاف بضم
و کسر آن مبادیت نباشد کہ در تازی است بار می کنند و ہمہ را یک حکم باشد نوع
اولی اختلاف توجیہ ہے جیسا کہ اختر اور غسر اور شاعر میں کہ آخرین حرکت ماقبل
روی ساکن فتحہ اور غسر میں ضمہ اور شاعر میں کسرہ ہے اور اگر حرف را ان تینوں میں
متحرک ہو یہ عیب دور ہو جائے اس واسطے کہ حرکت ماقبل حرف را توجیہ نہ رہے گی بلکہ حساب
قافیہ سے ہوگی اس صورت میں قافیہ فقط را می متحرک شہری حرکت ماقبل اوسکی
داخل قافیہ نہوئی اور معلوم کرو کہ فارسی میں در میان اختلاف بفتح و ضم یا بفتح
و کسر کی اور در میان اختلاف بضم و کسر کے کچھ فرق نہیں ہے جیسا کہ تازی میں اعتبار

کرتے ہیں اور محمود اور حمید کا قافیہ لائے ہیں بیان پارسی میں سب کا ایک حکم ہے
 جنم ب اختلاف حرفت، وی وچھنا، کی در وقت لفظیم سچ و تبا عد ظاہر تر و شنیع تر
 باشد و بحرف متقارب پوشیدہ تر چنانچہ ستو و چار سو و مری و علی و گرگ و ترک
 ست نوع دوسری اختلاف حرفت، وی کا عیب ہے اور جیسا کہ بیان در وقت میں
 کہا ہے کہ بحرف متقارب پوشیدہ تر بیان ہی وہی صورت ہے جیسا ستو بوا و مجھولہ اور
 چار سو بوا و معروفہ اور مری بیا و مجھولہ اور علی بیا و معروفہ اور گرگ بکا و فارسی اور ترک
 بکا و تازی میں کہ انکا عیب بسبب قریب المخرج ہونے کے یکدگر کمتر ہے اختلاف
 تبا عد المخرج سے ستو یکسر اول و ثانی بوا و مجھول رسیدہ طنبور کو کہتے ہیں کہ
 تین تار رکھتا ہو اور زر قلب روکش کو بھی کہتے ہیں کہ اندرس یا آہن ہو اور بابر فقرہ
 یا طلا بران سے اور مری یکسر اول و یا و تختانی مجھول بروزن ہری بمعنی کوشیدن اور
 براہری کردن سے کسی سے قدر اور مرتبہ اور بزرگی میں بمعنی خصوصت اور یکدل بودن
 بدیکر در می ہی ہے یہ بران سحر چہ در شب و چار سو حرف رومی مختلف ہے
 کہ اول با و ثانی سین ہے و در مری را و در علی لام و در گرگ کاف فارسی و در ترک کاف
 تازی تم کلامہ قائل ہم ج اختلاف مجری و قیج آن پوشیدہ نماند مگر کہ اختلاف وصل
 باشد بدو حرف متقارب چنانکہ پیری و خطاب و ذخیری و در نکرہ پس کثرت مختلف است
 و شاید کہ بر بعضی مردم متنبس گردد خاصہ کہ بار دلین بودت نوع تیسری اختلاف بحر
 یعنی حرکت رومی کا اور جمیع اوستا پوشیدہ نہیں رہتا مگر حقیقت کہ اختلاف وصل ہو
 ساتھ دو حرف متقارب المخرج کے جیسا کہ پیری حالت خطاب میں یعنی سپر ہے تو
 اور ذخیری حالت نکرہ میں پس کسرہ حرف را کا مختلف ہے ایک جگہ معروف
 اور ایک جگہ مجھول اور دونوں یا معروف اور یا مجھول قریب المخرج ہیں شاید کہ
 اس صورت میں یہ دونوں حرف بعض مردم پر متنبس ہوں علی الخصوص حقیقت رولین
 یہی ساتھ ان قافیوں کے ہوم و اختلاف حرکت رومی مفرد یا رومی مضاعف چنانکہ

۱۱۱
 یہاں تک کہ ایک ایک حرف کی حرکت معلوم ہو جائے

گویا بدشاہ و پادشاہ چه در اول کبیر است و در دوم مجہولہ است و چہین چہر است
 کثر و رست و کثر چہ اول مجہولہ است و دوم بضم و اما در حرف اول از روی مضاعف اختلافی
 تصور نیست چہ آن حرکت مجہولہ باشد ہمیشہ است نوع چوختی اختلاف حرکت روی مفرد کا
 یا روی مضاعف کا مثال اختلاف حرکت روی مفرد کی یہ ہے جیسا کہ گویا پادشاہ اور پادشاہ اسو اسطے
 اول یعنی پادشاہ بین دال یا کی یکسر ہے اور دوم یعنی پادشاہ بین لال یا کی بکثرت مجہولہ چہ
 یعنی حرکت ناتمام اور مثال اختلاف حرکت روی مضاعف کی یہ ہے چہ رست کثر اور
 رست و کثر اسو اسطے کہ اول بین یعنی تا در است اول بین حرکت ناتمام ہے اور دوسری
 بین یعنی تا در است ثانی پر ضمہ و اما حرف اول از روی مضاعف بین چہ حرکت حرف
 بای بخت اور رازی ریخت اس بین تصور اختلاف کا نہیں ہے اسو اسطے کہ یہ حرکت
 ہمیشہ مجہولہ ہوتی چہ قسم سوم لغت اصل حاشیہ پر لکھا ہے کہ رست قسم سی و چہینی فارسی کے اختلاف وصل کا ہر
 حال اوسکا بھی اسی طرح ہے جیسا کہ کہا گیا یعنی حال اختلاف وصل کا سابق بیان کیا
 کہ اختلاف اوسکا مقتضی ازالت اصل تشابہ تہجی ہے ہم قسم چہارم اختلاف ردیف و
 آن در حرکاتی و حرفی تواند بود کہ پوشیدہ ماند و الابل قبیح باشد مثالش بستہ چون
 در حالت خطاب گویند بستہ چون نکرہ گویند تا حرف یا و شبیہ یا مختلف باشند و حرکات
 ماقبل چہین و باقی عیوب ہم برین قیاس باید کرد کہ در عیوب قوافی تازی گفتہ آمدست
 قسم چو تہی عیوب قوافی فارسی کے اختلاف ردیف کا ہے اور وہ اون حرکتوں بین
 اور اون حرفوں بین ہو سکتا ہو کہ پوشیدہ رہے والا نہایت قبیح ہے مثال اوسکی
 جیسے بستہ حالت خطاب میں اور بستہ حالت نکرہ بین میں کہ حرف یا اور شبیہ یا
 مختلف ہیں ایسی ردیف عیب وار ہے اور حال حرکات ماقبل کا اسی طرح ہو اور باقی
 عیوب قوافی پارسی کو عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا جاوے ہم و بدانکہ در قوافی سجھا
 و مشغولہ و خانہ نامی مربع و مسطہ استقصای بسیار نکند و استعمال بعضی عیوب روا و از اند
 و در قصاید قافیہ مصرع اول شاید کہ در دیگر ابیات تصدیہ کر شود و اما در مصرع دوم
 تشادست اور معلوم ہو کہ سخن اور شغلی اور خانہ نامی مربع اور مسطہ کے قافیوں میں استقصا

در قوافی پارسی عیوب قوافی تازی پر قیاس کیا جاوے ہم و بدانکہ در قوافی سجھا و مشغولہ و خانہ نامی مربع و مسطہ استقصای بسیار نکند و استعمال بعضی عیوب روا و از اند

یعنی تمام در گفتن زیادہ ضرور نہیں اور استعمال بعضے عیون کا واسطہ ہے اور قصائد میں قافیہ مصرع اول کا چاہیو کہ اور ابیات میں مکرر لائیں کہ اوسکو رو مطلع کہتے ہیں اور وہ خاص ج عجب ایطاسے لیکن مصرع دوم میں نچا سہیہ ورنہ ایطاسہوگا استقصا تمام در کردن و بہت چیری رسیدن منتخب سے ہم وقد ماگفتہ اندکہ تکرار قافیہ در قطعہا وغر لہا اب اثر نیست و در قصائد بعد از چہار و دو بیت روا باشد تا بنا بر دیک محمد ثانی مستعمل نیست و بعضی گفتہ اندکہ اختلاف تصریف بنفی و اثبات مانند کن مکن مقتضی تکرار قافیہ نباشد و این ہم مستعمل نیست اور قدما نے کہا ہے کہ تکرار قافیہ کی قطعوں میں اور غزلوں میں بعد اساتہ بہت ہے اور قصیدوں میں بعد چودہ بیتوں کے روا ہے لیکن نزدیک متاخرین کے استعمال ہر جہاں مگر بعض نے بعد بیس بیت کے لکھا ہے اور بعضوں نے کہا ہے کہ اختلاف تصریف کا بنفی و اثبات مانند کن مکن کے مقتضی تکرار قافیہ نہیں ہے اور یہ بھی مستعمل نہیں ہے ہم این است اپنے خواستیم کہ درین مختصر ایراد کنیم از علم عروض و قوافی این دوخت برسبیل ایجاز و بامداد التوفیق است یہ ہے جو کچھ کہ چاہئے کہ اس مختصر میں ایراد کریں علم عروض و قوافی تازی اور فارسی سے برسبیل ایجاز و اختصار و بامداد التوفیق تمام شد

رباعی محقق علیہ الرحمہ

| | |
|-----------------------------|-----------------------------|
| سوجود بحق وجود اول باشد | باقی ہنس مہوہوم و مخیل باشد |
| ہر چیز جزا کہ آید اند نظر ت | نقش و ویدن چشم احوال باشد |



تقریریں ہذا ان ہیچہ افکار جناب فخر شعرا می زبان رشک اہل جہان ثنائے نظیر
جناب مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد خٹنہ علیہ الصواب بجا و صواب جنگ
تخلص حکیم ابن جناب تدبیر الدولہ مدبر الملک جناب منشی سید مظفر علیہ الصواب
بجا و بہا و جنگ تخلص بہ اسیر مصنف کتاب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سر خروئی قلم اوس شاہنشاہ کی نگارش حمدی ہو کہ جسے تاجداران گلشن کو چتر سیاح سہ سفر فرمایا
اور گیتی رقص اوس جہان پناہ کی آرائش ثنا سہ ہو کہ جسے تخت نشینان چین کو کشور خرمی و تکفل بن
دست قدرت دیا غنوی طغر افضائی اسکانی بارگاہش بہ جہنم بی نیازیا سپاہش بہ زود
برابم وحدت کوس شاہی بہ مطیع اوست از مہ تابماہی بہ بہارستان نطفش بجز ان سست بہ
خس آن بنری نہ آسمان ست آورد و دما محمد و خاتم انبیا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کہ
جب تک تھران درگاہ صمدیت نے اونکی ادنیٰ ترین دربان در کی اجازت نہائی اوسکی بارگاہ
تقدس میں جان کی جرات نہائی جس کہ حضرت اسیر نے ایک شعر اوستاد پر مصرعوں سی زینت دی ہے
شاہ طبع از مائی کی ہر محسن حق ہے یہ حق معرفت نور حق میں بات بہ فصل ہر ہر نی سی تو ای فخر کا ثنا
آتش حیات شمع ہو پروانے کو مات بہ موسیٰ ز ہوش رفت بیک پر توصفات تو عین ذات
میں گری درتسمی اوصفات انجم لمعات اوس نیر نشین محفل غدیر خم پر جس پر اپنے گوش حق نیوں
کلمہ پنج لک یا علی زبان اغیار ہو سنا آور ہم عام میں فقرہ سلونی قبل ان تفقدونی خود زبان
سجہ بیان سے کہا ہمنام خدا علی مرتضیٰ تاج محمد باقر مجلسی نے خوب کہا کہ علی بندہ نیست متصف بصفاء
خدا رباعی ظہوی سلطان سل کہ جملہ رائج سرت بہ قانون بقا طفیل او نعمہ درست بہ
در چار حد از شعبگی آوزدہ دم بہ کہس زد و آوزدہ مقامش خیرست بہ آبا بعد ارباب نظر اور اصحاب ہر
مخالفان سستہ بازار معانی کمال عیاران مہیا بخندانی کہ جن لوگوں نے ماہ و سال حیم کو مثل لال
گہما یا ہے تب فلک کمال پر مثل بدر جلوہ فرمایا ہر شام کو ساتھ آفتاب کو برای بطلان شمسہ اگر بیٹھ
میں تو صبح کو زیر آسمان تفکر سے نکلی ہیں مژدہ ہو کہ کتاب معیار الا شعرا رفیع و ذرا توانی یز

مستند شعرا و روایات تصنیف جناب تقدس آب عمدہ محققین زبدۃ المحدثین مآوی العلوم العظیہ
 و انطیہ مآوی السبل الشریعہ آسودۃ فضلا فحام قدوہ علما را اعلام صاحب القوة القدسیہ مالک الملک
 المملکیہ مستند المحکما و المتکلمین سلطان العلماء و المجتہدین مجمع العلوم المعقول و المنقول مستنبط الفروا
 من الاصول مقتدی الفقہار من الآفاق المتکلمین علی وسادۃ الاجتہاد بالاحتقاق عالم کامل فخر اماجد
 و امثل ماہ فلک علوم کاشمس بین النجوم علامہ عصر و حید و ہر جناب شیخ نصیر الدین محقق طوسی
 طاب ثراہ و جعل الجنة مشواہ کی کہ ہر حرف او سکا گوہر شاہنوار ہے اور ہر لفظ او سکا درمغانی در کنار
 ستی سر و سطور سنگینی نزاکت سے سرریزین نہادہ ہیں اور گہما می سیراب معانی شاخسار طافت
 پردہ اس الوان بولگون کشادہ ہیں ہر نقطہ او سکا ایک قفل ناپیدا کلید ہے اور ہر حرف او سکا نہ
 دید ہو شنید ہو عجیب و دیا ہو کہ ہزاروں انہار سطور اس میں روان ہیں اور صد اصداف لفظ و آواز
 معانی در کنار اس میں نہان ہیں جب سو کہ بانی علم نے اس علم کو ایجاد کیا ہو ایسا رسالہ نہ کوئی لکھ سکا
 نہ کہینے لکھا ہے بے بیابان کتاب کے یہ علم صاحب جان ہو شاید کہ آب ہدا میں شکر آب حیوان
 اگر ایک گوہر معنی اسکا دست فہم میں بھرار حید و جہد آجا و ترشتہ علوم میں کوئی عقدہ لامل ایسا کہ حکما
 انکشاف محال ہو پھر نہ پائے میزان عقل میں اتنی تاب نوان نہیں کہ وزن مراتب کر سکے اور زبان
 ناطقہ مردم میں اتنی قدرت نہیں کہ ذرا بھی دم ثنا بھر سکے اکثر صاحب ہنستان تحقیق میں اگر گل
 مضامین بطور خود ماتہ میں لائی ہیں رنگہما می طبع نو بنود کھائے ہیں مگر اصل میں جو دیکھو تو پانچ پونچھ
 گرے ہوئے ہیں ترخ راہ راست سے پھرے ہوئے ہیں تبط قابض جان تحقیق ہو آور حل محل و ح
 تدقیق ہو کہو کتنا بند کرتا ہے اور ظاہر کرنا اور چپا نا ہو کہینے اعتراض چاکو ہیں اور کہینے جواب نایابا
 دیے ہیں اور کیونکر ہو سبب نایابی نسخ خدا جانے کیا کا کیا پڑ گیا یہ اور باعث خرابی ہر جود
 اونیو ہی کم پایہ تھے اویکو غنیمت جان کر رہا نے لگے شاگرد دہر استاد می جتان لگے کج طبع
 مان گوشت طبع کچی اونکی پہچان گئے گہر مضمون صحیح کی طرح نہ ماتہ آتا تھا خواص فکر ہر مرتبہ
 صدف کی جگہ غصہ پاتا تھا شہر جودت طبع کو اسجا میں عیان کرتا ہوں کہ مشکل ہر حرفت
 جو غم سے تنے بیان کرتا ہوں وہ بے شبہ عدم نظر صاحب فہم کامل جسکے حال حروف تباہ تھا
 کثرت ماتم سے زیب بدن جائزہ سیاہ تھا جو شخص سے لکھا ہوا تھا اچھو خون میں آپ ڈوبا ہوا تھا

الف نیز آہ کی صورت بلند تھا حیرت سے وہ ایک شکل پر کھڑا رہنا پسند تھا نہ سر پر کلاہ نہ نہ نعلین فقط زیر پائی
 کیا بیان ہو کہ حالت کیا تھی بسبب اسکے کہ نہایت بار غم اور غمایا تھا پشت پاڑ طاق تھی قوت نامیہ
 معدوم تھی لہذا کی صورت تھی صورت راستی کب نظر آتی تھی جتنا نقطہ سنبھالنا تھا وہ اور جی جاتی تھی پیر
 فقیر غم فقط یہ تھا اشتیاق عالم میں مانند دل تڑپ رہا تھا پشت دال بھی بار غم سے غم ہو کر بے تاب
 توان تھی تب سے دوحہ بڑھ کر توانی میں مشور جہان تھی اسے سریش نہیں فشر خوش سینہ
 خوش تھی چونکہ فوج غم سے لڑائی ہوئی تھی سر زار پر گولی نکلنے کی لگی تھی اس قدر جو دم الم سے جنون میں
 مبتلا تھا کہ سینے دامن اپنا دانتوں سے پکڑ لیا تھا کہ فشر خشم اس قدر تیز ہوا تھا کہ دامن شبن
 کے اوہس پار ہو گیا تھا اللہ اکبر کیا گرم شیون تھا کہ آب چشم سے صاد تردد امن تھا جو کچھ پکڑ
 تند باد غم کا چلا تھا الف کا تبکا چشم طالع میں پڑ گیا تھا عین کو اس قدر زندگی سے نفرت
 تھی جو کوئی فقط عیب کو اولٹ کر لکھتا تھا عین پر عین عنایت تھی حرف غم سر غم تھا
 مثل الف افسر اہل غم والہ تھا کاف و فار ملکہ شکل کف ہوئی تھی کف کشادہ ہوا اہل
 بصیرت ہو کر کوچہ ہای اوراق کتاب میں پر رہی تھی چونکہ دستور جہان ہے کہ ہر جہاں قدر قدرت
 ظاہری پسند اہل زمان ہے سب قاف چاہتے تھے کہ اگر قدرت پائین اور کتا پونہ میں کھل کر چل جائے
 حرف لام و میم الم میں لگتی تھی تیز غم سینے پر کھا لگتی تھی تون کو پابند جنون کون یا آہی دریای
 خون کون و آو اور ہا جہان طجانی تھی صورت وہ کہ کلمہ ناسف و تحسری دکھاتی تھی جس کیسے
 آنکھ لڑائی تھی چشم ہار ویدہ فقط سے خالی پائی تھی یا بڑی خبر سستی و مالوسی دیتی تھی برابر
 انگریز اسیان لیتی تھی سب حرف ماتم تھے بسبب اسکے کہ کوئی عالی فہم نہ تھا تھا بتلای غم و
 الم تھی العرض دوستان با صفا اور شنایان صادق الولا خدمت با برکت جناب کے ساتھ کل
 صاحب رای صاحب شک انوری و صاحب گوش مردم جب سے خلق ہوئی ہیں ایسے اشعار و مضامین
 اہل زمین سننے میں زبان زجود و نون لہو نکود اسطر کل کلمات کے ملایا ہو گیا تھی صحت الفاظ و مضامین
 کے واسطے معجون مرکب کو بنایا ہو سفیدی سحر جو مشہور ہے بیاض میں السطور دیوان بلاغت
 بنیان و فیض اب ہی اور سیاہی شب جو زبان نوزدیکے دور ہے سیاہی سطور پر نوز کلام فصاحت
 تو ان سے بات و تاب ہو تیشی انوار و حاشیہ کی روشنی مرد و عیال ساطع جو کثرت فروع فقط پر

اعلیٰ تجلی انجم برمان قاطع ہو شعر ہمارے انکا اگر برگ خشک خزان دیدہ پر کھما جاسی برگ بر کھما ہے
 اشجار فصل ہمارے بلکہ برگ ہر سبزی آئی در ہر گلہ باطل ہو مگر انکی غزل میں اور تسلسل سب جا لاطال
 مگر انکے قصیدہ ہی سلسل میں زود گوئی اس درجہ کہ جب تک تنک سو شہر نکھر چکر ایک دفتر ہو جاوے
 اور دم نہ جا کر جب تک ہا ہا تو ایک کتاب درالوجہ و زیب تصنیف پاؤ اجمال او کا اگر چاہے سو مند و
 ایک نظر میں لاز و تصنیف کی گرا جازت پائی ایک ذرہ سو آفتاب عالم تاب چھکا و زبان شیریں
 انکی اگر چاہے فراد و شیریں میں تلخی و میان میں آتی نگینے اشعار بر سر شوق آسمان ہونی ہے اور
 روشنی فکر چمک کر صیقل بخیل ماہ تابان ہونی ہے زمین شعر آسمان ہویہ نقلی اور سمین کمان ہے
 اشعار صاف اور عام فہم ایسے کہ اگر منظور ہو کہ سنائیں بڑے بڑے زبانیہ نہ بنش لب سو سامعین
 سمجھ جائیں عربی فارسی اردو سب میں تصنیف ہو ہر علم در ایک نئی صورت کی تالیف ہے تعداد
 کتب مصنفہ و مؤلفہ تقریباً دیوان مطبوعہ مطبع ہذا سر عیان ہو گیا حاجت بیان ہے صد ہا امیر غریب
 فیضیاب کلام ہیں شاکر دے نیک نام ہیں اشعار یہی ہیں مد آسمان سخن ہا نہیں سو جو روشن جان
 سخن چو سخن اس قدر ہے سلامت کے ساتھ ہر بدل ہو کنت طلاق کے ساتھ ہر بلند اس قدر بیگان
 ہو گئی نہیں شعر کی آسمان ہو گئی نہ کمانی ہو روشن بانی اثر کہیں شام و نہیے تو نکو سحر چو ستائیں اگر کند عقل کو آج
 بخت تیر فہمی نہو کچھ علاج یہ کہتی ہیں سب آشنائی سخن ہر خدائی سخن ہیں خدائی سخن ہر مقابل ہو
 انکا نہ کیونکر ذلیل کہ ہی یہ کتاب او سپہ قاطع دلیل ہر استاد اشال ظہوری و ظہیر جناب ملک شعرا
 تدبیر الدولہ مدیر الملک نشی سید مظہر علی خان صاحب بہادر بہادر جنگ التخاص بہ اسیر مطلقہ القیاد
 میں آئی اور حرف التجار زبان پر لائے جناب ہو صوف نرانی بجا اونکی منظور کی یہ کتاب شمع معیار
 سے تیر کامل عیار تصنیف فرما کر پیشکش نزدیک و دور کی اکثر عرو ضیو نکا امتحان نام کیا
 ہر چہ کو خام کیا کیا عقل آرائیان فرمائی ہیں خطائیں جو قائم کی گئیں تحقین او ٹھکانی ہیں سبحان
 ثم سبحان اللہ کتاب کیا ہے قدرت خدا جل و نہا ہے ہیبت سے شخص پر ہر فکر فیضیاب ہو نور و نورہ علم
 عروض میں انتخاب ہوئے شہرہ اس شرح کا مثل میں جا بجا ہو اسکو ذرا ہی ذوق تھا بل و جان
 اشتاق اسکا ہوا چنانچہ جناب عالی محمود الاکرم نشی و الا نشان مشہور جہان و جہانیاں صاحب چودہ
 لطاوت قریح نشین چار باشعرت حضرت جناب نشی مولیٰ صاحب لادالت بحار دولہ

تو علی مرتضیٰ دہلوی نے والد ہونے کی وجہ سے غلط فہمی سے بچنے کے لیے کتاب کے مشتاقین کو ایک اور جناب منشی صاحب کے دو نسخے بقیہ لکھنے اور یہ کتاب ان سے لیکر اپنے مکان پر آئے اہل مطبع کو حکم کیا ہے کہ ان کا دیا مشتاقان علم پر نہایت احسان کیا تعریف خط و کاغذ و قلم و سیاہی بیرون از طاق بشر ہے صحت اس کی اگر پوچھیے کتاب پیش نظر ہے باعنی طبعی خطش گذشت مجببیا چینی ہر نقطہ آن نافہ شک آگینی ہر وقع بر خش ز تار و پود نگہست میگشت و گرنہ خط پرستی دینی ہر آئید علماء اعلام اور فضلا کرام تبصران عجائب جہان سامان کلام ناوار اہل زمان سے یہ ہے کہ اس کتاب کو بظرافت و یکدلی فیضیاب ہوں و دعا می خیر مصنف میں متوجہ درگاہ رب الارباب ہوں انلاط کتابت کا تب پر نظر نہیں آؤس میں اعتراض نہیں کا گذر نہیں امد بس باقی ہوس شہر ہنچا ہوزین سو آسمان تک ہر بس کلک حکیم کمان تک ہاشم

قطعات تاریخ

از نتیجہ افکار جناب شاعر عظیم النظم مرحمت الدولہ بہار الملک سید محمد غفر علیہ الصلاۃ
بمصر اور صولت جنگ التخلّص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی
مظفر علی خان صاحب اسیر مصنف کتاب

| | |
|---|---|
| طلای است بی شبہ کامل عیار | کہ شد بعد میں ان افکار طبع |
| اگر سال تاریخ خواہی | بگو شد عجب شیخ معیار طبع |
| از نتیجہ افکار جناب افضل الدولہ مظفر الملک جناب سید افضل علی خان صاحب | شکوہ جنگ التخلّص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب |
| عجب پیشچ ہی معیار کی صحیح صحیح | ورق یہ منتخب روزگار خوب چہی |
| خرد می طبع کی تاریخ یوں کمی افضل | مطالب زر کامل عیار خوب چہی |
| از نتیجہ افکار شاعر بی بدل صبا فکر عالی پیر شاہ علیہ الصلاۃ | بمصر اور صولت جنگ التخلّص بحکیم خلف اکبر و شاگرد جناب منشی صاحب مصنف کتاب |

| | |
|---|--|
| بعد ازان این کتاب شد تیار گفت شرح مکر معیار | چون شرح شمع میزان بود تخت تاریخ ادب معنالی |
| از منتهی افکار جناب منشی سید فضل رسول خان صاحب بهادری و تخلص و اسطی شاکر حضرت اسیر مصنف کتاب تعلقه و ارجال پور و غیره رئیس قصبه سندیله خیرخواه سرکار | داده کمالی گئی اسرار دو اسطی تاریخ ادب کلک |
| حل ہوئی مشکل مسائل سرب یون رستم کی شرح بندی مختصر | از جناب میرزا آقا حیدر صاحب افسون تخلص شاکر و جناب منشی مظفر علی صاحب اسیر شاکر |
| جو سطر سے میں چشم بد ہے افسون یہ شرح مستند ہے | اوستا دے کیا کتاب کلمے تاریخ گئی یہ ادب کی سینے |
| از منتهی افکار شاعر گیتا جناب شیخ رضا حسین صاحب تخلص برضا شاکر و جناب مدیر الدوله منشی مظفر علی خان صاحب اسیر مصنف کتاب | از کمال عیار شد مطبوع تخت تاریخ چون رصف کردم |
| آنکہ میزان برای اشعار ست گفت باقی که شرح معیار ست | قطعه تاریخ از فکر شاعر ذوی شعور جناب شیخ منظور حسین صاحب تخلص به ظهور خلعت منشی علیم الدین صاحب شاکر و جناب منشی صاحب مصنف کتاب |
| ہست ز پیکان اوسینہ حاسد فگار کرد بہر فقرہ اشش سلک ثریا نثار | ہمسر تیر فلک کلک جناب اسیر کرد جو فکر بلین از سر فضل و کمال |
| سکہ نوشد روان از زر کمال عیار | از پی تاریخ طبع خوب رقم زد ظهور |
| خاتمة الطبع | |
| کشتور کشتور کشتور | |

غلط نام کتاب کامل عیا

| صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح | صفحہ | سطر | غلط | صحیح |
|------|-----|--------|--------|------|-----|----------|----------|------|-----|---------|---------|
| ۴ | ۱۲ | بوزون | بوزن | ۵۵ | ۱۱ | لن غامی | لن غامی | ۱۱۶ | ۱۵ | گزارانی | گزارانی |
| ۱۵ | ۱۵ | ن | ان | ۶۰ | ۱۳ | اوچا با | اوچا با | ۱۱۷ | ۳ | خالی | خانی |
| ۷ | ۱۵ | زعم | زعم | ۶۱ | ۲۱ | رامرا | رامرا | ۱۱۸ | ۷ | نمرا | نمرا |
| ۷ | ۱۹ | ست | ست | ۶۲ | ۲۲ | کسن | کسن | ۱۱۹ | ۱۶ | سیر | سیر |
| ۹ | ۲ | بطلب | بطلب | ۶۲ | ۱۸ | اگر | اگر | ۱۲۰ | ۱۹ | رہبر | رہبر |
| ۱۲ | ۱۳ | رو | رو | ۶۹ | ۱۱ | تبا | تبا | ۱۲۱ | ۱۹ | وب | وب |
| ۱۷ | ۸ | بکلفت | بکلفت | ۷۰ | ۵ | مشن | مشن | ۱۲۲ | ۱ | اغار | اغار |
| ۲۰ | ۲۳ | فقرت | فقرت | ۷۴ | ۱ | ہی یہ | ہی یہ | ۱۲۳ | ۱۹ | فارسی | فارسی |
| ۲۱ | ۶ | کے نام | کے نام | ۷۷ | ۷ | باز یادہ | باز یادہ | ۱۲۴ | ۱۷ | بحو | بحو |
| ۱۱ | ۱۱ | موسیقی | موسیقی | ۸۲ | ۲۲ | لو | لو | ۱۲۵ | ۳ | زن | زن |
| ۲۷ | ۳ | دوہر | دوہر | ۸۷ | ۵ | نہین | نہین | ۱۲۶ | ۱ | مفعلن | مفعلن |
| ۸ | ۸ | مصدقہ | مصدقہ | ۸۹ | ۱۷ | مفعلن | مفعلن | ۱۲۷ | ۱۱ | شعوا | شعوا |
| ۲۹ | ۶ | گویا | گویا | ۹۳ | ۱۳ | اٹھائیں | اٹھائیں | ۱۲۹ | ۱۳ | جن میں | جن میں |
| ۲۷ | ۲۳ | تن | تن | ۹۵ | ۱۵ | تازی | تازی | ۱۳۱ | ۲ | کسکی | کسکی |
| ۲۸ | ۸ | مین | مین | ۱۰۳ | ۹ | پین | پین | ۱۳۲ | ۱۴ | احضمر | احضمر |
| ۳۱ | ۷ | ہوا | ہوا | ۱۰۸ | ۷ | گیا | گیا | ۱۳۳ | ۱۸ | عوض | عوض |
| ۱۱ | ۱۱ | اصلی | اصلی | ۱۰۹ | ۱ | مفعلن | مفعلن | ۱۳۴ | ۳ | مفعلن | مفعلن |
| ۳۲ | ۲۲ | موقت | موقت | ۱۱۰ | ۹ | را | را | ۱۳۵ | ۷ | یعنی | یعنی |
| ۳۵ | ۷ | ہی | ہی | ۱۱۳ | ۷ | ثانی | ثانی | ۱۳۶ | ۲۲ | شمس | شمس |
| ۴۳ | ۲ | حرف | حرف | ۱۱۴ | ۹ | تجربہ | تجربہ | ۱۳۸ | ۵ | ساکن | ساکن |
| ۲۳ | ۲۳ | سکن | سکن | ۱۱۵ | ۱۱ | غودا | غودا | ۱۳۹ | ۱۱ | چاہیں | چاہیں |
| ۴۶ | ۲ | نڈاک | نڈاک | ۱۱۶ | ۱۲ | فاقت | فاقت | ۱۴۰ | ۱۳ | ساکن | ساکن |
| ۱۱ | ۱۱ | من | من | ۱۱۷ | ۱ | ہم | ہم | ۱۴۱ | ۱۱ | ساکن | ساکن |
| ۱۸ | ۱۸ | اور | اور | ۱۱۸ | ۷ | ایراد | ایراد | ۱۴۲ | ۲۱ | فعلان | فعلان |
| ۴۷ | ۵ | خوگیا | خوگیا | ۱۱۹ | ۷ | خوگیا | خوگیا | ۱۴۳ | ۱۵ | خوگیا | خوگیا |
| ۱ | ۱ | جز | جز | ۱۲۰ | ۱۵ | کذا | کذا | ۱۴۴ | ۱۵ | آرند | آرند |

